اللہ والوں کی باتیں



مؤلف: امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی وفات ۴۳۰ھ

جلد 7

پیشکش
مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)
شعبہ تراجم کتب

تابعین کے اَقوال واَحوال اور زُہد و تقویٰ کا بیان

حِلْيَةُ الْأَوْلِيَاء وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيَاء

(جلد: 7)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

امام اَبُو نُعَیْم اَحمد بن عبدُ اللہ اَصفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْکَافِی (وفات ۴۳۰ھ)

پیش کش: **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ**

(شعبہ تراجِمِ کُتُب)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد: 7)

ترجمہ بنام : **اللہ والوں کی باتیں**

مُصَنِّف : اِمام اَبُو نُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اَصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (وفات ۴۳۰ھ)

مُتَرجِمِین : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجمِ کُتُب)

پہلی بار : جمادی الآخرہ ۱۴۳۹ھ، مارچ 2018ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۵ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۳۸ھ حوالہ نمبر: ۲۱۴

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد: 7)“ کے ترجمہ بنام ”اللہ والوں کی باتیں“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تَفتیشِ کُتُب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تَفتیشِ کُتُب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

05 - 03 - 2017

WWW.dawateislami.net,E.mail:ilmia@dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈرلائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اِجمالی فہرست

اللہ، رسول اور اہلبیت کی محبت میں ترتیب

حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ بِہٖ مِنْ نِعَمِہٖ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور محبّتِ الٰہی کے لئے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لئے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔

(ترمذی، ۵/ ۴۳۴، حدیث: ۳۸۱۴۔مستدرک حاکم، ۴/ ۱۳۱، حدیث: ۴۷۷۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”صحبتِ اولیا کی برکات“ کے 16 حُروف کی نسبت سے کتاب پڑھنے کی ”16 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ (۶) جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، (۷) جہاں جہاں کسی ”صحابی“ کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور (۸) جہاں جہاں کسی ”بزرگ“ کا نام آئے گا وہاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پڑھوں گا۔ (۹) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا۔ (۱۰) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے فاتحہ پڑھ کر اس کے مُؤلِّف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ (۱۱) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِنْدَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۱۲) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۳) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (۱۴) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۵) اس حدیثِ پاک ”تَهَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (موطا امام مالک، ۲/ ۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دے کر اور اس کتاب کا مطالَعہ کر کے اس کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۱۶) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبہ تراجمِ کُتُب (۳) شعبہ درسی کُتُب

(۴) شعبہ اِصلاحی کُتُب (۵) شعبہ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبہ تخریج[1]

''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرت علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

[1] ... تادمِ تحریر (جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۳۹ھ) شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات و صالحات (۱۱) شعبہ امیر اہلسنّت مَدَّظِلُّہ (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیا و عُلَما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶) عربی تراجم۔ (**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ**)

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

بلاشُبہ اسلام ہی دینِ فطرت، مذہبِ حق اور تمام بنی نوع انسان کا اصل رہبر وراہ نما ہے جبکہ مخصوص نظر و فکر اور مذہب سے تعلق رکھتے ہوئے باطل پر ہونے کے باوجود اپنی رائے کی دُرُستی اور مذہبی وفکری برتری کا مختلف طریقوں سے اظہار کرنا باطل پرستوں کا شیوہ ہے جنہوں نے مادی ترقی کے اس دور میں جدید ذرائع اَبلاغ سے مسلمانوں پر فکری یلغار کر کے کھوٹے کو کھرا اور کھرے کو کھوٹا بتا کر بُرائی کو اچھائی کے لبادے میں فروخت کیا نتیجتاً حق شناسی سے کورے، اپنی تباہی وبربادی سے بے پروا مسلمان ان کے دام فریب میں ایسے مبتلا ہوئے کہ ان کی فکری غلامی کے طوق کو گلے کا ہار اور نقالی کو باعثِ افتخار سمجھنے لگے، ایسوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے: ”تم قَدَم بَقَدَم اپنے سے اگلوں کی پیروی کروگے حتّٰی کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسے ہوں گے تو تم بھی اِس میں داخل ہوگے۔“ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا اس سے مراد یہود ونصارٰی ہیں؟ فرمایا: ”تو اور کون۔“[1]

یہود ونصارٰی سے مشابہت مسلمانانِ عالَم کی اپنے شاندار وباعظمت ماضی سے بے خبری اور احساسِ کمتری کی عکاسی کرتی ہے، یوں تو دشمنانِ اسلام عالمی سطح پر شخصی آزادی، حقوقِ نسواں اور انسانی حقوق وغیرہ کے خوش کُن نعروں کی آڑ میں اپنی فکری برتری مسلّط کرنے میں بظاہر کامیاب نظر آتے ہیں مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کہ اہلِ حق کی غَلَط روِش نے باطل کو پنپنے کا موقع دیا ہے، ایک وہ وقت تھا جب دنیا مسلمان کے کردار کے گُن گاتی، ہر جگہ ہیبت مسلم کا سکہ بیٹھا ہوتا اور چار سو اس کی عظمت کے ڈنکے بجتے تھے۔ مگر افسوس! آج مسلمان کے کردار سے دنیا بدظن ہے، آج کا مسلمان خود کو مغلوب وکمتر سمجھ کر اغیار سے مرعوب ہوگیا، اس زَبُوں حالی میں پیش پیش جہاں کفار کی سازشیں ہیں وہیں مسلمانوں کا اپنے ان بزرگوں کی سیرت وکردار سے بے اعتنائی برتنا بھی ہے جو عبادت وریاضت، تقوٰی وطہارت اور خوف وخشیت کا پیکر، خلقِ خدا کی خیر خواہی وحقوق کی ادائیگی، ہر ایک کی ملامت سے بے خوفی، غیرتِ ایمانی، اچھائی کا حکم دینے، بُرائی سے منع کرنے، دین کی خاطر ہر قربانی دینے اور جرأت وبہادری کے سچے جذبوں سے سرشار تھے، جنہوں نے اسلامی تعلیمات کو اپنا زیور

[1] ...بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب، باب قول النبی: لتتبعن سنن من کان قبلکم، ۴/ ۵۱۳، حدیث: ۷۳۲۰

بنا کر دنیا کے سامنے اسلام کی حسین صورت پیش کی، جن کے کارناموں نے سارے عالَم کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ یہی وہ ہستیاں ہیں جن کے نادر ونایاب اَقوال کے موتی اوراعلیٰ سیرت وکردار کے نمونے آج بھی مسلمانوں کو ان کا کھویا ہوا وہ مقام دلاسکتے ہیں جس کے لیے وہ اغیار کی روشن خیالیوں کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں، ان کے فکری اِضْطراب کا قرار اور قلبی اُلجھنوں کا سُلجھاؤ سلف صالحین کی سیرت وکردار میں پنہاں ہے اور مُسلِم اُمَّہ کی رہنمائی کے لیے اَسلافِ اُمَّت کی روشن سیرتوں کو یکجا کر کے آنے والی نسل پر احسان کرنے والوں میں ایک نام حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کا بھی ہے جنھوں نے اَسلاف کی پاکیزہ سیرتوں اور کارناموں پر مشتمل مشہورِ زمانہ نادر ونایاب کتاب ”حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء“ لکھ کر مُسلِم اُمَّہ پر احسان کیا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کے شعبہ تراجِم کُتُب (عربی سے اُردو) سے اس کتاب کی ابتدائی چھ جلدیں **”اللہ والوں کی باتیں“** کے نام سے زیورِ ترجمہ سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ اس وقت کتاب کی ساتویں جلد کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ جلد 9 بزرگوں بالخصوص اپنے زمانے میں عِلْمِ حدیث کے ان شہسواروں کے مُحَیِّرُ الْعُقُول تذکروں پر مشتمل ہے جنھوں نے خدمتِ حدیث کی خاطر دنیاوی آسائشوں کو ٹھکرا کر انتہائی دیدہ دلیری سے بڑی بڑی آزمائشوں کا سامنا کیا۔ اس پر ترجمہ، تقابل، نظرِ ثانی، پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ کے کام میں شعبہ کے تمام ہی اسلامی بھائی شریک رہے بالخصوص تین اسلامی بھائیوں نے بھرپور کوشش فرمائی: (۱)...**ابو واصف محمد آصف اقبال عطاری مدنی** (۲)... **محمد امجد خان تنولی عطاری مدنی** (۳)... **محمد خُرم عطاری مدنی** سَلَّمَہُمُ الْغَنِی۔ اس کتاب کی شرعی تفتیش دارُ الافتا اہلسنت کے مُتَخَصِّص اسلامی بھائی **محمد کفیل عطاری مدنی** سَلَّمَہُ الْغَنِی نے فرمائی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنی دنیا وآخرت سنوارنے کے لئے ہمیں اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص مفتیانِ عِظام اور عُلَمائے کرام کی خدمتوں میں تحفۃً پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور **ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کرنے کے لئے **مَدَنی اِنعامات** پر عمل کرنے کی توفیق اور **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقّی عطا فرمائے!

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِم کُتُب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ)

بقیہ: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

تقویٰ میں اِمام:

﴾9300﴿... حضرت سیِّدُنا ابو سَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ورع و تقوٰی کی جو بعض چیزیں اختیار کر رکھی تھیں اُن سے ان کے متعلق عرض کی گئی کہ ان میں آپ کا امام کون ہے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی۔

﴾9301﴿... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جیسا کوئی دیکھا نہ انہیں کسی کی مانند سمجھتا ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس دنیا آئی مگر آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔

﴾9302﴿... حضرت سیِّدُنا مُتّ بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ایک کپڑا تحفے میں دیا تو آپ نے مجھے وہ کپڑا واپس کر دیا، میں نے ان سے کہا: ابو عبد اللہ! میں آپ سے حدیث شریف کی سماعت کرنے والوں میں سے نہیں ہوں جو آپ مجھے یہ واپس کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں جانتا ہوں کہ تم ان میں سے نہیں ہو لیکن تمہارا بھائی تو مجھ سے حدیث کی سماعت کرتا ہے اس لئے ڈرتا ہوں کہ دیگر طلبا کے مقابلے میں تمہارے بھائی کے لئے میرا دل زیادہ نرم نہ ہو جائے۔“

گھر آئی دولت واپس کر دی:

﴾9303﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے بھائی حضرت سیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِید ذکر کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس درہم سے بھری ایک یا دو تھیلیاں لے کر آیا، اس کے والد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوست تھے اور آپ ان کے پاس بہت جایا کرتے تھے، الغرض آنے والے نے عرض کی: ابو عبد اللہ! کیا آپ کے دل میں میرے والد کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے والد پر رحم فرمائے! وہ تو ایسے ایسے تھے۔ پس آپ نے اس کے والد کی تعریف کی، اس نے عرض کی: ابو عبد اللہ! آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ مال میرے پاس کیسے آیا ہے، میں

چاہتا ہوں کہ آپ ان دراہم کو لے لیجئے اور اسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے وہ درہم لے لیے اور جب وہ شخص اٹھ کر وہاں سے نکلنے لگا تو آپ نے وہ تھیلی مجھے دیتے ہوئے فرمایا: مبارک! یہ اسے دے دو اور اس شخص سے فرمایا: اے میرے دوست کے بیٹے! میں چاہتا ہوں کہ یہ مال تم لے لو۔ اس نے عرض کی: ابو عبد اللہ! کیا آپ کو اس کے بارے میں کوئی شک ہے؟ فرمایا: نہیں، لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ تم لے لو۔ آپ نے اسے کئی مرتبہ کہا تو وہ اسے لے کر چلا گیا۔ جب وہ چلا گیا تو میں خود کو روک نہ سکا اور اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے کہا: تم پر افسوس ہے! یہ تمہارا دل ہے یا پتھر؟ غور کیجئے کیا آپ کے بچے نہیں ہیں؟ کیا آپ کو مجھ پر رحم نہیں آتا، کیا اپنے بھائیوں پر ترس نہیں آتا اور کیا ہمارے اور اپنے بچوں پر رحم نہیں آتا؟ اس کے علاوہ میں نے انہیں اور بھی بہت کچھ کہا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ**!!! اے مبارک! مطلب یہ کہ تم اس مال کو مزے سے کھاؤ اور اس کی باز پرس مجھ سے ہو۔

﴿9304﴾... حضرت محمد بن یوسف فِرْیابی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تم دیکھو کہ میں اپنی آج والی حالت پر قائم نہیں ہوں تو سمجھ لو کہ مجھے کسی کیئے کی سزا ملی ہے۔

10 ہزار درہم کا انعام:

﴿9305﴾... حضرت سیِّدُنا ابو احمد زُبیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ذکر کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ مسجدِ خَیف میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ منادی یہ ندا دے رہا تھا کہ ”جو اپنے ساتھ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو لے کر آئے گا اسے 10 ہزار درہم دیئے جائیں گے۔“

﴿9306﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن جَعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خلیفہ ہارون رشید کے منادی کو یہ اعلان کرتے سنا: جو ہمیں حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بارے میں اطلاع دے گا اسے ایک ہزار درہم دیئے جائیں گے۔

سفیان ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ اور یمنی گورنر:

﴿9307﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

فرماتے ہیں کہ مجھے خلیفہ مہدی کے زمانے میں دربارِ شاہی میں طلب کیا گیا تو میں بھاگ کر یمن آ گیا اور کبھی کسی محلے میں جاتا تو کبھی کسی محلے میں اور ان کی مسجدوں میں پناہ لیتا، ایک مرتبہ کسی محلے میں چوری ہو گئی تو محلے والوں نے مجھ پر الزام لگا دیا اور مجھے معن بن زائدہ کے پاس لے گئے، اسے میری گرفتاری کے احکامات مل چکے تھے، کسی نے اس سے کہا کہ اس شخص نے ہمارے ہاں چوری کی ہے۔ معن بن زائدہ نے کہا: تم نے ان کا سامان کیوں چرایا ہے؟ میں نے کہا: میں نے کچھ نہیں چُرایا۔ پھر مَعْن بن زائدہ نے اُن لوگوں سے کہا: تم لوگ ہٹ جاؤ اور مجھے ان سے کچھ پوچھنے دو۔ پھر اس نے میرے قریب آ کر پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: عبدُاللہ بن عبد الرحمٰن۔ اس نے کہا: اے عبدُاللہ بن عبد الرحمٰن! میں تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے اپنا اصل نسب بیان کرو۔ میں نے کہا: میں سفیان بن سعید بن مسروق ہوں۔ اس نے کہا: ثَوری؟ میں نے کہا: ہاں، ثوری۔ اس نے کہا: کیا تم خلیفہ کو مطلوب ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کچھ دیر اپنا سر جھکائے رکھا پھر کہا: جو چاہو کرو اور جہاں جانا چاہو چلے جاؤ۔ خدا کی قسم! اگر تم میرے پاؤں کے نیچے بھی چھپے ہو گے تو میں پاؤں نہیں اٹھاؤں گا۔

﴿9308﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے بیان کیا کہ میں نے کان لگا کر چپکے سے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یہ کہتے سنا: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے عیبوں کو ہمیشہ چھپائے رکھ، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میرے عیبوں کو ہمیشہ چھپائے رکھ۔

یادِ آخرت کا انوکھا طریقہ:

﴿9309﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا پیچھا کرتا رہتا تھا، وہ ہمیشہ دیکھتا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے گریبان سے ایک رقعہ نکال کر اُسے دیکھتے ہیں، پس وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس رقعے میں کیا ہے، ایک مرتبہ وہ رُقعہ اس کے ہاتھ لگ گیا، جب دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا: "اے سفیان! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے کو یاد رکھو۔"

﴿9310﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے کبھی اپنے نفس کے علاج سے زیادہ دشوار علاج کسی شے کا نہیں کیا، کبھی وہ میرے خلاف ہوتا ہے اور کبھی موافق۔

بادشاہ اور علما کے لئے نصیحت:

﴿9311﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کچھ اہلِ علم اللہ والے ہیں اور کچھ شیطان والے اور دو قسم کے افراد ایسے ہیں کہ اگر یہ ٹھیک ہو جائیں تو سارے لوگ ٹھیک ہو جائیں اور وہ بادشاہ اور علما ہیں۔

﴿9312﴾... حضرت سیِّدُنا احمد زُبیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ایک بھائی نے آپ کو خط لکھا کہ مجھے مختصر لفظوں میں نصیحت کیجئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں لکھا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ مجھے اور آپ کو ہر آفت وبرائی سے محفوظ رکھے، اے میرے بھائی! دنیا کا غم کبھی ختم نہیں ہوتا، اس کی خوشی ہمیشہ باقی نہیں رہتی اور اس کی فکر کبھی ختم نہیں ہوتی، لہٰذا اپنے لئے عمل کرو تاکہ نجات حاصل ہو اور سستی نہ کرو کہ تم ہلاک ہو جاؤ۔

نئی کو پرانی سے بیچ دیا:

﴿9313﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی یہ شعر مثال کے طور پر پیش فرمایا کرتے تھے:

بَاعُوْا جَدِیْدًا جَمِیْلًا بَاقِیًا اَبَدًا ... بِدَارِسٍ خَلَقٍ یَا بِئْسَ مَا اتَّجَرُوْا

ترجمہ: انہوں نے نئی خوبصورت اور ہمیشہ باقی رہنے والی (آخرت) کو پُرانی اور مٹنے والی (دنیا) کے بدلے بیچ دیا، ان کی تجارت کتنی بُری ہے۔

دنیا کی ناپائیداری پر اشعار:

﴿9314﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن بِشر عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو اَسود بن یعفور نَہشَلی کے یہ اشعار پڑھتے سنا:

مَاذَا تُؤَمِّلُ بَعْدَ اٰلِ مُحَرِّقٍ؟ ... تَرَکُوْا مَنَازِلَھُمْ وَبَعْدَ اِیَادِ

اَھْلِ الْخَوَرْنَقِ وَالسَّدِیْرِ وَبَارِقٍ ... وَالْقَصْرِ ذِی الشُّرُفَاتِ مِنْ سِنْدَادِ

کَانُوْا بِاَنْقَرَةٍ یَفِیْضُ عَلَیْھِمْ ... مَاءُ الْفُرَاتِ یَجِیْءُ مِنْ اَطْوَادِ

جَرَتِ الرِّيَاحُ عَلٰى رُسُوْمِ دِيَارِهِمْ　　فَكَاَنَّمَا كَانُوْا عَلٰى مِيْعَادِ

فَاِذَا النَّعِيْمُ وَكُلُّ مَا يُلْهٰى بِهٖ　　يَوْمًا يَصِيْرُ اِلٰى بِلًى وَنَفَادِ

ترجمہ: (۱)... آلِ محرق اپنے گھر چھوڑ گئے اور ایاد گزر گئے اس کے بعد اب تمہیں کس چیز کی امید ہے؟ (۲)... خورنق، سدیر، بارق اور سنداد کے مقام پر کنگروں والے محلات کے مکین۔ (۳)... انقرہ کے اِن رہنے والوں تک فرات کا پانی پہاڑوں سے گرتا ہوا پہنچتا تھا (۴)... اور اب ان کے گھروں کے نشانات پر ہوائیں چل رہی ہیں گویا وہ ایک خاص مدت کے لئے یہاں تھے۔ (۵)... پس نعمتیں اور غفلت کا ہر سامان ایک دن اچانک خاتمے اور فنا کی طرف لوٹ جائے گا۔

شر کیا ہے؟

﴿9315﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن مُسْتَمْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی گئی: کون سی چیز شر ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ معاف فرمائے، وہ علما ہیں جب بگڑ جائیں۔

سب سے بڑے عالم:

﴿9316﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ معن بن زائدہ کے سامنے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا ذکر ہوا تو اس نے کہا: وہ ہمارے درمیان سب سے بڑے عالم ہیں۔

جسم کا حصہ بننے کی تمنا:

﴿9317﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن ادریس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے کوفہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے سوا ایسا کوئی نہ دیکھا جس کی کھال کا حصہ بننا مجھے پسند ہو۔

﴿9318﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر مجھے پکڑے جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ایسے لوگوں میں رہائش اختیار کرتا جو مجھے جانتے نہ ہوں۔

دلی سکون پانے کی جگہ:

﴿9319﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”میں مکہ و مدینہ میں غریب، بے سہارا اور عبادت گزار لوگوں کے درمیان رہ کر دلی سکون پاتا ہوں۔“

حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: میری ملاقات حضرت سیِّدُنا ابو حبیب بَدَوِی علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ہوئی، انہوں نے مجھ سے فرمایا: ”سفیان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تمہیں کسی شے سے محروم رکھنا بھی عطا ہے اور وہ کسی بخل یا شے کے نہ ہونے کے سبب تمہیں محروم نہیں رکھتا بلکہ تمہاری جانچ اور امتحان کے لئے ایسا کرتا ہے۔“ پھر فرمایا: ”سفیان! اپنی ذات کو پیشِ نظر رکھنے میں اُنسیت اور بھلا دینے میں غفلت ہے۔“

دونوں جہاں میں انعام:

﴿9320﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن عثمان دمشقی علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبادت گزار شخص حضرت یمان بن معاویہ اسود رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی علَیْہ سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکرَم کو دیکھا ہے؟ انہوں نے مسکرا کر کہا: میں نے تو ان سے بھی بڑی شخصیت کی زیارت کی ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی۔ پھر کہنے لگے کہ میں نے اپنے بھائی سفیان ثوری علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے یہ بات سنی ہے کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ شان نہیں کہ دنیا میں بندے پر انعام فرمائے اور آخرت میں اسے رسوا کرے اور نعمت عطا کرنے والے پر یہ حق ہے کہ وہ جسے نعمت دے پوری دے۔“

﴿9321﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے پر اُس حاجت میں ضرور انعام فرماتا ہے جس میں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کثرت سے گڑگڑاتا ہے۔

﴿9322﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: پوشیدہ رہنے میں عافیت ہے۔

ناشکری باعثِ ہلاکت ہے:

﴿9323﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن داوٗد رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی علَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان علَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے قرآنِ کریم کی اس آیت مبارکہ

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۸۲)

ترجمۂ کنز الایمان: جلد ہم انھیں آہستہ آہستہ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہوگی۔

کی تفسیر میں فرمایا: اس کا معنٰی یہ ہے کہ ہم ان پر اپنی نعمتیں تمام کریں گے اور شکر کی توفیق نہیں دیں گے۔

کم کھانے کا فائدہ:

﴿9324﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھے خط لکھا جس میں تحریر تھا: اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا جسم ٹھیک رہے اور تمہاری نیند کم ہو تو کھانا کم کر دو۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی خوراک:

﴿9325﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن خُرَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو مکۂ مکرمہ میں نصف دانق (درہم کے بارہویں حصے) کا گوشت خریدتے ہوئے دیکھا۔

حضرت سیِّدُنا امام اَصْمَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی صبح اور شام ایک ایک روٹی کھایا کرتے تھے، اگر کوئی سائل آپ کے پاس آجاتا تو نصف روٹی اُسے دے دیا کرتے تھے اور اگر اس کے بعد کوئی اور سائل آتا تو فرماتے: اَللّٰہُ یُوْسِعُکُمْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں کشادگی عطا فرمائے۔

﴿9326﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لقمہ چباتے وقت اغنیا کے مقابلے میں صبر سے کام لو کیونکہ جب لقمہ حلق سے نیچے اُتر جاتا ہے تو اس کی نرمی و سختی کا پتا نہیں چلتا۔

زہد سے بھرپور نصیحت:

﴿9327﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مُہَلْہَل سعید بن صدقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے قبرستان لے گئے، ہم عام گزرگاہ سے ہٹ کر ایک طرف کو ہوئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روتے ہوئے مجھ سے فرمانے لگے: اے ابو مہلہل! اگر تمہیں اس بات کی استطاعت ہے کہ اپنی زندگی میں کسی سے میل جول نہ رکھو تو ایسا ہی کرو، اپنے سامانِ ضرورت کی درستی کی فکر میں لگے رہو، حکمرانوں کے پاس جانے سے بچو، تمہیں ان سے جو حاجت ہو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو، تمہیں پیش آنے والی ہر بات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لازم پکڑو، تمام لوگوں سے بے نیاز رہو اور اپنی حاجتیں اس کے سامنے رکھو جس کی بارگاہ میں حاجتوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ خدا کی قسم! میں آج کوفہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس سے میں نے 10 درہم قرض کی فریاد کی ہو اور اُس نے مجھے قرض دے کر لکھ لیا ہو، پھر لوگوں سے آتے جاتے کہا ہو کہ

میرے پاس سفیان آئے، انہوں نے مجھ سے قرض مانگا اور میں نے انہیں قرض دیا۔

﴿9328﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کوفہ میں ایسا کوئی نہیں جس سے مجھے 10 درہم قرض ملنے کی امید ہو لیکن اگر کوئی مجھے قرضہ دے بھی دے گا تو وہ مجھے بدنام کر دے گا۔

﴿9329﴾... حضرت سیِّدُنا عطا بن مسلم خَفَّاف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: لوگوں سے اور مجھ سے محتاط رہو، اگر میں ایک انار کے معاملے میں کسی کی مخالفت کروں یوں کہ وہ اسے تُرش بتائے اور میں اسے میٹھا کہوں یا وہ اسے میٹھا بتائے اور میں اسے تُرش کہوں تو مجھے خوف ہے کہ وہ میرا خون جلائے گا۔

دنیاوی دوستی کا نقصان:

﴿9330﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کسی کو بھی دوست بنالو پھر اُسے ناراض کر دو اور پھر کسی کو اُس کے پاس بھیج کر اپنے بارے میں اُس کی رائے معلوم کر کے دیکھ لو (کہ وہ تمہاری کیسی مخالفت کرتا ہے)۔

﴿9331﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مرزوق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مشورہ طلب کیا: آپ کے خیال میں مجھے کہاں قیام کرنا چاہئے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مَرِّظَہران (یعنی وادیِ فاطمہ) میں جہاں تمہیں کوئی نہ پہچانے۔

خلف بن ابراہیم بُرزانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جان پہچان کم رکھو تمہاری غیبت کم ہوگی۔

﴿9332﴾... حسن بن رُشید کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: جو تم سے واقف نہ ہو اسے اپنے بارے میں نہ بتانا اور جو تمہیں جانتا ہو اس کے بارے میں جاننے کی کوشش نہ کرنا۔

تعلقات کم رکھنے والا فائدے میں ہے:

﴿9333﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک شخص سے

فرمایا: تمہیں جان پہچان والوں سے تکلیف پہنچتی ہے یا انجانے لوگوں سے؟ اس نے کہا: جان پہچان والوں سے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایسوں سے جو چیز کم ملتی ہے وہ خیر ہے۔

﴿9334﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: میں تو لوگوں کو ”سفیان ثوری“، ”سفیان ثوری“ کہتے دیکھتا ہوں جبکہ آپ رات کو سوتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: خاموش! اس معاملے کی اصل تقویٰ ہے۔

یقین کیا ہے؟

﴿9335﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: یقین یہ ہے کہ تم کسی بھی مصیبت میں اپنے مولیٰ پر بدگمانی نہ کرو۔

ایک ولیہ کی گفتگو:

﴿9336﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں حضرت بنتِ اُمِّ حسان اَسَدِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کی پیشانی پر بکری کے گھٹنے جیسا سجدے کا نشان تھا، آپ کے سر پر اوڑھنی نہیں تھی، میں نے ان سے کہا: آپ حضرت عبد اللہ بن شہاب بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کیوں نہیں گئیں کہ انہیں ایک رُقعہ دے دیتیں تو شاید وہ آپ کو اپنے مال کی زکوٰۃ دے دیتے جس سے آپ کی یہ حالت کچھ بدل جاتی جو میں دیکھ رہا ہوں؟ یہ سن کر انہوں نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور اسے اپنے سر پر رکھ لیا پھر کہنے لگیں: سفیان! میرے دل میں آپ کے لئے بڑا احترام تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ احترام میرے دل سے نکال دیا، اے سفیان! آپ مجھے اُس سے دنیا مانگنے کا کہہ رہے ہیں جو اِس کا مالک نہیں، خدا کی عزت و جلال کی قسم! مجھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھی دنیا کا سوال کرنے میں حیا آتی ہے حالانکہ وہی اس کا مالک ہے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب رات ہو گئی تو وہ اپنے ایک خاص کمرے میں چلی گئیں اور دروازہ بند کر لیا اور یہ ندا کرنے لگیں: ”اے میرے معبود! ہر محب اپنے محبوب کے ساتھ خلوت میں چلا گیا اور اے میرے محبوب! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، جہنم ہی وہ قید خانہ ہے جس میں تو اپنے نافرمان کو قید کرے گا اور آگ ہی وہ عذاب ہے جس میں تو اُسے مبتلا کرے گا۔“

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ پھر میں تین دن بعد ان کے پاس آیا تو ان کے چہرے پر بھوک کے آثار موجود تھے، میں نے ان سے کہا: اے بنت اُمِّ حسان! آپ کو حضرت سیِّدُنا موسٰی و حضرت سیِّدُنا خضر عَلَیْہِمَا السَّلَام سے زیادہ عطا نہیں فرمایا گیا، یہ نُفُوسِ قُدسیہ جب گاؤں والوں کے پاس آئے تھے تو انہوں نے بھی کھانا طلب فرمایا تھا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے فرمایا: سفیان! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو۔ میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے شکر کا اعتراف کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: شکر کی معرفت کا شکر بھی تم پر لازم ہو گیا اور ان دو شکروں کی معرفت کی وجہ سے ایک تیسرا شکر لازم ہو جائے گا اور شکر کا یہ سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ میں نے کہا: بخدا! میں کم علم ہوں اور میری زبان خطاکار ہے، میں اس کے شکر کا حق ادا ہی نہیں کر سکتا جب بھی میں اس کی کسی نعمت کا اعتراف کروں گا تو مجھ پر نعمت کی معرفت کا شکر لازم ہو گا اور ان دو شکروں کی معرفت کے سبب ایک اور شکر لازم آئے گا۔ یہ کہہ کر میں مُڑ گیا اور جانے ہی والا تھا کہ انہوں نے فرمایا: سفیان! انسان کے جاہل ہونے کو اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر ناز کرے اور اس کے عالم ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھے۔ جان لو کہ دل ہلاکت سے ہر گز نہیں بچ سکتے حتّٰی کہ تمام غم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ایک ہو جائیں۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”خدا کی قسم! اُس وقت مجھے اپنی ذات بہت چھوٹی محسوس ہوئی۔“

﴿9337﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حذیفہ عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ“ کی تفسیر کیا ہے؟ پھر خود ہی اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: بندہ کہتا ہے: (اے اللہ!) جس کو بھی نیکی کی توفیق ملی تو نے ہی عطا فرمائی اور جو گناہ سے بچا اُسے تو نے ہی بچایا۔

مالِ حرام کی نحوست:

﴿9338﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرت اِیاس بن عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی عبادت گاہ میں آئے اور ان سے پوچھا: ابو عبد اللہ! کیا آپ کو یہ روایت پہنچی ہے کہ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں اور ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ اور ”اَللہُ اَکْبَر“ کہنے سے بھی دس دس نیکیاں ملتی ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہمیں یہ روایت اسی طرح پہنچی ہے۔ انہوں نے پوچھا: آپ اس

شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے ناحق 30 درہم حاصل کئے اور کہا: میں بیٹھ کر ”سُبۡحٰنَ الله“، ”اَلْحَمْدُ لِلّٰه“ اور ”اَللهُ اَکۡبَرُ“ پڑھتا رہوں گا حتّٰی کہ اس گناہ کے برابر نیکیاں کرلوں گا؟ تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: وہ پہلے ان دراہم کو لوٹائے کیونکہ انہیں لوٹائے بغیر اس کا ذکر قبول نہیں کیا جائے گا۔

﴿9339﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: دنیا کو دنیا اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ”دَنِیَّۃ یعنی گھٹیا“ ہے اور مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ یہ مالدار کو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

﴿9340﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: پہلے کے لوگوں میں ایسے بھی تھے کہ اگر انہیں حلال کی بھی دعوت دی جاتی تو وہ یہ کہہ کر انکار کر دیتے تھے کہ ہمیں اِس سے اپنی جانوں پر خوف ہے۔

سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی نصیحتیں:

﴿9341﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حماد مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بھائی! عمل کے لئے علم حاصل کرو، علما سے مقابلہ کرنے، ناسمجھوں پر رُعب جھاڑنے، مالداروں کا مال کھانے اور غریبوں سے خدمت لینے کے لئے علم حاصل نہ کرو کہ تمہارے لئے فائدہ مند وہی علم ہے جس پر تم نے عمل کیا اور نقصان دہ وہ ہے جو تم نے ضائع کر دیا۔ وَاللهُ اَعْلَم (یعنی اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) ہمیں یہ بات پہنچی ہے: جو بھلائی کا طالب ہوتا ہے وہ ہمارے زمانے میں اجنبی ہو کر رہ جاتا ہے، تم گھبراؤ نہیں بلکہ اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کی راہ پر گامزن رہو، اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ، حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور نیک مؤمنین تمہارے مددگار ہوں گے۔ دوسروں کے عیوب کا تذکرہ کرنے کے بجائے اپنے عیوب کو یاد رکھو اور تمہاری زندگی کا وہ حصہ جو فکرِ آخرت سے خالی گزرا اس پر غم کرو، تم نے اپنی پیٹھ پر جو گناہوں کا بوجھ لادا ہوا ہے اس پر آنسو بہاؤ شاید تمہیں ان سے چھٹکارا مل جائے۔ نیکی اور نیکوں سے نہ اکتاؤ اور نہ ہی ان سے دوری اختیار کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے دوسروں سے بہتر ہیں اور جاہلوں اور ان کی برائی سے بیزار رہو اور ان سے دوری برتو کیونکہ ان کی صحبت اختیار کرنے والا ہرگز نجات نہ پاسکے گا مگر جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ بچائے۔ اگر تم نیک لوگوں میں شامل ہونا چاہتے ہو تو نیکوں والے اعمال بجالاؤ اور دنیا سے جو کچھ ملے اسی پر اکتفا کرو، اسے نہ بھولو جو تمہیں نہیں بھولتا اور اس سے غافل نہ ہو جسے تم پر مقرر کیا گیا

ہے، وہ تمہاری ہر بات کو شمار کرتا اور تمہارے عمل لکھ لیتا ہے، ظاہر و پوشیدہ ہر حالت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھو کیونکہ وہ تم پر نگہبان ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جو ہر وقت تمہارے ساتھ ہے اس سے حیا کرو کہ وہ تمہاری شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ اپنے نفس کی محتاجی اور اس کے کم مرتبے کو پہچانو کیونکہ تم ادنیٰ اور اپنے رب کے محتاج ہو، اپنے نفس پر آنسو بہاؤ اور اس پر رحم کرو کیونکہ اگر تم اس پر رحم نہیں کرو گے تو اس پر رحم نہیں کیا جائے گا، اپنے نفس کو دھوکا نہ دو اور نہ ہی اسے رُسوائی پر پیش کرو اور اس سے اپنا حصہ لو کیونکہ تمہارے پاس آج کا دن ہے کل کا نہیں اور دنیا میں ایسے رہو گویا تم مر چکے ہو اور غافل و جاہل لوگوں کی طرح غافل نہ بنو اور اپنے نفس پر کثرت سے آنسو بہاؤ، اگر تم سمجھدار ہوئے تو ہنسنے کی کوئی صورت نہ پاؤ گے مجھے یہ بات پہنچائی گئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں کچھ لوگوں کو ہنسنے اور نہ رونے کے سبب عار دلاتے ہوئے فرمایا:

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ (پ۲۷، النجم: ۵۹تا۶۱)

ترجمۂ کنز الایمان: تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھیل میں پڑے ہو۔

اور قرآنِ مجید میں کچھ لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدۃ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۱۰۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے۔

ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ حدیث پہنچی ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں ڈال دیتا ہے پس جو راضی رہا اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے ناراضی ہے۔"(1)

اور ہمیں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ حدیث بھی پہنچی ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی ہی نعمتیں ایک ساکن (یعنی ٹھہری ہوئی) رگ میں پوشیدہ ہوتی ہیں۔"(2)

﴿9342﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: رونے کے 10 حصے ہیں جس میں سے نو غَیْرُ اللہ کے لئے اور ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے پس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے رونا سال میں ایک بار بھی ہو تو وہ کثیر ہے۔

﴿9343﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں

---

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب الصبر علی البلاء، ۴/۱۷۸، حدیث: ۲۴۰۴

2 ...الزھد لابی داود، باب من خبر ابی الدرداء، ص ۲۱۶، حدیث: ۲۵۰

(احوال میں خرابی کے پیشِ نظر) کسی عاقل و دانشور کی آنکھ ٹھنڈی نہ ہوگی۔

﴿9344﴾... سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: عورتوں کی رائیں پسند کرنے والا فلاح نہیں پاتا۔

علم و عمل ساتھ ساتھ:

﴿9345﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کسی نے سوال کیا: اے ابو عبد اللہ! آپ کو طلبِ علم زیادہ محبوب ہے یا عمل؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: علم عمل کے لئے ہی حاصل کیا جاتا ہے تو عمل کی وجہ سے علم حاصل کرنا چھوڑو نہ علم حاصل کرنے کی وجہ سے عمل ترک کرو۔

عمل پر اِترانے کا وبال:

﴿9346﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ایک عابد کا گزر ایک راہب کے پاس سے ہوا تو عابد نے راہب سے پوچھا: تمہاری عبادت کا جوش کیسا ہے؟ راہب نے کہا: جنت و دوزخ کو حق جاننے والے کو چاہیئے کہ ہر وقت نماز پڑھتا رہے۔ عابد نے کہا: میں اتنا روؤں گا کہ میرے آنسوؤں سے گھاس اُگ آئے گی۔ راہب نے کہا: ہنسنے اور پُرسکون زندگی گزارنے والا اس شخص سے بہتر ہے جو روتا ہے اور اپنے عمل پر ناز کرتا ہے کیونکہ اترانے والے کی نماز اس کے سر سے تجاوز نہیں کرتی۔

سلبِ ایمان کا خوف:

﴿9347﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا وصال میرے پاس ہوا جب آپ کو موت کی شدت محسوس ہوئی تو آپ رونے لگے، ایک شخص نے کہا: ابو عبد اللہ! کیا آپ کو اپنے گناہ زیادہ نظر آرہے ہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمین سے تھوڑی سی مِٹی اٹھا کر ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے گناہ میرے نزدیک اس مٹی سے بھی زیادہ حقیر ہیں، مجھے تو یہ خوف ہے کہ کہیں موت سے پہلے میرا ایمان سلب نہ ہو جائے۔

﴿9348﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا

سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: ”اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اسے آزاد کر دیتا۔“ اور ایک موقع پر یہ بھی فرماتے سنا: ”دنیا میں کسی جان کا نکلنا مجھے اپنی جان نکلنے سے زیادہ محبوب نہیں۔“

کار آمد نصیحتیں:

﴿9349﴾... حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو عثمان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: تمہیں چاہئے کہ ضروریاتِ زندگی کے لئے درمیانی راہ اختیار کرو اور سرکش لوگوں کی مشابہت اختیار کرنے سے بچو، کھانے، پینے، لباس اور سواری سے وہ چیزیں اختیار کرو جو گھٹیا نہ ہوں نیز متقی، امانت دار اور خوفِ خدا رکھنے والوں سے مشورہ لیا کرو۔

﴿9350﴾... حضرت سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: جس نے کسی ظالم سے گھوڑا، مال یا ہتھیار لیا اور اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کیا تو ہر قدم اٹھاتے اور رکھتے وقت اس پر لعنت برستی ہے حتّٰی کہ وہ واپس لوٹ جائے۔

﴿9351﴾... حضرت سیِّدُنا فضل بن مُہَلْہَل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: سلامتی کس چیز میں ہے؟ میں نے کہا: اس میں کہ تمہیں کوئی نہ جانے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایسا ممکن نہیں البتہ سلامتی اس میں ہے کہ تمہیں اپنی شُہرت محبوب نہ ہو۔

دیانت داری:

﴿9352﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بصرہ آئے، خلیفۂ وقت کو آپ کی تلاش تھی۔ اس لئے آپ نے ایک باغ میں جا کر اس باغ کی حفاظت کی شرط پر پناہ حاصل کی، وہاں پیداوار سے عشر وصول کرنے والا آیا اور اس نے آپ سے پوچھا: اے ضَعِیْفُ الْعُمُر! آپ کون ہیں؟ تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ اس نے کہا: یہ بتایئے کہ بصرہ کی کھجوریں زیادہ میٹھی ہوتی ہیں یا کوفہ کی؟ آپ نے فرمایا: بصرہ کی کھجوریں میں نے نہیں چکھیں البتہ کوفہ میں سابریہ قبیلے کی کھجوریں میٹھی ہیں۔ اس نے کہا: کوئی بوڑھا تم سے بڑا جھوٹا نہ ہوگا، درندے اور نیک و بد لوگ تو جب چاہتے ہیں کھجور کھالیتے ہیں اور تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم نے اسے چکھا بھی نہیں؟ پھر وہ گورنر کے

پاس چلا گیا اور اسے حیران کرنے کے لئے یہ بات بتائی تو اس نے کہا: تیری ماں تجھے روئے! اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو وہ سفیان ثوری ہیں، ان کی طرف جا اور خلیفہ مہدی کا قرب حاصل کرنے کے لئے اُنہیں پکڑ لے۔ یہ سن کر وہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پکڑنے کے لئے واپس لوٹا لیکن وہ آپ کو نہیں پا سکا۔

﴿9353﴾... حضرت سیِّدُنا شجاع بن ولید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ جایا کرتا تھا، آتے جاتے کہیں بھی ان کی زبان نے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے میں ذرا بھی کوتاہی نہیں کی۔

﴿9354﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ذاتِ خداوندی کے معاملے میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے زیادہ متغیر ہونے والا چہرہ کسی کا نہ دیکھا۔

﴿9355﴾... حضرت سیِّدُنا قُدَید بن نَصر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا حلقہ دیکھا تو وہاں جا کر بیٹھ گیا۔ حلقے میں سے کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ابو عبد اللّٰہ! یہ ابن نَصر بن سَیّار ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے تمہارے والد نصر کو دیکھا ہے۔ میں نے عرض کی: کہاں دیکھا؟ فرمایا: خراسان میں دیکھا تھا، ایک شخص کے پاس میری کوئی چیز تھی لہٰذا میں نے قوم حمّالین کے پاس مزدوری کی یہاں تک کہ میں نے اپنا حق پا لیا۔ پھر مجھ سے فرمایا: اگر اشرافیہ کو دنیا میں زہد اختیار کرنا اس لئے مناسب نہیں لگتا کہ یہ ان کا مرتبہ کم کر دے گا اور کم مرتبہ لوگوں کو ان پر فضیلت والا بنا دے گا تب تو زہد اختیار کرنا ان پر لازم ہے۔

﴿9356﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیْس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے کہا: ابو عبد اللّٰہ! آپ کیسے ہیں؟ فرمایا: تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ میں کیسا ہوں، خدا کی قسم! میں پریشان ہوں، (پھر دعا کی:) اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس اُمّت کے لئے ہدایت کا معاملہ پختہ فرما جس میں وہ تیرے ولی کی عزت کرے اور تیرے دشمن کی تذلیل کرے، اس میں بھلائی کا حکم کیا جائے اور برائی سے منع کیا جائے۔ پھر حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے آہِ سرد بھرتے ہوئے فرمایا: ہم نے کتنے ہی مومن بندوں کو دینی غصہ کے سبب مرتے دیکھا ہے۔

امیرِ مکہ کو تنبیہ:

﴾9357﴿... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَعْیَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں (حج کے موقع پر) حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرت سیِّدُنا اسحاق بن قاسم اور حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے ساتھ تھا، نمازِ مغرب کے بعد ہمارے پاس امیرِ مکہ عبدُ الصمد بن علی آئے، اس وقت حضرت سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی وضو فرمارہے تھے میں ان پر پانی ڈال رہا تھا اور وہ آہستہ آہستہ وضو کر رہے تھے، فرمانے لگے: مجھے اس طرح وضو کرتا نہ دیکھو کہ ایسا وسوسوں کی کاٹ کے لئے کرتا ہوں۔ اسی دوران عبد الصمد نے آکر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سلام کیا تو آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: عبد الصمد بن علی۔ آپ نے فرمایا: تم کیسے شخص ہو، اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو اور جب تکبیر کہا کرو تو (بذریعہ مُکَبِّر) لوگوں تک آواز پہنچانے کا بھی انتظام کرو۔

خوفِ خدا کا عالَم:

﴾9358﴿... حضرت سیِّدُنا علی بن عَثَّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کوفہ میں بیمار ہو گئے تو ان کا قارورہ (یعنی پیشاب) کوفہ کے طبیب کے پاس بھیجا گیا، جب اس نے دیکھا تو کہنے لگا: تمہاری خرابی! یہ کس کا قارورہ ہے؟ لانے والے نے کہا: کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ تم اس میں کیا دیکھ رہے ہو؟ اس نے کہا: میں ایسے شخص کا قارورہ دیکھ رہا ہوں کہ خوف نے اس کا جگر اور غم نے اس کا معدہ جلا دیا ہے۔

﴾9359﴿... حضرت یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ذکر کرتے ہیں کہ جبل بنو فَزارہ کے پاس میری ملاقات حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: جانتے ہو۔ میں تمہارے پاس کہاں سے آرہا ہوں؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں پنساریوں (یعنی دوافروشوں) کے مکان سے انہیں نبیذ میں نشہ لانے والے دانے بیچنے سے منع کر کے آرہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں ایسی چیز دیکھوں جس کے بارے میں حکم کرنا اور اس سے روکنا مجھ پر واجب ہو اور میں نہ کروں (تو شدتِ غم کی وجہ سے) میرے پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔

﴾9360﴿... حضرت سیِّدُنا یَعلیٰ بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں دعوت میں جاتا ہوں، مجھے نبیذ پسند نہیں لیکن لوگوں کو دکھانے کے لئے نبیذ پی لیتا ہوں۔

﴿9361﴾... قاری یحییٰ بن حفص کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے قرآنِ مجید کی اس آیتِ طیبہ:

لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ (پ۱۸، النور: ۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان: جنھیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد (سے)۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ خرید و فروخت کرتے تھے لیکن فرض نمازوں کی جماعت ترک نہیں کرتے۔

دارُ الخلافہ میں عبادت کی مثال:

﴿9362﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بغداد میں عبادت کرنے والا بیتُ الخلاء میں عبادت کرنے والے کی طرح ہے (کہ دارالخلافہ اور انتہائی حسین ہونے کی وجہ سے وہاں عبادت میں یکسوئی حاصل نہ ہوگی)۔

﴿9363﴾... حضرت سیِّدُنا مُحارِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی پہلی صف میں کسی بچے کو دیکھتے تو اس سے فرماتے: کیا تم بالغ ہو؟ اگر وہ کہتا: نہیں۔ تو فرماتے: پچھلی صف میں چلے جاؤ۔

قاضیِ وقت کے قاصد کو جواب نہ دیا:

﴿9364﴾... حضرت سیِّدُنا حسین بن احمد سجادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سیِّدُنا شریک بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس کسی شخص کے بارے میں معلومات کے لئے بھیجا، جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھے اور میری ہیئت کو دیکھا (کہ پیشانی پر سجدے کا بڑا نشان ہے) تو فرمایا: اگر تمہارا یہ نشان شریک کے لئے ہے تو تمہارا حصہ یہ ہے کہ میں تم سے کلام نہ کروں اور اگر یہ نشان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے تو تمہارا حصہ یہ ہے کہ تم شریک ہی سے کلام کرو۔ یہ کہہ کر آپ اندر چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔

﴿9365﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: دونوں محافظ فرشتے نیکیوں اور برائیوں کی بُو اس وقت پاتے ہیں جب دل پختہ ارادہ کرلیتا ہے۔

﴿9366﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا تو ملائکہ اپنے صحیفے لپیٹ لیں گے اور قلم رکھ دیں گے۔

شیطان کی کمر توڑنے والا عمل:

﴿9367﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: شیطان کی کمر توڑنے کے لئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے سے زیادہ بڑی کوئی چیز نہیں اور ثواب میں اضافہ کرنے والے کلاموں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جیسا کوئی کلام نہیں۔

﴿9368﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے مکۂ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے سوال کیا کہ دنیا میں زہد کیا ہے؟ فرمایا: مرتبے کا گھٹ جانا۔

گمان کی دو قسمیں:

﴿9369﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: گمان دو طرح کا ہے، ایک وہ جس میں گناہ ہے اور دوسرا وہ جس میں گناہ نہیں، گناہ والا تو یہ ہے کہ زبان پر آجائے اور جو زبان پر نہ آئے اس میں گناہ نہیں۔

﴿9370﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس تھا کہ ان کے پاس امام اعظم ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے انتقال کی خبر آئی، تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ کہا اور فرمایا: وہ اسلام کی کڑیوں کو توڑ رہا تھا۔[1]

---

[1]... یہ روایت درست نہیں اس روایت میں دو راویوں پر کلام ہے ایک راوی ”ابو صالح محبوب بن موسیٰ فراء“ ہیں جن کے بارے میں امام ابو داود رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں ثقہ ہیں لیکن کتاب دیکھے بغیر جو واقعات بیان کریں ان کی طرف التفات نہ کیا جائے۔ (تھذیب التھذیب، ۸/ ۲۲) دوسرے راوی ”ہاشم بن مرثد“ ہیں جن کے بارے میں امام الجرح والتعدیل ابن حبان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”لَیْسَ بِشَیْءٍ یعنی ان کی کوئی حیثیت نہیں۔“ (میزان الاعتدال، ۴/ ۲۶۶) حق تو یہ ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی امام اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مداح تھے اور ان کے علمی مقام و مرتبہ کے قائل تھے چنانچہ امام قاضی ابو عبد اللہ حسین بن علی صَیمری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی متوفی ۴۳۶ھ اپنی کتاب ”اَخْبَارُ اَبِی حَنِیْفَہ وَ اَصْحَابِہٖ“ میں فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بھائی عُمر بن سعید کا وصال ہوا تو ہم تعزیت کے لئے امام سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی مجلس تعزیت کرنے والوں سے بھری ہوئی تھی۔ اسی وقت حضرت امام ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ایک جماعت کے ہمراہ تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ جس وقت حضرت سفیان...

نابینا حافظ صاحب کو نصیحت:

﴿9371﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُالرحمٰن بن مُصعَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس میں ایک نابینا حاضر ہوا کرتا تھا جب رمضان کا مہینہ آتا تو وہ ایک آبادی میں جا کر لوگوں کو تراویح پڑھاتا اور لوگ اسے کپڑوں اور مال سے نوازتے۔ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: قیامت کے دن اہلِ قرآن کو ان کی قراءت کا اجروثواب دیا جائے گا اور اس طرح کے شخص سے کہا جائے گا کہ ”تو اپنا اجر دنیا ہی میں لے چکا۔“ یہ سن کر اس نابینا نے عرض کی: ابو عبداللہ! آپ میرے لئے یہ فرمارہے ہیں حالانکہ میں آپ کا ہم نشیں ہوں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ مجھ سے قیامت کے دن یہ کہا جائے کہ ”یہ تمہارا ہم نشیں تھا تم نے اسے نصیحت کیوں نہ کی؟“

﴿9372﴾... حضرت سیِّدُنا شعیب بن حَرب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے سوال کیا: آپ کپڑا رنگنے والے اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اگر وہ ایک درہم کمائے اور اس سے اپنی اور اپنے گھر والوں کی کفالت تو کرلے لیکن نماز باجماعت ادا نہ کر سکے اور اگر چار دانق (درہم کا

......ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے انہیں دیکھا تو مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے، ان سے معانقہ کیا، اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد جب میں نے ان کے اس فعل پر اعتراض کیا تو فرمایا: تم کیوں اعتراض کرتے ہو اس شخص (یعنی امام ابو حنیفہ) کا ایک علمی مقام ہے اگر میں ان کے علم کے لئے کھڑا نہ ہوتا تو ان کی عمر کا خیال کر کے کھڑا ہو جاتا اور اگر عمر کا خیال نہ کرتا تو ان کی فقہ کے لئے کھڑا ہو جاتا اور اگر فقہ کا خیال نہ کرتا تو ان کے تقویٰ و پرہیز گاری کے لئے کھڑا ہو جاتا۔ حضرت ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ان کے اس جواب سے لاجواب ہو کر رہ گیا۔ (اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، ص ٨٠) امام ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے پاس ایک شخص آیا تو آپ نے اس سے پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ کہا: امام ابو حنیفہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے پاس سے۔ فرمایا: تم روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ کے پاس سے آئے ہو۔ امام ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے سرہانے امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب الرہن دیکھی گئی تو کسی نے کہا: کیا آپ ان کی کتابیں دیکھتے ہیں؟ فرمایا: کاش میرے پاس ان کی سب کتابیں ہوتیں جنہیں میں دیکھا کرتا۔ امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھ سے زیادہ امام صاحب کے متبع سفیان ثوری ہیں۔ ایک دن امام سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت ابنِ مبارک سے امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: وہ ایسے علم پر سوار ہیں جو نیزے کی نوک سے زیادہ تیز ہے اور بخدا! وہ علم کو بہت حاصل کرنے والے، محارم سے دور رہنے والے اور اپنے شہر والوں کا بہت اتباع کرنے والے ہیں سوائے صحیح حدیث کے دوسری قسم کی حدیث لینا حلال نہیں جانتے، حدیث کے ناسخ و منسوخ کو خوب پہچانتے اور ثقات سے احادیث لیتے ہیں۔ (الخیرات الحسان، الفصل الثالث عشر، ص ٤٥، ملتقطاً)

ایک تہائی حصہ) کمائے تو باجماعت نماز ادا کر سکتا ہے لیکن اس میں اپنی اور اہل وعیال کی کفالت نہیں کر پاتا، اس کے لئے ان دونوں میں سے کیا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایک درہم کمائے اور اکیلا نماز پڑھے[1]۔

﴿9373﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں ایک شخص سے ملوں جو مجھے ناپسند ہو اور وہ مجھ سے میرا حال پوچھے تو میرا دل اس کے لئے نرم ہو جاتا ہے تو ان کے لئے میں کیسے نرم دل نہ ہوؤں گا جن کے ساتھ میں نے کھایا اور ان کے بچھونوں پر آرام کیا ہو۔

گناہ کی نحوست:

﴿9374﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ایک مرتبہ فرمایا: میں ایک گناہ کے سبب پانچ مہینے رات کے قیام سے محروم رہا۔

فکرِ آخرت میں تڑپنا:

﴿9375﴾... حضرت سیِّدُنا ابوزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو دیکھا، آپ نے بَیْتُ اللہ کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو تڑپنے لگے اور آپ پر غشی طاری ہوگئی، کچھ حبشیوں نے آبِ زمزم نکالا اور اسے لے کر آپ کے پاس آئے اور آپ پر ڈالا حتّٰی کہ آپ کو افاقہ ہوا۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے کیا تو

---

[1]... احناف کے نزدیک: یہ یعنی اہل وعیال کی کفالت مطلقاً ترکِ جماعت کے لئے عذر نہیں، کچھ اور اعذار ہیں جن کی وجہ سے ترکِ جماعت کی اجازت ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہار شریعت، جلد اول، حصہ سوم، صفحہ 583" پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: (۱)... مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (۲)... اپاہج (۳)... جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (۴)... جس پر فالج گرا ہو (۵)... اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے (۶)... اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (۷)... سخت بارش اور (۸)... شدید کیچڑ کا حائل ہونا (۹)... سخت سردی (۱۰)... سخت تاریکی (۱۱)... آندھی (۱۲)... مال یا کھانے کے تلف (ضائع) ہونے کا اندیشہ (۱۳)... قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے (۱۴)... ظالم کا خوف (۱۵)... پاخانہ (۱۶)... پیشاب (۱۷)... ریاح کی حاجت شدید ہے (۱۸)... کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو (۱۹)... قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (۲۰)... مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا، یہ سب ترکِ جماعت کے لئے عذر ہیں۔ (درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۲/ ۳۴۷ تا ۳۴۹)

انہوں نے فرمایا: انہیں آسمان کی طرف دیکھنے نے نہیں بلکہ فکرِ آخرت نے تڑپایا ہے۔

نماز میں رونا:

﴿9376﴾... حضرت سیِّدُنا مُزاحِم بن زُفَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ہمیں نمازِ مغرب پڑھائی، جب آپ قراءت کرتے ہوئے:

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾ (پ۱، الفاتحہ:۴) ترجمۂ کنزالایمان: ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔

تک پہنچے تو رونے لگے حتّٰی کہ قراءت رُک گئی پھر آپ نے ابتدا سے سورۂ فاتحہ کا اعادہ کیا۔[1]

﴿9377﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر یقین دل میں ایسا قرار پکڑ لے جیسا ہونا چاہئے تو دل جنت کے شوق کی وجہ سے خوش ہو جائے گا یا جہنم کے خوف سے غمگین۔

دین کی سلامتی والی جگہ:

﴿9378﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب تمہیں کسی سستے علاقے کا علم ہو تو وہاں چلے جاؤ کیونکہ وہ تمہارے دین کے لئے زیادہ سلامتی والا اور تمہارے لئے تہمت کو زیادہ کم کرنے والا ہے۔

﴿9379﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ تورات میں لکھا ہے: جب گھر میں گندم موجود ہو تو عبادت میں مشغول رہو اور اگر نہ ہو تو اس کی طلب کرو۔

﴿9380﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فریابی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب تم عبادت کا ارادہ کرو تو گندم جمع کر لو۔

﴿9381﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے سوال کیا: ابو عبد اللہ! عبادت کہاں عمدہ ہوتی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جہاں روٹیوں کا بڑا تھیلا ایک درہم کا ملتا ہو تاکہ کوئی کسی دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے نہ دیکھے۔

1... فرض کی پچھلی (آخری) رکعتوں میں (سورۂ) فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا پھر اِعادہ کیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ چہارم، ۱/۷۱۱) جبکہ بھول کر اعادہ کیا ہو اور اگر قصداً اِعادہ کیا تو نماز واجبُ الاعادہ ہو گی۔ (دار الافتاء اہلسنت)

بیدار رہنے کا طریقہ:

﴿9382﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو چاہے کھالو لیکن پینا کچھ نہیں کیونکہ جب تک تم کچھ پیو گے نہیں تمہیں نیند نہیں آئے گی۔

موت کی آرزو:

﴿9383﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جب غمگین ہوئے تو حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاکر کہنے لگے: ابو امیہ! کیا تم نے کسی کو موت کی تمنا کرتے دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے تو نہیں دیکھا۔ آپ نے کہا: میں تو مرجانا چاہتا ہوں۔

﴿9384﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہمارے قبیلے بنو ثور کا ایک شخص صبح کے وقت یہ صدا لگاتا تھا: اے اللہ! نیک مسلمان بھائی دنیا سے چلے گئے، زمانہ سخت ہوگیا، اے اللہ! مجھے ذلت ورسوائی کے بغیر جلد موت عطا فرما۔

نیکوں کی مجلس:

﴿9385﴾... حضرت سیِّدُنا ابن زَخم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا آپس میں گفتگو فرمارہے تھے، دورانِ گفتگو ان دونوں پر رقت طاری ہوگئی، حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے مجھے موت آجائے۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن مغول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لیکن میں یہ نہیں چاہتا، موت کے فرشتے دیکھنے سے ڈرو، موت کے فرشتے دیکھنے سے ڈرو۔ پھر رونا شروع ہوگئے اور اپنے پاؤں زمین سے رگڑنے لگے۔

﴿9386﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ اپنے علم کے مطابق عمل کرنے والا کوئی عالم نہیں دیکھا۔

علم و تقوی والے نہ رہے:

﴿9387﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو تمہارے ساتھ نہیں وہ تمہارا مخالف ہے۔ اور یہ بھی فرمایا: میں جس کی خواہش کے آڑے آتا ہوں وہ مجھ پر بھڑک جاتا ہے، علم و تقویٰ والے لوگ دنیا سے رُخصت ہو چکے ہیں۔

﴿9388﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو احمد زُبیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ایک بھائی نے انہیں خط لکھا کہ "مجھے اچھی اور مختصر نصیحت کیجئے۔" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں لکھا: "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور آپ کو ہر برائی سے محفوظ رکھے، میرے بھائی! دنیا کا غم کبھی ختم نہیں ہوتا، اس کی خوشی ہمیشہ باقی نہیں رہتی اور اس کی فکر کبھی ختم نہیں ہوتی، لہٰذا اپنے لئے عمل کرو تاکہ نجات حاصل ہو اور سستی نہ کرنا ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ وَالسَّلَامُ

قرآن مجید سے لگاؤ:

﴿9389﴾... حضرت سَیِّدُنا ولید بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن روزانہ قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھتے تھے جس دن نظر نہ ڈال پاتے تو قرآن مجید کو لے کر سینے پر رکھ لیا کرتے تھے۔

آلِ محمد کون؟

﴿9390﴾... عبد الحمید بن عبد الرحمٰن حِمَّانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے سوال کیا: آلِ محمد کون ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اُمّتِ محمدیہ۔

﴿9391﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: پوشیدہ رہنے میں عافیت ہے۔

﴿9392﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر مجھے کسی بال بچوں والے شخص کے بارے میں بتایا جائے کہ وہ کافر ہو گیا تو میں اِسے بعید نہیں سمجھوں گا۔

﴿9393﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: صاحبِ بصیرت شخص کی نگاہ میں دنیا کا اکثر حصہ بدترین ہے۔

مقروض گوشت نہ کھائے:

﴿9394﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہِ القَوِی سے پوچھا گیا: کیا مقروض شخص گوشت کھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

﴿9395﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: جس بھی شخص کو دنیا سے کچھ دیا گیا اس سے یہ کہا گیا کہ "اسے لے اور اس کے برابر غم بھی لے۔"

خوف خدا کی پہچان:

﴿9396﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن خلف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے اپنی مجلس میں بیٹھنے والے ایک شخص سے فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسے ہی ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم بے وقوف ہو اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسے ڈرتے جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے تو اس کے فرائض کو ادا کرتے۔

﴿9397﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے اپنا کچھ خوف کم فرما دے۔

﴿9398﴾... حضرت سیِّدُنا قُتَیْبہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نہ ہوتے تو پرہیز گاری کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔

دنیا اور آخرت سے حصہ:

﴿9399﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَارِث کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے بکر نامی ایک عبادت گزار سے فرمایا: اے بکر! دنیا سے اپنے جسم کے لئے اور آخرت سے اپنے دل کے لئے حصہ لو۔ حضرت سیِّدُنا ابو نصر بشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "تمہارے جسم کے لئے دنیاوی حصہ" سے مراد یہ ہے کہ جو دنیا میں تمہارے لئے ضروری ہو اور "تمہارے دل کے لئے اُخروی حصہ" سے مراد یہ ہے کہ اپنے دل کو فکرِ آخرت میں مشغول رکھو۔

دین کی سلامتی کا نسخہ:

﴿9400﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: زہد اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کے راز تم پر

ظاہر فرما دے گا، پرہیز گاری اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے حساب میں نرمی فرمائے گا، مشکوک کام چھوڑ کر وہ کام کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالیں اور شک کو یقین سے زائل کرو اس سے تمہارا دین سلامت رہے گا۔

﴿9401﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تم آخرت میں رغبت کی وجہ سے دنیا کو نہیں چھوڑ سکتے تو اس اندیشے سے چھوڑ دو کہ یہ بے کار زمین اور بیمار اونٹوں کا اصطبل ہے جس میں تم جیسے لوگوں کی کثرت ہے۔

﴿9402﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تم دنیا کی قدر جاننا چاہو تو دنیادار کو دیکھو۔

﴿9403﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: تمہارے لئے دنیا کی خیر وہ ہے جس کے ساتھ دنیا میں تمہاری آزمائش نہ ہو اگر کسی چیز کے ساتھ تمہیں آزمایا جائے تو تمہارے لئے اس کی خیر وہ ہے جو تمہارے ہاتھ سے نکل جائے۔

خوف کی کیفیت:

﴿9404-5﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو بھی حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھتا اسے ایسا لگتا گویا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کشتی میں ہیں اور آپ کو ڈوبنے کا خوف ہے۔ آپ کثرت سے یہ ورد کیا کرتے تھے: ''یَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے اللہ! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔''

﴿9406﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: ہمارے زمانے کے علما حریص ہیں ان میں تقویٰ نہیں ہے۔

﴿9407﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق بن ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: کیا حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی میں کوئی معصیت والی بات تھی؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں البتہ ایک مرتبہ انہوں نے یہ سند بیان کی ''مَنْصُور عَنْ اِبْرَاھِیم عَنْ عَلْقَمَۃ عَنْ عَبْدِ اللہ'' پھر (بطورِ فخر) فرمایا: غلام! اس سند سے کوئی حدیث بیان کرو۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی پسندیدہ سند:

﴿9408﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق بن ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سفیان

ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنے مُصاحِبِین کو ایک سند یوں سنائی: ”حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ“ اس کے بعد فرمایا: یہ سند مُحَدِّثِین کے لئے باعثِ شَرَف ہے۔

﴿9409﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: قراءت زہد کے ساتھ ہی درست ہے، زندوں پر انہی باتوں کی وجہ سے رشک کرو جن کی وجہ سے مُردوں پر رشک کرتے ہو، لوگوں سے ان کے اعمال کے مطابق محبت کرو، وہ فرمانبرداری کریں تو اُن کے ساتھ نرمی وعاجزی کرو اور گناہ کریں تو اُن پر سختی کرو۔

پتھر کا بچھونا:

﴿9410﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن سعد رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ مسجدِ حرام میں تھا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کنکریوں کا ڈھیر بنا کر اس سے ٹیک لگائی پھر فرمایا: اے ابراہیم! یہ بادشاہوں کے تختوں سے بہتر ہے۔

﴿9411﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں نے ایک درہم بھی کبھی عمارت بنانے میں خرچ نہیں کیا۔

﴿9412﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب بھی دنیا سے ہمارے پاس کچھ آیا تو ہم نے یہی چاہا کہ اس پر راضی کوئی شخص مل جائے تو یہ اُسے دے دیں۔

﴿9413﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب کوئی شخص مجھے پانی کا گھونٹ پلاتا ہے تو اس کے ذریعے وہ میری پسلی چورہ چورہ کر دیتا ہے (کہ میں اس کے اس احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتا)۔

﴿9414﴾... حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: انسان کے دین کی حفاظت اس کی قبر ہی کرتی ہے۔

دو کھانوں کو یکجا کرنا:

﴿9415﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عبد اللہ بن اسود عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد کا بیان ہے کہ ہم حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس ان کے گھر میں موجود تھے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک ہنڈیا لائے جس میں گوشت اور شوربا تھا پھر اسے ایک رکابی میں انڈیلا اور اس پر گھی ڈالا۔ میں نے عرض کی: ابو عبد اللہ! کیا دو مختلف چیزوں کا جمع کرنا مکروہ نہیں؟ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تنگ دست کے حق میں ناپسندیدہ ہے۔

بھائی کو نصیحت آموز مکتوب:

﴿9416-17﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن سِنْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد نے اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو خط لکھ کر اپنی بینائی زائل ہونے کی شکایت کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں جواباً یہ لکھا: امابعد! اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھی طرح رہو اور ایسے ہو جاؤ کہ تمہاری حالت سے موت کی یاد آجائے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے یہ جواب لکھا: بھائی! میں تمہارا خط سمجھ گیا اس میں تم نے اپنے ربّ تعالیٰ سے شکایت کا تذکرہ کیا ہے، موت کو یاد رکھو کہ اس سے بینائی زائل ہونے کی مصیبت تم پر آسان ہو جائے گی۔ وَالسَّلَام

اژدھے کے منہ میں ہاتھ:

﴿9418﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: تمہارا اژدھے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا اس بات سے بہتر ہے کہ تم اس نعمت والے کی طرف ہاتھ بڑھاؤ جو اپنا فقر ختم کر چکا ہے۔

﴿9419﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مکہ میں کچھ عباسی اُمرا کو دیکھا تو فرمایا: جن گناہوں کے سبب یہ لوگ ہم پر مسلط ہیں یقیناً وہ کبیرہ گناہ ہیں۔

تحریر ملامت کا سبب ہے:

﴿9420﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کتاب ملامت تک پہنچاتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا حافظ ابونُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میری کتاب میں یہی الفاظ ہیں۔ البتہ میں نے کسی سے یوں بھی سنا ہے کہ "کتاب تنہائی سے ملادیتی ہے۔"

﴿9421﴾... حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ ہم عید کے دن حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ہمراہ نکلے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آج کے دن ہمارا پہلا کام نگاہیں جھکانا ہے۔

دنیا سے مومن کے نکلنے کی مثال:

﴿9422﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں دنیا سے آخرت کی طرف کوچ کرنے

والے مومن کی مثال اس بچے سے دیتا ہوں جو رحمِ مادر کی گھٹن سے نکل کر دنیا کی راحت پاتا ہے۔

﴿9423﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: شہرت سے بچو، میں جس بزرگ کے بھی پاس گیا اس نے مجھے شہرت سے روکا اور کسی نے یہ مشورہ دیا: تمہیں اپنے سے زیادہ مشہور کو تلاش کرنا چاہیے۔

کلیجا پھٹ گیا:

﴿9424﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بھانجے حضرت سیِّدُنا علی بن حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک راہب کے پاس حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا قارورہ (یعنی پیشاب) لے کر گیا، وہ راہب اپنی خانقاہ سے باہر نہیں نکلتا تھا، میں نے اسے قارورہ دکھایا تو وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا: یہ مسلمان کا قارورہ نہیں ہو سکتا۔ میں نے کہا: کیوں نہیں، خدا کی قسم! یہ بڑے ہی پکّے مسلمان کا قارورہ ہے۔ اس نے کہا: میں بھی تمہارے ساتھ اس کے پاس چلتا ہوں۔ میں نے آکر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی: وہ خود یہاں آگیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اسے اندر لے آؤ۔ میں اسے اندر لے آیا، اس نے آپ کے پیٹ کو چھوا اور نبض دیکھی پھر وہ وہاں سے نکل گیا، میں نے اس سے پوچھا: تم نے کیا دیکھا؟ اس نے کہا: میرا نہیں خیال کہ کوئی مسلمان ان جیسا ہو گا، یہ وہ شخص ہے جس کا کلیجہ غم سے پھٹ چکا ہے۔

فکرِ آخرت:

﴿9425﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: شدید فکرِ آخرت کے سبب حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پیشاب میں خون آتا تھا۔

﴿9426﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مغموم و فکر مند رہنے کی وجہ سے میرے پیشاب میں خون آتا ہے۔

مختلف نصیحتوں کا گل دستہ:

﴿9427﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حماد مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن سَلِیطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بھائی! خواہش پرستوں کے خواہشات میں بدمست رہنے اور نعمتوں میں لوٹ پوٹ ہونے کی وجہ سے ان پر رشک نہ کرنا کیونکہ ان کے آگے ایک ایسا دن آنے والا ہے جس میں قدم ڈگمگا جائیں گے، جسموں پر لرزہ طاری ہو جائے گا، رنگ متغیر ہو جائیں گے، طویل عرصے کھڑا رہنا پڑے گا، حساب سخت ہو گا اور دل پھٹ کر حلق میں آجائیں گے تو کیسی ندامت ہو گی جب ان شہوتوں کی وجہ سے انہیں مصیبت پہنچے گی، اپنا مال ان کاموں میں خرچ کرو جو تمہارے لئے فائدہ مند ہوں ان کاموں میں خرچ نہ کرنا جو تمہارے لئے نقصان کا باعث ہوں کیونکہ جس نے اپنا مال آگے بھیجا اور اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ادا کیا تو اس کا مال اس کے لئے مفید اور افضل ترین ہے اور جس نے اپنے پیچھے مال چھوڑا اور اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ادا نہ کیا تو بروزِ قیامت وہ مال اس کے لئے وبال ہو گا، حلال کماؤ اور حلال کمانے والے کے ساتھ بیٹھو، جس کی کمائی حلال ہو اس کا کھانا کھاؤ اور حلال کمانے والے سے ہی مشورہ طلب کرو کیونکہ تقویٰ دین کی اصل اور آخرت کے معاملے کی کامیابی ہے۔

اے میرے بھائی! جان لیجئے کہ حرام سے وہی بچتا ہے جو اپنے گوشت اور خون پر رحم کرنے والا ہے کیونکہ تمہارا دین تمہارا گوشت اور خون ہے لہٰذا حرام سے بچتے رہو اور حرام کمانے والے کے پاس نہ بیٹھو، نہ اس کے ساتھ کھانا کھاؤ، کسی کو حرام کا راستہ دکھاؤ نہ کسی کو حرام کا اشارہ دو کہ وہ اُسے حاصل کرلے اور نہ ہی کسی کو حرام کا وارث بناؤ اور ہر نیک و بد کو اس سے بچنے کی نصیحت کرو۔ الغرض اگر تم نے ان افعال میں سے کچھ بھی کیا تو تم حرام کے حصول میں مددگار ٹھہرو گے اور مدد کرنے والا حصہ دار ہوتا ہے۔

تم ظلم کرنے، ظالم کے مددگار بننے، اس کی صحبت اختیار کرنے، اس کی وکالت کرنے یا اس کی خوشنودی کے لئے مسکرانے یا اس سے کوئی چیز حاصل کرنے سے بچتے رہنا بصورتِ دیگر تم اس کے مددگار ہو گے اور مدد کرنے والا بھی شریک ہوتا ہے، متقی و پرہیزگار لوگوں کی مخالفت ہرگز نہ کرنا، خطا کاروں سے دوستی نہ کرنا، گناہ گاروں کے ساتھ مت بیٹھنا، ہر حرام سے اور حرام کام کرنے والوں سے بچتے رہنا اور خواہش پرستوں سے دُور رہنا کیونکہ خواہشات کی ابتدا اور انتہا دونوں باطل ہیں۔

ہر گناہ کی توبہ ہے جبکہ گناہ ترک کر دینا توبہ کرنے سے زیادہ آسان ہے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہ گاروں

کو بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے، توبہ کرنے والوں کے لئے رحیم ہے، حلم والا محبت والا ہے اور اس کی ڈھیل دیکھ کر گناہوں پر دلیر نہ ہونا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے انبیاعَلَیْہِمُ السَّلَام کے لئے بھی کسی گناہ، حرام کھانے اور ظلم سے راضی نہیں، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌؕ(۵۱) (پ۱۸، المؤمنون:۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔

پھر ایمان والوں سے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ (پ۳، البقرۃ:۲۶۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو۔

پھر اس بات کا مطلق حکم دیا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ﳲ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ(۱۶۸) (پ۲، البقرۃ:۱۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اے میرے بھائی! غور کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے انبیاعَلَیْہِمُ السَّلَام، مؤمنین اور مشرکین کسی کے لئے بھی حرام کھانے پر راضی نہیں، گناہ صغیرہ کو ہلکا نہ جاننا، بلکہ تم یہ دیکھ لو کہ تم نافرمانی کس کی کر رہے ہو؟ اس ربِّ عظیم کی نافرمانی کر رہے ہو جو صغیرہ گناہ پر پکڑ فرمالیتا ہے اور کبیرہ سے درگزر فرمادیتا ہے۔ سب سے بڑا عقلمند وہ ہے جو کسی گناہ کے سبب جنت میں داخل ہو جائے اس طرح کہ گناہ سرزد ہونے کے بعد اس نے ہمیشہ اسے یاد رکھا پھر ہمیشہ اس گناہ کی وجہ سے اپنی جان پر خوف محسوس کرتا رہا یہاں تک کہ دنیا سے چلا گیا اور جنت میں داخل ہو گیا اور سب سے بڑا احمق وہ ہے جو کسی نیکی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو جائے یوں کہ نیکی کرنے کے بعد اس نے اسے ہمیشہ یاد رکھا اور ہمیشہ اس کا چرچا کرتا رہا اور اس کے ثواب کی امید رکھی مگر اپنے گناہوں کو ہلکا جانا حتّٰی کہ دنیا سے چلا گیا اور جہنم میں داخل ہو گیا۔

اے میرے بھائی! عقل مندی اختیار کرو اور تم اپنی لغزشوں اور سابقہ کوتاہیوں سے خوفزدہ رہو، تم نہیں

جانتے کہ تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ اس بارے میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمائے گا؟ اور تم اس سے بھی بے خبر ہو کہ آئندہ زندگی میں تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ بے شک حضرت سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی جان پر خوف کرتے ہوئے اپنے رب تعالیٰ سے یہ دعا کی:

وَّاجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا۔

حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ عرض کی:

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ (پ۱۳، یوسف: ۱۰۱)

ترجمۂ کنز الایمان: مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے مِلا جو تیرے قُربِ خاص کے لائق ہیں۔

حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں عرض کی:

رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ (پ۲۰، القصص: ۱۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا۔

اور حضرت سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں عرض کی:

مَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا (پ۹، الاعراف: ۸۹)

ترجمۂ کنز الایمان: ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا رب ہے۔

یہ نُفُوسِ قُدسیہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام ہیں جو اپنی جانوں پر خوفزدہ رہے اور مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

بیت المقدس اور عسقلان کا سفر:

﴿9428﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیتُ المقدس آئے اور تین دن قیام فرمایا، بابِ رحمت اور حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی محراب کے پاس نماز ادا کی اور عسقلان میں 40 روز قیام فرمایا، عسقلان سے مدینہ منورہ جاتے وقت میں بھی ان کے ہمراہ تھا، آپ راستے میں اپنے خرچے کے پیسے نکالتے تو ان کے ساتھ ہم بھی پیسے نکالتے پھر آپ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہ پیسے ایک شخص کو دے دیتے تھے تاکہ وہ ہم پر خرچ کرے اور جب ہم اپنا دستر خوان لگاتے تو جس کی جو طلب ہوتی آپ اُسے وہ عطا فرماتے حتّٰی کہ کچھ نہ بچتا تھا، پس ہم میں سے بعض افراد جب انہیں ایسا کرتے دیکھتے تو اپنی روٹی اٹھاتے اور ایک طرف جا کر کھانے لگتے۔

﴿9429﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہماری رائے میں انسان کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ کسی غار میں رہے۔

خفیہ تدبیر:

﴿9430﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لوگ ہمارے نزدیک مومن مسلمان ہوتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کیا ہیں؟

﴿9431﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگ نکاح، طلاق اور دیگر احکام کے معاملے میں ہمارے نزدیک مومن ہیں لیکن عند اللہ وہ کیا ہیں یہ ہم نہیں جانتے، ہم تو گناہ گار لوگ ہیں۔

بدمذہبی سے نفرت:

﴿9432﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کسی نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: ایک شخص تقدیر کا منکر ہے، کیا میں اُس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہوں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اسے امام نہ بناؤ۔ اس نے کہا: گاؤں میں بس وہی امام ہے اس کے سوا اور کوئی امام نہیں ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے با آواز بلند فرمایا: اسے امام نہیں بناؤ، نہیں بناؤ۔

﴿9433﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بدعت سے توبہ نہیں کی جاتی (کیونکہ بدعتی اسے اچھا سمجھتا ہے)۔

﴿9434﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ابلیس کو گناہ سے زیادہ بدعت پسند ہے کیونکہ گناہ سے توبہ کرلی جاتی ہے جبکہ بدعت سے توبہ نہیں کی جاتی۔

﴿9435﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے کسی بدمذہب کی بات توجہ سے سُنی وہ اللہ تعالٰی کی امان سے نکل گیا۔

﴿9436﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: جب کسی مرے ہوئے شخص کا تذکرہ ہو تو (اُس کے بارے میں) عام لوگوں کی باتوں کو اہمیت نہ دو بلکہ علم و عقل والے لوگوں کی باتوں کو اہمیت دو۔

بد مذہبی کے بہترین معالج:

﴿9437﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی (بدعقیدگی کے) بڑے اچھے معالج تھے، جب بصرہ جاتے تو حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے فضائل بیان کرتے اور جب کوفہ جاتے تو حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل بیان کرتے۔

﴿9438﴾... حضرت سیِّدُنا عطا بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: جب تم ”شام“ میں ہو تو حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے مناقب بیان کیا کرو اور جب کوفہ میں ہو تو حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مناقب بیان کیا کرو۔

بغضِ صحابہ سے پاک سینہ:

﴿9439﴾... حضرت سیِّدُنا شعیب بن حَرب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عاصم بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے لوگوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا ذکر کیا اور ان کی خوبیاں بیان کرنے لگے، حتّٰی کہ انہوں نے 15 خوبیاں شمار کیں تو حضرت سیِّدُنا عاصم بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم بیان کر چکے؟ اب سنو! میں ان کی ایک ایسی فضیلت کو جانتا ہوں جو ان تمام خوبیوں سے افضل ہے اور وہ حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے لئے ان کے سینے کا بغض سے پاک ہونا ہے۔

دین و عقل میں کمزور شخص:

﴿9440﴾... حضرت سیِّدُنا حمزہ ثَقَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: میں حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے افضل نہیں سمجھتا لیکن جو محبت میں حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اپنے دل میں پاتا ہوں وہ ان دو حضرات کے لئے نہیں پاتا۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: تم دین

و عقل میں کمزور شخص ہو۔

﴿9441﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الوہاب حَلَبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے بیتُ اللہ کے طواف کے دوران حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو حضرت سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے محبت تو کرتا ہے لیکن وہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے جیسی محبت کرتا ہے ویسی ان دونوں سے نہیں کرتا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص بیمار ہے اسے دوا کی حاجت ہے۔

﴿9442﴾... کثیر حج کرنے والے بزرگ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن مُغِیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا: کیا میں اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہوں جس کا عقیدہ ہو کہ ایمان فقط اِقْرَارٌ بِاللِّسان کا نام ہے عمل کا نہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی عزت ہے۔[1]

﴿9443﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: محبتِ علی میں حد سے تجاوز کرنے والوں نے ہمیں حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے فضائل بیان کرنے سے روک دیا ہے۔

صحابہ کو عیب لگانے والا:

﴿9444﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر فضیلت دی اس نے مہاجرین و انصار صحابۂ کرام کو عیب لگایا اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس وجہ سے اس کا کوئی عمل مقبول نہ ہو۔

[1]... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ فرمان فرقۂ مُرجِیہ کے بارے میں ہے، شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے کلام کا خلاصہ ہے کہ فرقۂ مُرجِیہ والے عمل کو مرتبے کے اعتبار سے نیت اور عقیدے سے مؤخَّر قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیت اور عقیدہ کافی ہے اگرچہ عمل نہ ہو نیز وہ عمل کو شرط قرار دیئے بغیر لوگوں کو اجر و ثواب کی امید دلاتے ہیں جبکہ ان کے برعکس اہلسنت و جماعت عمل کو اس لحاظ سے مؤخَّر قرار دیتے ہیں کہ عمل کو حقیقتِ ایمان میں داخل نہیں مانتے اور کبیرہ گناہوں کے مُرتکِب کے لئے عمل کے بغیر رحمت اور مغفرت کی امید رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بندۂ مومن (گناہِ کبیرہ کا مُرتکِب ہونے کے باوجود) ایمان سے خارج نہیں ہوتا اور کبیرہ گناہوں کا اِرتکاب کرنے والے ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے، اللہ تعالٰی جسے چاہے گا بخش دے گا۔ (ماخوذ از تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف (مترجم بنام: تعارف فقہ و تصوف)، ص ۲۷۲)

حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے دو گروہ ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں مُرجِیہ اور قَدرِیہ۔ (ترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء فی القدریۃ، ۴/ ۵۹، حدیث: ۲۱۵۶)

﴿9445﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا ابو بکر و عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر فضیلت دی اس نے ان دونوں، حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی اور دیگر صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو عیب لگایا۔

﴿9446﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا ابو بکر، حضرت سیِّدُنا عمر اور حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر فضیلت دی اس نے مہاجرین و انصار کو عیب لگایا۔

انفرادی و اجتماعی معاملات:

﴿9447﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہم اجتماعی معاملات میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قول پر عمل کریں گے اور انفرادی معاملات میں ان کے صاحبزادے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے قول پر عمل کریں گے۔

جَہمِیَّہ اور قَدرِیَّہ کافر ہیں:

﴿9448﴾... حضرت سیِّدُنا عمار بن عبدُ الجبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جہمیہ و قدریہ کافر ہیں۔ تو میں نے ان سے عرض کی: آپ کی اپنی رائے کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: میری رائے وہی ہے جو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی ہے۔

بدمذہب کے پیچھے نماز کی ممانعت:

﴿9449﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے سوال کیا: میرے دروازے کے سامنے مسجد ہے جس کا امام بدمذہب ہے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ اس نے کہا: کبھی رات میں بارش بھی ہوتی ہے اور میں بوڑھا آدمی ہوں؟ فرمایا: تب بھی اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔

تین چیزوں سے دور رہو:

﴿9450﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کسی نے نصیحت کرنے کو کہا تو آپ نے فرمایا: خواہشات، جھگڑے اور حاکم سے دور رہنا۔

﴿9451﴾... حضرت سیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ کسی نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! لوگ ہمیشہ اسلام کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے اس سے فرمایا: جب تم صبح بازار جاؤ تو کسی معمولی مال بردار کو دیکھنا اور اس سے اس بارے میں پوچھنا وہ تمہیں اس بارے میں جو بتائے وہی اسلام ہے۔

بتوں کا پجاری اور سعادت مندی:

﴿9452﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو پسند نہ کرے تو اُس سے ناراض ہو جاتا ہے اور کسی کو پسند کرے تو اُس سے راضی ہو جاتا ہے اور ایک شخص بتوں کی پوجا کرتا ہے حالانکہ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سعادت مند ہوتا ہے (یعنی وہ موت سے پہلے ایمان لے آتا ہے)۔

﴿9453﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب ہم کوئی سختی والی بات سنتے ہیں تو ڈر جاتے ہیں اور جب نرمی والی بات سنتے ہیں تو اہلِ قبلہ کے لئے اس کی امید کرتے ہیں، مُردوں پر کوئی حکم لگاتے ہیں نہ زندوں کا محاسبہ کرتے ہیں اور ہمیں جس بات کا علم نہیں ہوتا اسے اُس کے جاننے والے علما کے حوالے کر دیتے ہیں اور ان کی رائے کے مقابلے میں اپنی رائے کو کمتر جانتے ہیں۔

﴿9454﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ہر گمراہی مُزَیَّن ہوتی ہے اپنا عقیدہ اس پر ظاہر نہ کرنا جو اسے ناپسند کرتا ہے۔

﴿9455﴾... حضرت سیِّدُنا شہاب بن خراش حوشبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: کیا آپ مومن ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اِنْ شَآءَ اللہ۔[1]

---

1 ...دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 578" پر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری......

میں نے کہا: ایسے نہ کہیے۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے نہ سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا قول بیان) فرمایا:

وَمَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ (پ۱۹، الشعرآء: ۱۱۲تا۱۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: مجھے کیا خبر اُن کے کام کیا ہیں اُن کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے اگر تمہیں حس (شعور) ہو اور میں مسلمانوں کو دُور کرنے والا نہیں۔

میں نے کہا: میری اور آپ کی مثال طبیب اور دواساز کی سی ہے، میں طبیب ہوں جبکہ آپ دواساز ہیں۔

فرقہ مرجیہ اور سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ:

﴿9456﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: فرقۂ مرجیہ تین باتوں میں ہمارے مخالف ہیں: ہم کہتے ہیں کہ (۱)... ایمان قول و عمل کا مجموعہ ہے۔ جبکہ وہ کہتے ہیں: ایمان قول کا نام ہے عمل کا نہیں۔[1] (۲)... ہم کہتے ہیں کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے۔[2] جبکہ وہ کہتے ہیں: ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں ہے۔ (۳)... ہم کہتے ہیں کہ ہم کلمۂ طیبہ

......رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں کہ فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس نے اپنے ایمان میں شک کیا اور کہا: "میں مومن ہوں اِنْ شَآءَ اللہ" اگر اپنے ایمان میں شک کی وجہ سے اس طرح کہا تو کفر ہے اور اگر اس وجہ سے کہا کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہو گا یا کفر پر تو کفر نہیں۔ (فتاوی ہندیۃ، کتاب السیر، باب الباب التاسع فی احکام المرتدین، ۲/ ۲۵۷)

(حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا) اس کلمہ (اِنْ شَآءَ اللہ) سے مقصود ہر حال میں یادِ الٰہی اور ہر معاملہ مشیت خداوندی کے سپرد کرنا ہے جیسے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے پیارے نبی حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تعلیم فرمائی: وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ (پ۱۵، الکھف: ۲۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر گز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کر دوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ (احیاء العلوم، ۱/ ۱۶۸)

1... اس پر حاشیہ روایت نمبر: 9442 کے تحت گزر چکا ہے۔

2... فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت سیِّدُنا شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: ایمان کے سلسلے میں کثیر اختلافات ہیں۔ ان میں بنیادی اختلاف دو ہیں: اعمال و اقوال ایمان کے جز ہیں یا نہیں؟ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے یا نہیں؟ امام مالک، امام شافعی، امام احمد و جمہور محدثین اعمال و اقوال کو ایمان کا جز مانتے ہیں اور امام اعظم اور جمہور متکلمین و محققین محدثین اعمال و اقوال کو ایمان کا جز نہیں مانتے۔ اسی کی فرع ایمان کے گھٹنے بڑھنے کا بھی مسئلہ ہے۔ فریق اول کے نزدیک اعمال و اقوال کی زیادتی سے ایمان بڑھتا ہے اور کمی سے گھٹتا ہے۔ اور فریق ثانی کے نزدیک ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ صحیح اور راجح یہی ہے کہ اعمال و اقوال ایمان کے جز نہیں اور ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ (نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری، ۱/ ۲۹۱)

خیال رہے کہ دین یا ایمان کی مقدار میں زیادتی کمی نہیں ہوتی یعنی کوئی آدھا یا چوتھائی مسلمان نہیں ہوتا سارے......

کے اقرار کے سبب مومن ہیں (حقیقتِ حال اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے)۔ جبکہ وہ کہتے ہیں: ہم عند اللہ مومن ہیں۔[1]

﴿9457﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: قرآن مجید سے دور فرقہ مُرجیہ سے زیادہ کوئی نہیں۔

﴿9458﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل کا بیان ہے: عبد العزیز بن ابو روّاد کا انتقال ہوا میں ان کے جنازے میں موجود تھا، جب جنازے کو (حرم کے ایک دروازے) باب صفا کے پاس رکھا، لوگوں نے صفیں بنالیں، اتنے میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تشریف لائے تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا: سفیان ثَوری آ گئے، سفیان ثوری آ گئے۔ حتّٰی کہ آپ صفوں کو چیرتے ہوئے جانے لگے اور لوگ آپ کو دیکھتے رہے آپ جنازہ چھوڑ کر آگے نکل گئے اور نماز جنازہ نہ پڑھی کیونکہ عبد العزیز بن ابو روّاد پر مُرجی ہونے کا الزام تھا۔

﴿9459﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: سامان اٹھانے والوں، گھر میں رہنے والی عورتوں اور مدرسے میں پڑھنے والے بچوں والا عقیدہ رکھنا تم پر لازم ہے یعنی اقرار اور عمل کا مجموعہ ایمان ہے۔

قرآن کو مخلوق ماننا کفر ہے:

﴿9460﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: "جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ۱ " (یعنی قرآنِ کریم) کو مخلوق سمجھا اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر کیا۔

تعریف کے باوجود بُرا انسان:

﴿9461﴾... یحییٰ بن مُتَوَکِّل کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس کے تمام پڑوسی اس کی تعریف کرتے ہوں وہ بُرا انسان ہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: وہ انہیں گناہوں میں مبتلا دیکھ کر اُن پر غیرت نہیں کھاتا اور ان سے مسکرا کر ملتا ہے۔

تلاوتِ قرآن اور زہد:

﴿9462﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: قراءت زہد کے ساتھ ہی درست ہے، زندہ

......پورے مؤمن ہوتے ہیں ہاں کیفیت میں فرق ہوتا ہے بعض مومن بعض کامل مومن بعض اکمل یعنی کامل تر مومن۔ (مراۃ المناجیح، ٨/ ٣٦٣)

[1]...اس مقام کی تفصیل و وضاحت کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ احیاء العلوم مترجم، جلد 1، صفحہ 384 تا 394 کا مطالعہ فرمائیے۔

لوگوں کی انہی باتوں میں رشک کرو جن کے سبب مُردوں پر رشک کرتے ہو، لوگوں سے ان کے اعمال کے مطابق محبت کرو، وہ فرمانبرداری کریں تو اُن کے ساتھ نرمی وعاجزی کرو اور گناہ کریں تو اُن پر سختی کرو۔

﴿9463﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: تلاوت قرآن میں حسن وخوبی اس وقت آتی ہے جب اس میں زہد بھی شامل ہو جائے۔

﴿9464﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس کا باطن اس کے ظاہر سے اچھا ہو تو یہ فضل ہے اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے بُرا ہو تو یہ ظلم ہے۔

﴿9465﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب بندہ چھپ کر کوئی عمل کرے تو شیطان اسے بہکاتا رہتا ہے حتّٰی کہ غالب آجاتا ہے اور اس کا وہ عمل علانیہ کیا جانے والا لکھ دیا جاتا ہے پھر شیطان اسے بہکاتا رہتا ہے تو بندہ آرزو کرتا ہے کہ اس عمل پر اس کی تعریف کی جائے تو اب وہ عمل علانیہ سے مٹا کر ریا میں لکھ دیا جاتا ہے۔

﴿9466﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَنَّان اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا زائدہ بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انہیں دیکھتے ہی ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگے، کسی نے آپ سے پوچھا: ان کا کیا معاملہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا: قاضی شریک (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) مال تقسیم کرنے پر مامور ہوئے تو انہوں نے اسے وکیل بنا دیا۔ پھر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ان سے فرمایا: شریک کو اپنی میل وگندگی کے لئے تیرے سوا کوئی اور نہیں ملا؟

صحابہ کی افضلیت کے بارے میں موقف:

﴿9467﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن حُباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: پہلے اپنے کوفی اصحاب کی طرح حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی رائے بھی یہی تھی کہ وہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے افضل کہتے تھے پھر جب آپ بصرہ گئے تو اس عقیدے سے رجوع کر کے حضرت سیِّدُنا ابو بکر وعمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پر فضیلت دینے لگے لیکن حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

پر فضیلت دینے لگے۔(1)

حق مولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ ہے:

﴿9468﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جس سے بھی جنگ کی آپ اُس سے زیادہ حق پر تھے۔

﴿9469﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے یہ کہا کہ "حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مقابلے میں خلافت کے زیادہ حق دار تھے" تو اس نے حضرت سیِّدُنا ابو بکر، حضرت سیِّدُنا عمر، حضرت سیِّدُنا علی اور مہاجرین وانصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو غلط قرار دیا اور مجھے نہیں معلوم کہ اس کا عمل آسمان کی طرف بلند ہوتا بھی ہے یا نہیں۔

﴿9470﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن غیاث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: ابو عبد اللہ! لوگ مہدی کے خلاف بہت باتیں کر رہے ہیں، آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر وہ تمہارے دروازے سے گزرے تو تم اس سے کچھ

1... "شرح عقائد نسفیہ" میں ہے کہ (حضرت سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے بعد) حضرت سیِّدُنا عثمان ذُوالنُّورَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سب سے افضل ہیں اس لئے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی حضرت سیِّدَتُنا رقیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح آپ کے ساتھ کیا تھا، جب اُن کا وصال ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی دوسری شہزادی حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آپ کے نکاح میں دے دیا، پھر جب ان کا بھی وصال ہو گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی تم سے کر دیتا۔ حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مخلص صحابہ میں سب سے افضل حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ہیں اور ہم نے اپنے اسلاف کو اسی عقیدے پر پایا اور ظاہر ہے کہ اگر اس پر کوئی دلیل نہ ہوتی تو وہ یہ حکم ہرگز نہ لگاتے۔ (شرح عقائد نسفیہ، ص ۳۱۹)

جہاں تک حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا معاملہ ہے تو ان کا رجوع ثابت ہے جیسا کہ امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنی کتاب "اَلْمُنْتَقٰی مِنْ مِنْہَاجِ الْاِعْتِدَال" میں رقم طراز ہیں: کوفی علما کا ایک گروہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر فضیلت دیتا تھا، حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بھی ایک قول یہی تھا۔ مگر منقول ہے کہ انہوں نے اس قول سے رجوع کر لیا، جب حضرت سیِّدُنا ابو ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے آپ سے ملاقات کی اور فرمایا: "جس نے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر فضیلت دی اس نے مہاجرین وانصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو عیب لگایا۔" (المنتقی من منہاج الاعتدال، ص ۸۱)

نہ کہنا حتّٰی کہ لوگ اس پر متفق ہو جائیں۔

تمام صحابہ سے یکساں محبت کرو:

﴿9471﴾... حضرت سیِّدُنا رواد بن جراح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا عطا بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: تم آج حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کیسی محبت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: شدید۔ پوچھا: حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے کیسی محبت رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: شدید۔ پوچھا: حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے لئے کیسی محبت رکھتے ہو؟ انہوں نے اس کے جواب میں کھنچ کر شدت کے ساتھ کہا: شدید۔ اس پر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے عطا! یہ شدت تمہیں داغ دار کرنا چاہتی ہے۔

﴿9472﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو نبیذ نہ پیے[1]، بکری کے بچے کا گوشت نہ کھائے اور موزوں پر مسح نہ کرے تو اپنے دین کی خاطر اس شخص کو بُرا جانو۔

﴿9473﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا علی و حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ

1... نبیذ یعنی کھجور یا منقے کو پانی میں بھگو یا جائے وہ پانی نشہ پیدا ہونے سے پہلے پیا جائے یہ جائز ہے احادیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔ (بہار شریعت، ۳/ ۶۷۳) اور فتاوٰی قاضی خان میں ہے: نبیذ اس مشروب کو کہتے ہیں جس میں کھجوریں ڈالی جائیں تو پانی میٹھا ہو جائے مگر (اعضا کو) سست کرنے والا اور نشہ آور نہ ہو، نشہ آور ہو تو اس کا پینا حرام ہے۔ (فتاوٰی خانیۃ، ۱/ ۹) حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے متعلق جو نبیذ پینے کی روایات ہیں وہ اس پر محمول ہیں کہ آپ پہلے نبیذ پیا کرتے تھے مگر بعد میں پینا چھوڑ دی یا یہ مراد ہے کہ آپ ایسی نبیذ پیا کرتے تھے جو نشہ آور نہ ہو جیسا کہ درج ذیل روایات سے واضح ہے: حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مجھ سے اس شرط کے ساتھ جدا ہوئے کہ وہ اب نبیذ نہیں پئیں گے۔ (مسند امام احمد، ۳/ ۶۰۷، حدیث: ۱۰۷۴۹) ایک روایت یہ ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا عمار بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آکر دوا اور نبیذ پیا کرتے تھے پس جب آپ آخری مرتبہ آئے اور نبیذ پیش کی گئی تو آپ نے اسے پینے سے انکار کر دیا۔ (مسند ابن جعد، ۱/ ۲۸۱، حدیث: ۱۸۷۸)

اور دوسری صورت کے متعلق بھی آپ سے ایک روایت منقول ہے، چنانچہ، حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے نبیذ کی سبیل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر وہ نشہ دینے والی ہو تو نہ پیو۔ (حلیۃ الاولیاء، ۷/ ۳۴، رقم: ۹۴۷۵)

اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی محبت معزز لوگوں کے دلوں میں ہی جمع ہوتی ہے۔

ائمہ پانچ ہیں:

﴿9474﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ائمہ پانچ ہیں: (۱)... حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق (۲)... حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم (۳)... حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی (۴)... حضرت سَیِّدُنا مولیٰ علی اور (۵)... حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

﴿9475﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے نبیذ کی سبیل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ نشہ دینے والی ہو تو نہ پیو۔

سنت کی موافقت:

﴿9476﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: قول عمل کے ساتھ ہی درست ہے اور قول و عمل دونوں نیت کے ساتھ ہی درست ہیں اور قول، عمل اور نیت سنت کی موافقت کے ساتھ ہی درست ہوتے ہیں۔

﴿9477﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: عمل اور نیت کے بغیر قول مقبول نہیں۔

﴿9478﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ایمان لباس کی طرح ہے اگر چاہو تو پہن لو اور چاہو تو اُتار دو۔

﴿9479﴾... حضرت سَیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اونچی آواز میں فرمایا: جو ''اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْ شَاءَ اللہُ یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو میں مومن ہوں'' کہنے کو ناپسند جانے وہ میرے نزدیک مرجی ہے۔[1]

1... عقائد کے باب میں یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ مرجیہ ''انا مؤمن ان شاء اللہ'' کہنے کو ناپسند جانتے ہیں کیونکہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مرجیہ خود کو عند اللہ مومن کہتے ہیں۔ (شرح السنۃ، ۱/۷۹، تحت الحدیث: ۱۹) ان کے رد میں حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے یہ فرمایا ہے اور امام ابو معین نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ''بحر الکلام'' میں فرمایا: اہلسنت وجماعت کہتے ہیں کہ جب بندہ ایمان لے آیا تو اسے شک کئے بغیر ''اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا یعنی میں یقیناً مومن ہوں۔'' کہنا چاہئے۔ (بحر الکلام، ص ۱۵۳) اور امام اعظم ''اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْ شَاءَ اللہُ یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو میں مومن ہوں'' کہنے کو اس لئے نامناسب خیال کرتے ہیں کہ اس سے ایمان پر شک کا وہم ہوتا ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 381 ...

﴿9480﴾...اِصْطَخَر قلعے کے رہائشی حضرت سَیِّدُنا غیاث بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سپرد کر دو، مرجی نہ ہو جانا اور یاد رکھو کہ تمہیں جو کچھ پہنچا وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی جانب سے ہے اور قدری نہ ہو جانا اور فرمایا: مرجیہ نے (اعمال کو غیر ضروری قرار دے کر) اس دین کو سابری کپڑے سے بھی زیادہ باریک (انتہائی کمزور) کر دیا ہے۔

﴿9481﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: نماز اور زکوٰۃ ایمان سے ہیں اور ایمان بڑھتا ہے[1] لوگ ہمارے نزدیک مومن مسلمان ہیں (خاتمے کا حال تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہی جانے) لیکن ایمان ایک جیسا نہیں ہوتا، حضرت سَیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام تم سے افضل ایمان والے ہیں۔

﴿9482﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو داوٗد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: کیا آپ قدری ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں قدری ہوں تو بہت بُرا شخص ہوں اور اگر نہیں ہوں تو میں نے تمہیں معاف کیا۔ جب ثور بن یزید (قدری) مکہ آیا تو حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس کا ہاتھ پکڑ کر دُکان میں لے گئے اور اس سے گفتگو کرنے لگے۔ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اُون کا لباس پہنے ایک شخص سے کہا: تمہارا یہ لباس بدعت ہے۔ تو اس نے کہا: تمہارا ثور بن یزید کا ہاتھ پکڑ کر دُکان میں لے جانا بھی بدعت ہے۔

﴿9483﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرے ذریعے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یہ کہلوایا کہ ”عَمْرو بن عُبَید کی صحبت اختیار نہ کرو۔“ میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے یہ کہا تو انہوں نے فرمایا: ”میں اس کے

......صفحات پر مشتمل کتاب ”شرح عقائد نسفیہ“ کے صفحہ 289 پر ہے: ”اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْ شَاءَ اللہُ یعنی اگر اللہ عَزَّ وَجَلَّ چاہے تو میں مومن ہوں“ کہنا مناسب نہیں کیونکہ اگر یہ شک کی وجہ سے کہا تو قطعی طور پر کفر ہے لیکن اگر ادب اور معاملات کو مشیت خداوندی کے سپرد کرنے یا موجودہ وزمانۂ حال والی حالت میں شک کیے بغیر عاقبت وانجام کے بارے میں شک کرنے یاذِکْرُ اللہ سے برکت حاصل کرنے یا تزکیہ نفس سے براءت کا اظہار اور اپنے حال پر حیرانی کی وجہ سے کہا تو نہ کہنا بہتر ہے اسی لئے نامناسب کہا ہے ناجائز نہ کہا کیونکہ اگر یہ شک کی وجہ سے نہ کہا ہو تو عدمِ جواز کی کوئی صورت نہیں اور یہ ناجائز کیسے ہو سکتا ہے جبکہ بزرگانِ دین حتّٰی کہ صحابۂ کرام وتابعین نے بھی یہ الفاظ کہے ہیں۔

[1]...اس مقام کی تفصیل ووضاحت کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ احیاء العلوم مترجم، جلد 1، صفحہ 384 تا 394 کا مطالعہ فرمائیے۔

پاس ایسی باتیں پاتا ہوں جو اوروں کے پاس نہیں پاتا۔" جب میں نے حضرت سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: "انہیں باتوں کی وجہ سے میں ان پر خوفزدہ ہوں۔"

﴿9484﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے قول وفعل کی درستی عطا فرماتا ہے اور اُسے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

﴿9485﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے کسی بد مذہب کی بات توجہ سے سنی اور اسے اس کا بد مذہب ہونا معلوم تھا تو وہ اللہ تعالیٰ کی امان سے نکال کر نفس کے سپرد کر دیا گیا۔

بدعت سے بچانے کا نسخہ:

﴿9486﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو بدعت والی بات سنے وہ اپنے ساتھیوں کو نہ بتائے یوں وہ بدعت کو ان کے دلوں میں ڈال نہیں سکے گا۔

﴿9487﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جس سے حجت کی اس پر غالب آئے۔

ایمان اور اسلام ایک ہیں:

﴿9488﴾... ایوب بن سوید سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اسلام اور ایمان ایک ہی ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی:

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۶﴾ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۳۵، ۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیے تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا۔

﴿9489﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: یوسف! جب تمہیں مشرق میں کسی صاحبِ سنّت (یعنی بدعت سے بچ کر سنّت پر چلنے والے) کا پتا چلے تو اسے سلام بھیجو اور جب مغرب میں کسی صاحبِ سنّت کا پتا چلے تو اسے بھی سلام بھیجو کہ (فی الوقت) اہلسنت وجماعت کم ہوگئے ہیں۔

﴿9490﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عثمان بن ابو صفیہ رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب میں کسی شخص کو رضائے الٰہی کے لئے بھائی بناؤں، پھر وہ کوئی بدعت ایجاد کرے اور میں اُس سے کنارہ کشی نہ کروں تو میرا اسے بھائی بنانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر نہ ہوگا۔

﴿9491﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کسی سے محبت کرو پھر وہ اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کرے اور اِس پر تم اُسے بُرا نہ جانو تو تمہاری اس سے محبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر نہیں ہے۔

زندگی تین چیزوں کا مجموعہ ہے:

﴿9492﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالواحد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: زندگی اختیار، آزمائش اور سزا کا مجموعہ ہے۔ میں نے اس بات کی تعریف کی بلکہ ان کی تائید کرتے ہوئے کہا: اختیار کے لائق یہ ہے کہ اس سے راضی رہو، آزمائش کے لائق یہ ہے کہ اس پر صبر کرو اور سزا کے لائق یہ ہے کہ اس سے بچنے کا سامان کرو۔

دنیا و آخرت کی خرید و فروخت:

﴿9493﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: جان لو کہ سنت کی دو قسمیں ہیں (۱)...وہ سنت جس پر عمل ہدایت اور اُسے چھوڑنا گمراہی ہے اور (۲)...وہ سنت جس پر عمل ہدایت اور اس کا ترک گمراہی نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نفل قبول نہیں کرتا حتّٰی کہ فرض بھی ادا کیا جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق رات میں ہے جسے وہ دن میں کرنے پر قبول نہیں فرماتا اور ایک حق دن میں ہے جسے وہ رات میں قبول نہیں فرماتا۔ وہ قیامت کے دن بندے سے فرائض کا حساب لے گا، اگر فرائض پورے ہوں گے تو اُس کے فرائض و نوافل دونوں قبول کر لئے جائیں گے اور اگر بندے نے فرائض ادا کرنے کے بجائے ضائع کر دیئے تو نوافل کو فرائض سے ملا دیا جائے گا، اب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا تو معاف فرما دے گا اور چاہے گا تو عذاب دے گا۔ سب سے زیادہ اہم فرض حرام اور لوگوں کا مال دبانے سے باز رہنا ہے، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں

اِلٰٓى اَهْلِهَاۙ (پ۵،النسآء:۵۸) جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

اور فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖؕ (پ۵،النسآء:۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى٘ (پ۲،البقرۃ:۱۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور توشہ (سفر کا خرچ) ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے۔

یہاں آیتِ مبارکہ میں تقویٰ (پرہیز کرنے) سے مراد لوگوں کے اموال دبانے سے باز رہنا ہے یعنی یوں نہ کرو کہ لوگوں کے مال دبا کر انہیں نیک اعمال میں خرچ کرو۔

اے میرے بھائی! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھو، سچ بولو، نیت خالص رکھو، مختلف نیک اعمال بجالاؤ جن میں کھوٹ ہو نہ دھوکا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں دیکھ رہا ہے اگرچہ تم اسے نہیں دیکھ رہے، تم جہاں بھی رہو وہ تمہارے ساتھ ہے، تمہارا کوئی معاملہ اس سے پوشیدہ نہیں، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو دھوکا دینے کی کوشش نہ کرنا کہ وہ تمہیں سزا دے کیونکہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے غافل کر کے مارتا ہے اور اس کا ایمان لے لیتا ہے اور اسے شعور بھی نہیں ہوتا۔ کسی مسلمان کے ساتھ بُری چال نہ چلنا کہ بُری چال خود اپنے اوپر ہی پڑتی ہے اور کسی مسلمان کے ساتھ زیادتی نہ کرنا کیونکہ ارشادِ ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْۙ (پ۱۱،یونس:۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے۔

کسی مسلمان کو فریب نہ دینا کیونکہ ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث پہنچی ہے کہ "جس نے کسی مسلمان کو فریب دیا وہ مسلمانوں سے الگ ہو گیا۔[1]" کسی مسلمان کو دھوکا ہرگز نہ دینا کہ یہ عمل تمہارے دل کا نفاق ہے۔ حسد اور غیبت ہرگز نہ کرو کہ تمہاری نیکیاں ضائع ہو جائیں گی، ایک فقیہ غیبت کی وجہ سے ایسے

---

1 ...مسند حارث، کتاب الصلاۃ، باب فی خطبۃ قد کذبھا... الخ، ۱/۳۱۳، حدیث: ۲۰۵، مفہوماً

وضو کیا کرتے تھے جیسے حدث (وضو توڑنے والی چیزوں) کی وجہ سے کرتے تھے۔ اپنی خلوت و تنہائی کو اچھا کرلو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری جلوت کو اچھا فرمادے گا، اپنے اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان معاملہ درست رکھو وہ تمہارے اور لوگوں کے مابین معاملات درست رکھے گا۔ اپنی آخرت کے لئے عمل کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں تمہارے دنیاوی معاملات میں کافی ہو جائے گا، اپنی دنیا کو آخرت کے عوض فروخت کردو دونوں کا نفع پاؤ گے اور اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے نہ بیچو ورنہ دونوں کا نقصان اٹھاؤ گے۔

﴿9494﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث نے فرمایا: میں جس کا پیروکار ہوں بلکہ جس کی تمام باتوں کا پیروکار ہوں وہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی کتاب ”جامع سفیان“ ہے۔

﴿9495﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مسلم طائفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب تم کسی عراقی کو دیکھو تو اس کے شر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو اور جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا سوال کرو۔

﴿9496﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کبھی کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھا بلکہ بہت سی ملاقاتوں میں انہوں نے مجھ سے سوال کیا۔

﴿9497﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عون اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا وصال ہوا تو لوگ ہلاکت میں پڑ گئے۔

جاہل عابد اور فاسق عالم کا فتنہ:

﴿9498﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ جاہل عابد اور فاسق عالم کے فتنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو کہ جاہل عابد اور گناہ گار عالم کے فتنہ سے بچو کیونکہ یہ ہر کسی کے لئے فتنہ ہے۔

﴿9499﴾... مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم مجھ سے کیونکر محبت نہ کرو گے کہ تم میرے چچازاد ہو نہ پڑوسی۔

شکم سیری اور زیادہ ہنسنے کا نقصان:

﴿9500﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”شکم سیری سے بچو کہ یہ دل سخت کرتی ہے،

غصہ پی جایا کرو اور زیادہ نہ ہنسو کہ یہ دلوں کو مردہ کرتا ہے۔“

وقت کی قدر:

﴿9501﴾... حماد بن عیسٰی جُہَنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو مکہ میں دیکھا، آپ نے کوئی چیز کھائی پھر اپنا ہاتھ ریت میں ڈال کر رگڑ لیا، میں نے کہا: ابو عبد اللہ! آپ اسے دھو ہی لیتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: زندگی کچھ ہی دنوں کی تو ہے (یعنی دھونے میں لگنے والا وقت بچا کر نیکیوں میں صرف کرنا چاہیے)۔

﴿9502﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب میں لوگوں کو کسی کے گرد جمع دیکھتا تھا تو اس پر رشک کرتا تھا اور جب میرے ساتھ یہ معاملہ ہوا تو میں یہ آرزو کرنے لگا کہ میں ان سے اس برابری پر چھوٹ جاؤں، نہ مجھے نفع ہو نہ ہی نقصان۔

﴿9503﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں کسی کی دنیا سے محبت کو اس کے دنیا داروں کو سلام کرنے سے جان لیتا ہوں۔

﴿9504﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: لوگ کا گمان تھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نمازِ عصر میں تاخیر کرتے ہیں جبکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے ہاں ان مساجد کی تلاش میں رہتے تھے جہاں نماز جلد ہوتی اور نبیذ پلائی جاتی ہو اور میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیماری کے لئے دوا تجویز کی اور پوچھا: کیا ہم آپ کے لئے نبیذ لائیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ میرے لئے شہد اور پانی لاؤ۔

﴿9505﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت مَجْمَع تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے مجھے پھٹا ہوا تہبند پہنے دیکھا تو پاس بلایا اور چار درہم دیتے ہوئے کہا: یہ لو اور اس سے نیا تہبند خرید لو۔

﴿9506﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سہم حکم کلبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس کھڑے ہو کر انہیں پکارا: اے ابو عبد اللہ۔ تو آپ نے اپنا سر میری طرف اٹھایا اور (سامنے موجود اوراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: یہ بستی والوں کے مسائل ہیں۔

﴿9507﴾... عبدُالغفار بن حسن کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی سے "کتاب العجائب" سے کوئی بات پوچھی جاتی تو آپ (اس کے مصنف) مقاتل بن سفیان کی طرف جانے کا اشارہ کر دیتے تھے۔

﴿9508﴾... حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن یونس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی جب کسی کو ململ کی ٹوپی پہنے دیکھتے تو اس سے بات نہیں کرتے تھے۔

رونے کی انوکھی وجہ:

﴿9509﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید خُنَیْس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: میں ایک دن بیٹھا ہوا تھا ہمارے ساتھ حضرت سعید بن سائب طائفی (عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی) بھی تھے، دورانِ گفتگو وہ رونے لگے اور اتنا روئے کہ مجھے اُن پر ترس آنے لگا۔ میں نے پوچھا: سعید! کیوں روتے ہو حالانکہ تم نے مجھے جنتیوں کا ذکر کرتے سنا ہے؟ وہ کہنے لگے: سفیان! اگر آپ بھلائیوں کا ذکر کریں اور مجھے اُن سے روگرداں دیکھیں تو کیا مجھے اِس پر رونا نہیں چاہیے؟ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: ایسے شخص کو تو رونا ہی چاہئے۔

مخلص طالب علم کی قدر و منزلت:

﴿9510﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی سے کہا: اگر آپ اپنے علم کو پھیلائیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے اپنے بعض بندوں کو نفع پہنچائے گا اور آپ اس عمل پر اجر پائیں گے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر مجھے ایسے طالب علم کا پتا چلے جو اِس علم کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اجر و ثواب چاہتا ہو تو میں اپنا وہ علم اُس کے گھر جا کر اُسے دے آؤں گا جس سے مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے اسے نفع پہنچائے گا۔

دل محبتِ دنیا سے بھر جائیں گے:

﴿9511﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے: "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں لوگوں کے دل دنیا کی محبت سے بھر جائیں گے پھر اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف داخل نہیں ہو گا۔" پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اِسے یوں سمجھ لو کہ تم کسی تھیلے میں کچھ ڈالو یہاں تک کہ

وہ بھر جائے پھر تم اس میں کچھ اور ڈالنا چاہو تو تمہیں اس میں کوئی خالی جگہ نہ ملے۔

﴿9512﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید خُنَیسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جب مسجد حرام میں لوگوں کو حدیث بیان کرکے فارغ ہوتے تو اُن سے فرماتے: اب تم طبیب یعنی حضرت سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاؤ۔

کتابیں دفن کرنے کی وصیت:

﴿9513﴾... حضرت سیِّدُنا اَصْمَعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے وصیت فرمائی کہ ان کی کتابوں کو دفن کر دیا جائے کیونکہ وہ اُن رِوایات پر نادِم تھے جو انہوں نے ضعیف راویوں سے لی تھیں اور ارشاد فرمایا: مجھے اس کام پر حدیث کی شدید خواہش نے ابھارا تھا۔

﴿9514﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: رحمتِ الٰہی کی اُمید رکھنے والا فاسق اُس عبادت گزار سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے زیادہ قریب ہے جو انعاماتِ باری تعالٰی کے حصول کا ذریعہ صرف اپنے عمل کو سمجھتا ہے۔

حکام سے بے خوفی اور بے اعتنائی:

﴿9515﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن نعمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مکۂ مکرمہ میں بیمار ہوگئے، حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ان کے ساتھ تھے، ان کے پاس امیر مکہ عبد الصمد بن علی آیا تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنا منہ دیوار کی طرف پھیر لیا، حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے امیر مکہ سے کہا: ابوعبد اللہ گزشتہ رات جاگتے رہے ہیں شاید وہ سونا چاہتے ہیں۔ تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں سو نہیں رہا، میں سو نہیں رہا۔ یہ سن کر امیر مکہ اٹھ کر چلا گیا، حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: تم عنقریب قتل کر دیئے جاؤ گے اور تمہارے ساتھ رہنا کسی کے لئے بھی روا نہیں۔

﴿9516﴾... حضرت سیِّدُنا مُفَضَّل بن مُہَلْہَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ہمراہ حج کے لئے نکلا، جب ہم مکۂ مکرمہ پہنچے تو وہاں حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آئے اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اور میں ایک گھر میں اکٹھے

ہو گئے، حج کے موقع پر امیر مکہ عبد الصمد بن علی ہاشمی بھی موجود تھا، کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو ہم نے پوچھا: کون ہے؟ اس نے کہا: امیر۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اُٹھ کر کمرے میں چلے گئے جبکہ امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کھڑے ہو کر اس سے ملاقات کی۔ عبد الصمد بن علی نے کہا: اے شیخ! آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: ابو عَمرو اوزاعی۔ عبد الصمد بن علی نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو سلامت رکھے! آپ کے خطوط ہمارے پاس آتے تھے اور ہم آپ کی ضروریات پوری کر دیا کرتے تھے، حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا کیا حال ہے؟ اس پر میں نے کہا: وہ کمرے میں چلے گئے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ان کے پاس جا کر کہا: یہ شخص فقط آپ کے لئے آیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے غصہ کے ساتھ باہر آکر فرمایا: سَلَامٌ عَلَیْکُم! تم کیسے ہو؟ عبد الصمد نے ان سے کہا: میں آپ سے مروی مناسکِ حج لکھنے کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اس سے کہا: میں اس سے بڑھ کر نفع بخش بات پر تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ اس نے کہا: وہ کیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اپنا عہدہ چھوڑ دو۔" اس نے کہا: میں خلیفہ ابو جعفر کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہوں؟ آپ نے اس سے فرمایا: اگر تم اپنی مراد اور مقصود اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بنا لو تو وہ ابو جعفر سے تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ اُس کے جانے کے بعد حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کہا: ابو عبد اللہ! یہ لوگ تم سے اپنی عزت و عظمت منوائے بغیر راضی نہ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: اے ابو عَمرو! ہم انہیں مار تو نہیں سکتے مگر کم از کم ایسی اذیت تو دے سکتے ہیں جو آپ نے دیکھی۔ حضرت سیِّدُنا مُفَضَّل کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہاں سے چلتے ہیں کیونکہ مجھے اِس امیر شہر سے خوف ہے کہ وہ کسی ایسے کو بھیج دے جو ہماری گردنوں میں پھندے ڈال دے جبکہ ہمارے ان حضرت (سفیان ثوری) کو کوئی پرواہی نہیں۔

عہدہ چھوڑنا مشکل ترین کام:

﴿9517﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں نے کسی بھی شے کو چھوڑنا عہدہ و سربراہی چھوڑنے سے زیادہ آسان دیکھا ہے۔ تم دیکھو گے کہ کوئی شخص کھانا، پانی، مال اور کپڑے تو چھوڑ سکتا ہے مگر جب اس سے عہدہ و سربراہی کے معاملے میں جھگڑا کیا جائے تو وہ اس کا دفاع کرے گا اور دشمنی پر اُتر آئے گا۔

ظالم کا چہرہ بھی نہ دیکھو:

﴿9518﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ظالم کا چہرہ دیکھنا بھی خطا ہے اور گمراہ گر پیشواؤں کو دیکھنا پڑے تو انہیں دل میں بُرا جانو ورنہ کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں۔

﴿9519﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: امیروں کے گھروں کو نہ دیکھو اور جب وہ سواریوں پر کہیں سے گزریں تو انہیں بھی مت دیکھو۔

﴿9520﴾... حضرت سیِّدُنا عصام بن یزید جبر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو خلیفہ کا حکم سنایا اور یہ کہ آپ حکام کو مطلوب ہیں تو ارشاد فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں حُکّام کے رسوا کرنے سے ڈرتا ہوں؟ نہیں، بلکہ میں تو ان کو عزت دینے سے خوف زدہ ہوں۔

مال داروں کے لئے جھکنا پسند نہیں:

﴿9521﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سُلَیم طائفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: امیر مکہ محمد بن ابراہیم ہاشمی نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس دو سو دینار بھیجے تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، میں نے کہا: ابو عبد اللہ! گویا آپ ان پیسوں کو حلال نہیں سمجھتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیوں نہیں، میرے باپ دادا تحائف لیتے رہے ہیں مگر مجھے مالداروں کے لئے جھکنا پسند نہیں۔

﴿9522﴾... سیِّدُنا ابو شہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں: میں ایک رات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ تھا، آپ نے دور سے آگ دیکھی تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: کسی سپاہی کی آگ ہے۔ آپ نے فرمایا: ہمیں کسی اور راستے سے لے چلو، ہم ایسوں کی آگ (یا فرمایا:) روشنی سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے۔

عہدۂ قضا قبول نہ کیا:

﴿9523﴾... حضرت سیِّدُنا عطا بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عُبَید بن جنّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد کو بتایا کہ جب مہدی خلیفہ بنا تو اس نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بلوایا جب آپ آئے تو خلیفہ نے اپنی انگوٹھی اُتار کر آپ کی طرف اچھالتے ہوئے کہا: ابو عبد اللہ! یہ میری انگوٹھی ہے تو آپ اس اُمت میں

قرآن و سنت کے مطابق فیصلے کیجئے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنے ہاتھ میں وہ انگوٹھی لے کر فرمایا: امیر المؤمنین! کچھ کہنے کی اجازت دیجئے۔ حضرت عُبَید نے حضرت عطا بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے پوچھا: کیا حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ''یا امیر المؤمنین'' کہا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ پھر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا: جان کی امان پاؤں تو کچھ کہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تک میں خود تمہارے پاس نہ آؤں کسی کو مجھے بلوانے مت بھیجا کرو اور جب تک میں خود تم سے نہ مانگوں مجھے کچھ مت دیا کرو۔ یہ سن کر خلیفہ غصے میں آگیا اور ان کے قتل کا ارادہ کیا تو اس کے کاتب نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ نے انہیں امان نہیں دی تھی؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ جب آپ وہاں سے نکلے تو آپ کے ساتھی آپ کو گھیر کر پوچھنے لگے: ابوعبد اللہ! جب خلیفہ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ '' اس اُمت کے معاملے میں قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ کرو۔ ''تو کس چیز نے آپ کو اس سے روکا؟ راوی کہتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں کم عقل جانا اور وہاں سے نکل کر بصرہ چلے گئے۔

﴿9524﴾... حضرت سیِّدُنا داؤد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ تھا، ہم ایک سپاہی کے پاس سے گزرے جو سو رہا تھا جبکہ نماز کا وقت بھی ہو چکا تھا، میں اسے جگانے کے لئے آگے بڑھا تو آپ نے مجھے پکار کر کہا: رُک جاؤ۔ میں نے کہا: ابوعبد اللہ! وہ نماز پڑھ لے گا۔ آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم نہ کرے، جب تک یہ سو نہ جائے لوگ سکون نہیں پاتے۔[1]

﴿9525﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر ان حکمرانوں میں سے کوئی تم سے رہنمائی طلب کرے تو اس کی رہنمائی مت کرو۔

﴿9526﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی سے مروی ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری

1... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سپاہی کو جگانے سے شاید اس لئے منع کیا کہ خلیفہ کے سپاہی عوام و خواص پر بہت ظلم و ستم ڈھاتے تھے اور رعایا کو ان کے سونے کے وقت ہی آرام ملتا تھا ورنہ حکم یہی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھے بغیر سو رہا ہو تو اُسے جگا دینا چاہیے۔ چنانچہ بہار شریعت، حصہ 4، جلد1، صفحہ 701 پر مذکور ہے: کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بُھولے ہوئے کو یاد دلا دے۔ (ردالمحتار، ۳/۴۲۰) (ورنہ گنہگار ہوگا) یاد رہے! جگانا یا یاد دلانا اس وقت واجب ہوگا جبکہ ظَنِّ غالب ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجب نہیں۔ (نماز کے احکام، ص ۳۳۲)

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب مجھے پکڑ کر خلیفہ مہدی کے دربار میں لے جایا گیا تو میں نے دل میں کہا: اے نفس! میں پھنس چکا ہوں اب تو مجھے سنبھال کر رکھنا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو میری ایک جانب (خلیفہ مہدی کا وزیر) ابو عُبَیْدُ اللہ بیٹھا تھا، اس نے مجھ سے کہا: کیا تم سفیان ثوری نہیں ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ اس نے کہا: کبھی کبھار تمہارے خطوط ہمارے پاس آتے ہیں۔ میں نے کہا: میں نے تمہیں کبھی کوئی خط نہیں لکھا۔ اس پر وہ خود سے کہنے لگا: پھر انہیں کیا چیز یہاں لائی؟

﴿9527﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر کوئی شخص حکمرانوں سے سواری اور زین یا لگام عاریتاً (یعنی عارضی طور پر استعمال کے لئے) مانگتا ہے تو اس کا دل ان کے لئے بدل جاتا ہے۔

سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی بد دعا:

﴿9528﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: خلیفہ ابو جعفر جب مکۂ مکرمہ جانے کے لئے نکلا تو لکڑی کا کام کرنے والوں کو حکم دے کر بھیجا کہ اگر تم سفیان ثوری کو دیکھو تو انہیں سولی دے دینا لہٰذا اُن بڑھیّوں نے وہاں آکر ایک شہتیر نصب کر دیا اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے لئے منادی کرادی گئی۔ اس وقت آپ اپنا سر حضرت سیِّدُنا فضیل بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب کی گود میں جبکہ پاؤں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی گود میں رکھے آرام فرماتے تھے، لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ابو عبد اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اور ہم پر دشمنوں کو ہنسنے کا موقع نہ دیجئے۔ یہ سن کر آپ کعبے کے پردوں کی طرف بڑھ گئے اور ان میں داخل ہو گئے پھر وہ پردے پکڑ کر فرمانے لگے: **”اگر ابو جعفر مکہ مکرمہ میں داخل ہو جائے تو میں اس سے بری ہوں۔“** راوی کہتے ہیں کہ ابو جعفر مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی مر گیا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ خبر دی گئی تو آپ نے کچھ نہ کہا۔

﴿9529﴾... حضرت سیِّدُنا وُہَیب مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرمایا کرتے تھے: یہ عراقی (یعنی حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) کیا کرتا ہے کہ اُمرا سے بے رُخی برتتا اور فقرا کو قریب کرتا ہے؟ یہ کیا کرتا ہے!

خلیفہ کے منہ پر مذمت:

﴿9530﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: خلیفہ ابو جعفر نے حضرت سیِّدُنا

سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا گریبان پکڑا اور اپنا چہرہ کعبے کی سمت گھما کر کہنے لگا: ربّ تعالیٰ گواہ ہے! تمہیں اس گھر کے رب کی قسم! بتاؤ تم مجھے کیسا انسان سمجھتے ہو؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اس گھر کے رب کی قسم! میں تجھے بُرا انسان سمجھتا ہوں۔“ یہ کہہ کر آپ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

﴿9531﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ایک بار فرمایا: ابو جعفر مجھ سے کیا چاہے گا؟ خدا کی قسم! اگر میں اس کے سامنے کھڑا ہوا تو اس سے ضرور کہوں گا: اس جگہ سے اٹھ جا کیونکہ کوئی اور تجھ سے زیادہ اس جگہ کا مستحق ہے۔

﴿9532﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی گئی: آپ حکمرانوں کے پاس جایا کریں۔ آپ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے یہ سوال فرمائے کہ میں نے وہاں کیا کہا؟ عرض کی گئی: آپ کہیں اور احتیاط کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم کہتے ہو کہ سمندر میں تیراکی کروں اور میرے کپڑے گیلے نہ ہوں؟

حضرت سیِّدُنا حَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے یہ فرمایا تھا: ”میں حکمرانوں کی مار سے نہیں ڈرتا بلکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ اپنی دنیا مجھ پر اُنڈیل نہ دیں اور پھر میں ان کی بُرائی کو برائی نہ سمجھوں۔“

﴿9533﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ہم مسجد الحرام میں تھے پس لوگوں نے خلیفہ کی بیعت کرنا شروع کر دی۔ اس وقت حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نئے تہبند اور نئی چادر میں ملبوس تھے تو آپ ایک مسکین کے پاس آئے جو دو بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھا، آپ نے اُس سے فرمایا: کیا تم میرے نئے کپڑے لے کر مجھے یہ پُرانے کپڑے دے سکتے ہو؟ اُس نے موقع غنیمت جانا اور کہا: ہاں۔ پس آپ نے نئے کپڑے اُسے دیئے اور پُرانے لے کر پہن لئے پھر مسجد کی طرف آ گئے، حفاظت پر مامور حارسین (پہرے داروں) نے آپ کو پکڑ لیا اور مسجد سے باہر نکال کر بولے: اے گندے انسان! تمہارا یہاں کیا کام؟

خلیفہ کو اعتدال کا درس:

﴿9534﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فریابی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے منٰی میں ابو جعفر کے پاس لایا گیا تو میں نے اس سے کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، تم آج جو اِس مقام پر ٹھہرے ہوئے ہو اور یہاں تک پہنچے ہو یہ مہاجرین وانصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تلواروں کی بدولت ہے اور آج انہی کے بچے بھوک سے مر رہے ہیں، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی حج کیا مگر اس میں صرف 15 دینار خرچ کیے تھے اور وہ (عالیشان خیموں کے بجائے) کسی درخت کے نیچے قیام کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر خلیفہ نے مجھ سے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری طرح ہو جاؤں؟ میں نے کہا: میری طرح نہ بنو بلکہ میری اور اپنی موجودہ حالت کے درمیان والے بن جاؤ۔ اس نے مجھ سے کہا: یہاں سے چلے جاؤ۔

خلیفہ مہدی کے تاثرات:

﴿9535﴾... حضرت سیِّدُنا عصام بن یزید جبر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھے خلیفہ مہدی، اس کے وزیر ابو عبد اللہ اور یعقوب بن داوٗد کے پاس مکتوب دے کر روانہ کیا، مجھے خلیفہ کے پاس لے جایا گیا تو میں نے اپنی گفتگو کی پھر خلیفہ نے کہا: اگر ابو عبد اللہ! ہمارے پاس آجاتے تو ہم اپنے ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیتے، ایک چادر اوڑھتے اور دوسری سے تہبند باندھ لیتے پھر بازار جاکر لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے اور بُرائی سے منع کرتے لیکن جب ابو عبد اللہ (حضرت سفیان ثوری) جیسے لوگ ہمارے پاس نہ رہے تو ہمارے پاس تمہارے وہ علما آئے جو تمہارے ہی علما تھے، انہوں نے مجھے نیکی کا حکم دیا، بُرائی سے منع کیا اور نصیحتیں کیں اور وہ روئے بھی مگر وَاللہ! ان کا رونا میری خاطر تھا تو میں بھی ان کے لئے جھوٹ موٹ رویا۔ پھر یہ کہ ان میں سے جو بھی آیا اُس نے اپنی آستین سے ایک رُقعہ نکال کر مجھے دیا جس میں ایسا مضمون تھا کہ "میرے لئے یہ کر دو، میرے لئے وہ کر دو" تو میں نے ان کی حاجتیں پوری کر دیں مگر میں اُن کے ایسا کرنے پر اُن سے سخت ناراض و نالاں بھی ہوا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے خلیفہ مہدی کو فقط امان طلب کرنے کے لئے خط لکھا تھا کیونکہ اُن کی روپوشی کافی طویل ہوگئی تھی۔ چنانچہ خلیفہ نے آپ کو امان دے دی تو میں یہ پروانہ لے کر ان کے پاس بصرہ پہنچ گیا۔ امان نامے میں خلیفہ نے یہ بھی کہا تھا: آپ اپنے گھر والوں کے پاس چلے جائیں کیونکہ آپ کو روپوش ہوئے بہت عرصہ بیت چکا ہے، ان کے پاس کچھ عرصہ رہیں پھر مجھ سے کوفہ آکر ملیں، میں آپ

کا منتظر رہوں گا۔ مگر اس کے بعد آپ بصرہ ہی میں بیمار ہو کر وصال فرما گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے۔ (اٰمین)

خلیفہ سے بھاگنے کی وجہ:

﴿9536﴾... حضرت سیِّدُنا عصام بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے جب مجھے خلیفہ مہدی کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا تو میں نے ان سے عرض کی: میں پہاڑوں کا رہنے والا ایک نوجوان ہوں کہیں میں آپ کا کوئی راز فاش کر کے آپ کی رسوائی کا سبب نہ بن جاؤں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: تم میرے پاس آنے والوں کو دیکھتے ہو، اگر میں ان میں سے کسی کو یہ کام کہوں گا تو وہ یہ سمجھے گا کہ "میں حکمرانوں کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں" جبکہ مجھے تم پر بھروسا ہے تم جو جانتے ہو وہ کہہ دینا اور جو نہیں جانتے وہ نہ کہنا۔ جب میں خلیفہ سے مل کر واپس حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس آیا تو اُن سے عرض کی: آپ کس وجہ سے اس شخص سے بھاگتے ہیں حالانکہ وہ تو کہتا ہے: اگر حضرت سفیان میرے پاس آجاتے تو میں ان کے ساتھ بازار جا کر لوگوں کو نیکی کا حکم کرتا اور انہیں برائی سے رُوکتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے سُست وڈھیلا کہا اور فرمایا: اس لئے بھاگتا ہوں تاکہ وہ جو جانتا ہے اس پر عمل کرے پس اگر وہ اپنے علم پر عمل کرے گا تو پھر ہمیں اس کے پاس جا کر اُسے وہ بتانے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو گا جو وہ نہیں جانتا۔

خط لکھنے میں اسلاف کی پیروی:

﴿9537﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے مجھ سے خلیفہ مہدی کو خط لکھواتے ہوئے فرمایا: لکھو "یہ خط سفیان بن سعید کی جانب سے محمد بن عبد اللہ کے لئے ہے" میں نے عرض کی: اگر میں نے یہ لکھا تو وہ اسے نہیں پڑھے گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تو پھر جیسے چاہو لکھ دو۔ میں نے لکھ دیا۔ پھر فرمایا: لکھو "فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی وَھُوَ لِلْحَمْدِ اَھْلٌ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی میں تیرے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بڑی برکت والا اور بلند ہے، وہی تمام تعریفوں کا مستحق اور ہر شے پر قادر ہے۔" میں نے عرض کی: اس طرح خط کی ابتدا کون کرتا تھا؟ آپ نے فرمایا: مجھے حضرت منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عَبْلَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ لکھا کرتے تھے۔

﴿9538﴾... سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: نامردوں کے حاکم بننے میں اس اُمَّت کی ہلاکت ہے۔

لومڑی کی 72 چالیں:

﴿9539﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لومڑی کہتی ہے کہ ''میں نے کتے سے بچنے کے لئے 72 چالیں سیکھی ہیں مگر اس سے بہتر چال کوئی نہیں دیکھی کہ میں کتے کو نہ دیکھوں اور وہ مجھے نہ دیکھے۔''

﴿9540﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میرے خیال میں حاکمِ وقت کے لئے لومڑی کی کہاوت ہی کافی ہے کیونکہ وہ کہتی ہے: ''مجھے کتے کے لئے 70 سے زائد چالیں معلوم ہیں لیکن اس سے بہتر چال کوئی نہیں دیکھی کہ میں اسے دیکھوں نہ وہ مجھے۔'' حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حاکمِ وقت کے لئے بھی اس سے بہتر کچھ نہیں کہ وہ تجھے دیکھے نہ تو اسے۔

خلیفہ کو نصیحت:

﴿9541﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مسعود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے مِنٰی میں خلیفہ مہدی کے پاس لے جایا گیا تو جب میں نے اس کو حکومت وامارت کی وجہ سے سلام کیا تو اس نے کہا: اے شخص! ہم نے تمہیں تلاش کیا مگر تم نے ہمیں عاجز کر دیا، شکر اُس خدا تعالٰی کا جو تمہیں لے آیا تو اب ہمیں اپنی حاجت بیان کرو۔ میں نے کہا: تم نے زمین کو ظلم و ستم سے بھر دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور اس معاملے میں تم سے عبرت پکڑنی چاہیے۔ خلیفہ نے اپنا سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر کہا: اگر میں ظلم کو ختم نہ کر سکوں تو کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: منصبِ خلافت کسی اور کے لئے خالی کر دو۔ اس نے دوبارہ اپنا سر جھکا لیا پھر بولا: اپنی حاجت بیان کرو۔ میں نے کہا: مہاجرین و انصار کی اولاد اور بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے محتاجی کے دروازے پر کھڑے ہیں، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔ خلیفہ نے ایک بار پھر اپنا سر جھکا لیا تو اُس کے وزیر ابوعُبَیْدُ اللہ نے کہا: اے آدمی! تم ہم سے اپنی حاجت بیان کرو۔ میں نے کہا: میں اور کیا بیان کر رہا ہوں؟ اور سنو! مجھ سے حضرت اسماعیل بن ابو خالد نے بیان کیا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حج کیا تو اپنے خزانچی سے پوچھا: میرے حج پر کتنا مال خرچ ہوا؟ اس نے عرض کی: 10 دینار سے کچھ زیادہ۔ جبکہ میں یہاں (خلیفہ مہدی کی) ایسی شاہ خرچیاں دیکھ رہا ہوں کہ پہاڑ بھی ان کی سَکَت نہیں رکھتے۔

بہتر راہ کی اُمید:

﴿9542﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے خلیفہ مہدی کو عصام بن یزید جبر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ اس مضمون کا خط بھیجا: ”تو نے مجھے دُور کیا، مجھے شہر بدر کیا اور مجھے خوفزدہ کیا۔ میرے اور تیرے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ فیصلہ فرمائے گا اور پُر امید ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خط کا جواب آنے سے پہلے میرے لئے بہتر راہ نکال دے گا۔“ راوی کہتے ہیں: جب خط کا جواب آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وصال فرما چکے تھے۔

﴿9543﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: وَاللہ! میری حکمرانوں کے پاس نہ جانے کی وجہ یہ نہیں کہ میں انہیں ناقابل اطاعت سمجھتا ہوں بلکہ اس لئے کہ مجھے پاکیزہ کھانا پسند ہے اور مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے (ناجائز کھلا کر) خراب کر دیں گے۔

﴿9544﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ان لوگوں پر تعجب ہے جو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سیِّدُنا مسعر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے مابین پس وپیش کا شکار ہیں (کہ کون دنیا سے زیادہ بے رغبت ہے؟)، کوتوال نے حضرت سیِّدُنا مسعر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پیغام بھیجا کہ اس مال میں آپ کا بھی کچھ حصہ ہے تو انہوں نے تین فرسخ کا سفر کر کے اسے حاصل کیا جبکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی پر دنیا پیش کی جاتی ہے تو آپ اس سے بھاگتے ہیں۔

عہدیداروں سے بیزاری کا عالَم:

﴿9545﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھا۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیمار ہوئے تو محمد بن ابراہیم آپ کی عیادت کو آئے، جب آپ کو بتایا گیا کہ امیرِ مکہ محمد بن ابراہیم آئے ہیں تو آپ اُٹھ کر بیتُ الخلا چلے گئے اور وہاں اتنی دیر لگا دی کہ مجھے شرم محسوس ہونے لگی۔ پھر بیت الخلاء سے نکل کر آئے تو کہا: سَلَامٌ عَلَیْکُمْ، کَیْفَ اَنْتُمْ؟ یعنی تم لوگوں پر سلامتی ہو، تمہارے مزاج کیسے ہیں؟ محمد بن ابراہیم بیٹھے ہی ہوئے تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنا کہہ کر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا اور ان

سے بات نہیں کی یہاں تک کہ وہ اُٹھ کر چلے گئے، اگلے دن انہوں نے آپ کو سلام کے ساتھ یہ پیغام بھیجا: ”آپ کیسے انسان ہیں؟ اگر مجھے پتا ہوتا کہ مکہ میں آپ کو مَیں سب سے زیادہ ناپسند ہوں تو کیا میں آپ کے پاس آتا؟“

﴿9546﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے سامنے خلیفہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اگر یہ لوگ سونا کھائیں تو ہم کنکریاں کھالیں گے۔

ظالم کی مذمت:

﴿9547﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ظالم کی طرف دیکھنا بھی خطا ہے۔

﴿9548﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے ظالم کے لئے لمبی عُمر کی دعا کی اس نے پسند کیا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی جائے۔“

﴿9549﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں کسی کی دنیا سے محبت کو اس کے دنیا داروں کو سلام کرنے سے جان لیتا ہوں۔

﴿9550﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: دنیاداروں کی تعظیم کرنے والے عالِم میں کوئی بھلائی نہیں۔

کس کی صحبت میں بیٹھیں؟

﴿9551﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: گناہ گاروں کو ناپسند کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرو اور ان سے دوری اختیار کر کے اس کی رِضا طلب کرو۔ لوگوں نے عرض کی: پھر ہم کس کی صحبت میں بیٹھیں؟ ارشاد فرمایا: جسے دیکھ کر تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے، جس کا عمل تمہیں آخرت کی رغبت دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے عمل میں اضافے کا باعث ہو۔

﴿9552﴾... مَعْن بن زائدہ کے غلام عبد اللہ بن فَرَج کا بیان ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو طلب کیا گیا تو وہ یمن آگئے، میں نے معن بن زائدہ کو آپ کی آمد سے آگاہ کیا تو اس نے آپ کو امان دی اور ایک ہزار دینار دینے کا حکم دیا مگر آپ نے دینار قبول نہ فرمائے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حج کے موسم میں

اپنا جُبّہ میرے پاس رکھوا دیا جسے آپ نماز کے لئے پہنتے تھے پھر آپ سے میری ملاقات صرف میدانِ عرفات میں ہوئی، وہاں مجھ سے فرمایا: عبد اللہ! جُبّہ کہاں ہے؟ میں نے عرض کی: وہ میرے پاس موجود ہے۔ فرمایا: مجھے دے دو۔ میں نے وہ جُبّہ لا کر انہیں دے دیا۔ پھر آپ حج ادا کر کے بصرہ چلے گئے اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اور حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے ایک سبزی فروش پڑوسی کے پاس ٹھہرے۔ مجھے اس سبزی والے نے بتایا: جس رات آپ کا وصال ہوا اس رات آپ بار بار اٹھ کر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور یہ عمل آپ نے 50 مرتبہ کیا پھر رات کے آخری پہر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا۔

عہدہ قضا سے بیزاری:

﴾9553﴿... حضرت سیِّدُنا زید بن ابو خِدَاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ان کے قاضیِ کوفہ بن جانے کے بعد ملاقات کی اور کہا: ابوعبد اللہ! اسلام، فقہ اور خیر و بھلائی پانے کے بعد عہد قضا کو جا پہنچے اور قاضی بن بیٹھے، آخر کیوں؟ انہوں نے کہا: ابوعبد اللہ! لوگوں کو ایک قاضی چاہیے تھا۔ اس پر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا: لوگوں کو (قاضی کی صورت میں) ایک سپاہی چاہیے تھا۔

لوگوں سے تعلقات کے بارے میں نصیحت:

﴾9554﴿... حضرت سیِّدُنا ابو حمّاد مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن سَلَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: عمل اور دل کو بگاڑنے والی چیزوں سے بچو، دل میں بگاڑ پیدا کرنے والی چیز تمہارا دنیاداروں، حریصوں اور اُن شیاطین کے بھائیوں کے پاس بیٹھنا ہے جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کے علاوہ میں خرچ کرتے ہیں۔ دین کو خراب کرنے والی باتوں سے بچو، تمہارے دین کو خراب کرنے والی بات بہت زیادہ بولنے اور منافقانہ گفتگو کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا ہے۔ اسبابِ زندگی تباہ و برباد کرنے والی چیزوں سے بچو، حرص و خواہشات کے پیروکار تمہارے اسبابِ زندگی کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔

ظالموں کے ساتھ بیٹھنے سے بچو، صرف بندۂ مومن کی صحبت اختیار کرو، تمہارا کھانا صرف پرہیزگار شخص

کھائے، فاسق کی صحبت اختیار کرو نہ اس کے ساتھ بیٹھو اور نہ ہی اس کے ساتھ بیٹھنے والے کے ساتھ بیٹھو، اس کے ساتھ کھاؤ نہ ہی اس کے ساتھ کھانے والوں کے ساتھ کھاؤ اور نہ ہی اسے پسند کرنے والے کو پسند کرو، اس سے اپنا راز بیان کرو نہ اس کے لئے مسکراؤ اور نہ ہی اسے اپنی مجلس میں جگہ دو۔ پس اگر تم نے ان میں سے کوئی بھی کام کیا تو تم نے اسلام کی رسی کاٹ دی۔

بادشاہ، اس کے درباریوں اور ان کی خواہشات پر چلنے والوں کے در پر جانے سے بچو کیونکہ ان کا فتنہ دجّال کے فتنے کی طرح ہے، اگر ان میں سے کوئی تمہارے پاس آئے تو اس کو تُرش روی سے دیکھو اور ان کی طرف سے کسی تکلیف کی پرواہ نہ کرو، ورنہ وہ خود کو حق پر جانیں گے اور یوں تم ان کے مددگار قرار پاؤ گے، کیونکہ یہ لوگ جس سے ملتے ہیں اسے میلا و گندہ کر دیتے ہیں۔ تم مالٹے کی مثل ہو جاؤ جس کی خوشبو اچھی اور ذائقہ عمدہ ہوتا ہے۔ دنیاداروں سے ان کی دنیا کے معاملے میں جھگڑا نہ کرنا تم لوگوں کے نزدیک پسندیدہ ہو جاؤ گے۔ گناہ سے بچو ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے مستحق ٹھہرو گے۔

یاد رکھو! حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مُعزَّز ترین انسان تھے، اُس نے اُن کے جسم کے لئے جمع شدہ مٹی کو اپنے دستِ قدرت سے گوندھا، اُس میں اپنی طرف کی خاص مُعزَّز روح پھونکی، فرشتوں سے سجدہ کروا کے عزت بخشی اور انہیں اپنی جنت میں ٹھہرایا مگر پھر ایک لغزش کے سبب جنت سے الگ فرما دیا۔ اے میرے بھائی! جان لو کہ اللہ تعالیٰ کسی کو گناہوں کے ہوتے ہوئے جنت میں داخل نہیں کرے گا اور یہ بھی دیکھو کہ حضرت سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خلیفہ تھے، صرف ایک لغزش کی وجہ سے اُن پر کیا کچھ آزمائش آئی اور اگر ہم سے اس جیسی لغزش ہو جاتی تو کہتے: یہ کوئی خطا نہیں ہے۔ (غور کرو! جب ان نفوسِ قدسیہ کی لغزش کا یہ معاملہ ہوا تو پھر گناہوں پر کس قدر گرفت ہو سکتی ہے) تو اے میرے بھائی! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، گناہوں اور گناہ کرنے والوں سے بچ کر رہو کیونکہ گناہ گار لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے سزا کے حقدار ہوتے ہیں۔

اپنی جان و مال کے ساتھ اپنے بھائیوں کے لئے قربانی دو اور انہیں ظاہر و باطن میں دھوکا نہ دینا، جاہلوں اور ان کے ساتھ بیٹھنے اور فاسقوں اور ان کی صحبت میں رہنے سے مُتنفِّر رہو کیونکہ ان کے ساتھ رہنے والا نجات نہیں پائے گا مگر وہ جسے اللہ تعالیٰ بچالے۔ جب تم لوگوں کے ساتھ ہو تو تم پر مسکراہٹ اور خندہ پیشانی کی

کثرت لازم ہے اور جب تنہائی میں ہو تو تم پر حزن وملال اور رونے کی کثرت لازم ہے۔ ہمیں یہ بات پہنچی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بہتر جانتا ہے کہ بروزِ قیامت بندۂ مومن اپنے اعمال نامے میں سب سے بڑی نیکی حزن وملال کو پائے گا۔ نفاق والی انکساری اور ایسی عاجزی سے بچو جو چہرے پر ہو مگر دل میں نہ ہو۔

مصارفِ حج میں زیادتی پر خلیفہ کو سرزنش:

﴿9555﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن نُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مجھے صفا و مروہ کے درمیان ملے، میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کیا اور اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہو گئے، کیا دیکھا کہ والیِ مکہ عبد الصمد بن علی آپ کے گھر کے دروازے پر بیٹھے آپ کا انتظار کر رہے تھے، جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہا: میرے علم میں حکمرانوں کو چکما دینے والا تم سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ اس پر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں ایسے کام میں مشغول تھا جو مجھ پر تمہارے پاس آنے سے زیادہ لازم تھا۔ بے شک آپ ہمہ وقت نماز کی تیاری میں رہتے تھے، یہ اسی طرف اشارہ تھا۔ عبد الصمد کہنے لگے: کچھ لوگوں نے میرے پاس آکر خبر دی ہے کہ انہوں نے ذُوالحجۃِ الحرام کا چاند دیکھا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تو پھر تم کسی کو حکم دو کہ پہاڑ پر چڑھ کر لوگوں میں اس کا اعلان کر دے۔ اُس وقت آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا پھر آپ نے والیِ مکہ عبد الصمد کو دروازے پر بیٹھا چھوڑ دیا اور میرے پاس ایک توشہ دان لے آئے جس میں روٹی اور پنیر کے بچے کچے ٹکڑے تھے، ہم نے مل کر کھانا شروع کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں آپ کا ہاتھ پکڑ کر خلیفہ مہدی کے پاس لے گیا جو مِنٰی میں موجود تھا، جب آپ نے خلیفہ کو دیکھا تو اونچی آواز کے ساتھ خلیفہ پر برس پڑے: یہ خیمے کیسے ہیں؟ یہ پنڈالیں کس لئے؟ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حج کیا تو پوچھا: "ہم نے اپنے اس حج میں کتنا مال خرچ کیا؟" عرض کی گئی: "اتنے اتنے دینار۔" آپ نے تھوڑی سی رقم (10 سے کچھ زائد دینار) کا ذکر کیا۔

امام ابن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں اتنا زائد ہے: یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہم سے اسراف ہو گیا۔

بھائی کی سفارش نہیں کی:

﴿9556﴾... حضرت سیِّدُنا نَضْر بن ابو زُرْعَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: شہر مُوصِل میں حضرت سیِّدُنا

مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے مجھ سے فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس جاؤ اور اُنہیں بتاؤ کہ میرے اخراجات ختم ہوگئے اور میرے کپڑے پھٹ چکے ہیں، ان سے کہنا کہ والیِ مَوْصِل کو میرے بارے میں خط لکھیں شاید وہ مجھے کچھ دے کر حُسنِ سلوک کرے اور اُسے پہن کر میری حالت اچھی ہو جائے۔ چنانچہ میں کوفہ گیا اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو ان کے بھائی کا پیغام دیا جسے سن کر آپ گھر میں گئے اور ایک صراحی لے کر باہر آئے جس میں روٹی کے سوکھے ٹکڑے تھے آپ نے انہیں زمین پر پھیلا کر فرمایا: اگر مُبارک اتنی مقدار پر راضی رہتے تو موصل میں نہ ہوتے، ہمارے پاس اُن کے لئے کوئی خط نہیں۔

﴿9557﴾... حضرت سیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے انہیں خط میں لکھا: اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھی طرح رہو اور ایسے ہو جاؤ کہ تمہاری حالت سے موت کی یاد آجائے۔وَالسَّلام

﴿9558﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر یا کسی اور سے منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنے ایک بھائی کو ملامت کی جو حکمرانوں سے کوئی عہدہ لینا چاہتے تھے۔ڈانٹ ڈپٹ پر انہوں نے کہا: ابوعبد اللہ! مجھ پر اہل وعیال کا بوجھ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تمہارا اپنے گلے میں کشکول ڈال کر دروازے دروازے بھیک مانگنا ان حکمرانوں سے کوئی عہدہ قبول کرنے سے بہتر ہے۔

بُرے لوگوں کے طریقوں سے بچو:

﴿9559﴾... حضرت سیِّدُنا وَہب بن اسماعیل اَسَدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس تھے کہ سیاہ ٹوپی پہنے ایک شخص نے آکر کسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے دیکھ کر منہ پھیر لیا، اس نے پھر سوال کیا، آپ نے پھر اسے دیکھا اور منہ پھیر لیا۔اب اس نے کہا: اے ابوعبد اللہ! لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں تو آپ انہیں جواب دیتے ہیں جبکہ میں سوال کرتا ہوں تو آپ مجھے دیکھ کر منہ پھیر لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا اس سوال سے کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: سنت معلوم کرنے کا۔ ارشاد فرمایا: یہ جو تمہارے سر پر ٹوپی ہے یہ کون سی سنت؟ اس طریقے کو تو (عباسی سپہ سالار) ابو مسلم خُراسانی نامی ایک بُرے شخص نے ایجاد کیا ہے، تم اس کے طریقے پر ہرگز مت چلو۔راوی فرماتے ہیں: اس شخص نے

ٹوپی اتار کر رکھ لی، تھوڑی دیر ٹھہرا رہا پھر اُٹھ کر چلا گیا۔

﴿9560﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے سخت ناگوار گزرتا ہے جب میں اِن حکمرانوں کو نماز پڑھتے دیکھتا ہوں (کہ ایک طرف ان کے کرتوت اور دوسری طرف نماز)۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک شخص کے سر پر سیاہ ٹوپی دیکھی، اُس نے آپ سے حج کے بارے میں بات کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تیرا اس ٹوپی کو اُتار دینا ایک حج کے برابر ہے۔

شاہی حکم نامے سے بیزاری:

﴿9561﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن سابق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ جب شریک بن عبد اللہ کو قاضی بنایا گیا تو میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس بیٹھا تھا آپ نے فرمایا: کتنے ہی مرد بگڑ گئے لیکن جب حضرت سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو امیر داود بن علی عباسی نے پکڑا تو اُنہیں اتنی دیر کھڑا رکھا کہ آپ کے پاؤں سُوج گئے پھر بعد میں اس نے آپ کے لئے شاہی حکم نامہ بھیجا جسے آپ نے گھر کے روشن دان میں ڈال دیا اور مرتے دم تک اُسے باہر نہیں نکالا۔

ساری رات مذاکرہ:

﴿9562﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے بیان کیا کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا پوری رات کھڑے کھڑے مذاکرہ (باہمی گفتگو) کرتے رہے۔ کسی نے اُن سے پوچھا: ابو نصر! یہ حضرات کس بارے میں گفتگو کرتے رہے؟ فرمایا: مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں۔

﴿9563﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو کئی مرتبہ سر پر کپڑا لپیٹے لونڈی غلام کے جنازے میں تیزی سے جاتے دیکھا ہے۔

﴿9564﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر کسی عبادت گزار کے پڑوسی اس سے راضی ہوں تو جان لو کہ وہ چاپلوس ہے۔

موت کی سختی:

﴿9565﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: مرنے والے کے اہل خانہ کو چاہئے کہ وہ مرنے والے کو کلمۂ شہادت کی تلقین کریں کیونکہ حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام جب اس کی کمر کو چھوتے ہیں تو اس کی بولنے اور پہچاننے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے، پھر وہ جان کنی کی تکلیف کا جام پیتا ہے، اگر اس وقت اُس کے ہاتھ میں تلوار ہو تو قدرت پانے پر باپ کو بھی قتل کر دے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کا خوف:

﴿9566﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء خَفَّاف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ملا تو انہیں روتا ہوا پایا، میں نے عرض کی: آپ کیوں روتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس خوف سے کہ کہیں میں لوحِ محفوظ میں شقی و بدبخت نہ لکھ دیا گیا ہوں۔

﴿9567﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ العزیز بن ابو حازم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی قاضی وقت کے پاس سے گزرے جو لوگوں کو ہنسانے والی گفتگو کر رہے تھے: آپ نے ان سے فرمایا: ”بزرگوار! کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک دن مقرر کر رکھا ہے جس میں باطل میں پڑے لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔“ اس کے بعد مرتے دم تک قاضی کے چہرے پر ہنسی نہ دیکھی گئی۔

﴿9568﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو یوں دعا کرتے سنا: اے وہ ذات جس سے مانگا جائے تو خوش ہو اور نہ مانگا جائے تو ناراض ہو اور تیرے سوا ایسا کوئی نہیں۔

﴿9569﴾... سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی کہ سمندر ایک مشکیزے سے نکلتا ہے۔

قاری بننے سے پہلے جواں مردی اپناؤ:

﴿9570﴾... حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جواں مرد[1] ہونے سے پہلے قاری بننا اچھا نہیں۔

1... سیِّدُنا ابو القاسم عبدُ الکریم قُشَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”اصل جواں مردی یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ دوسروں کے کاموں میں کوشش کرتا رہے۔“ جواں مردی کی تفصیل جاننے کے لئے ”رسالہ قشیریہ“ (مترجم) صفحہ 406 تا 413 کا مطالعہ فرمالیجئے۔

﴿9571﴾... حضرت سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگوں میں وہ شخص بہترین ہے جو جواں مردی کے بعد قراءت (طلبِ علم) کی طرف متوجہ ہو جبکہ وہ شخص بدترین ہے جو قراءت کے بعد جواں مردی اختیار کرے۔

﴿9572﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھے جواں مردی کے لئے کوشاں ہوشیار شخص سے کچھ خریدنا قاری بننے والے شخص سے کچھ خریدنے سے زیادہ پسند ہے۔

﴿9573﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: قاریوں کی صحبت سے بچو اور جواں مردوں کی صحبت اختیار کرو۔

﴿9574﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: وہ لوگ فاسق قاری ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس تک پہنچنے والوں کے درمیان رکاوٹ ہیں۔

تمہیں دیکھ کر موت یاد آئے:

﴿9575﴾... حضرت سیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے انہیں خط بھیجا جس میں تحریر تھا: اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھی طرح رہو اور ایسے ہو جاؤ کہ تمہاری حالت سے موت کی یاد آجائے۔ وَالسَّلَام

﴿9576﴾... سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگ سو رہے ہیں جب مریں گے تو بیدار ہو جائیں گے۔

اچھی صحبت ایک گمشدہ خزانہ ہے:

﴿9577﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے عرض کی: "مجھے ایسا شخص بتائیے جس کی صحبت اختیار کروں۔" آپ نے فرمایا: یہ گمشدہ چیز ہے جو ملتی نہیں۔

﴿9578﴾... سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: شریر لوگوں سے خیر کی امید رکھنا تعجب کی بات ہے۔

﴿9579﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر مومن کے پاس پرندے کے گھونسلے جیسا آشیانہ، پانی، روٹی اور نمک ہو تو یہ بھی نعمتیں ہیں۔

معرفت کیسے ملی؟

﴿9580﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہِ القَوِی سے کسی نے پوچھا: آپ نے رب عَزَّوَجَلَّ کی معرفت کس شے سے حاصل کی؟ ارشاد فرمایا: (گناہوں کے) عزم کو بے اثر کر کے اور (ان کے) پختہ ارادے کو توڑ کر۔

آپ کے جنازے کی خاطر خلیفہ کا سفر کرنا:

﴿9581﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو منصبِ قضا دینا چاہا تو آپ نے اس سے بچنے کے لئے خلیفہ کے سامنے خود کو پاگل ظاہر کیا۔ بعد میں جب خلیفہ کو اس حقیقت کا پتا چلا تو اس نے آپ کو بلوا بھیجا مگر آپ گورنر سے بچ کر نکل گئے اور حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمٰن اور حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے گھر میں 10 سال سے زائد عرصہ گزارا۔ آپ کے وصال کے وقت لوگوں نے عرض کی: ہم آپ کے جسدِ اقدس کو کہاں لے کر جائیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے غسل اور کفن دے کر چارپائی پر رکھنا پھر اسے اپنے کاندھوں پر اٹھالینا۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور آپ کا جنازہ جامع مسجد کے دروازے پر لا کر رکھ دیا۔ گورنر نے آکر آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور خوب کافور ملا۔ پھر خلیفہ کو لکھا: میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے جسدِ اقدس کو چارپائی پر پایا، انہیں غسل و کفن دیا جا چکا تھا تو میں نے انہیں خوب اچھی طرح کافور لگا دیا، اب آپ کے حکم کا منتظر ہوں۔ چنانچہ، آپ کے جنازہ میں شرکت کے لئے خلیفہ ایک ہزار کشتیوں کے ساتھ آیا۔ پھر کچھ دن بعد آپ کو دفنا دیا گیا۔

اپنا دینار چھوڑ دیا:

﴿9582﴾... حضرت سَیِّدُنا علی بن ہِشام قُرَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مکہ مکرمہ میں سِکّے تبدیل کرنے والے کے پاس ایک دینار کے عوض کچھ دراہم خریدنے کے لئے آئے، آپ کے پاس ایک دینار اور بھی تھا جو آپ کے ہاتھ سے گر گیا، آپ نے اپنا دینار اٹھانا چاہا تو دیکھا کہ اس کے برابر ایک اور دینار پڑا ہوا ہے۔ سکے والے نے کہا: اپنا دینار اٹھا لیجئے۔ آپ نے فرمایا: پتا نہیں میرا کون سا ہے۔ اُس نے کہا: جس میں کچھ کھوٹ ہے وہ لے لیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: شاید میرا دینار اچھا والا ہو۔ راوی کہتے ہیں: آپ وہ سکہ وہیں چھوڑ کر چلے گئے۔

ساری رات فکرِ آخرت:

﴿9583﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ مسجد میں تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: یوسف! مجھے وضو کے لئے لوٹا لا کر دو۔ میں نے حاضر کر دیا تو آپ نے اُسے دائیں ہاتھ میں پکڑا اور بایاں ہاتھ اپنے گال پر رکھ لیا۔ پھر مجھے نیند آگئی اور میں فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد جاگا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف دیکھا، برتن آپ کے ہاتھ میں اُسی طرح موجود تھا، میں نے عرض کی: ابو عبداللہ! فجر کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: جب تم نے مجھے لوٹا دیا اس وقت سے اب تک میں آخرت کے بارے میں غور و فکر کر رہا تھا۔

﴿9584﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: آنکھوں کا دیکھنا دنیا سے اور دل کا دیکھنا آخرت سے ہے۔ بے شک بندہ آنکھوں سے دیکھتا ہے تو اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتا اور اگر وہ دل سے دیکھتا ہے تو فائدہ حاصل کرتا ہے۔

﴿9585﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں کسی بھائی سے ملاقات کے بعد ایک مہینے تک اُس ملاقات کو بھول جاتا ہوں۔

پہلے نیت پھر اس کی پیروی:

﴿9586﴾... حضرت سیِّدُنا ابن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا احمد بن شُبُّوْیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا ابو صفوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: نیت کرنے سے بدن کبھی کمزور نہیں ہوتا۔ تو حضرت سیِّدُنا احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نیت کی انتہا تک پہنچنے سے بدن کمزور نہیں ہوتا لہٰذا پہلے نیت کرو پھر اس کی اتباع کرو۔

﴿9587﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: سب سے بُری خواہش یہ ہے کہ تم آخرت والے عمل سے دنیا طلب کرو۔

﴿9588﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب مُردہ چارپائی پر ہوتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے: لوگوں سے اپنی تعریف سنو۔

شکریہ ادا کرنے کا موقع:

﴿9589﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں کوفہ میں بنو احمر کے لئے دودھ دوہا کرتا تھا ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی میرے پاس آکر بیٹھ گئے، پہلے کچھ بات کی پھر فرمایا: یوسف! شکریہ اُسی کا ادا کرو جو شکر کے مقام و موقع سے واقف ہے۔ میں نے عرض کی: ابو عبد اللہ! شکر کا مقام و موقع کیا ہے؟ تو آپ نے مجھے بتایا: اگر میں تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کروں پھر اسے تم سے بھی زیادہ چھپاؤں اور تم سے بڑھ کر حیا کروں تو اِس موقع پر شکریہ ادا کرو، ورنہ نہیں۔

﴿9590﴾... ابو ہُدْبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھا کہ آپ نے اپنے کچھ بال کٹوائے تو حجام کو ایک روٹی دی۔

﴿9591﴾... حضرت سیِّدُنا شعیب بن حرب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: میرے بیٹے نے مجھے بے یارومددگار چھوڑ دیا اور کام کاج کرنا بھی چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے پوچھا: اب وہ کس کام میں لگ گیا ہے؟ اس نے عرض کی: حدیث میں۔ آپ نے فرمایا: اُس کی جدائی پر ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کر۔

﴿9592﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اجر صبر کے برابر ملتا ہے۔

اچھی اور بُری عاجزی:

﴿9593﴾... خالد بن یزید عمری نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا یہ قول بیان کیا: "غریبوں کی مجالس میں امیروں کا عاجزی کرنا کتنا اچھا ہے اور امیروں کی مجالس میں غریبوں کا عاجزی کرنا کتنا بُرا ہے۔" پھر کہا: اے قاریوں کے گروہ! دُنیا کو کھالو کیونکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا انتقال ہو چکا ہے۔

﴿9594﴾... حضرت سیِّدُنا عطا بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہم سے دورانِ گفتگو فرمانے لگے: دن اپنا کام کر رہا ہے۔ کسی نے ان سے پوچھا: کیا اس گفتگو میں اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں لذت ہے۔

کب مسئلہ نہ پوچھا جائے؟

﴿9595﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی کچھ خرید رہے تھے کہ کسی نے ان سے مسئلہ پوچھا تو آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: ابھی مجھے چھوڑ دو کیونکہ اس وقت میرا دل درہم کے ساتھ مشغول ہے۔

شہد لگی روٹی:

﴿9596﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی نے فرمایا: دنیا کی مثال شہد لگی روٹی کی طرح ہے، اگر اس پر کوئی مکھی بیٹھتی ہے تو وہ روٹی اُسے پروں سے محروم کردیتی ہے اور اگر وہ خشک روٹی پر بیٹھے تو محفوظ رہتی ہے۔

﴿9597﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی نے فرمایا کہ سیِّدُنا قیس رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو جھگڑ رہے تھے تو فرمانے لگے: یہ کیوں لڑتے ہیں؟ ان کے نزدیک دنیا بڑی شے ہوگئی۔

﴿9598﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی نے فرمایا: وہ شخص عالِم و سمجھ دار نہیں جو آفت وآزمائش کو نعمت اور آسودگی کو مصیبت نہ سمجھے۔

بڑی نعمت:

﴿9599﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وہ نعمت جو مجھ سے دنیا کو دور کردے اس نعمت سے بڑی ہے جو مجھے عطا کرے۔

راہب کی راہب کو نصیحت:

﴿9600﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک راہب دوسرے راہب کے پاس آیا اور اس سے کہا: عبادت کے لئے تمہارا جوش کیسا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: میں نہیں سمجھتا کہ جنت و جہنم کا ذکر سننے والے پر دن اور رات میں کوئی ایسی گھڑی گزرتی ہو جس میں وہ نماز نہ پڑھتا ہو۔ پھر اس نے پوچھا: تم موت کو کیسے یاد کرتے ہو؟ راہب نے جواب دیا: میں ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم رکھنے سے پہلے سمجھتا ہوں کہ

میں مرنے والا ہوں۔ اور اُس نے یہ بھی کہا: میں نماز پڑھتے ہوئے اس قدر روتا ہوں کہ میرے آنسوؤں سے گھاس اُگ جاتی ہے۔ پہلے راہب نے کہا: تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے اپنی خطا کا اعتراف ہو تو پھر تمہارا ہنسنا تمہارے رونے اور اپنے عمل پر اِترانے سے بہتر ہے کیونکہ اِترانے والے کی نماز اس کے سر سے اوپر نہیں جاتی۔ دوسرے نے کہا: مجھے نصیحت کیجئے۔ پہلا راہب کہنے لگا: دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اور دنیاداروں سے مت جھگڑو اور دنیا میں شہد کی مکھی کی طرح ہو جاؤ کہ اگر وہ کسی لکڑی پر بیٹھے تو اُسے توڑتی نہیں، کھائے تو ستھرا کھائے اور نکالے تو پاکیزہ نکالے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایسے مخلص ہو جاؤ جیسے کتا گھر والوں کے لئے ہوتا ہے کہ اسے ماریں یا بھگائیں مگر وہ ان کی حفاظت میں ہی لگا رہتا ہے۔

﴿9601﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُالرحمٰن بن عبدالملک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے حضرت ابو خالد احمر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو یہ واقعہ بتایا کہ میں (بصرہ کے مضافات میں واقع قصبہ) عَبّادان میں تھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے مجھے بُلوایا، میں آپ کی خدمت میں بصرہ حاضر ہوا، اُس وقت آپ کو دست کا مرض تھا، مجھ سے فرمایا: کیا اس مرض کا تمہارے پاس کوئی حل ہے؟ میں نے عرض کی: آپ تیمم کرلیجئے۔ یہ سن کر آپ نے اپنا کپڑا میرے منہ پر پھینکا۔ جب میں باہر نکلا تو سوچا کہ "حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی مجھ سے کیوں مسئلہ پوچھنے لگے؟" یہ سوچ کر میں کوئی دوا بتانے کے لئے واپس پلٹا مگر اُس وقت تک آپ وصال فرما چکے تھے اور منہ پر مکئی کے ستو لگے ہوئے تھے۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا ابو خالد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے تین مرتبہ کہا: واہ! کتنا پیارا وہ منہ تھا۔

جہاں جتنا رہنا ہے اس کے لئے اتنا عمل کرو:

﴿9602﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُالرحمٰن بن عبداللہ بصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: دنیا کے لئے اتنا عمل کرو جتنا اس میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنا کرو جتنا اس میں رہنا ہے۔

ثواب بڑھانے والا بے مثل کلام:

﴿9603﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: ثواب میں اضافہ کرنے والے کلاموں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه جیسا کوئی کلام نہیں اور شیطان کی کمر

توڑنے کے لئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے سے زیادہ بڑی کوئی چیز نہیں۔

﴿9604﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہم نے دین و دنیا میں ہم خیال دوست سے زیادہ نفع بخش کوئی شے نہیں پائی۔

تدبیر پر راضی رہو:

﴿9605﴾... حضرت سیِّدُنا محمود دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے خود کو پیش آنے والی مصیبت کی شکایت کی تو آپ نے اس سے فرمایا: یہ مصیبت بتانے کے لئے تمہیں مجھ سے زیادہ حقیر کوئی نہ ملا؟ اس نے عرض کی: وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایسے کہ تجھے شکایت کے لئے میرے سوا کوئی اور نہیں ملا۔ اس نے عرض کی: میری نیت یہ تھی کہ آپ میرے لئے دعا فرما دیں گے۔ آپ نے اس سے فرمایا: تم تدبیر کرنے والے ہو یا تمہارے لئے تدبیر کی جاتی ہے؟ اس نے کہا: وہ ہوں جس کے لئے تدبیر کی جاتی ہے۔ فرمایا: تو پھر تمہارے لئے جو تدبیر کی جاتی ہے اس پر راضی رہو۔

اتنا طویل سجدہ!!!

﴿9606﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بیتُ اللہ کے سامنے سجدے میں دیکھا، سجدہ اتنا طویل تھا کہ میں نے اُن کے سر اٹھانے سے پہلے طواف کے سات پھیرے لگا لئے۔

﴿9607﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ وہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نمازِ مغرب کے بعد حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو مسجدُ الحرام میں دیکھا، آپ نے نماز پڑھی پھر اتنا طویل سجدہ کیا کہ عشاء کی اذان شروع ہو گئی مگر آپ نے سر نہ اٹھایا۔

﴿9608﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ حدیث شریف کے معاملے میں برابر برابر چھوٹ جاؤں (ثواب ملے نہ پکڑ ہو)۔

ذکر اور شکر ایک ساتھ:

﴿9609﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی حمد ذکر بھی ہے اور شکر

بھی، اس کے علاوہ کسی چیز میں ایک ساتھ ذکر اور شکر نہیں ہے۔

﴿9610﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: علم تو صرف احادیث کا جاننا ہے۔

دنیا سے بچانے والی صحبت:

﴿9611﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن غیاث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور ان کی مجلس کے سبب دنیا سے دوری پر صبر ملتا تھا۔

﴿9612﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تم کسی قاری سے کوئی حاجت طلب کرنا چاہو تو پھر اسے دنیادار کے درجے پر رکھو۔

﴿9613﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: جب میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ملتا تھا تو میں کسی شخص سے گھبراتا نہیں تھا۔

تفسیر و مناسکِ حج کے عالم:

﴿9614﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: مجھ سے تفسیر اور حج کے افعال وارکان کے بارے میں سوال کیا کرو کیونکہ میں ان دونوں کا عالم ہوں۔

﴿9615﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں بیمار ہو کر مرنا چاہتا تھا مگر آج چاہتا ہوں کہ کاش! اچانک مر جاتا۔

﴿9616﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیم اَحْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی جب موت کو یاد کرتے تو کئی دن تک آپ سے نفع حاصل نہیں ہو پاتا تھا، ایسے دنوں میں اگر آپ سے کچھ پوچھا جاتا تو فرماتے: لَا اَدْرِیْ لَا اَدْرِیْ یعنی میں نہیں جانتا، میں نہیں جانتا۔

﴿9616﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لوگوں کے علانیہ گناہوں کا اعتبار کرو اور ان کے پوشیدہ معاملات کی ٹوہ میں مت پڑو۔

بلبل کی ولی سے محبت:

﴿9617﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نعمان عارم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا ابو منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہِ الْغَفُوْر کی عیادت کے لئے حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اس گھر میں رات بسر کی تھی، یہاں میرے بیٹے کا ایک بلبل بھی تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: اس پرندے کو قید کیوں کر رکھا ہے، اسے آزاد کر دینا مناسب ہے۔ میں نے کہا: یہ میرے بیٹے کا ہے وہ اِسے آپ کو ہبہ کر دے گا۔ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں اسے ایک دینار دوں گا۔ چنانچہ آپ نے اس بلبل کو آزاد کر دیا۔ پھر اس بلبل کا یہ معمول ہو گیا کہ دانا چگ کر شام کو گھر آجایا کرتا اور گھر کے ایک کونے میں رہتا۔ جب حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا انتقال ہوا تو وہ آپ کے جنازے کے ساتھ گیا اور آپ کی قبر مبارک پر تڑپنے لگا، پھر کچھ راتوں تک اس نے آپ کی قبر پر آنا جانا رکھا، وہ کبھی قبر کے پاس رات گزارتا اور کبھی گھر لوٹ آتا۔ پھر ایک دن لوگوں نے اُس بلبل کو آپ کی قبر شریف کے پاس مردہ پایا تو اُسے بھی آپ کے ساتھ قبر میں یا آپ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

حضرت سَیِّدُنا ابو منصور سُلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے بقول اِس بات کے راوی حضرت عارم کا نام بشر بن منصور سَلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے گھر سے نکل کر حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بصرہ میں انہی کے گھر میں پناہ لے رکھی تھی اور یہیں وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو (اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین)۔

﴿9618﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: آدمی کو جس درہم کے خرچ پر بہت زیادہ اجر ملتا ہے وہ درہم وہ ہے جو وہ حمام والے کو حمام خالی کرانے کے لئے دیتا ہے۔

تحفے کے بدلے تحفہ:

﴿9619﴾... حضرت سَیِّدُنا قَبِیصہ بن عُقْبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو کوئی شے تحفہ دی تو آپ نے اُسے قبول کیا اور اپنے پاس رکھا ہوا چاولوں کا ایک بڑا پیالہ مجھے عطا فرما دیا۔

﴿9620﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو صفوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ عبدُ المجید کے بیٹے معاویہ اور عبد الوہاب ہمارے پاس آئے، یہ دونوں حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے اور اُنہیں تحائف دیا کرتے تھے۔ پھر ایک دن میں نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو گندم فروشوں کے درمیان دیکھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے اِن چچازاد بھائیوں نے میرے ساتھ حسن سلوک کیا

اور بڑی مہربانی کے ساتھ پیش آئے تھے، میں اپنی پونجی والے سے دو دینار لے کر آیا ہوں، چاہتا ہوں کہ ان سے گیہوں خرید کر ان دونوں کو ہدیہ پیش کروں۔ چنانچہ، آپ نے ان کے لئے گیہوں خریدی اور انہیں تحفہ میں بھیج دی۔

﴿9621﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو کسی کے برتن سے کھاتا ہے وہ اس کے لئے ضرور جھکتا ہے۔

چپل کی حفاظت پر انعام:

﴿9622﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی عصر کی اذان دینے کے لئے مینارے پر چڑھنے لگے تو اپنی چپل نیچے ہی چھوڑ گئے۔ جب اوپر پہنچ گئے تو دیکھا کہ ان کے چچازاد بھائی نے (بغرضِ حفاظت) اُن کی چپل اٹھا رکھی ہے، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اسے 10 درہم بھجوا دیئے۔

نماز کا ذوق و شوق:

﴿9623﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عیسیٰ حواری بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کھڑے ہو کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ نیند سے آپ کی آنکھیں بند ہونے لگتیں تو بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے حتّٰی کہ تھک کر لیٹ جاتے اور پھر لیٹے لیٹے نماز پڑھتے۔

﴿9624﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نماز پڑھتے پھر نوجوانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے: اگر تم آج نماز نہیں پڑھو گے تو کب پڑھو گے؟

﴿9625﴾... سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی غنودگی ختم کرنے کے لئے رات کو باہر نکل کر چکر لگاتے اور اپنی آنکھوں میں پانی کے چھپکے مارتے تھے۔

شب بیداریاں:

﴿9626﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی زندگی میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے زیادہ رِقَّت والا کوئی شخص نہیں ملا۔ میں کئی کئی راتیں آپ کو چھپ کر دیکھتا، آپ صرف رات کے ابتدائی حصے میں سوتے تھے پھر خوف سے تھر تھرانے لگتے اور ڈرتے ہوئے

پکارتے: ”ہائے جہنم! آگ کے خوف نے مجھے نیند اور خواہشات سے دور کر دیا۔“ ایسا لگتا گویا وہ گھر میں کسی شخص سے بات کر رہے ہوں۔ پھر اپنی ایک جانب رکھا پانی اٹھا کر وضو کرتے اور وضو کے بعد یوں مناجات کرتے:

”اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَالِمٌ بِحَاجَتِیْ غَیْرُ مُعَلَّمٍ بِمَا اَطْلُبُ وَمَا اَطْلُبُ اِلَّا فَکَاکَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْجَزَعَ قَدْ اَرَّقَنِیْ مِنَ الْخَوْفِ فَلَمْ یُؤَمِّنِّیْ وَکُلُّ ھٰذَا مِنْ نِعْمَتِکَ السَّابِغَۃِ عَلَیَّ وَکَذٰلِکَ فَعَلْتَ بِاَوْلِیَائِکَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ اِلٰھِیْ قَدْ عَلِمْتُ اَنْ لَوْ کَانَ لِیْ عُذْرٌ فِی التَّخَلِّیْ مَا اَقَمْتُ مَعَ النَّاسِ طَرْفَۃَ عَیْنٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو میری حاجت کو جانتا ہے، تجھے اپنی طلب بتانی نہیں پڑتی اور میں تجھ سے فقط جہنم سے آزادی کا طالب ہوں۔ اے میرے پروردگار! خوف سے پیدا ہونے والی گھبراہٹ نے دبلا کر دیا ہے تو یہ مجھے چین نہیں لینے دیتی اور یہ سب مجھ پر تیری کامل نعمتوں میں سے ہے اور تو اپنے دوستوں اور فرمانبرداروں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ فرماتا ہے۔ اے میرے معبود! تجھے تو خبر ہے کہ اگر مجھے خلوت نشینی کے لئے کوئی عذر مل جائے تو میں پلک جھپکنے کی دیر بھی لوگوں کے ساتھ نہ رہوں۔“

پھر آپ نماز پڑھنا شروع کر دیتے مگر رونے کی زیادتی آپ کی قراءت میں اس قدر رکاوٹ بنتی کہ کثرتِ گریہ کے سبب میں آپ کی تلاوت سُن نہیں پاتا تھا۔ حضرت ابن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے یہ بھی فرمایا کہ ”میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے حیا اور اُن کی ہیبت کے سبب انہیں ٹکٹکی باندھ کر دیکھ نہیں پاتا تھا۔“

﴿9627﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم حُنَیْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مجلس میں حاضر تھے، آپ ہر ایک سے اس کے رات کے معمولات پوچھ رہے تھے اور لوگ بتاتے جا رہے تھے یہاں تک کہ جب سب لوگوں سے پوچھ لیا تو اب حاضرین نے عرض کی: ابو عبد اللہ! آپ نے ہم سے پوچھا ہم نے بتا دیا، اب آپ بتائیے کہ آپ رات میں کیا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: رات کے ابتدائی حصہ میں مجھے کچھ نیند آتی ہے تو میں سو جاتا ہوں پھر جب میں جاگ جاتا ہوں تو بخدا! میں دوبارہ نہیں سوتا۔

نماز میں مناجات کی نیت:

﴿9628﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے سوال کیا: نمازی اپنی نماز سے کیا نیت کرے؟ ارشاد فرمایا: وہ یہ نیت کرے کہ ”اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مناجات کر رہا ہے۔“

﴿9629﴾... حضرت سیِّدُنا ابوزُبید عبثر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک رات یہ آیت تلاوت کی:

اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے۔

(پ۲۷، الطور:۲۶)

تلاوت کرتے ہی گھر سے بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ لوگ آپ تک پہنچ گئے، اُس وقت آپ نوجوان تھے، پھر آپ کے قبیلے والوں نے آپ کو گھیر لیا اور آپ سے عبادت میں کمی کی گزارش کرنے لگے۔

﴿9630﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم جرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کسی کی نماز اتنی ہی لکھی جاتی ہے جتنی وہ سمجھ کر ادا کرتا ہے۔

نیکیوں کی ترغیب و تحریص:

﴿9631﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا ابو حماد مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرت سیِّدُنا علی بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کو نصیحت فرما رہے تھے: اے میرے بھائی! دیکھو، طلوعِ فجر سے طلوعِ شمس تک گزرے ہوئے دن کے بارے میں غور و فکر کرنا تمہارا معمول ہونا چاہئے، اُس میں جو کام اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی فرمانبرداری والا ہو اُس پر قائم رہو اور جو نافرمانی والا ہو اُس سے بچو اور دوبارہ اس کام میں ہاتھ نہ ڈالو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا دن پورا ہو گا یا نہیں۔ بے شک توبہ عام ہے مگر تمہارا گناہ ترک کر دینا توبہ کرنے سے زیادہ آسان ہے اور سچی توبہ ایسی ندامت کو کہتے ہیں جس کے بعد گناہ نہ ہو۔ تم جہاں بھی ہو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈرتے رہو، اگر تنہائی میں گناہ ہو جائے تو تنہائی میں توبہ کرو اور اگر علانیہ گناہ صادر ہو تو توبہ بھی علانیہ کرو نیز ایک گناہ پر دوسرے گناہ کو چڑھنے مت دو۔

جس قدر ہو سکے کثرت سے رویا کرو جبکہ ہنسنے میں نجات کی کوئی راہ نہیں ہے کیونکہ تمہیں بے کار پیدا نہیں کیا گیا۔ اپنے ذی رحم رشتہ داروں، قرابت والوں، پڑوسیوں اور مسلمان بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرو، مسکین، یتیم اور کمزور پر رحم کرو اور اگر صدقہ دینا چاہو یا کوئی بھلائی یا نیک کام کرنا چاہو تو اِس سے پہلے کہ شیطان تمہارے اور اُس کام کے بیچ میں رُکاوٹ بنے وہ کام اسی وقت کر ڈالو۔ عمل کرو نیت کے ساتھ، کھاؤ تو نیت کے

ساتھ اور پیو تو نیت کے ساتھ اور اکیلے کھاؤ نہ ہی اکیلے سوؤ کہ شیطان اکیلے شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے زیادہ دور رہتا ہے اور اندھیرے میں نہ کھاؤ کیونکہ شیطان اندھیرے میں کھاتا ہے۔ لالچ سے بچو کیونکہ یہ تمہارے دین میں بگاڑ پیدا کرتا ہے اور کسی کو کچھ دینے کا وعدہ ہرگز نہ کرو کیونکہ پورا نہ کرنے کی صورت میں تم محبت کو نفرت میں بدل دوگے۔ کینہ پروری سے بچو کیونکہ اس بندے کی توبہ قبول نہیں ہوتی جس کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کا کینہ ہو۔ بغض سے بچو کیونکہ یہ قطع تعلقی کو جنم دیتا ہے۔

تم پر ہر مسلمان کو سلام کرنا لازم ہے یہ تمہارے دل سے بغض و کینہ نکال دے گا، مصافحہ لازم کرلو تم لوگوں میں محبوب ہو جاؤ گے۔ ہمیشہ باوضو رہو نگہبان فرشتے تم سے محبت رکھیں گے اور اِسی حال میں مر گئے تو شہید مرو گے۔ یتیم کو اپنے قریب کرو اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرو تمہاری عمر میں برکت ہوگی اور تم جنت میں اپنے نبی حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیق ہوگے۔ چھوٹوں پر رحم کرو اور بڑوں کی عزت کرو صالحین میں شامل ہو جاؤ گے۔ متقی و صالح لوگوں کو اپنا کھانا کھلاؤ اگرچہ وہ مالدار ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور لوگوں کے دلوں میں تمہاری محبت ڈال دے گا۔ اگر نیا لباس پہنو تو پُرانا کسی لباس کے محتاج کو پیش کر دو اِس سے تمہارا نام بخیلوں کی فہرست سے مٹا دیا جائے گا، تمہاری نیکیوں میں اضافہ کیا جائے گا اور گناہوں میں کمی کردی جائے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی خاطر محبت کرو اور اُسی کے لئے نفرت رکھو ورنہ تمہاری پہچان منافقوں والی ہوگی۔

آج نیت حاضر ہے:

﴿9631﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا مکی بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس گیا تو آپ کے سامنے روٹی اور مٹھی بھر کشمش رکھی تھی، مجھ سے فرمایا: مکی! کھانے کے لئے قریب آجاؤ۔ میں نے عرض کی: ابو عبد اللہ! میں آپ کے کھانے کے دوران پہلے بھی کئی بار حاضر ہوا ہوں مگر پہلے آپ نے کبھی مجھے کھانے کا نہیں کہا۔ ارشاد فرمایا: **آج میری نیت حاضر ہے۔**

﴿9632﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے گھر گیا تو آپ بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض کر رہے تھے: اے ذاتِ لَمْ یَزَل! تیری پردہ پوشی اچھی ہے۔ اے ہمیشہ رہنے والی ذات! میں تجھ سے بہترین پردہ پوشی کا سوال کرتا ہوں۔

﴿9633﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں نے کبھی اپنے نفس کے علاج سے زیادہ دشوار علاج کسی شے کا نہیں کیا۔

حق مہر کی ادائیگی کی فکر:

﴿9634﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن اسحاق کِنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان فرماتے ہیں کہ میں (بصرہ کے مضافاتی علاقے) عَبّادان میں تھا اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بصرہ میں روپوش تھے۔ آپ نے مجھے بُلوایا تو میں آپ کی خدمت میں بصرہ حاضر ہو گیا جبکہ آپ مرض الموت میں تھے، آپ نے اپنے سرہانے کے نیچے ہاتھ ڈالا اور دراہم کی ایک تھیلی نکال کر مجھے دی، اُس وقت ایک عورت پردے کے پیچھے گفتگو کر رہی تھی۔ آپ نے اس کے متعلق فرمایا: میں نے اس عورت سے نکاح کیا تھا، اِس کے حق مہر میں سے ابھی 30 درہم کی ادائیگی باقی ہے، اگر یہ اپنا حق چھوڑ دے تو تھیلی میں موجود دراہم سے مجھے کفن دے دینا اور اگر یہ لے لے تو مجھے میرے کپڑوں میں ہی کفن دے دینا۔ پھر جب آپ کا وصال ہوا تو میں اُنہیں غسل دینے کے لئے غسل کی جگہ لے گیا، جب میں نے آپ کا ازار کھولا تو مجھے کاغذ کا ایک ٹکڑا ملا جس میں حدیث شریف کے مختلف حصے درج تھے۔

سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کی تشریف آوری:

﴿9635﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن حَکَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا وصال ہوا تو ایک بزرگ جن کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے تدفین کے وقت آئے اور آپ کی قبر پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے: ”اے سفیان! تم ان سے بے خوف ہو گئے جن کا تمہیں خوف تھا اور اپنے معبود برحق کی جانب پہنچ گئے اور خدا کی قسم! ہمیں یہ پسند نہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سوا کوئی اور ہمارا حساب لے۔“ پھر وہ بزرگ دکھائی نہیں دیئے تو لوگ انہیں حضرت سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام سمجھنے لگے۔

تین دن مٹی پر گزر اوقات:

﴿9636﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن حُباب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا مکۂ مکرمہ میں خرچ ختم ہو گیا، آپ کی قوم کے ایک شخص نے آپ کے پاس آکر کہا: میرے

پاس آپ کے 10 درہم ہیں۔ پوچھا: کہاں سے؟ اس نے کہا: فلانی عورت کا سوت کاتنے کی اجرت۔ تو فرمایا: یہ مجھے دے دو کیونکہ میں تین دن سے مٹی پھانک رہا ہوں۔

﴿9637﴾... سیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ جب میں تمہیں حدیث سنانے بیٹھوں تو ویسا ہی کھڑا ہو جاؤں جیسا بیٹھا تھا کہ میری پکڑ ہو نہ مجھے نفع ملے۔

﴿9638﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے یہ بھی فرمایا: میری خواہش ہے کہ حدیث شریف کے معاملے میں برابر برابر چھوٹ جاؤں کہ ثواب ملے نہ پکڑ ہو۔

حدیث شریف سے محبت:

﴿9639﴾... سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ اگر حدیث شریف کا معاملہ نہ ہوتا تو میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے زیادہ افضل کسی کو نہ سمجھتا۔ آپ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے بیچ میں کچھ نہ کچھ نماز پڑھتے رہتے پس جب وہ حدیث کے بارے میں لوگوں کی گفتگو سنتے تو نماز چھوڑ کر وہاں آجاتے تھے۔

﴿9640﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی: آپ جب حدیث شریف شروع کرتے ہیں تو چاق وچوبند اور اجنبی لگتے ہیں اور حدیث کے علاوہ ایسے ہوتے ہیں گویا جسم میں جان نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ کلام ایک فتنہ ہے؟

﴿9641﴾... حضرت سیِّدُنا فضل بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے منبر پر احادیث شریفہ بیان کرنے والے امام کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: یہ اچھا طریقہ ہے۔

﴿9642﴾... حضرت سیِّدُنا مہران رازی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو دیکھا کہ جب آپ اپنے کپڑے اتارتے تو انہیں لپیٹ دیتے اور فرماتے: منقول ہے کہ اگر کپڑوں کو لپیٹ دیا جائے تو اُن میں جان واپس لوٹ آتی ہے۔

عاجزی وانکساری:

﴿9643﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو مکہ مکرمہ میں دیکھا، اُس وقت آپ کے پاس بہت سارے محدثین جمع تھے تو ارشاد فرمانے لگے: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا

اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمت کو ضائع نہ کر دے کیونکہ انہیں مجھ جیسے کا محتاج کر دیا گیا۔

﴿9644﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جب میں حدیث شریف بیان کرنے کے لئے بیٹھتا ہوں تو خود کو بھول جاتا ہوں۔

﴿9645﴾... حضرت سَیِّدُنا احمد بن عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ملاقات ہوئی، دونوں ایک دوسرے سے گفتگو کرنے اور رونے لگے۔ دورانِ گفتگو حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا: مجھے امید ہے کہ ہماری یہ مجلس ہماری گزشتہ مجلسوں سے زیادہ بابرکت ثابت ہو گی۔ حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: آپ کو یہ امید ہے مگر مجھے خوف ہے کہ کہیں ہماری یہ مجلس بہت بُری نہ ہو۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم کس طرح اپنی گفتگو بنا سنوار کر ایک دوسرے کے لئے عاجزی کر رہے تھے۔ یہ سن کر حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی رونے لگے حتّٰی کہ آپ کی سسکیاں بلند ہو گئیں پھر کہا: آپ نے مجھے غفلت سے بیدار کر دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بھی غفلت سے بیدار رکھے۔

کتابوں کی تدفین:

﴿9646﴾... حضرت سَیِّدُنا اصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے وصیت فرمائی کہ ان کی کتابوں کو دفن کر دیا جائے کیونکہ وہ اُن روایات پر نادم تھے جو انہوں نے ضعیف راویوں سے لی تھیں اور ارشاد فرمایا: مجھے اس کام پر حدیث کی شدید خواہش نے اُبھارا تھا۔

﴿9647﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنی کتابوں کو دفن کیا تو میں بھی اس کام پر ان کی مدد کر رہا تھا پس آپ نے اتنی اتنی کتابوں سے بھرا ہوا تھیلا جو میرے سینے تک بلند تھا دفن کیا، اس وقت میں نے عرض کی: دفینے میں خمس کا حکم ہے۔ تو مجھ سے ارشاد فرمایا: جو چاہے لے لو۔ تو میں نے اس میں سے بعض وہ کتابیں چھانٹ لیں جن میں سے آپ مجھے حدیث بیان کیا کرتے تھے۔

بسترِ مرگ پر حدیث سے لگاؤ:

﴿9648﴾... مسجدِ بصرہ کے امام حضرت سَیِّدُنا فَرقَد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان

ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مرضِ وصال میں لوگ ان کے پاس آئے، ایک شخص نے آپ کو ایک حدیث سنائی جو آپ کو بہت پسند آئی، آپ نے اپنا ہاتھ اپنے بستر کے نیچے مارا اور اپنی تختیاں نکال لیں اور اس حدیث شریف کو لکھ لیا۔ لوگوں نے عرض کی: آپ اس حالت میں ایسا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ اچھا عمل ہے اگر میں زندہ رہا تو میں اچھا سننے والا ہوں اور اگر مر گیا تو میں اچھا لکھنے والا ہوں۔

آتے ہی حدیث سنانے کا مطالبہ:

﴿9649﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ المؤمن بن عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: مرحبا۔ آپ نے فرمایا: ابو العُشَراء دارمی کی اپنے والد سے روایت کردہ حدیث بیان کیجئے۔

﴿9650﴾... حضرت سیِّدُنا ہُشَیم بن بِشْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمارے پاس حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے وصال کی خبر آئی تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے میری جانب متوجہ ہو کر یہ فرمانا شروع کر دیا: ''کیا تم شیبانی کے فلاں مسئلہ سے واقف ہو؟ کیا تم شیبانی کے فلاں مسئلہ سے آگاہ ہو؟ اگر اس مسئلے کے بارے میں کچھ روایات بھی ہوں تو میں اُن کو نہیں لکھوں گا۔'' پھر جب اُن کی موت کی خبر جھوٹی نکلی تو میں حضرت سیِّدُنا شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس چلا گیا۔ میں اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ نے مجھ سے اپنا منہ پھیر لیا اور مجھ سے کلام نہ کیا۔

﴿9651﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: علم کی جستجو کرنے والا علم سے زیادہ روٹی اور گوشت کا حاجت مند ہے۔

جہاد یا تلاوتِ قرآن:

﴿9652﴾... عبدُ الحمید حِمّانی کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا گیا: جہاد میں شرکت کرنا زیادہ پسندیدہ ہے یا کسی کا قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا؟ آپ نے فرمایا: کسی کا تلاوتِ قرآنِ مجید کرنا۔

﴿9653﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر آسمان مینہ نہ برسائے اور زمین کچھ نہ

اُگائے پھر بھی میں اپنے رزق کے لئے کسی چیز کا اہتمام (ذاتی طور پر) کروں تو میں خود کو کافر سمجھوں۔

فضول سوال فضول گوئی ہے:

﴿9654﴾... ابراہیم بن سلیمان زیات عبدی نے مکۂ مکرمہ میں یہ بیان کیا کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ بیٹھا تھا تو ایک شخص آپ کا لباس دیکھنے لگا پھر بولا: ابو عبد اللہ! یہ کیسا کپڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: سلف صالحین فضول گوئی کو ناپسند جانتے تھے۔

نصیحت کا حیرت انگیز اثر:

﴿9655﴾... ابراہیم بن سلیمان بن زیات کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر تھے، ایک عورت آئی اور اپنے بیٹے کی شکایت کر کے کہنے لگی: کیا میں اپنے بیٹے کو آپ کے پاس لے آؤں تاکہ آپ اسے نصیحت کریں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! لے آؤ۔ وہ اسے لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے اسے حسبِ توفیق نصیحت فرمائی۔ پھر وہ نوجوان چلا گیا، کچھ عرصے بعد وہ واپس آئی اور عرض گزار ہوئی: ابو عبد اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس نے کچھ باتیں بھی بتائیں جو وہ اپنے بیٹے کے لئے چاہتی تھی۔ کچھ عرصے بعد پھر آئی اور کہنے لگی: ابو عبد اللہ! میرا بیٹا رات کو سوتا نہیں اور دن میں روزے رکھتا ہے نیز کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! یہ بتاؤ اس کا سبب کیا ہے؟ کہنے لگی: وہ علم حدیث حاصل کرتا۔ آپ نے فرمایا: سمجھ لے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس چلا گیا۔

﴿9656﴾... سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کسی سے ایک دن میں ایک سے زیادہ حاجتوں کا سوال نہ کرنا۔

﴿9657﴾... حضرت سیِّدُنا عصام بن یزید جبر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حج کیا، خلیفہ مہدی بھی حج میں شریک تھا اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی روپوشی والی زندگی گزار رہے تھے۔ چنانچہ، ہم ایک گدھے پر سوار مِنٰی سے نکلے، میں گدھے کو ہانک رہا تھا، جب خلیفہ مہدی اپنے گھوڑوں کے ساتھ سامنے نظر آیا تو میں نے اپنے پیچھے سوار حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مزاح کرتے ہوئے کہا: آواز لگا کر کہوں کہ "سفیان ثوری یہ رہے؟" آپ نے فرمایا: ارے او سست! خاموش ہو جا کہیں کوئی سن نہ لے۔

خالی قالین پر شیطان بیٹھتا ہے:

﴿9658﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عِصام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میرے والد کے غلام بہرام نے مجھے بتایا: ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کی کسی جگہ دعوت کی، آپ وہاں تشریف لے گئے، میں اور تمہارے والد بھی ان کے ہمراہ تھے، ہم ایک ایسے گھر میں پہنچے جو فرنیچر، قالین اور پردوں سے سجایا گیا تھا۔ میں تو دروازے کے پاس بیٹھ گیا جبکہ تمہارے والد کسی کام سے باہر نکل گئے اور حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی گھر کے اندر ہی تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے شخص! کیا تم جانتے ہو کہ اس قالین پر کون بیٹھتا ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو ارشاد فرمایا: جب اس پر کوئی انسان نہیں بیٹھتا تو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔

﴿9659﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: جب تم کوئی چیز خریدو اور اُس میں سے پڑوسی کو کچھ دینے کا ارادہ نہ ہو تو اسے چھپا کر لے جاؤ۔

﴿9660﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: جس نے بھوک کے باوجود سوال نہ کیا حتّٰی کہ مر گیا وہ جہنم میں داخل ہوا۔

﴿9661﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: میں نے شہروں کو وحشت ناک پایا تو میرا دل اُچاٹ ہو گیا اور میں ان کی وحشت میں اضافہ ہی دیکھ رہا ہوں۔

تعلق جوڑ کر خلوت نشیں:

﴿9662﴾... قاضی حضرت سیِّدُنا ہشام بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ تعلُّق ختم کر کے جوڑتے نہیں ہیں اور کچھ لوگ تعلق توڑنے کے بعد جوڑ لیتے ہیں جبکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی تعلق جوڑ کر خلوت نشیں ہو جایا کرتے تھے۔

طویل گفتگو سے اجتناب:

﴿9663﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کے پاس آکر یوں کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

وَبَرَکَاتُہٗ! ابو عبد اللہ! آپ کیسے ہیں؟ اور آپ کا کیا حال ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور آپ کو عافیت عطا فرمائے، ہم طویل گفتگو کرنے والے لوگ نہیں ہیں۔

﴾9664﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: سب سے افضل ذکر نماز میں قرآنِ مجید کی تلاوت ہے پھر نماز کے علاوہ تلاوتِ قرآن کریم ہے پھر روزہ رکھنا اور اس کے بعد ذکرِ الٰہی افضل ہے۔

بیوقوف بننے والے کی نجات:

﴾9665﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں خود کو بے وقوف ظاہر کرنے والے کے سوا کوئی نجات نہیں پائے گا۔

﴾9666﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بیان فرمایا کہ جب حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس (حضرت سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی) خوش خبری لانے والا آیا تو آپ نے اس سے پوچھا: تم نے (حضرت) یوسف (عَلَیْہِ السَّلَام) کو کس دین پر چھوڑا تھا؟ آنے والے نے عرض کی: اسلام پر۔ ارشاد فرمایا: اب نعمت تمام ہو گئی۔

ہمشیرہ کا ہدیہ:

﴾9667﴿... حضرت سیِّدُنا ابو شہاب حَنَّاط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کعبے کے پچھلے حصے میں لیٹے ہوئے تھے، میں نے پاس بیٹھ کر سلام کیا مگر آپ نے میری مرضی کا جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے کہا: آپ کی ہمشیرہ نے میرے ہاتھ آپ کے لئے کچھ بھیجا ہے۔ یہ سن کر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ میں نے عرض کی: ابو عبد اللہ! میں نے آپ کو سلام کیا تو جیسا میں چاہ رہا تھا آپ نے مجھے ویسا جواب نہ دیا مگر جب میں نے کہا کہ ہمشیرہ نے میرے ہاتھ کچھ بھیجا ہے تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کیا مجھ سے چھپائے ہی رکھو گے؟ تین دن ہو گئے میں نے کچھ نہیں کھایا لہٰذا جب تم نے کہا کہ "آپ کی بہن نے آپ کے لئے کچھ بھیجا ہے۔" تو میں سمجھ گیا کہ یہ چیز بھیجی ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنے ہاتھ سے "سُوت" کا اشارہ کیا۔

بعد والوں کے لئے مشقت:

﴾9668﴿... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

الْقَوِی نے اپنے بعد علما کو مشقت میں ڈال دیا، نہ ہم نے آپ جیسا کوئی دیکھا اور نہ ہی خود آپ نے اپنے جیسا کوئی دیکھا۔ آپ کے پاس دنیا(مال و دولت) آئی تو آپ نے اس سے منہ موڑ لیا۔

﴾9669﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جسے دنیا کی کشادگی دی جاتی ہے اُسے غفلت میں ڈالا جاتا ہے اور جسے دنیا سے محروم کیا جاتا ہے اُس کا امتحان لیا جاتا ہے۔

﴾9670﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اپنا پیسہ دیکھو کہ وہ کہاں سے آیا ہے؟ اور (صفِ اول میں ریا کا خوف ہو تو) نماز آخری صف میں ادا کیا کرو۔

انسان کی کمزوری:

﴾9671﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیْس مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ﴿۲۸﴾ (پ۵، النسآء:۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور آدمی کمزور بنایا گیا۔

کے بارے میں پوچھا گیا کہ انسان کی کمزوری کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: عورت کسی مرد کے سامنے سے گزرتی ہے تو وہ خود کو اُسے دیکھنے سے روک نہیں پاتا اور نہ ہی اس سے نفع لے پاتا ہے اس سے بڑھ کر کمزوری کیا ہوگی؟

﴾9672﴿... حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ذئب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اِس مضمون کا خط لکھا:

"سفیان ثوری کی جانب سے محمد بن عبد الرحمٰن کی طرف، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں لوگوں سے محفوظ رکھے گا اور اگر لوگوں سے ڈرو گے تو وہ تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہرگز نہ بچا سکیں گے لہٰذا تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا لازم ہے۔"

﴾9673﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: باہمی رحمدلی اور شفقت ختم ہوگئی، ہمارے زمانے کے علما حریص ہیں ان میں تقویٰ نہیں ہے۔

شیر کا اطاعت کرنا:

﴿9674﴾... سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ایک مرتبہ میں اور حضرت شَیْبان راعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حج کے ارادے سے پیدل روانہ ہوئے۔ ابھی تھوڑا ہی راستہ طے کیا تھا کہ اچانک ایک شیر ہمارے سامنے آگیا۔ میں نے حضرت شیبان راعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کہا: کیا آپ اِس درندے کو نہیں دیکھتے جو ہمارے سامنے آکھڑا ہوا ہے؟ تو انہوں نے مجھ سے کہا: ڈرو مت۔ پھر انہوں نے شیر کو آواز دے کر بلایا تو وہ کتے کی طرح دُم ہلاتا ہوا آگیا اور آپ نے اسے کان سے پکڑ لیا۔ میں نے کہا: کیا یہ شہرت نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: اے سفیان! آپ کو کون سی شہرت نظر آرہی ہے؟ اگر شہرت سے نفرت نہ ہوتی تو میں مکۂ مکرمہ تک اپنا سامان اس شیر کی پیٹھ پر ہی لاد کر لے جاتا۔

مظلوم کی فلاح کا دن:

﴿9675﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد الملک دقیقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حارث بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے فرمایا: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آکر ظلم کی شکایت کی تو آپ نے اُسے حدیث سنائی کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں ظلم کی شکایت کی تو حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن مظلوم فلاح پانے والے ہوں گے۔"[1] "حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنی مجلس میں دو کلمات کبھی نہیں چھوڑتے تھے: "یَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ عَفْوَكَ عَفْوَكَ اے میرے رب! سلامتی عطا فرما، معافی عطا فرما۔" راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا حارث بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر سے پوچھا: کیا آپ نے یہ کلمات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے سنے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔

﴿9676﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: دنیا سے دوری لوگوں سے دوری کا نام ہے اور لوگوں سے دوری کا آغاز تمہارا اپنے نفس (کی خواہشات) سے دور ہونا ہے۔

ربّ تعالٰی کی ناراضی کا خوف:

﴿9677﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بعض احباب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی یمن کے راستے میں ایک مقام سے گزرے جہاں معن بن زائدہ رہتا تھا،

---

[1]... جامع الصغیر، ص ۱۳۰، حدیث: ۲۱۱۸

معن بن زائدہ نے کہہ رکھا تھا کہ ”اگر حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی میرے پاس آئیں گے تو میں انہیں ایک لاکھ درہم دوں گا۔“ ہم نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی: آپ کو اُس کے پاس جاکر سلام کر آنا چاہیے۔ تو آپ نے فرمایا: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مقام یا ایک بول اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر سکتا ہے لہٰذا مجھے پسند نہیں ہے کہ ایسی جگہ کھڑا ہوؤں یا ایسا بول بولوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مجھ سے ناراض کر دے۔

دل بدلنے والا کھانا:

﴿9678﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: میرے بعد حکمرانوں کا کھانا دجال کے کھانے جیسا ہوگا کہ اگر کوئی شخص اسے کھائے گا تو اس کا دل بدل جائے گا۔[1]

﴿9679﴾... حضرت سَیِّدُنا یعلٰی بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اگر تمہارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہو جو تمہاری بات بادشاہ تک پہنچادے گا تو کیا تم کوئی غلط بات کرتے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بے شک تمہارے ساتھ کوئی ایسا ہے جو بات پہنچاتا ہے (یعنی فرشتے تمہاری باتیں بارگاہِ الٰہی تک پہنچاتے ہیں)۔

﴿9680﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھے خط لکھا: ”اپنے علم کو پھیلاؤ اور شہرت سے اجتناب کرو۔“

اپنے دین کی فکر کرو:

﴿9681﴾... حضرت سَیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: آخری زمانے میں عبادت گاہوں کو لازم پکڑ لینا بے شک تمہاری عبادت گاہیں تمہارے گھر ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: ایک بار حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بھنا ہوا گوشت کھاتے دیکھا گیا۔ اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں کھانے سے نہیں روکا، بس یہ دیکھ لیا

[1] ...موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الجوع، ۴/۱۱۹، حدیث: ۲۳۵

کرو کہ کہاں سے کھا رہے ہو؟ کہیں جاؤ تو دیکھ لو کہ کس کے پاس جا رہے ہو اور کچھ بولو تو غور کر لیا کرو کہ کیا اور کیسے بول رہے ہو اور میں تمہیں کھانے سے کیونکر منع کر سکتا ہوں جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا (پ۸، الاعراف:۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو۔

حکمرانوں سے دور رہو:

﴿9682﴾... حضرت سیِّدُنا ہلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک شخص کو (خلیفہ کا خطبہ سننے کی خاطر) منبر کے قریب دیکھ کر فرمایا: اے فلاں! تم نے منبر سے قریب بیٹھ کر میرے دل کو مشغول کر دیا، کیا تمہیں اس کا خوف نہیں کہ یہ کوئی عجیب بات کر دے تو تم پر اُس کا رد کرنا واجب ہو جائے؟ اس شخص نے کہا: کیا یہ منقول نہیں کہ خطیب سے قریب ہو کر غور سے سنو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ حکم تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر و امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر اور دیگر ہدایت یافتہ خلفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے متعلق ہے، رہے آج کے خلفا تو اِن سے دور ہی رہو، ان کے کلام سنو نہ ہی ان کی طرف دیکھو۔

﴿9683﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کو ناپسند فرماتا ہے تو اُسے حکمرانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے۔

﴿9684﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا فُضَیل اور حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا مسجدُ الحرام میں نمازِ مغرب کے بعد ملاقات کرتے اور نعمتوں کے بارے میں گفتگو کرتے یہاں تک کہ جُدا ہوتے وقت حضرت سیِّدُنا فُضَیل حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے فرماتے: کیا اُس رب تعالٰی نے ہم پر ایسا انعام نہیں فرمایا۔

دل کی بیماری کا علاج:

﴿9685﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر محمد بن یزید اسلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کچھ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے اور حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی پاس ہی کھڑے تھے، انہوں نے آپ کے سامنے یہ آیت پڑھی:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت

فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پ۱۱، یونس: ۵۸)

اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ان سے کہا: ابو علی! خدا کی قسم! ہم اُس وقت تک خوش ہی نہیں ہو سکتے جب تک قرآنِ مجید کی دوا لے کر دل کی بیماری کا علاج نہ کریں۔

لوگوں پر بوجھ نہ بنو:

﴾9686﴿... حضرت سیِّدُنا ابو حماد مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بھائی: پاکیزہ روزی اور اپنے ہاتھ کی کمائی تم پر لازم ہے، لوگوں کے میل کچیل کھانے یا پہننے سے بچو کیونکہ جو لوگوں کا میل کچیل کھاتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اوپری منزل کا مالک ہو اور نچلی منزل اُس کی نہ ہو تو ایسا شخص ہر وقت خوفزدہ رہتا ہے کہ کہیں نیچے والی منزل نہ گر جائے اور اوپر والا حصہ منہدم ہو جائے۔ لہٰذا لوگوں کا میل کھانے والا جھک کر بات کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے عاجزی کرتا ہے کہ کہیں وہ اُس سے اپنا مال نہ روک لیں۔

اے میرے بھائی! اگر تم نے لوگوں سے کچھ لیا تو گویا تم نے اپنی زبان کاٹ دی، اب قیامت میں پیش آنے والے معاملے کے باوجود تم کچھ لوگوں کو عزت دو گے اور کچھ کو ذلیل کرو گے۔ پس جو تجھے اپنے مال سے کچھ دیتا ہے وہی اس کا میل ہے اور اس کے میل کا مطلب اس کا اپنے عمل کو گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ اگر تم نے لوگوں سے کچھ لیا اور پھر انہوں نے تمہیں بُرائی کی طرف بلایا تو تم ان کی بات مان لو گے۔ لوگوں کا میل لینے والا اُس شخص کی طرح ہے جو کسی چیز میں اوروں کے ساتھ شریک ہو اور اُسے اُن کے ساتھ حصہ داری کرنی پڑے۔

اے میرے بھائی! بھوکا رہ کر تھوڑی عبادت کرنا لوگوں کے میل سے اپنا پیٹ بھر کر زیادہ عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اگر تم میں سے کوئی رسی لے پھر لکڑیاں جمع کر کے انہیں اپنی پیٹھ پر لادے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس کھڑا ہو کر اس سے سوال کرے یا اس سے امید لگائے۔[1]" اور ہمیں یہ روایت بھی پہنچی

1... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ، ۱/۴۹۶، حدیث: ۱۴۷۰

ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم میں سے جو کام کرے گا ہم اس کی تعریف کریں گے اور جو کام نہیں کرے گا ہم اسے بُرا کہیں گے۔ اور فرمایا: اے گروہ علما! اپنے سروں کو بلند رکھو اور دل میں موجود عاجزی سے زیادہ عاجزی ظاہر نہ کرو، نیکیوں میں سبقت کرو اور لوگوں پر بوجھ نہ بنو، پس راستہ واضح ہے اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: جو لوگوں کی کمائی پر زندگی گزارتا ہے وہ کسی اور کی زمین پر درخت لگانے والے کی مانند ہے۔

اے میرے بھائی! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو جو بھی لوگوں سے کوئی چیز لیتا ہے وہ لوگوں میں حقیر اور ذلیل ہو جاتا ہے حالانکہ اہلِ ایمان تو زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ ہیں، تم حرام کما کر اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری والے کاموں میں خرچ کرنے سے بچو کیونکہ اس کا ترک کرنا فرض ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لازم کیا ہے اور بے شک وہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے، کیا تم نے کسی کو دیکھا ہے جس کے کپڑوں پر پیشاب لگ جائے پھر وہ اسے پاک کرنے کے لئے پیشاب ہی سے دھوئے؟ تم کیا سمجھتے ہو کہ یہ اُسے پاک کر دے گا؟ ہرگز نہیں! کیونکہ گندگی کو پاک شے ہی صاف کرتی ہے یوں ہی بُرائی کو نیکی ہی مٹاتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے اور حرام کسی بھی عمل میں قبول نہیں کیا جاتا یا ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی نے گناہ کیا پھر اسے کسی گناہ سے مٹایا ہو؟

جھوٹے کی حدیث قبول نہیں:

﴿9687﴾... عبد اللہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: "جس نے جھوٹ بولا اس کی حدیث قابلِ قبول نہیں۔" اور میں نے حضرت وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "یہ حدیث ایسا سامانِ تجارت ہے جس میں سچا آدمی ہی آگے بڑھتا ہے۔"

﴿9688﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں حدیث کو سات مختلف طریقوں سے لکھتا ہوں جبکہ معنیٰ ایک ہی رہتا ہے۔

﴿9689﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس کی عمر حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری عمر شریف کو پہنچ جائے اسے اپنے لئے کفن تیار کر لینا چاہیے۔

﴿9690﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بلوغت کی کم از کم مدت 14 سال اور زیادہ

سے زیادہ 18 سال ہے[1] پھر اگر حدود کا معاملہ ہو تو زیادہ مدت کو لیا جائے گا۔

﴿9691﴾... حضرت سیِّدُنا ضَمُرہ بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے جب نبیذ کے بارے میں سوال کیا جاتا تو فرماتے: انجیر کھاؤ، انگور کھاؤ۔

مردہ زندوں سے بہتر:

﴿9692﴾... حضرت سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے یہ اشعار سنے:

غَلَبَ الْفَیْءُ عَلَی الْفَیْءِ فَمَا لِلْخَلْقِ مِنْ شَیْءٍ

فَاَصْبَحَ الْمَیِّتُ فِیْ قَبْرِہِ اَحْسَنَ حَالًا مِنَ الْحَیِّ

ترجمہ: حکمران مال پر غالب آ گئے اور مخلوق کے لئے کچھ نہیں بچا، اس لئے مردہ اپنی قبر میں زندہ سے زیادہ اچھی حالت میں ہے۔

﴿9693﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بندہ جب پکا فاسق ہو جاتا ہے تو اپنی آنکھوں پر قابو پالیتا ہے پھر جب چاہتا ہے تو ان سے رو لیتا ہے۔

﴿9694﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ بات آدمی کی سعادت مندی سے ہے کہ اس کا بیٹا اس سے مشابہت رکھتا ہو۔

---

[1]... احناف کے نزدیک: لڑکے کو جب انزال ہو گیا وہ بالغ ہے وہ کسی طرح ہو سوتے میں ہو جس کو احتلام کہتے ہیں یا بیداری کی حالت میں ہو اور انزال نہ ہو تو جب تک اس کی عمر پندرہ سال کی نہ ہو بالغ نہیں جب پورے پندرہ سال کا ہو گیا تو اب بالغ ہے علامات بلوغ پائے جائیں یا نہ پائے جائیں، لڑکے کے بلوغ کے لیے کم سے کم جو مدت ہے وہ بارہ سال کی ہے یعنی اگر اس مدت سے قبل وہ اپنے کو بالغ بتائے اس کا قول معتبر نہ ہوگا۔ لڑکی کا بلوغ احتلام سے ہوتا ہے یا حمل سے یا حیض سے ان تینوں میں سے جو بات بھی پائی جائے تو وہ بالغ قرار پائے گی اور ان میں سے کوئی بات نہ پائی جائے تو جب تک پندرہ سال کی عمر نہ ہو جائے بالغ نہیں اور کم سے کم اس کا بلوغ نو سال میں ہوگا اس سے کم عمر ہے اور اپنے کو بالغہ کہتی ہو تو معتبر نہیں۔ لڑکے کی عمر بارہ سال یا لڑکی کی نو سال کی ہو اور وہ اپنے کو بالغ بتاتے ہیں اگر ظاہر حال ان کی تکذیب نہ کرتا ہو کہ ان کے ہم عمر بالغ ہوں تو ان کی بات مان لی جائے گی۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۲۰۳)

علم حدیث میں مہارت:

﴿9695﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: بارہا ایسا ہوتا کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں ہوتے تو گویا آپ روزِ جزا کا حساب دینے کے لئے کھڑے ہیں، ہمیں ان سے کچھ پوچھنے کی ہمت نہ ہوتی، لہٰذا ہم حدیث شریف کا ذکر شروع کر دیتے پس جب حدیث شریف کا معاملہ آتا تو آپ کی وہ خشوع والی کیفیت جاتی رہتی پھر تو بس حدیث ہی بیان ہوتی رہتی۔

﴿9696﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس بیٹھتا تو وہ احادیث بیان کرتے، میں دل میں کہتا: ”میں نے ان کا تمام علم سن لیا اب کچھ باقی نہیں بچا۔“ مگر پھر جب دوسری مجلس میں ان کے پاس حاضر ہوتا تو آپ پھر احادیث بیان کرتے، پس میں کہتا: ”میں نے اِن کے علم سے کچھ سنا ہی نہیں۔“

آبِ زم زم کے تین ذائقے:

﴿9697﴾... ہَرات کے ایک شیخ اور بڑے سچے بزرگ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ ہَرَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: میں سحر کے وقت زمزم شریف کے کنوئیں پر آیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ کنویں میں موجود ڈول سے آبِ زمزم نکال رہے ہیں، زمزم پینے کے بعد انہوں نے ڈول واپس کنویں میں ڈال دیا، میں نے اُسے لے کر باقی ماندہ پیا تو وہ بادام کا ستو تھا، میں نے بادام کا ایسا لذیذ ستو پہلے کبھی نہیں پیا۔ اگلی رات میں پہلے سے انتظار کرنے لگا، جب وہی وقت ہوا تو وہ بُزرگ اپنے چہرے پر کپڑا اڈالے زمزم پر آئے اور اُس میں موجود ڈول سے پانی نکال کر پیا اور ڈول واپس کنویں میں ڈال دیا، میں نے ڈول لے کر بچا ہوا پیا تو وہ شہد ملا پانی تھا، میں نے اس سے زیادہ مزیدار شہد کبھی نہیں پیا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ کپڑا ہٹا کر دیکھوں کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ لیکن وہ مجھے چھوڑ کر جا چکے تھے۔ تیسری رات آئی تو میں زمزم کے دروازے کے سامنے بیٹھ گیا، جب وہ وقت ہوا تو وہ بزرگ چہرے پر کپڑا اڈالے تشریف لے آئے اور میں نے اندر آکر ان کے کپڑے کا ایک کونا پکڑ لیا، انہوں نے پانی پی کر جب ڈول چھوڑا تو میں نے عرض کی: اے بُزرگ! میں آپ کو اس خانہ کعبہ کے رب کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کون ہیں؟ فرمانے لگے: کیا تم میرے مرنے تک اس بات کو پردے میں رکھو گے؟ میں نے عرض: جی ہاں۔ فرمایا: میں سفیان بن سعید ثوری ہوں۔

پھر میں نے انہیں جانے دیا اور ڈول سے ان کا بچا ہوا پیا تو وہ شکر ملا دودھ تھا، میں نے اس جیسا عمدہ دودھ پہلے کبھی نہ پیا تھا اور جب میں وہ مشروب پی لیتا تھا تو وہ مجھے کافی ہو جاتا تھا، پھر مجھے بھوک پیاس کا احساس نہیں ہوتا تھا۔

﴿9698﴾... سیِّدُنا عُبَید بن ہشام بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں زمزم کے کنویں پر آیا تو وہاں ایک بزرگ کو پایا، انہوں نے ڈول میں تین بار پانی بھر کر پیا پھر زمزم میں جھانک کر دیکھا، مجھے لگا کہ وہ دعا کر رہے ہیں پھر وہ چلے گئے۔ میں پانی پینے کے لئے ڈول کے پاس آیا تو اس میں دودھ دیکھا، میں نے ڈول کو وہیں چھوڑا اور ان بزرگ تک جا پہنچا، ان سے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں سفیان بن سعید ہوں۔

دشمنانِ شیخین پر کتے کا مسلط ہونا:

﴿9699﴾... حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن خُنَیس رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: میرے مسجد کے راستے میں ایک کتا لوگوں کو کاٹا کرتا تھا، ایک دن میں نماز کے ارادے سے نکلا تو کتا راستے میں موجود تھا، میں اُس سے دور ہوا تو کُتا بولا: ابوعبد اللہ! آپ جایئے، مجھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا ابو بکر و حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گالی دینے والوں پر مسلط کیا ہے۔

دیدارِ الٰہی کی نعمت:

﴿9700﴾... سیِّدُنا قَبِیصہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

نَظَرْتُ اِلٰی رَبِّیْ کِفَاحًا فَقَالَ لِیْ ... هَنِيْئًا رِضَائِیْ عَنْكَ يَا ابْنَ سَعِيْدِ

فَقَدْ كُنْتَ قَوَّامًا اِذَا اَقْبَلَ الدُّجٰی ... بِعَبْرَةِ مُشْتَاقٍ وَقَلْبِ عَمِيْدِ

فَدُوْنَكَ فَاخْتَرْ اَیَّ قَصْرٍ اَرَدْتَّهُ ... وَزُرْنِیْ فَاِنِّیْ مِنْكَ غَيْرُ بَعِيْدِ

ترجمہ: (۱)... میں نے اپنے رب تعالیٰ کا کھلم کھلا دیدار کیا، اس نے مجھ سے فرمایا: اے ابنِ سعید! تجھے میری رضا و خوشنودی مبارک ہو۔ (۲)... تم طلبگار والے آنسو اور بیمارِ عشق والے دل کے ساتھ رات کے اندھیرے میں بہت زیادہ قیام کرتے تھے۔ (۳)... تم اپنے لئے جو محل چاہو لے لو اور میرا دیدار کرتے رہو کیونکہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔

نفل پر فرض کو ترجیح:

﴾9701﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن عِصام جبر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مکۂ مکرمہ میں مقیم تھے، میرے والد ماجد نے آپ سے اجازت چاہی کہ وہ حاجیوں کے ساتھ اپنے گھر جارہے ہیں اور موسمِ حج میں واپس آجائیں گے۔ پھر جب حاجیوں کے قافلے روانہ ہوئے تو میرے والد صاحب کوفہ کے راستے سے نکلے تاکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے گھر سے ہوتے ہوئے جائیں۔ چنانچہ اُن کے گھر والوں سے ملاقات ہوئی، انہوں نے کافی سارے پیغامات دیئے، آپ کا بیٹا محمد جو کافی ہوشیار ہو چکا تھا اور 10 سال کا تھا۔ حضرت جبر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب وہاں سے روانہ ہونے لگے تو اُس بچے نے اُن سے کہا: میرے والد کو میرا سلام کہئے گا اور پیغام دیجئے گا کہ "گھر آجائیں، مجھے ان سے ملنے کی بہت تمنا ہے۔"

جب حضرت سیِّدُنا جبر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکہ مکرمہ پہنچے اور طواف سے فارغ ہو کر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آئے تو وہ لوگوں کے مجمع میں حدیث بیان کر رہے تھے، جب ان کی نظر حضرت سیِّدُنا جبر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر پڑی تو خوش ہو گئے اور اُن سے باتیں پوچھنے لگے، اِسی دوران حضرت سیِّدُنا جبر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کے گھر والوں اور بیٹے کا پیغام پہنچایا تو وہ مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے، بَیْتُ اللہ کا طواف کیا، مقام ابراہیم پر نفل پڑھے اور بَیْتُ اللہ کو الوداع کہہ کر وادیٔ ابطح کی جانب چلے گئے جبکہ لوگ آپ کے پیچھے پیچھے تھے، آپ نے حضرت سیِّدُنا عصام جبر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: "اے عصام! ان لوگوں کو مجھ سے دور کرو کیونکہ آج میں انہیں حدیث بیان نہیں کروں گا۔" کافی تگ و دو کے بعد طالبانِ حدیث چلے گئے۔

جب تنہائی میسر آئی تو حضرت سیِّدُنا جبر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: کہاں جانا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اِنْ شَآءَ اللہ! اپنے گھر جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی: ایک دن بعد یومِ تَرْوِیہ ہے، اس کے بعد حجِ اکبر کا دن اور یومِ نحر ہے، آپ یہ سب چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں؟ پھر یہ کہ لوگ آپ سے علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو جس نے اِس علم میں سے کسی ایک بات پر عمل کر لیا آپ کو بھی اجر ملتا رہے گا۔ اس پر آپ نے فرمایا: میں اِس چیز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں مگر تم میرے پاس ایک ایسی ذمہ داری لائے ہو جس کا پورا کرنا مجھ پر واجب ہے اور اب تم مجھے نفلی کام کرنے اور فرض کو ضائع کرنے کا کہہ رہے ہو، اب میں اپنے بیٹے سے ملنے کے لئے بے چین ہوں۔ پس تم جب عرفات اور

حاضری والے مقدس مقامات پر جاؤ تو ہمارے لئے دعا کرنا اور واپسی پر ہماری طرف سے ہوتے ہوئے جانا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بغیر کسی زادِ راہ اور ہمسفر کے وہاں سے روانہ ہو گئے۔ حضرت سیِّدُنا جبر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے (مکہ آنے والے) ایک گروہ سے آپ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فلاں دن اچانک ہم سے ملے، انہوں نے عید کی نماز کوفہ میں ادا کی، اپنے بیٹے سے عیدہ گاہ ہی میں ملاقات کی اور اپنے گھر چلے گئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو (اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین)۔

دن ہے یا رات:

﴿9702﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا وصال ہوا تو خلیفہ کی وجہ سے ہم نے ان کی تدفین رات میں کرنا چاہی لہٰذا ہم انہیں لے کر نکلے تو (لوگوں کی کثرت کے باعث) پتا نہیں چلتا تھا کہ دن ہے یا رات۔

﴿9703﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی حُلْوانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: "کیا حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی کوئی زوجہ بھی تھیں؟" تو انہوں نے فرمایا: "ہاں، میں نے ان کے بیٹے کو دیکھا تھا جسے اس کی والدہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بھیجا تھا تو وہ آکر آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اُس سے فرمایا: کاش! مجھے تیرے جنازے کے لئے بلایا گیا ہوتا۔" میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: "کیا وہ بچے کی وفات تک زندہ رہے؟" تو فرمایا: "ہاں۔"

دوستیاں لگانے سے دوری:

﴿9704﴾... حضرت سیِّدُنا یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ مسجد میں بیٹھا تھا، آپ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کو دیکھ رہے ہو مجھے ان سے دوستیاں لگانا روپے میں سے چار آنے بھی خوش نہیں کرتا۔

﴿9705﴾... حضرت سیِّدُنا معدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ سے مکہ مکرمہ جاتے وقت حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا ہم رکاب تھا، جب کوفہ پیچھے رہ گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اپنے پیچھے کوئی ایسا نہیں چھوڑا جس پر مجھے اعتماد ہو اور نہ ہی میں کسی ایسے پر پیش قدمی کروں گا

جس پر دین میں مجھے اعتماد ہے۔

گوشت خور گھرانہ:

﴿9706﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عَمْرو بَجَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے اِس حدیث شریف کے متعلق سوال ہوا: ''اِنَّ اللہَ یُبْغِضُ اَھْلَ الْبَیْتِ اللَّحْمِیِّیْنَ یعنی بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ گوشت خور گھرانے کو پسند نہیں فرماتا۔''[1] تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو انسانوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) ہیں۔

موت میں شماتت نہیں:

﴿9707﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دروازے پر آکر آپ کے گھر والوں کو ایذا دیتا اور پریشان کیا کرتا تھا۔ کسی نے آپ کو خبر دی کہ وہ شخص مر گیا ہے۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: موت میں شماتت نہیں (یعنی مرنے پر اظہارِ مسرت نہ کرو) سنو! کیا تم جانتے ہو کہ اُس نے کوئی مال حاصل کیا یا اس کے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوا یا اُسے کوئی عہدہ دیا گیا ہو۔

خفیہ تدبیر کا خوف:

﴿9708﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے اُس مقام میں جہاں وہ اُس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ تو وہ قریب ہوئے پھر تھر تھر کانپنے لگے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے پھر فرمایا: اور قریب ہو جاؤ۔ وہ اور قریب ہوئے پھر تھر تھر کانپنے لگے، باری تعالیٰ نے پھر فرمایا: مزید قریب ہو جاؤ۔ وہ مزید قریب ہو گئے پھر تھر تھر کانپنے لگے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: تمہاری یہ کیا حالت ہے؟ کیا میں نے تمہیں مُعَزَّز نہ کیا؟ کیا میں نے تمہیں امان نہ دی؟ کیا میں نے تمہیں رسول نہ بنایا؟ اِس پر حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: بالکل ایسا ہی ہے لیکن میں تیری خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں۔

حقوق کی فکر:

﴿9709﴾... حضرت سیِّدُنا مبارک بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِید کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہمارے بھائی حضرت سیِّدُنا

1... المجالسۃ وجواھر العلم، ۲/ ۸، حدیث: ۱۱۷۴

سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو تحفے میں حلوہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے شام تک روکے رکھا، میں نے آکر عرض کی: گھر والوں کو حلوے کی خواہش ہے۔ آپ نے فرمایا: میں یاد کر رہا ہوں کہ اس میں کتنے حقوق ہیں۔

﴿9710﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار عطا فرما کہ میں تجھے دیکھوں۔" تو فرشتوں نے کہا: اے کمزور عورتوں کے بیٹے! آپ نے بہت بڑی بات کر دی ہے۔

سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے تفسیری اقوال

﴿9711﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن زائدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے قرآنِ مجید میں بیان کردہ (حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے) قول:

لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۰) ترجمۂ کنز الایمان: کہ میرے دل کو قرار آجائے۔

کی تفسیر میں فرمایا: یعنی تیرا خلیل ہونے پر میرا دل مطمئن ہو جائے۔

﴿9712﴾... حضرت سیِّدُنا زافر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِس فرمان:

لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (پ۱۴، النحل: ۹۹) ترجمۂ کنز الایمان: اس کا کوئی قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے۔

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: اِس طرح کہ شیطان انہیں کسی نہ بخشے جانے والے گناہ پر ابھار نہیں سکتا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ جسم و جسمانیت سے پاک ہے:

﴿9713﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗؕ (پ۲۰، القصص: ۸۸) ترجمۂ کنز الایمان: ہر چیز فانی ہے سوا اُس کی ذات کے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہاں "وَجْهَهٗ" سے چہرہ مراد نہیں ہے۔

﴿9714﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانِ عالیشان:

لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ (پ۲۹، الملك: ۲) ترجمۂ کنزالایمان: کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا: مراد دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا ہے۔

تقدیر غالب آگئی:

﴿9715﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۶) ترجمۂ کنزالایمان: اے ہمارے ربّ ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی۔

کے تحت فرمایا: یعنی تقدیر غالب آگئی۔

﴿9716﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ (پ۳۰، الطارق: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہو گا نہ کوئی مدد گار۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی خاندانی قوت ہو گی نہ کوئی اتحادی مدد گار۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر سلامتی کا نزول:

﴿9717﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانِ ذیشان:

وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰى ؕ (پ۱۹، النمل: ۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں پر۔

کے تحت فرمایا: یہاں مراد حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں۔

﴿9718﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانِ عالیشان:

وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾ (پ۱۷، الانبیآء:۹۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے حضور گڑ گڑاتے ہیں۔

کے تحت فرماتے ہیں: گڑ گڑانے سے مراد دل میں ہمیشہ رہنے والا خوف ہے۔

ربّ تعالیٰ کی عطائیں:

﴿9719﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حمید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ (پ۲۶، الذّٰریٰت: ۱۵، ۱۶) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک پرہیز گار باغوں اور چشموں میں ہیں اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: عطائیں لینے سے فرائض کا ثواب لینا مراد ہے اور نیکوکار سے مراد ہے نفلی عبادت کرنے والے۔

جنتیوں کی شان و شوکت:

﴿9720﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَید بن سعید اَشْجَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِس آیتِ طیبہ:

وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ (پ۲۹، الدھر: ۲۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔

کے تحت فرماتے ہیں: ایسی شان و شوکت والی سلطنت کہ فرشتے بھی اجازت لے کر آئیں گے۔

﴿9721﴾... حضرت سیِّدُنا اشجعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی قرآنِ کریم کی اِس آیتِ مبارکہ:

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ (پ۱۱، یونس: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: ان کی دعا اس میں یہ ہو گی کہ اللہ تجھے پاکی ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب کوئی جنتی شخص کچھ مانگنا چاہے گا تو "سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ" کہے گا اور مطلوبہ شے

اس کے پاس پہنچ جائے گی۔

دائمی خوف والے دل:

﴿9722﴾... حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانِ ذیشان:

یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ۝۹۰ (پ۱۷، الانبیآء:۹۰)

ترجمۂ کنزالایمان: ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا: مطلب یہ کہ ہمارے انعام کی امید اور ہمارے عذاب کے خوف سے ہمیں پکارتے تھے اور اُن کے دل میں ہمیشہ رہنے والا خوف ہے۔

﴿9723﴾... حضرت سیِّدُنا مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اِس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ۬ (پ۱۶، طٰہٰ:۱۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی۔

کے تحت فرمایا: اِس میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلّی دی گئی ہے۔

بڑی گھبراہٹ:

﴿9724﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داود حضرمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے قرآنِ کریم کی آیتِ مبارکہ:

لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ (پ۱۷، الانبیآء:۱۰۳)

ترجمۂ کنزالایمان: انھیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ۔

کی تفسیر میں فرمایا: جب آگ جہنمیوں کو ڈھانپ لے گی۔

چوری چھپے کی نگاہ:

﴿9725﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فرمان:

یَعْلَمُ خَآىِٕنَةَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔

(پ۲۴، المؤمن: ۱۹)

کے تحت فرمایا: کوئی شخص لوگوں کے درمیان بیٹھا ہو اور وہاں سے کوئی عورت گزرے تو وہ اُسے چوری چھپے دیکھتا ہے یوں کہ اگر لوگ اُسے عورت کو دیکھتا دیکھیں تو وہ نہیں دیکھتا اور اگر لوگ اُسے نہ دیکھیں تو وہ دیکھتا ہے، یہ ہے چوری چھپے کی نگاہ۔ اور "سینوں میں چھپے" سے مراد وہ شہوت ہے جو وہ اپنے دل میں پائے۔

﴿9726﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اِس آیتِ طیبہ:

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا ترجمۂ کنزالایمان: دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے۔

(پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۷۷)

کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرما رہا ہے: آپ سے پہلے ہمارے بھیجے ہوئے رسولوں کو جس قوم نے بھی نکالا ہم نے اپنے دستور کے مطابق انہیں ہلاک کر دیا۔

﴿9727﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِس فرمانِ والا تبار:

یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے۔

(پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۲۹)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ جس کے لئے چاہے بڑا گناہ معاف فرما دے اور جس کے لئے چاہے چھوٹے گناہ پر عذاب دے۔

بُردباری سے کینے کا علاج:

﴿9728﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: زیادہ کھانے سے بچو کہ یہ دل کو سخت کرتا ہے، کینہ کو بُردباری سے دبا دو اور زیادہ نہ ہنسو کہ یہ دلوں کو ناگوار گزرتا ہے۔

﴿9729﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہم نے ایسے بدمعاش وشریر لوگ بھی دیکھے ہیں جو اپنی مروت کی حفاظت اس دور کے اہلِ علم سے زیادہ کرتے ہیں۔

﴿9730﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: دنیا میں پہنچنے والی مصیبتوں میں لوگوں کا کیا نقصان ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جنت دے کر ہر مصیبت کی تلافی فرما دے گا۔

حُسنِ ادب کا کمال:

﴿9731﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: منقول ہے کہ حسنِ ادب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

﴿9732﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو دنیا سے محبت کرتا اور اس پر خوش ہوتا ہے اس کے دل سے آخرت کا خوف نکال دیا جاتا ہے۔

بہترین اور بدترین لوگ:

﴿9733﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: پہلے دین میں حکمرانوں کے نزدیک بہترین، مُعَزَّز اور منظورِ نظر افراد وہ ہوتے تھے جو ان کے پاس جاکر انہیں نیکی کا حکم کرتے اور بُرائی سے منع کرتے تھے اور جو گھروں میں رہتے وہ ان کے نزدیک ایسے نہ تھے لہٰذا انہیں کوئی مرتبہ دیا جاتا نہ اُن کا تذکرہ ہوا کرتا۔ پھر ہمارا دور آیا کہ اب حکمرانوں کے پاس جاکر انہیں نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے والے بدترین لوگ ہو گئے اور جو اپنے گھروں میں پڑے رہیں اور یہ فریضہ ادا کرنے ان کے پاس نہ جائیں وہ بہترین لوگ ہو گئے۔

﴿9734﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ تھا، ہم سری کھانے کے لئے بیٹھے تو ایک شخص نے کھانے پر پانی طلب کیا، حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: سری پر پانی پینا ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ آپ نے بھی پانی طلب کیا تو اُس شخص نے کہا: ابو عبد اللہ! کیا آپ نے ابھی یہ نہیں فرمایا کہ "سری پر پانی پینا ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔" اِس پر ارشاد فرمایا: جو جس شے سے بچتا ہے اسی میں جا پڑتا ہے۔

عازِمِ حج کو خاص نصیحت:

﴿9735﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن محمد باہلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس آکر کہا: میرا حج کا ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا: اِس سفر میں اپنے کسی عزیز دوست کی صحبت اختیار نہ کرنا کیونکہ اگر تم نفقہ (خرچ) میں اُس کے برابر ہوگے تو وہ تمہیں نقصان پہنچائے گا اور اگر اُس کا نفقہ تم سے زیادہ ہو گا تو وہ تمہیں ذلیل کرے گا۔

﴿9736﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کھانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: سفید یا پیلا حلوہ کھایا کرو چاہے تم حالتِ احرام میں ہو یا نہ ہو۔

خود کو خوش رکھو:

﴿9737﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اسلاف کرام تو گھی کی طرح نرم اور شہد کی طرح میٹھے تھے۔ ایک مرتبہ میں اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی شخص کی عیادت کے لئے گئے، آپ نے اس کے گھر والوں سے فرمایا: اس کے ساتھ نرمی کرو اور اچھی طرح دیکھ بھال کرو۔ پھر فرمانے لگے: ہمارے اسلاف خود کو خوش رکھنا پسند کرتے تھے۔ میں نے انہیں یہ بھی فرماتے سنا: مجھے ایسا شخص اچھا لگتا ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے کشادگی و وسعت عطا فرمائے تو وہ اپنے اوپر کشادگی کرے۔ ایک بار آپ کو یہ فرماتے سنا کہ اگر تمہیں کسی قاری (علم والے) سے کوئی کام ہو تو اسے کھانا کھلادو۔

رزقِ حلال کے لئے سفر:

﴿9738﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اہل یمن کے پاس 40 روز قیام کیا پھر ہم آپ کے ہمراہ وہاں سے واپس لوٹ آئے۔ ایک دن ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ اپنے عصا پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ اتنے میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حاضرِ خدمت ہوئے اور سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا۔ وہ کہنے لگے: ابو عبداللہ! آپ کے یمن جانے پر لوگوں نے آپ کو بُرا بھلا کہا۔ آپ نے فرمایا: انہوں نے بے عیب کو عیب لگایا، رزقِ حلال کا حصول

ضروری تھا میں اسی کے لئے گیا تھا۔

﴿9739﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا دانیال عَلَیْہِ السَّلَام کو درندوں کے ساتھ کنویں میں ڈالا گیا تو آپ بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوئے: اے میرے معبود! ہماری قوم کی شرمندگی و عیب والی باتوں کے سبب تو نے ہم پر اُس شخص (بخت نصر) کو مسلط کر دیا جو تجھے نہیں جانتا۔

کوثانی عابد کی نصیحت:

﴿9740﴾ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میں کوفہ کے "کوثانی" نام کے عبادت گزار کو 20 سال سے تلاش کر رہا تھا مگر ان تک پہنچ نہ سکا۔ ایک دن میں فرات کے کنارے سے گزرا تو وہاں چند لوگ مٹی سے کچھ بنانے میں مصروف تھے، ان میں سے ایک شخص با آوازِ بلند "اے کوثانی! اے کوثانی!" کہنے لگا تو میں نے بھی آواز لگائی: "اے کوثانی!" تو وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میں سفیان ثوری ہوں۔ وہ بولے: تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے کہا: مجھ سے کچھ بات کیجئے۔ انہوں نے کہا: سفیان! ہم ہر خیر کی امید اپنے رب تعالیٰ سے رکھتے ہیں اور ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ کا ہمیں کسی شے سے منع کر دینا بھی ہمارے لئے "عطا" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پھر وہ چلے گئے۔

درہم و دینار سے نفرت رکھو:

﴿9741﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مجھے ایک نیک شخص نے بتایا کہ میں نے خواب میں سیاہ و سفید بالوں والی ایک بڑھیا دیکھی جو ہر قسم کے زیور سے آراستہ تھی۔ میں نے اُس سے کہا: تُو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دنیا ہوں۔ میں نے کہا: میں تیرے شر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اِس پر وہ بولی: اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں میرے شر سے پناہ عطا فرمائے تو تم درہم و دینار سے بغض و نفرت رکھو۔

﴿9742﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید بن خُنَیْس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس اُمّت کے لئے ہدایت کا معاملہ پختہ فرما جس میں تیرے دوست کو عزت دی جائے، تیرے دشمن کو ذلیل کیا جائے اور تیری فرمانبرداری اور رضا والے اعمال کئے جائیں۔" پھر آپ سانس لے کر فرماتے: کتنے ہی مومن بندے دینی غصہ کے سبب مر چکے۔

جہاد کے ساتھ دیگر فرائض:

﴿9743﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن داوٗد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، آپ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا ذکر کیا تو گویا اُن پر ایک طرح سے ترکِ جہاد کا عیب لگاتے ہوئے فرمایا: یہ عبد الرحمٰن بن عَمْرو اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہیں جو اُن سے عمر میں زیادہ ہونے کے باوجود جہاد میں شریک ہوتے ہیں۔ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے عرض کی: اُن کے جہاد میں شریک نہ ہونے کی کیا وجہ تھی؟ آپ نے بتایا: وہ فرمایا کرتے تھے کہ ”اب جہاد میں شرکت کرنے والے دیگر فرائض کو ضائع کر دیتے ہیں۔“

﴿9744﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حدیث شریف کا درس دیا کرتے تھے۔

لیڈری علم کے لئے نقصان دہ ہے:

﴿9745﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو شخص جلد سربراہ و لیڈر بن جاتا ہے وہ بہت سارا علم ضائع کرتا ہے اور جو سربراہ نہ بنے وہ علم پڑھتا اور پڑھاتا ہے یہاں تک کہ علم میں پختہ ہو جاتا ہے۔

﴿9746﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کو جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا تو کہا جائے گا: ”اس کے گھر والے اس کی نیکیاں کھا گئے۔“

آباو اولاد سے حُسنِ سلوک:

﴿9747﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ میں مکۂ مکرمہ کے لئے روانہ ہوا تو حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بیٹے سعید نے مجھ سے کہا: میرے والد کو میرا سلام دیجئے گا اور ان سے کہئے گا کہ وہ گھر آجائیں۔ میں جب مکہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ملا تو آپ نے پوچھا: سعید کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: نیک بچے نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور پیغام دیا کہ آپ گھر آجائیں۔ یہ سنتے ہی آپ گھر جانے کے لئے تیار ہو گئے اور فرمایا: اگلے لوگوں کو نیکوکار اسی لئے کہا گیا کیونکہ انہوں نے اپنے آبا اور اولاد کے ساتھ بھلائی و نیک سلوک کیا تھا۔

دل مردہ، جسم زندہ:

﴿9748﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: منقول ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں دل مردہ اور جسم زندہ ہوں گے۔

﴿9749﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ خاموشی عالم کے لئے زینت اور جاہل کے لئے پردہ ہے۔

﴿9750﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا میں سے کچھ دور کرکے جو نعمت مجھ پر فرمائی وہ اُس نعمت سے افضل ہے جو اُس نے مجھے کچھ دے کر فرمائی۔

عقل کی نیند و بیداری:

﴿9751﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: منقول ہے کہ خاموشی عقل کی نیند اور گفتگو اس کی بیداری ہے اور کوئی نیند بیداری کے بغیر اور کوئی بیداری نیند کے بغیر نہیں ہوسکتی۔

﴿9752﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن غیاث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس میں دنیا سے دوری پر صبر آجاتا تھا۔

﴿9753﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن قادم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو کیونکہ دنیا کچھ ہی وقت کی ہے اور عقلمند بھی پکڑا جاتا ہے۔

﴿9754﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت سیِّدُنا علی بن حسن سُلَمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ہر جگہ سچ بولو، جھوٹ اور خیانت سے بچو اور جھوٹوں اور خائنوں کی صحبت سے دور رہو کیونکہ یہ سب گناہ کے کام ہیں۔

اے میرے بھائی! قول و فعل میں ریاکاری سے بچو کیونکہ یہ حقیقت میں شرک (خفی) ہے۔ خود پسندی سے بچو کیونکہ جس نیک عمل میں خود پسندی شامل ہو وہ قبول نہیں ہوتا۔ اپنا دین اسی سے سیکھو جو اپنے دین کی فکر کرتا ہو کیونکہ اپنے دین کی فکر نہ کرنے والے کی مثال اس طبیب جیسی ہے جسے کوئی بیماری ہو اور وہ اپنا علاج کرسکے نہ اپنے آپ سے ہمدردی کرسکے تو پھر وہ لوگوں کے مرض کا علاج اور اُن سے ہمدردی کیونکر کرسکے گا؟

پس ایسا شخص جسے اپنے دین کی فکر نہ ہو وہ تمہارے دین کی فکر کیسے کرے گا؟

اے میرے بھائی! بے شک تمہارا دین تمہارے گوشت اور خون کی طرح ہے، اپنی جان پر آنسو بہاؤ اور اس پر رحم کرو کہ اگر تم اس پر رحم نہ کرو گے تو اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ ایسے شخص کی صحبت میں بیٹھو جو تمہیں دنیا سے بے رغبت کرے اور آخرت کی رغبت دلائے اور ایسے دنیاداروں کے پاس مت بیٹھو جو دنیاوی باتوں میں غور وخوض کرتے رہتے ہیں کیونکہ یہ لوگ تمہارے دین اور دل کو بگاڑ دیں گے۔ موت کو کثرت سے یاد کرو اور اپنے گزشتہ گناہوں پر کثرت سے استغفار کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی آئندہ زندگی کے لئے سلامتی کا سوال کرو۔

اے میرے بھائی! تم اچھا ادب اور اچھے اخلاق اختیار کرو اور جماعت کی مخالفت ہرگز نہ کرنا کیونکہ بھلائی جماعت کے ساتھ رہنے میں ہے، مگر اُس کی مخالفت کرو جو دنیا میں منہمک ہے کیونکہ وہ ایک گھر آباد کرنے اور دوسرا برباد کرنے میں لگا ہوا ہے۔ جو بھی مومن بندہ تم سے اپنے دینی معاملے میں نصیحت کا طالب ہو اسے نصیحت کرو اور جو کوئی بھی تم سے رضائے الٰہی والے معاملے میں مشورہ مانگے تو نصیحت کی کوئی بات اس سے نہ چھپاؤ۔ کسی بھی مومن کے ساتھ خیانت نہ کرو کیونکہ جس نے کسی مومن کے ساتھ خیانت کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ خیانت کی۔ اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اپنے مسلمان بھائی سے محبت کرو تو اس کے لئے اپنا جان ومال قربان کر دو۔ دشمنی، جھگڑے اور عداوت سے دور رہو ورنہ تم بڑے ظالم، دھوکے باز اور گنہگار ہو جاؤ گے۔ ہر جگہ صبر سے کام لو کیونکہ صبر نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور شدت وغصے سے بچو کیونکہ یہ دونوں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔

عالم سے بحث ومباحثہ اور حجت بازی ہرگز نہ کرنا ورنہ وہ تم سے ناراض ہو جائے گا، بے شک علما کا اختلاف رحمت اور ان سے علیحدگی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہے۔ بے شک علما انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے خزانچی اور ان کی وراثت (علم) کے مالک ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کے راز تم پر کھول دے گا۔ پرہیزگاری اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے حساب میں آسانی فرمائے گا۔ شک میں ڈالنے والی بہت سی چیزوں کو چھوڑ کر شک میں نہ ڈالنے والی چیزیں اختیار کرو تم سلامت رہو گے اور یقین کے ذریعے شک کو دور کر دو تمہارا دین سلامت رہے گا۔ بھلائی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بن جاؤ گے اور فاسقوں کو ناپسند

جانو اس سے تم شیاطین کو بھگا دو گے۔

دنیا ملنے پر ہنسی اور خوشی کم کرو بارگاہِ الٰہی میں تمہاری قوت بڑھے گی، آخرت کے لئے عمل کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کے معاملے میں تمہیں کافی ہو جائے گا، اپنی خلوت کو اچھا کرلو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری جلوت کو اچھا کردے گا، اپنی خطا پر آنسو بہاؤ رَفیقِ اعلیٰ والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ غافل نہ ہونا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے غافل نہیں ہوتا اور اُس کے تم پر بہت سے حقوق اور اُس کی جانب سے کافی پابندیاں ہیں جنہیں ادا کرنا تم پر لازم ہے لہٰذا ان سے ہرگز غافل مت ہونا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے غافل نہیں اور روزِ محشر تمہیں ان کا حساب بھی دینا ہے۔ اگر کسی دنیاوی کام کا ارادہ ہو تو غور کرلو، اگر اسے اپنی آخرت کے موافق پاؤ تو کر گزرو ورنہ اس کام سے رُکے رہو یہاں تک کہ دیکھ لیا جائے کہ کسی نے وہ کام کیا تھا تو کس طرح؟ اور اُس نے اِس سے نجات کیسے حاصل کی؟ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرو اور اگر کسی اُخروی کام کا ارادہ ہو تو اِس سے پہلے کہ شیطان تمہارے اور اُس کام کے بیچ رُکاوٹ بنے تم جلد اُس کام کو انجام دے دو۔

زیادہ کھانے والے مت بنو ورنہ تم جتنا کھاؤ گے اتنا کام نہ کرسکو گے اور یہ ناپسندیدہ ہے اور نیت و بھوک کے بغیر بھی نہ کھاؤ اور اپنے پیٹ کو ہرگز نہ بھرنا ورنہ تم بے جان لاش کی طرح پڑے رہو گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر نہ کرسکو گے۔ رنج وغم کثرت سے کرو کیونکہ مومن اپنے نامۂ اعمال میں سب سے زیادہ رنج وغم کی ہی نیکیاں پائے گا۔ دوسروں کے مال میں لالچ سے بچو کیونکہ لالچ دین کو برباد کرنے والی شے ہے، خواہش سے بچو کہ یہ دل کو سخت کرتی ہے، دنیا کی حرص سے بچو کیونکہ یہ بروزِ قیامت لوگوں کو رسوا کرنے والی چیزوں میں سے ہے۔ دل اور جسم کو خطاؤں اور گناہوں سے، ہاتھوں کو ظلم سے، دل کو کینہ، دھوکا دہی اور خیانت سے اور پیٹ کو حرام سے پاک رکھنے والے بن جاؤ کیونکہ حرام سے پرورش پانے والا جسم جنت میں نہیں جائے گا۔ لوگوں سے اپنی نگاہوں کو باز رکھو، بلاضرورت چلو نہ بلاحکمت بات کرو اور اُس شے کی طرف ہاتھ مت بڑھاؤ جو تمہاری نہیں۔

اپنی باقی ماندہ عمر کے بارے میں خوف وغم رکھو، تم نہیں جانتے کہ آئندہ زندگی میں تمہارے دین کے معاملے میں کیا نئی چیز پیدا ہو جائے۔ خود کو کسی امانت کا نگہبان مت بناؤ، تم امانت کی نگہبانی کیسے کرسکتے ہو جبکہ (قرآنِ کریم میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں "ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا یعنی اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان۔ (پ۲۲، الاحزاب:۷۲)" فرمایا ہے اور تمہارے والد حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام اس میں برقرار نہ رہ پائے اور امانت اٹھانے

والے دن کو پورا نہ کر پائے تھے کہ لغزش واقع ہوگئی[1]۔ غلطیاں کم کرو، عذر قبول کرو اور خطا کو معاف کر دو پس ایسے ہو جاؤ جس سے خیر کی امید اور اس کے شر سے امان ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کسی بھی فرمانبردار بندے سے نفرت نہ کرو، ہر عام وخاص کے لئے رحمدل ہو جاؤ، رشتہ داروں سے قطع رحمی نہ کرو، جو رشتہ دار تم سے توڑے تم اُس سے جوڑو اور اُن سے صلہ رحمی کرو اگرچہ وہ تم سے قطع تعلقی کرے اور جو تم پر ظلم کرے تم اُسے معاف کر دو، یوں تم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور شہدائے عظام کے رفیق بن جاؤ گے۔

بازار کم جایا کرو کیونکہ بازار والے کپڑے پہنے ہوئے بھیڑیے ہیں اور وہاں شریر جنات اور سرکش انسان ہوتے ہیں، جب تم بازار جاؤ تو تم پر نیکی کا حکم اور بُرائی سے منع کرنا لازم ہے اور وہاں تم برائی ہی دیکھو گے لہٰذا تم اُس سے کنارہ کشی کرو اور یہ دعا پڑھو: "اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے، وہ زندگی اور موت دیتا ہے، ہر بھلائی اسی کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور نیکی کرنے کی طاقت اور بُرائی سے بچنے کی قوت بزرگ وبرتر اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔" ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ "یہ دعا پڑھنے والے کے لئے بازار میں موجود ہر عجمی اور عربی کے حساب سے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔" اور تم بازار جاؤ تو وہاں بیٹھو نہیں بلکہ کھڑے کھڑے اپنا کام نمٹاؤ تمہارا دین سلامت رہے گا۔

درہم کو خود سے دور نہ ہونے دینا کہ یہ تمہارے دل کو مضبوط رکھتا ہے، میٹھے سے خود کو نہ روکنا کیونکہ یہ حلم میں اضافہ کرتا ہے، گوشت کھایا کرو مگر ہمیشہ نہیں اور نہ ہی 40 دن تک گوشت کا ناغہ کرنا ورنہ اِس سے تمہارے

---

[1] ... اہلسنت وجماعت کے نزدیک انبیائے کرام کفر وشرک اور عمداً گناہِ کبیرہ اور ایسے ہی گناہِ صغیرہ سے ہمیشہ معصوم رہتے ہیں جو نبوّت کی شان کے خلاف ہیں۔ ہاں خطایا بھول کر ایسا صغیرہ گناہ سرزد ہو سکتا ہے جس سے کہ شانِ نبوت میں فرق نہ آئے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے جو کچھ ہوا خطائے اجتہاد کی وجہ سے تھا مگر چونکہ نیکوں کی بھلائیاں بھی مقربین کے درجے کے لحاظ سے برائیاں ہوتی ہیں اس لئے ان خطاؤں کو بھی وہ حضرات گناہ فرمادیتے ہیں اور ہم جیسے گنہگاروں سے ان جیسی خطاؤں کی پرسش نہیں ہوتی لیکن ان کے بلند درجے کے لحاظ سے ان لغزشوں پر بھی عتاب آجاتا ہے یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔ (تفسیر نعیمی، پ ۱، البقرۃ، تحت الایۃ: ۳۶، ۱/ ۲۶۲)

اخلاق خراب ہو جائیں گے، خوشبو کو منع مت کرو کہ یہ عقل میں اضافہ کرتی ہے، مسور کی دال کھایا کرو یہ دل کو نرم اور آنسوؤں کو جاری کرتی ہے، کُھردرا لباس پہنو ایمان کی حلاوت پاؤ گے، کم کھایا کرو شب بیداری پر قادر رہو گے، روزے رکھا کرو کہ تم پر گناہ کا دروازہ بند اور عبادت کا دروازہ کھل جائے گا، گفتگو کم کیا کرو تمہارا دل نرم ہو جائے گا، طویل خاموشی اختیار کرو پرہیز گاری پر قدرت پالو گے، دنیا کا لالچ مت کرنا اور نہ ہی حاسد بننا تمہاری ذہنی استعداد تیز ہو جائے گی، طعنہ زنی نہ کرو لوگوں کی زبانوں سے بچے رہو گے، رحم کرنے والے بنو لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ رزق پر راضی رہو غنی ہو جاؤ گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکل و بھروسا رکھو طاقتور ہو جاؤ گے، دنیاداروں سے ان کی دنیا کے معاملے میں جھگڑا نہ کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اہلِ زمین تم سے محبت کریں گے، تواضع کرنے والے بن جاؤ نیک اعمال کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دو گے، جسم اور دل کے سکون کے ساتھ عمل کرو تم پر سکون اُترے گا، سراپا معافی بن جاؤ اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے اور مہربان بنو ہر شے تم پر مہربانی کرے گی۔

اے میرے بھائی! اپنے دن رات اور لمحاتِ زندگی کو باطل گزرنے کے لئے مت چھوڑو، پیاس والے دن کے لئے اپنی سانسوں میں سے کچھ اپنے لئے آگے بھیجو کیونکہ قیامت کے دن رضائے الٰہی کے بغیر تمہیں سیرابی نہیں ملے گی اور تمہیں اُس کی رضا اطاعت و فرمانبرداری سے ہی حاصل ہو گی، کثرت سے نوافل ادا کیا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب پالو گے، سخاوت کیا کرو عیبوں پر پردہ رہے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر حساب اور قیامت کی ہولناکیاں آسان فرما دے گا، بھلائی والے کام کثرت سے کیا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ قبر میں تمہاری وحشت دور فرمائے گا، تمام حرام کاموں سے بچو ایمان کی حلاوت پاؤ گے، متقی اور پرہیز گار لوگوں کے ساتھ بیٹھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے دین کا معاملہ درست کر دے گا، اپنے دین کے معاملے میں خوفِ خدا رکھنے والوں سے مشورہ طلب کرو، نیکیوں میں جلدی کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے اور گناہوں کے درمیان آڑ پیدا فرما دے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کثرت سے کرو وہ تمہیں دنیا سے بے رغبت بنا دے گا، موت کو یاد کرتے رہو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر دنیا کا معاملہ آسان فرما دے گا، جنت کا شوق رکھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں فرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائے گا، جہنم سے ڈرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر مصائب کو آسان فرما دے گا، اہلِ جنت سے محبت کرو قیامت کے دن تم ان کے ساتھ ہو گے، گناہ گاروں کو ناپسند جانو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں محبوب بنا لے گا، مومن زمین پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ ہیں، کسی بھی مسلمان کو گالی ہرگز نہ دینا، کسی بھی نیکی

کو ہر گز معمولی مت سمجھنا اور دنیا والوں سے ان کی دنیا کے بارے میں نہیں جھگڑنا۔

دیکھو، میرے بھائی! تمہارا سب سے پہلا کام تنہائی اور لوگوں کے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا ہونا چاہیے اور اس شخص کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو جسے یہ یقین ہو کہ اُسے مرنا ہے، پھر اُٹھنا اور میدانِ محشر میں جمع ہونا ہے اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ تمہارے اعمال کا حساب ہوگا پھر دو میں سے ایک گھر ٹھکانا ہوگا یا تو نعمتوں سے معمور ہمیشہ والی جنت یا مختلف عذابوں سے بھرپور جہنم، جس میں ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں اور اس شخص کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید رکھو جو جانتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف بھی فرماتا ہے اور پکڑ بھی فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی توفیق دینے والا ہے جس کے سوا کوئی ربّ نہیں۔

سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا کلام، آپ کے احوال، الفاظ اور مواعظ ونصائح کثیر اور وسیع ہیں اور ہمارے بیان کردہ اقوال واحوال کے علاوہ جو آپ کا کلام ہے اُس میں بھی عمل کرنے والے توفیق یافتہ لوگوں کے لئے فوائد موجود ہیں اور آپ سے مروی احادیث وروایات اس قدر ہیں جن کا شمار ممکن نہیں، آپ کی بعض احادیث وروایات کو پہلے کے بزرگوں اور علما نے جمع کیا ہے، ہم بھی یہاں آپ سے مروی بعض احادیث وروایات کو بیان کرتے ہیں۔

﴿9755﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مدینے والے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راستے میں پڑی کسی کھجور کے پاس سے گزرتے تو ارشاد فرماتے: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو میں اسے ضرور کھالیتا۔[1]

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عبادت وریاضت:

﴿9756-57﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس قدر نماز پڑھتے کہ آپ کے پائے مبارک پر ورم آجاتا، آپ سے عرض کی جاتی: ”آپ ایسا کرتے

1... بخاری، کتاب فی اللقطۃ، باب اذا وجد تمرۃ فی الطریق، ۲/۱۲۱، حدیث: ۲۴۳۱

ہیں حالانکہ آپ تو بخشے بخشائے ہیں ؟'' تو ارشاد فرماتے: کیا میں اللّٰہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں ؟[1]

﴿9758-59﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شیطان اس سے تو مایوس ہو چکا کہ نمازی اسے پوجیں لیکن وہ ان سے اُن گناہوں پر خوش ہے جنہیں وہ حقیر و چھوٹا سمجھتے ہیں۔[2]

﴿9760﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے اپنی زوجہ سے جماع کیا اور اُس نے جلدی کی اور انزال نہ ہوا تو وہ غسل نہ کرے[3]۔[4]

رحمت غضب پر غالب رہے گی:

﴿9761﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے نیچے بلند ایک کتاب میں یہ تحریر فرمایا: یہ میرے ذِمَّۂ کرم پر ہے کہ ''میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔''[5]

ضامن اور امین:

﴿9762﴾... سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: امام ضامن ہے اور مُؤَذِّن امین ہے، اے اللّٰہ! اماموں کو ہدایت عطا فرمایا اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔[6]

1... مسند البزار، مسند انس بن مالک، الاعمش عن ابی صالح، ۱۶/ ۱۱۴، حدیث: ۹۱۹۴

2... مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب تحریش الشیطان... الخ، ص۱۵۱۱، حدیث: ۲۸۱۲، عن جابر، بتغیر قلیل
مسند امام احمد، مسند ابی ھریرة، ۳/ ۲۹۸، حدیث: ۸۸۱۸

3... مسند البزار، مسند انس بن مالک، الاعمش عن ابی صالح، ۱۶/ ۱۱۵، حدیث: ۹۱۹۶

4... جمہور کا موقف یہ ہے کہ یہ حدیث شریف سنن ترمذی کی اِس حدیث پاک سے منسوخ ہے: ''اِذَا الْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ جب دو شرم گاہیں ملیں تو غسل واجب ہے۔'' (ترمذی، ۱/ ۱۶۲، حدیث: ۱۰۹) بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ متاخرین علمائے کرام کا اس کے منسوخ ہونے پر اجماع ہے۔ (حاشیة السندی علی ابن ماجه، ۱/ ۳۳۷، تحت الحدیث: ۶۰۶)

5... ابن حبان، کتاب التاریخ، باب بدء الخلق، ۸/ ۵، حدیث: ۶۱۱۰

6... ابو داود، کتاب الصلاة، باب مایجب علی المؤذن من تعاھد الوقت، ۱/ ۲۱۸، حدیث: ۵۱۷

﴿9763-64-65﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کے مابین سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔[1]

دو نمازوں کو جمع کرنا:

﴿9766﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمَّت پر رخصت کا ارادہ کرکے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو مدینہ منورہ میں جمع فرمایا۔[2]

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر سے مروی یہ حدیث غریب ہے اس میں حضرت سیِّدُنا ربیع بن یحییٰ اُشنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی متفرد ہیں۔ نمازوں کو جمع کرنے کے معاملے میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے متعدد وجوہات کی بنا پر اختلاف کیا گیا ہے۔

﴿9767﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ظہر وعصر کو جمع فرمایا حالانکہ نہ تو بارش تھی اور نہ ہی خوف کا معاملہ تھا۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کسی نے پوچھا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی امت کو حرج میں ڈالنا نہیں چاہتے تھے۔[3]

اس حدیث کے حوالے سے بھی حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے اختلاف کیا گیا ہے۔

﴿9768﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے غزوۂ تبوک کے موقع پر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرتے دیکھا ہے۔[4]

﴿9769﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بغیر کسی سفر وخوف کے مدینہ منورہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو ایک ساتھ ادا فرمایا۔[5]

---

1 ...مسلم، کتاب القسامۃ والمحاربین، باب المجازاۃ بالدماء... الخ، ص۹۲۰، حدیث: ۱۶۷۸

2 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، باب من قال یجمع المسافر بین الصلاتین، ۲/۳۴۴، حدیث: ۵، عن ابن عباس، بتغیرٍ قلیل

3 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الجمع بین الصلاتین، ص۳۵۶، حدیث: ۷۰۵

4 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الجمع بین الصلاتین، ص۳۵۶، حدیث: ۷۰۶

5 ...سنن کبرٰی بیہقی، کتاب الصلاۃ، باب الجمع فی المطر بین الصلاتین، ۳/۲۳۷، حدیث: ۵۵۴۸، عن ابن عباس

﴿9770﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرتے دیکھا ہے[1]۔[2]

اس حدیث کو حضرت سفیان ثوری سے روایت کرنے میں حضرت عثمان بن عمرو رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی مُتَفَرِّد ہیں۔

اس مسئلے میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی حجازیوں اور عراقیوں سے اور بھی بہت سی مختلف

[1]... جمع بَیْنَ الصَّلَاتَیْن (دو نمازوں کو جمع کرنے) سے متعلِّق اَحناف کا موقف: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے ارشادات سے نمازِ فرض کا ایک خاص وقت جُدا گانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہرین (ظہر وعصر) عرفہ وعشائین (مغرب وعشا) مُزدلِفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً (حالتِ سفر یا اقامت میں) ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآنِ عظیم واحادیثِ صحاحِ سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہی مذہب ہے جید صحابۂ کرام، تابعین عظام، ائمۂ دین واکابر تبع تابعین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا۔ تحقیق مقام یہ ہے کہ جمع بین الصلاتین یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنا دو قسم (کا) ہے: جمع فعلی جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں جیسے ظہر اپنے آخری وقت میں پڑھی کہ اس کے ختم پر وقتِ عصر آگیا اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی، ہوئیں تو دونوں اپنے اپنے وقت میں اور فعلاً وصورتاً مل گئیں۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہو گیا وہ پڑھ لی، ایسا ملانا بعذرِ مَرض وضرورتِ سفر (یعنی عذر وسفر کی حالت میں) بلاشبہ جائز ہے ہمارے عُلمائے کرام بھی اس کی رخصت دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارش، سفر یا کسی اور وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ پہلی کو آخر وقت تک مُؤَخَّر کر دے اور دوسری میں جلدی کر کے اول وقت میں ادا کرے، اس طرح دونوں کو جمع کر لے، تاہم ہو گی ہر نماز اپنے وقت میں۔ دوسری قسم جمع وقتی ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔ اس جمع کے یہ معنٰی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں: جمع تقدیم کہ وقت کی نماز مثلاً ظہر یا مغرب پڑھ کر اس کے ساتھ ہی متصلاً بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلاً عصر یا عشاء پیشگی پڑھ لیں، اور جمع تاخیر کہ پہلی نماز مثلاً ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار قصداً اٹھا رکھیں کہ جب اس کا وقت نکل جائے گا پچھلی نماز مثلاً عصر یا عشاء کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد متصلاً خواہ منفصلاً اس وقت کی نماز ادا کریں گے، یہ دونوں صورتیں بحالتِ اختیار صرف حُجّاج کو صرف حج میں صرف عصر عرفہ ومغرب مُزدلِفہ میں جائز ہیں۔ ان کے سوا کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت جمع وقتی کی اصلاً اجازت نہیں اگر جمع تقدیم کرے گا (تو) نماز اخیر محض باطل وناکارہ جائے گی جب اس کا وقت آئے گا فرض ہو گی نہ پڑھے گا ذمے پر رہے گی اور جمع تاخیر کرے گا تو گنہ گار ہو گا عمداً نماز قضا کر دینے والا ٹھہرے گا اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اُتر جائے گا۔ (فتاوی رضویہ "مخرجہ"، ۵/ ۱۶۰ تا ۱۶۳، ملتقطا)

[2]... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الجمع بین الصلاتین، ص ۳۵۶، ۳۵۷، حدیث: ۷۰۵

روایات ہیں مگر ہم بیان کردہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

بھوکے بھیڑیوں سے زیادہ نقصان دہ:

﴿9771-72﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ اور حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے روایت ہے کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے درمیان چھوڑ دیئے جائیں جن کے مالک ان سے غافل ہوں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا شہرت اور مال کی طلب مسلمان کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔[1]

﴿9773﴾... حضرت سیِّدُنا اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں پوری رات انہیں چیر پھاڑ کر کھاتے رہیں تب بھی وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا مال و دولت اور شہرت کی طلب انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔[2]

زبانِ کریم سے کبھی ”لَا“ نہ سنا گیا:

﴿9774﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: کبھی ایسا نہ ہوا کہ مالکِ کون و مکان، والی انس و جان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی نے کچھ مانگا ہو اور آپ نے ”نہ“ فرمایا ہو۔[3]

﴿9775﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نیند موت کی بہن ہے اور جنتی سوئیں گے نہیں۔[4]

خیر خواہی کا فائدہ:

﴿9776﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے دل میں خوشی داخل کرنا، اس کا پیٹ بھرنا اور اس کی

1... ترمذی، کتاب الزھد، باب: ۴، ۴۳/۴، ۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳، عن کعب الانصاری۔ معجم اوسط، ۱/ ۲۲۶، حدیث: ۷۷۲

2... معجم صغیر، ۲/ ۲۱، حدیث: ۹۴۲

3... مسلم، کتاب الفضائل، باب ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... الخ، ص ۱۲۶۵، حدیث: ۲۳۱۱

4... معجم اوسط، ۱/ ۲۶۶، حدیث: ۹۱۹

تکلیف دور کرنا مغفرت کو واجب کرنے والی چیزیں ہیں۔[1]

﴿9777﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سُلْطَانُ الْاَذْکِیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب ملعون ہے سوائے اُس کے جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے۔[2]

﴿9778﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔[3]

﴿9779﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر آدمی اپنے رزق سے ایسے بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تب بھی رزق اسے پہنچ کر رہے گا جیسے موت اسے آکر رہتی ہے۔[4]

نظر لگنا برحق ہے:

﴿9780﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ دوعالَم، نبی مکرّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں پہنچا دیتی ہے۔[5]

﴿9781﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ غریبوں کے غمگسار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت مسلمان فقرا مالداروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ اُس دن کا نصف ہو گا۔[6]

﴿9782﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بندۂ مؤمن کے دین اور جان ومال پر بلائیں آتی ہی رہتی ہیں حتّٰی کہ جب

---

1 ...جمع الجوامع، ۳/ ۱۵۰، حدیث: ۷۹۳۶

2 ...شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۴۱، حدیث: ۱۰۵۱۲

3 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی فضل السحور، ۲/ ۱۶۷، حدیث: ۷۰۸، عن انس

4 ...تاریخ ابن عساکر، ۵/ ۴۳، رقم: ۱۸، احمد بن علی بن الحسن بن محمد

5 ...تاریخ بغداد، ۹/ ۲۴۴، رقم: ۴۸۱۸، شعیب بن ایوب بن رزیق

6 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان الفقراء المھاجرین... الخ، ۴/ ۱۵۸، حدیث: ۲۳۶۰

وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو اس پر ایک بھی گناہ نہیں ہوتا۔"[1]

بہترین اور بُری صفیں:

﴿9783﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی بہترین صف پہلی اور بُری آخری ہے جبکہ عورتوں کی بہترین صف آخری اور بُری پہلی ہے۔[2]

﴿9784﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مَکّی مَدَنی سرکار، دو عالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے نام اور کنیت کو جمع نہ کرو، میں ابو القاسم ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں[3]۔[4]

غلاموں کے حقوق:

﴿9785-86﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کھانا اور کپڑا غلام کا حق ہے اور اُس پر اس قدر کام کا بوجھ نہ ڈالا جائے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔[5]

1... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ۴/۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷، دون قولہ: دینہ

2... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف... الخ، ص۲۳۲، حدیث: ۴۴۰

3... یعنی ابو القاسم محمد یا ابو القاسم احمد نام نہ رکھو، مگر یہ حکم پہلے تھا بعد میں اِس کی اجازت عطا فرمادی تھی۔ چنانچہ، مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت حضور کی حیات شریف میں تھی بعد وفات ہر طرح اجازت ہے خواہ حضور انور کا نام رکھے یا آپ کی کنیت یا دونوں جمع کردے کہ نام رکھے محمد، کنیت رکھے ابو القاسم، اس کے متعلق اور بہت سے قول ہیں یہ ہی قول قوی ہے جو ہم نے عرض کیا کہ یہ حکم حیات شریف میں تھا۔ (مرقات واشعہ) حضرت علی نے حضور کے بعد اپنے بیٹے کا نام محمد کنیت ابو القاسم رکھی جنہیں محمد ابن حنفیہ کہا جاتا ہے اور انہوں نے حضور سے پہلے پوچھا تھا کہ کیا میں آپ کے بعد اپنے کسی بیٹے کا نام محمد، کنیت ابو القاسم رکھ سکتا ہوں فرمایا تھا: ہاں۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۴۰۶)

4... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۴۲۸، حدیث: ۹۶۰۴

5... مسلم، کتاب الایمان، باب اطعام المملوک... الخ، ص۹۰۶، حدیث: ۱۶۶۲

﴿9787﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابلیس کا تخت سمندر کے اوپر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (جو لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں)، اس کے نزدیک اُن میں سب سے بڑے درجے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ فتنہ ڈالے۔[1]

﴿9788﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مریض کی عیادت کرنے گئے تو اسے تکیہ پر سجدہ کرتے دیکھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تکیہ لے کر پھینک دیا، اُس نے نماز کے لئے ایک لکڑی لے لی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُسے بھی اُٹھا کر پھینک دیا اور ارشاد فرمایا: اگر طاقت ہے تو سجدہ زمین پر کرو ورنہ اشارے سے پڑھو اور سجدوں میں رکوع سے زیادہ جھکو[2]۔[3]

﴿9789﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پیٹ کے بچے کا ذبح اس کی ماں کا ذبح ہے[4]۔[5]

سخاوت اور بخل کے درخت:

﴿9790﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ محبوبِ کبریا، صاحبِ جود و سخا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ...مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۸۶، حدیث: ۱۴۵۶۰

2 ... آج کل بعض نمازی حضرات کرسی کے آگے لگی ہوئی تختی پر سر رکھ کر سجدہ کرتے ہیں، ایسوں کی خدمت میں مدنی مشورہ ہے کہ وہ اس کے شرعی احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 34 صفحات پر مشتمل رسالہ "کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام" کا مکمل مطالعہ فرمالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نمازوں کی حفاظت کا سامان ہو گا۔

3 ...سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب الایماء بالرکوع والسجود، ۲/ ۴۳۴، حدیث: ۳۶۶۹

4 ... گائے یا بکری ذبح کی اور اس کے پیٹ میں بچہ نکلا اگر وہ زندہ ہے ذبح کر دیا جائے حلال ہو جائے گا اور مرا ہوا ہے تو حرام ہے اُس کی ماں کا ذبح کرنا اُس کے حلال ہونے کے لئے کافی نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۲۰ بحوالہ الدر المختار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۰۷) مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمارے امام اعظم قُدِّسَ سِرُّہٗ کے نزدیک اگر بچہ زندہ نکلا اور اُسے ذبح کر لیا گیا تو حلال ہے ورنہ حرام۔ امام صاحب فرماتے ہیں: اولاً تو یہ حدیث صحیح نہیں، اگر صحیح ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ پیٹ کے بچہ کا اس کی ماں کی ذبح کی طرح ہے یعنی جیسے اس کی ماں کو حلقوم ورگوں کو کاٹ کر ذبح کیا جاتا ہے ایسے ہی اس کے بچہ کو ذبح کیا جائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۵۳ ملتقطا)

5 ...ابو داود، کتاب الضحایا، باب ما جاء فی زکاۃ الجنین، ۳/ ۱۳۸، حدیث: ۲۸۲۸

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سخاوت جنت میں ایک درخت ہے اور اس شاخیں دنیا میں ہیں تو جس نے اس کی کسی شاخ کو تھام لیا یہ اسے جنت میں کھینچ لے گی اور بخل جہنم میں ایک درخت ہے اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں تو جس نے اس کی کسی شاخ کو پکڑ لیا یہ اسے جہنم میں کھینچ لے گی۔(1)

﴿9791﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کو قتل کرنے کے لئے بھیجا تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! میں آپ کے اِس حکم میں مضبوط سکے کی طرح عمل کر گزروں یا پھر مشاہدہ کرنے والے کی طرح ہو جاؤں کہ وہ وہ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا (یعنی یا تفتیش احوال کرلوں)؟ ارشاد فرمایا: مشاہدہ کرنے والا جو دیکھتا ہے وہ غائب نہیں دیکھتا۔(2)

﴿93-9792﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہزادۂ رسول حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ ماجدہ کے چچا زاد بھائی کے بارے میں کوئی نازیبا خبر ملی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے تلوار دے کر فرمایا: جاؤ اور اسے قتل کر دو۔ میں اس تک پہنچا تو وہ کھجور کے درخت پر تھا، مجھے دیکھ کر معاملہ سمجھ گیا اور اس نے جھک کر اپنا کپڑا اٹھا دیا، دیکھا تو اُس کا عضوِ تناسُل کٹا ہوا تھا لہٰذا میں نے اُس کے قتل کا ارادہ ترک کر دیا اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر صورتِ حال عرض کی تو ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا مشاہدہ کرنے والا جو دیکھتا ہے وہ غائب نہیں دیکھتا۔(3)

دودھ پلانے اور چھڑانے والی:

﴿9794﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی غیب دان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم حکومت کی حرص کرو گے جبکہ یہ قیامت کے دن حسرت و شرمندگی ہوگی۔ دودھ پلانے والی (یعنی رعایا کو حقوق دینے والی حکومت) اچھی اور دودھ چُھڑانے والی (یعنی رعایا کو محروم کرنے والی حکومت) بُری ہے۔(4)

1... شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/ ۴۳۴، حدیث: ۱۰۸۷۵، جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ

2... مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۱۸۰، حدیث: ۶۲۸، بتغیر

3... مسند البزار، مسند علی بن ابی طالب، ۲/ ۲۳۷، حدیث: ۶۳۴. مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۱۸۰، حدیث: ۶۲۸

4... نسائی، کتاب آداب القضاة، باب النھی عن مسالة الامارة، ص ۸۵۲، حدیث: ۵۳۹۵

﴿9795-96﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اس میں یہ پروا نہیں کرے گا کہ اس نے مال کہاں سے حاصل کیا، حلال سے یا حرام سے؟[1]

مسجد میں جنازہ نہ پڑھا جائے:

﴿9797﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی اس کے لئے کچھ (اجر) نہیں۔[2]

﴿9798﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ ٹیک لگائے ایک ٹانگ شریف دوسری پر رکھے ہوئے تھے۔[3]

پاکیزگی اور رضائے الٰہی کا ذریعہ:

﴿9799-9800﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسواک میں منہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہے۔[4]

﴿9801﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، شَفِیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دھوکے والی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے۔[5]

نمازِ فجر کا افضل وقت:

﴿9802﴾... حضرت سیِّدُنا رافع بن خدیج رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نمازِ فجر اُجالے میں ادا کرو کیونکہ اس وقت اَجر زیادہ ہے۔[6]

1... بخاری، کتاب البیوع، باب قول اللہ تعالی یا ایھا الذین اٰمنوا... الخ، ۲/ ۱۴، حدیث: ۲۰۸۳

2... ابو داود، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد، ۳/ ۲۷۸، حدیث: ۳۱۹۱

3... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب قول الاستلقاء فی المسجد، ۱/ ۱۷۹، حدیث: ۴۷۵، "متکئا" بدلہ "مستلقیا"

4... نسائی، کتاب الطھارۃ، باب الترغیب فی السواک، ص ۱۰، حدیث: ۵

5... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۵۱۶، حدیث: ۶۳۱۵

6... معجم کبیر، ۴/ ۲۵۱، حدیث: ۴۲۹۳

﴿9803﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو والد ماجد حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کا ذکر حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے عورت سے رجوع کرنے کا حکم دو پھر وہ اسے پاکی یا حمل کی حالت میں طلاق دے۔[1]

﴿9804﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: باہم قطع تعلقی نہ کرو، ایک دوسرے کی مخالفت نہ کرو، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو، مومن سے قطع کلامی کی حد تین دن ہے، پھر اگر وہ ایک دوسرے سے بات کرلیں تو ٹھیک، ورنہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے یہاں تک وہ کلام کرلیں۔[2]

میت کی حرمت:

﴿9805﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مردے کی ہڈی توڑنا گویا زندگی میں اس کی ہڈی توڑنا ہے۔[3]

﴿9806﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کنوئیں کا زائد پانی روکنے سے منع فرمایا ہے۔[4]

بیویوں کا ایک حق:

﴿9807﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے نکاح فرمایا تو ان کے پاس تین دن قیام کیا اور فرمایا: تم اپنے شوہر کی نظروں سے اُتری نہیں ہو، تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن قیام کرلیتا ہوں اور اگر میں تمہارے پاس سات دن رہا تو دیگر

1... مسلم، کتاب الطلاق، باب تحریم الطلاق... الخ، ص۷۷۶، حدیث: ۱۴۷۱

2... الکامل لابن عدی، ۵/۲۵۹، رقم: ۹۷۹، عبد اللہ بن عبد العزیز

3... ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی الحفار یجد العظم، ۳/۲۸۵، حدیث: ۳۲۰۷

4... تاریخ بغداد، ۱۰/۳۴۸، رقم: ۵۴۹۴، عبید اللہ بن ثابت

ازواج کے پاس بھی سات سات دن قیام کروں گا۔[1]

نابالغ بچے کا حج:

﴿9808﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے پالکی سے اپنے بچے کو اوپر اٹھا کر بارگاہِ رسالت میں عرض کی: کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں اور تجھے بھی اس کا ثواب ملے گا۔[2]

﴿9809﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے میرے لئے وسیلہ (جنت کا اعلیٰ ترین درجہ) طلب کرے گا میں بروزِ قیامت اس کی شفاعت کروں گا۔[3]

حصولِ علم کے غلط مقاصد:

﴿9810﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے علما سے مقابلہ کرنے، جاہلوں سے جھگڑا کرنے یا لوگوں کا مال کھانے کے لئے علم حاصل کیا تو آگ اس کے زیادہ لائق ہے۔[4]

﴿9811﴾... حضرت سیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور میں نے اُس سے نکاح کر لیا (تاکہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے) اور اُس نے مجھے حکم دیا تھا نہ میں نے اُسے بتایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: نہیں (یعنی حلالے کی نیت سے نکاح نہ کیا جائے) کہ نکاح تو رغبت (و گھر بسانے) کے لئے ہوتا ہے پھر اگر عورت راضی ہو تو ٹھہری رہے اور اگر راضی نہ ہو تو طلاق لے لے، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہد مبارک میں ہم

---

1. ...مسلم، کتاب الرضاع، باب قدر ما یستحقہ... الخ، ص۷۶۹، حدیث: ۱۴۶۰
2. ...مسلم، کتاب الحج، باب صحۃ الحج الصبی... الخ، ص۶۹۷، حدیث: ۱۳۳۶
3. ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب ما ذکر فیمن سأل الوسیلۃ، ۷/ ۹۶، حدیث: ۱
4. ...ابن ماجہ، المقدمۃ، باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ، ۱/ ۱۶۹، حدیث: ۲۶۰، بتغیرٍ، عن ابی ہریرۃ

اسے (یعنی حلالے کی نیت سے نکاح کرنے کو) زنا شمار کیا کرتے تھے[1][2]۔

﴿9812﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طوافِ زیارت کو رات تک مُؤَخَّر فرمایا۔[3]

جھانکنے کی ممانعت:

﴿9813﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے کاشانۂ اقدس میں تشریف فرما تھے اور اپنی داڑھی شریف میں کنگھی کر رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر سوراخ سے اندر جھانکا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کی جانب توجہ کی تو فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اندر دیکھ رہے ہو تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا۔ اجازت لینے کا حکم آنکھ ہی کی وجہ سے ہے۔[4]

﴿9814﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کوئی "نذر" نہیں اور اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے۔[5]

﴿9815﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قربانی کے لئے سو اونٹ لے کر آئے، ان میں ابو جہل کا اونٹ بھی تھا جس کی ناک میں سونے کا حلقہ تھا (یہ اونٹ غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں حاصل ہوا تھا)۔[6]

1... "نکاح بِشَرْطِ التَّحْلِیْل (حلالہ کی شرط کے ساتھ نکاح) جس کے بارے میں حدیث میں لعنت آئی وہ یہ ہے کہ عقدِ نکاح یعنی ایجاب و قبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہ تحریمی ہے زوجِ اوّل و ثانی (پہلا شوہر جس نے طلاق دی اور دوسرا جس سے نکاح کیا) اور عورت تینوں گنہگار ہوں گے مگر عورت اِس نکاح سے بھی بشرائطِ حلالہ شوہرِ اوّل کے لیے حلال ہو جائیگی۔ اور شرط باطل ہے۔ اور شوہرِ ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں۔ اور اگر عقد میں شرط نہ ہو اگرچہ نیت میں ہو تو کراہت اصلاً نہیں بلکہ اگر نیت خیر ہو تو مستحقِ اجر ہے۔" (بہارِ شریعت، حصہ ۸، ۲/ ۱۸۰)

2... معجم اوسط، ۴/ ۳۶۱، حدیث ۶۲۴۶، بتغیر قلیل

3... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب زیارۃ البیت، ۳/ ۴۸۸، حدیث: ۳۰۵۹

4... ترمذی، کتاب الاستئذان، باب من اطلع فی دار قوم بغیر اذنھم، ۴/ ۳۲۵، حدیث: ۲۷۱۸، لحیتہ بدلہ رأسہ

5... مسند امام احمد، حدیث عمران بن حصین، ۷/ ۲۲۵، حدیث: ۲۰۰۰۵

6... ابن ماجہ، المناسک، باب حجۃ رسول اللہ، ۳/ ۵۰۳، حدیث: ۳۰۷۶

﴿9816﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ارقم بن ابو ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو صدقات پر عامل مقرر کیا تو انہوں نے حضرت ابو رافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنا معاون بنانا چاہا لہٰذا وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو رافع! صدقہ محمد اور آلِ محمد پر حرام ہے اور کسی قوم کا غلام انہیں میں سے ہوتا ہے۔[1]

دودھ کے رشتہ کی حرمت:

﴿9817﴾... حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، کیا تمہیں نہیں معلوم کہ جو نسب سے حرام ہوتا ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔[2]

مجاہد کی شان:

﴿9818﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین، دکھی دلوں کے چین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے فرشتے) بنی آدم کے تمام اعمال شمار کرلیتے ہیں مگر راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کی نیکیاں شمار نہیں کرسکتے کیونکہ جو فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا فرمائے ہیں وہ ایک ادنیٰ مجاہد کی نیکیاں شمار کرنے کے علم سے بھی عاجز ہیں۔[3]

حاجی کو زادِ راہ دینے کا ثواب:

﴿20-9819﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن خالد جُہَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے غازی یا حاجی کو زادِ راہ دیا یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال کی یا روزے دار کو افطار کروایا تو اس کے لئے اسی کی مثل اجر ہے اور اس کے اجر سے کوئی کمی نہیں

1... مسند امام احمد، حدیث ابی رافع، ۹/ ۲۲۸، حدیث: ۲۳۹۲۴

2... مسلم، کتاب الرضاع، باب تحریم الرضاعۃ من ماء الفحل، ص۷۶۹، ۷۷۰، حدیث: ۱۴۴۵، دون قولہ: اوما علمت

3... جمع الجوامع، حرف الجیم، ۴/ ۱۷۷، حدیث: ۱۱۰۵۷

کی جائے گی۔[1]

﴿9821﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن خالد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے داتا، غریبوں کے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مومن کو ظلماً قتل کرے تو اُس کے وُرثا کو قصاص کا اختیار ہے، تمام مومن اسی پر قائم رہیں تو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے حلال نہیں ہے کہ قاتل کو پناہ دے یا اس کی مدد کرے پس جس نے اسے پناہ دی یا اس کی مدد کی تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول ہو گا نہ کوئی نفل۔[2]

﴿9822﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چپٹانے لگے۔

(پ۸، الاعراف: ۲۲)

کی تفسیر میں فرمایا: وہ انجیر کے درخت کے پتے تھے۔

نہروان کا قصہ:

﴿9823﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن قَیس ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں نہروان کے دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ساتھ تھا، آپ نے فرمایا: ذوالثدیہ (پستان نما ہاتھ والے خارجیوں کے پیشوا) کو ڈھونڈو۔ لوگوں نے اسے ڈھونڈا مگر وہ نہ ملا تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگا، آپ نے پھر فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے جھوٹ کہا نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا، اُسے پھر تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں: اِس بار ہم نے اُسے پانی کے ایک نالے (یا کہا:) ایک چھوٹی نہر میں پالیا، جب اسے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لایا گیا تو آپ سجدۂ شکر بجالائے۔

﴿9824﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: گویا میں حضور نبی پاک، صاحبِ

1... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب الصیام، باب ثواب من فطر صائما، ۲/۲۵۶، حدیث: ۳۳۳۰

2... مصنف عبد الرزاق، کتاب العقول، باب عمد السلاح، ۹/۱۸۱، حدیث: ۱۷۵۰۳، مسند الشافعی، ومن کتاب جراح العمد، ص ۱۹۸

لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ حالتِ احرام میں تھے[1]۔[2]

﴿9825﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین، دکھی دلوں کے چین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی دی تو اسے مصیبت زدہ کے برابر ثواب ملے گا۔[3]

500سال پہلے جنت میں:

﴿9826﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: غریبوں کے غمگسار آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غریب مومن مالدار مومنوں سے آدھا دن پہلے جنت میں چلے جائیں گے اور یہ پانچ سو سال کی مدت ہے[4]۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم صبح کا کھانا کھالو تو کیا تمہارے پاس رات کا کھانا ہوتا ہے اور رات کا کھا کر صبح کے لئے کچھ ہوتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے نہیں ہو۔ پھر دوسرے شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے وہ سنا جو ہم نے اس شخص سے کہا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس ان پہنے ہوئے کپڑوں کے علاوہ ستر چھپانے کے لئے کوئی کپڑا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تم ان میں سے نہیں ہو۔ پھر ایک اور شخص عرض گزار ہوا: یا رسولَ اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے وہ باتیں سنیں جو تم سے پہلے میں نے ان دو سے فرمائی ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: جب تم قرض لینا چاہتے ہو تو کیا تمہیں قرض مل

1... احرام باندھتے وقت جو خوشبو حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم استعمال کرتے تھے وہ بعینہٖ آپ کی مانگ شریف میں بعدِ احرام بھی باقی رہتی تھی گویا میں تصوّر میں اب بھی اسے دیکھ رہی ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بحالتِ احرام خوشبو لگانا حرام ہے مگر احرام سے پہلے کی خوشبو کا بقا جائز ہے خواہ خوشبو کا جرم باقی رہے یا اثر، یہ ہی امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مذہب ہے اور یہ حدیث امام اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی دلیل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/۱۰۲)

2... مسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام، ص۶۰۸، حدیث: ۱۱۹۰

3... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۲/۳۳۸، حدیث: 1075

4... ابن ماجہ، الزھد، باب منزلۃ الفقراء، ۴/ ۴۳۲، حدیث: ۴۱۲۲

جاتا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تم ان میں سے نہیں۔ پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: تم سے پہلے ہم نے جو باتیں ان تینوں سے فرمائی ہیں کیا وہ تم نے سن لیں؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: کیا تم اتنا کمانے پر قادر ہو جو تمہاری محتاجی دور کر دے؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تم ان میں سے نہیں۔ پھر پانچویں صاحب کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسولَ اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے وہ سنا جو میں نے ان سب سے فرمایا؟ عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: کیا تم صبح و شام اپنے رب تعالیٰ سے راضی ہوتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تم ان میں سے ہو۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں وہ لوگ مؤمنوں کے سردار ہوں گے جو صبح کو کھائیں تو رات کا کھانا میسر نہ ہو اور رات کو کھائیں تو صبح کے لئے کچھ نہ ہو، اگر وہ قرض لینا چاہیں تو نہ ملے، جن کے پاس ستر چھپانے کے علاوہ کوئی اضافی کپڑا نہ ہو اور وہ اپنی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لئے کمانے پر قادر نہ ہوں مگر اس کے باوجود وہ صبح و شام اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے راضی ہوں۔ (انہی کے متعلق ارشاد ربّانی ہے:)

فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًاؕ﴿۶۹﴾ (پ۵، النسآء: ۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔[1]

﴿9827﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ازواج کے پاس باری باری تشریف لے جاتے اور سب سے فراغت کے بعد ایک ہی غسل فرماتے۔[2]

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حیا:

﴿9828﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے کبھی بھی حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ستر نہیں دیکھا (کیونکہ کبھی ظاہر نہ فرمایا)۔[3]

1... کتاب صفة الجنة للمقدسی، ۱/۴۶، حدیث: ۱۶۸، شاملہ

2... الکامل لابن عدی، ۸/۴۸۸، رقم: ۲۰۶۶، یوسف بن اسباط

3... معجم اوسط، ۱/۵۹۷، حدیث: ۲۱۹۷

﴿9829﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آزاد کیا اور اس آزادی کو ان کا مہر بنادیا[1]۔[2]

﴿9830﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے[3]۔[4]

﴿9831﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: تقدیر لکھی جاچکی، قلم خشک ہوگیا اور جو امور پیش آنے ہیں وہ ایک کتاب میں پہلے سے لکھے ہوئے ہیں۔

جنت میں اُمّت محمدیہ کی تعداد:

﴿9832﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت طیبہ:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۴۰﴾ (پ۲۷، الواقعة: ۳۹، ۴۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ۔

نازل ہوئی تو سرکارِ دوعالَم، رَسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اہلِ جنت کا چوتھائی حصہ ہو، تم اہلِ جنت کا تہائی حصہ ہو، تم اہلِ جنت کا نصف حصہ ہو، تم اہلِ جنت کا دو تہائی حصہ ہو۔[5]

---

1 ... یعنی بجز آزادی کے اور کوئی مہر انہیں نہ دیا، یہ یا تو حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی خصوصیات سے ہے کہ آپ پر ازواج کا نہ مہر واجب ہے نہ باری مقرر کرنا لازم، ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَ تُؤْوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ الایة" (پ۲۲، الاحزاب: ۵۱)۔ یا یہ مطلب ہے کہ مہر معجل یعنی نکاح کا چڑھاوا کچھ نہ دیا۔ یا یہ مطلب ہے کہ نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ فرمایا بعد میں مہر مثل دیا جیسا کہ اب بھی یہ ہی حکم ہے ورنہ عورت کا آزاد کرنا مہر نہیں بن سکتا، مہر مال ہونا چاہیے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: "اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ (پ۵، النسآء: ۲۴)" لہٰذا یہ حدیث نہ تو قرآنِ کریم کے خلاف ہے نہ مذہبِ آئمہ کے خلاف۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۷۳)

2 ... بخاری، کتاب النکاح، باب من جعل عتق الامة، ۳/۴۲۷، حدیث: ۵۰۸۶

3 ... امام ابنِ حجر عسقلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: یعنی ایسی کمائی جو وہ بدکاری کے ذریعے کرے ورنہ جائز کاموں کی کمائی جائز ہے اور اس کی وضاحت دیگر روایات سے ہوتی جہاں یہ الفاظ بھی وارد ہیں: حَتّٰی یَعْلَمَ مِنْ اَیْنَ ھُوَ یعنی یہاں تک کہ پتا چل جائے کہ وہ کمائی کہاں سے ہے۔ (فتح الباری، ۵/۳۶۵)

4 ... معجم اوسط، ۶/۷۵، حدیث ۸۰۵۲

5 ... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرة، ۳/۳۴۴، حدیث: ۹۰۹۱

تفسیر قرطبی، پ۲۷، سورۃ الواقعة، تحت الآیة: ۱۳، ۱۷/۱۴۷، دون قوله: ثلثا اهل الجنة

غیبی خبریں:

﴿9833﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، اُس وقت حضور نبی مکرم، شَفِیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 40افراد کے ہمراہ چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہیں فتح دی جائے گی، تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں غنیمتیں دی جائیں گی لہٰذا تم میں سے جو یہ پائے اسے چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے، بھلائی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے اور جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[1]

اپنی قوم کی ناحق مدد کرنے والے کی مثال:

﴿9834﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس کی مثال اس اونٹ جیسی ہے جو کنویں میں گر جائے اور اسے دُم پکڑ کر نکالا جائے۔[2]

﴿9835﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن شداد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”جس شے کو آگ نے چھوا اُسے کھانے کے بعد وضو کیا جائے۔“ مروان نے کہا: ہم کسی سے کیوں پوچھیں جبکہ ہمارے درمیان رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواج اور ہماری مائیں موجود ہیں؟ پھر مروان نے مجھے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس بھیجا، میں نے یہ بات ان سے پوچھی تو انہوں نے فرمایا: ”میرے پاس رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باوضو تشریف لائے، میں نے ہڈی والا بھنا ہوا بازو کا گوشت پیش کیا تو آپ نے اس میں سے کچھ کھایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور وضو نہ کیا[3]۔“[4]

1... ترمذی، کتاب الفتن، باب: ۷۰، ۴/ ۱۱۳، حدیث: ۲۲۷۴، مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۶۱، حدیث: ۳۸۰۱

2... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۶۱، حدیث: ۳۸۰۱

3... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 253** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: نہ وضو شرعی نہ لغوی یعنی ہاتھ دھونا بلکہ ہاتھ پونچھے بھی نہیں تاکہ معلوم ہو کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا یا پونچھنا فرض یا واجب نہیں، سنت ہے جس کے کرنے پر ثواب، نہ کرنے پر گناہ نہیں۔

4... مصنف عبد الرزاق، کتاب الطہارۃ، باب من قال لا یتوضا، ۱/ ۱۳۰، حدیث: ۶۴۴

غنیمتوں کے مالک:

﴿9836﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبِیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدر کے دن ارشاد فرمایا: "جس نے کسی کافر کو قتل کیا اس کے لئے اتنا اتنا مالِ غنیمت ہے اور جس نے کسی کافر کو قیدی بنایا اس کے لئے اتنا اتنا مال غنیمت ہے۔" تو مسلمانوں نے 70 کافر قتل کئے اور 70 ہی قیدی بنائے۔ حضرت ابو یَسَر بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دو قیدیوں کو لے کر آئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ! آپ نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ "جس نے کسی کافر کو قتل کیا اس کے لئے اتنا اتنا مالِ غنیمت ہے اور جس نے کسی کافر کو قیدی بنایا اس کے لئے اتنا اتنا مالِ غنیمت ہے۔" اور میں دو قیدی لے کر آیا ہوں۔ حضرت سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ! ہمیں ثواب سے بے رغبتی نے روکا نہ ہی دشمن کے ڈرنے بلکہ ہم یہاں اس لئے ٹھہرے کہ کہیں مشرکین آپ کو نقصان نہ پہنچائیں، اگر آپ نے ان لوگوں کو دیا تو یہاں ٹھہرنے والوں کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔ یوں ایک گروہ کچھ کہنے لگا اور دوسرا کچھ اور کہنے لگا۔ اس پر یہ آیتِ مقدسہ نازل ہوئی:

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪ (پ۹، الانفال: ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ و رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل (صلح صفائی) رکھو۔

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہ آیت نازل ہونے پر لوگوں نے مالِ غنیمت رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دیا۔ پھر یہ آیت طیبہ نازل ہوئی:

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ (پ۱۰، الانفال: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول (کا ہے)۔[1]

﴿9837﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔[2]

1... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجهاد، باب ذکر الخمس و سهم ذی القربی، ۱۶۲/۵، حدیث: ۹۵۴۶

2... ابو داود، کتاب الخاتم، باب ماجاء فی التختم فی الیمین او الیسار، ۱۲۳/۴، حدیث: ۴۲۲۶، عن ابو سلمة

﴿9838﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جنت اوپر والے ساتویں آسمان میں ہے۔ پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ﴿۱۸﴾ (پ۳۰، المطففین: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نیکوں کی لکھت سب سے اونچے محل عِلِّیِّین میں ہے۔[1]

﴿9839﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تلبیہ پڑھتے ہوئے دو جمروں کے پاس رُکے۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو گالی دینے والا لعنتی ہے:

﴿9840﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، دکھی دلوں کے چین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی لعنت ہے۔[2]

﴿9841﴾... حضرت سیِّدُنا طلق بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: انہوں نے یا کسی اور نے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مسئلہ پوچھا کہ کیا آلۂ تناسُل کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: وہ بھی تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔[3]

﴿9842﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرفہ کے دن زیادہ تر یہ دعا فرماتے: "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ہے بادشاہی اور تمام تعریفیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔"[4]

﴿9843﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوف

1... البعث والنشور للبیہقی، باب ما جاء فی موضع الجنۃ وموضع النار، ص ۲۶۵، حدیث: ۴۵۵

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما ذکر فی الکف عن اصحاب النبی، ۷/ ۵۵۰، حدیث: ۱۶

3... مسند امام احمد، حدیث طلق بن علی، ۵/ ۴۹۳، حدیث: ۱۶۲۸۶

4... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ۲/ ۶۶۲، حدیث: ۶۹۷۹

رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اذان سنے اس پر جمعہ واجب ہے۔[1]

بعض محمد نامی راویوں کا تذکرہ:

سَیِّدُنا امام ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ''محمد'' نام کے کئی حضرات سے مُسْنَد، مُرسَل اور موقوف روایات کی ہیں، ہم یہاں اُن کی روایات ذکر کئے بغیر فقط ان کے اسمائے گرامی بیان کرنے پر اکتفا کریں گے، کوفہ سے تعلق رکھنے والے راوی یہ ہیں: ابو عاصم محمد بن ابو ایوب ثَقَفی، محمد بن اسماعیل بن راشد سُلَمی، ابو جابر محمد بن عُبَید کِندی، ابو سہل محمد بن سالم ہمدانی، محمد بن صُبَیح سَمَّاک، محمد بن عبدُ اللہ بَکَّاء، محمد بن ابان جُعفی۔ جو راوی کوفہ کے علاوہ ہیں وہ یہ ہیں: محمد بن سائب بن بَرَکہ مکی، ابو جعفر محمد بن مسلم بن مہران مُؤَذِّن، ابو رجا محمد بن سیف بصری، محمد بن واسع بن صُبَیح، محمد بن راشد مَکْحولی، محمد بن عون خُراسانی رَحِمَہُمُ اللہ۔

﴿9844﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔

تو اس سے حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دلوں میں ایسی بات داخل ہوگئی جو پہلے کسی شے سے داخل نہ ہوئی تھی تو کریم آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ کہو: ''سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا یعنی ہم نے سنا، اطاعت کی اور تسلیم کیا۔'' پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے دلوں میں ایمان بھر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ۫ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۫ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا٘ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ(۲۸۵) لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ

ترجمۂ کنز الایمان: رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس

[1]... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب من تجب علیہ الجمعۃ، ۱/ ۳۹۴، حدیث: ۱۰۵۶

وَعَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ (پ٣، البقرة: ٢٨٥، ٢٨٦)

کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں۔

اہلِ ایمان کی اس دعا پر باری تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ایسا کر دیا۔ انہوں نے پھر دعا کی:

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ (پ٣، البقرة: ٢٨٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار (طاقت) نہ ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایسا کر دیا۔[1]

اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام:

﴿9845﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور سیِّد عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، وہ ایک ایسی قبا پہنے ہوئے تھے جسے انہوں نے کانٹوں کے ذریعے اپنے سینے پر روکا ہوا تھا، اتنے میں حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے سلام پیش کیا اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں کہ ابو بکر صدیق نے ایسی قبا پہن رکھی ہے جسے انہوں نے کانٹوں سے اپنے سینے پر اٹکایا ہوا ہے؟ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل! انہوں نے فتح سے پہلے اپنا تمام مال مجھ پر خرچ کر دیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے سلام پہنچایئے اور فرمایئے: تمہارا رب تم سے پوچھتا ہے کہ اس فقر و غربت میں مجھ سے راضی ہو یا ناخوش؟ چنانچہ آپ نے حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! یہ حضرت جبریل ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارا رب پوچھتا ہے: کیا اس فقر میں تم مجھ سے راضی ہو یا ناخوش؟ تو آپ نے روتے ہوئے عرض کی: کیا میں اپنے رب تعالیٰ سے ناخوش ہو سکتا ہوں؟ میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔[2]

1... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان انہ سبحانہ وتعالی لم یکلف الا مایطاق، ص٧٨، حدیث: ١٢٦، بتغیر قلیل

2... تاریخ بغداد، ٢/١٠٥، رقم: ٤٩٩، محمد بن بابشاذ

عام لوگوں کو شفاعت کا حکم:

﴿9846﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص سے فرمایا جائے گا: ”اُٹھ اور شفاعت کر۔“ تو وہ اپنے سارے قبیلے کی شفاعت کرے گا۔ ایک شخص سے کہا جائے گا: ”اٹھ اور شفاعت کر۔“ تو وہ اپنے سارے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔ یوں ہی ایک شخص سے کہا جائے گا: ” اٹھ اور شفاعت کر۔“ تو وہ اپنے عمل کے مطابق ایک یا دو افراد کی شفاعت کرے گا۔(1)

﴿9847﴾... حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم میدانِ عرفات سے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ نکل کر اس گھاٹی سے گزرے جہاں اُمرا قیام کرتے ہیں۔ وہاں آپ نے درمیانی وضو کیا تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نماز ادا کر لیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: نماز آگے پڑھیں گے۔ پھر جب مُزدَلِفَہ پہنچے تو اقامت کے بعد نمازِ مغرب پڑھائی (پھر لوگوں نے اپنی سواریاں بٹھائیں) ابھی آخری لوگوں نے کجاوے نہ اُتارے تھے کہ اقامت ہوگئی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عشاء کی نماز پڑھائی۔(2)

دو آیتوں کی تفسیرِ نبوی:

﴿9848﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے اِس فرمان:

وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ(۹۷) (پ۴، اٰل عمران: ۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

کی تفسیر میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یعنی وہ جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور قیامت کے دن کا منکر ہو۔(3)

﴿9849﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ

(1)... الاحادیث المختارۃ، ۱۳/ ۱۳۳، حدیث: ۲۱۵، آدم بن علی العجلی

(2)... بخاری، کتاب الوضوء، باب اسباغ الوضوء، ۱/ ۷۲، حدیث: ۱۳۹، بتغیر

(3)... تفسیر الطبری، پ۳، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۹۷، ۳/ ۳۶۹، حدیث: ۷۵۱۵

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِس آیت طیبہ:

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا (پ۴،اٰل عمران:۹۷) ترجمۂ کنزالایمان: جو اس تک چل سکے۔

کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: "چل سکنے" سے مراد توشہ اور سواری ہے۔[1]

﴿9850﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی مکرم، شَفِیْعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک جنازہ کے پاس سے گزرے جس کی لوگوں نے تعریف کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: "واجب ہوگئی۔" اور ایک دوسرے جنازہ کے پاس سے گزرے جس کی لوگوں نے برائی کی تو ارشاد فرمایا: "واجب ہوگئی۔" لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا واجب ہوگئی؟ ارشاد فرمایا: (جس کی تم نے تعریف کی اُس پر جنت اور جس کی برائی کی اُس پر جہنم واجب ہوگئی کیونکہ) تم ایک دوسرے پر گواہ ہو۔[2]

﴿9851﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میزان میں حُسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہوگا۔[3]

قرض کی واپسی پر دعا دیجئے:

﴿9852﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے 30 یا 40 ہزار درہم اُدھار طلب فرمائے پھر جب واپسی ہوئی تو رقم لوٹاتے ہوئے فرمایا: یہ لے لو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے، تیرے گھر والوں اور مال میں برکت عطا فرمائے، تیرا بدلہ پوری رقم کی ادائیگی اور تعریف ہے۔[4]

﴿9853﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذُوالحُلَیْفَہ میں عصر کی دو رکعتیں (قصر) پڑھیں۔[5]

1... تفسیر الطبری، پ۳، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۹۷، ۳/ ۳۶۴، حدیث: ۷۴۸۲، ۷۴۸۳

2... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۴۹۵، حدیث: ۱۰۰۲۰

3... ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/ ۳۳۲، حدیث: ۴۷۹۹

4... ابن ماجہ، الصدقات، باب حسن القضاء، ۳/ ۱۴۹، حدیث: ۲۴۲۴

5... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ المسافرین وقصرھا، ص۳۴۹، حدیث: ۶۹۰

درخت کی بارگاہِ رسالت میں حاضری:

﴿9854﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اُس وقت حضور جانِ عالَم، مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رنجیدہ بیٹھے تھے کیونکہ مَکۂ مکرمہ کے کچھ لوگوں نے آپ کو پتھر مارے تھے۔ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: آپ چاہیں تو کوئی نشانی دکھاؤں۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے گھاٹی کی دوسری جانب موجود ایک درخت کو دیکھ کر عرض کی: آپ اس درخت کو بلائیے۔ حضور نبی دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے بلایا تو وہ چلتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ نے اُس سے فرمایا: واپس چلا جا۔ تو وہ اپنی جگہ واپس لوٹ گیا۔[1]

درودِ ابراہیمی کی تعلیم:

﴿9855﴾... حضرت سیِّدُنا کعب بن عُجْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیتِ طیبہ:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

نازل ہوئی تو ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم نے جان لیا، آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ یوں پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر درود بھیجا بے شک تو حمد اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے

---

[1] ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۴/۳۷۲، حدیث: ۴۰۲۸

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَام پر برکت نازل فرمائی بے شک تو حمد اور بزرگی والا ہے۔[1]

حجرِ اسود سے محبت:

﴿9856﴾... حضرت سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اس سے لپٹ گئے اور فرمایا: میں نے رسولِ پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہے کہ وہ تجھے بہت چاہتے تھے۔[2]

﴿9857﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔[3]

﴿9858﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا جیسے شرک کے ساتھ کوئی عمل نفع نہیں دیتا۔[4]

مسکین کون؟

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقموں کے لئے دربدر پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس ضرورت پوری کرنے کے لئے کچھ نہ ہو، وہ لوگوں سے سوال کرنے میں شرمائے اور اُس کی حالت کا بھی پتا نہ چلے کہ اس پر صدقہ کیا جا سکے۔[5]

ہر دن صدقہ لازم ہے:

﴿9859﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ الاَصفیا، شاہِ جود و سخا صَلَّی

1... معجم کبیر، ۱۹/۱۳۱، حدیث: ۲۸۷

2... مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقبیل الحجر، ص ۶۶۲، حدیث: ۱۲۷۱

3... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب المسح علی الناصیۃ، ص ۱۶۰، حدیث: ۲۷۵، عن بلال

4... جمع الجوامع، حرف اللام الف، ۹/۳۴، حدیث: ۲۶۹۹۴

5... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب قول اللّٰہ: لا یسالون الناس الحافا، ۱/۴۹۸، حدیث: ۱۴۷۶، عن ابی ہریرۃ

مسلم، کتاب الزکاۃ، باب المسکین الذی لا یجد غنی، ص ۵۱۷، حدیث: ۱۰۳۹، عن ابی ہریرۃ

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"ہر مسلمان پر روزانہ صدقہ کرنا لازم ہے۔"ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون کر سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا مسلمان کو سلام کرنا صدقہ ہے، تمہارا مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے، تمہارا کسی جنازے کی نماز پڑھنا صدقہ ہے، تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا صدقہ ہے اور تمہارا کسی کا ہاتھ بٹانا صدقہ ہے۔[1]

﴿9860﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی سختی کے سبب کافر منہ تک اپنے پسینے میں ڈوبا ہوگا حتّٰی کہ کہے گا: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس سے نجات دے، چاہے جہنم میں ڈال دے۔[2]

﴿9861﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا:"قَالَ رَسُوْلُ اللہ یعنی رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا" اتنا ہی کہا تھا کہ ان کا چہرہ متغیر ہوگیا، دوبارہ اتنا ہی کہا یا اس کے مثل کہہ سکے۔[3]

بھوک برداشت کرنے کا ثواب:

﴿9862﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے؟ ارشاد فرمایا: ابو ہریرہ! بھوک کی وجہ سے۔ فرماتے ہیں: یہ سن کر میں رونے لگا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رو مت کیونکہ بھوکا رہنے والے کو روزِ محشر کی سختی نہیں پہنچے گی جبکہ اُس نے دنیا میں ثواب کی توقع پر صبر کیا ہو۔[4]

﴿9863﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1... تاریخ بغداد، ٩/ ١٠٦، رقم: ٤٦٩٨، سعید بن نفیس

2... معجم اوسط، ٦/ ٣١٢، حدیث ٨٨٨١

3... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ٢/ ٣٣، حدیث: ٣٦٧٠، عن ابی عبد الرحمن

4... شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ٧/ ٣١٤، حدیث: ١٠٤٢٥، تاریخ بغداد، ٣/ ٣٧٣، رقم: ١٥٠٣، محمد بن الفضل بن العباس

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُمرا کے تحائف دھوکا ہیں۔[1]

﴿9864﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور سرورِ ذیشان، مالکِ کون ومکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ڈھال چرانے پر چور کے ہاتھ کٹوائے جس کی قیمت تین درہم تھی[2]۔[3]

کتوں کو مارنے کا حکم:

﴿9865﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا ہے[4]۔[5]

قاتل اور معاوِن کی سزا:

﴿9866﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص نے کسی کو قتل کیا اور دوسرے نے اُسے پکڑا ہوا تھا تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید میں ڈالا جائے گا۔[6]

﴿9867﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات

---

1 ...معجم اوسط، ۳/۴۰۹، حدیث: ۴۹۶۹

2 ... مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 302** پر اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس میں اختلاف ہے کہ کتنے مال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے۔ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نزدیک تین درہم کا مال چرانے پر ہاتھ کٹے گا ان کی دلیل یہ حدیث ہے، ہمارے امام اعظم (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کے نزدیک پورے دینار کی قیمت کا مال چرانے پر ہاتھ کٹے گا امام اعظم قُدِّسَ سِرُّہٗ کی دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت عبد اللہ ابن مسعود (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے مرفوعًا اور موقوفًا دونوں طرح مروی ہے کہ لَایُقْطَعُ اِلَّافِیْ دِیْنَارٍ یعنی چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا مگر ایک دینار میں، امام اعظم کے ہاں دینار دس درہم کا ہے لہٰذا دس درہم کی قیمت کے مال کی چوری پر چور کا ہاتھ کٹے گا۔

3 ...مسلم، کتاب الحدود، باب حد السرقۃ ونصابھا، ص۹۲۶، حدیث: ۱۶۸۶

4 ...اب حکم یہ ہے کہ بے ضرر کتوں کے قتل کا حکم منسوخ ہے خواہ کالے ہوں یا کچھ اور، اور ضرر والے خصوصًا دیوانے کتے کا قتل ضروری ہے اور بلا ضرورت کتا پالنا منع ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۶۵۸)

5 ...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب... الخ، ۲/۴۰۹، حدیث: ۳۳۲۳

6 ...دار قطنی، کتاب الحدود، ۳/۱۶۷، حدیث: ۳۲۴۳

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جنتی جنت کے لئے اور جہنمی جہنم کے لئے ہیں۔“ پھر لوگ چلے گئے اور وہ تقدیر کے معاملے میں اختلاف نہ رکھتے تھے۔[1]

بڑے کو ترجیح:

﴿9868﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم، شَفِیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں (خواب میں) پانی پلا رہا تھا اور ایک شخص میری دائیں جانب تھا جبکہ دوسرا میری بائیں طرف تھا جو مجھ سے زیادہ جوان لگ رہا تھا، میں جوان کو پانی دینے لگا تو مجھ سے کہا گیا: ”بڑے کو دو۔“[2]

﴿9869﴾... حضرت سیِّدُنا لَقِیط بن صَبِرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو (سورۂ اٰل عمران کی آیت ۱۶۹ میں زبر کے ساتھ) ”وَلَا تَحْسَبَنَّ“ پڑھتے سنا ہے اور آپ نے ”وَلَا تَحْسِبَنَّ“ نہیں پڑھا۔[3]

﴿9870﴾... حضرت سیِّدُنا ثابت بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے کچھ قرض لیا، پھر جب واپس کیا تو فرمایا: قرض کا بدلہ تعریف اور پوری ادائیگی ہے۔[4]

﴿9871﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مُغَفَّل مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کتے حیوانات میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کا حکم دیتا پس تم ہر خالص کالے کتے کو قتل کردو[5]۔[6]

1... مسند البزار، مسند ابن عباس، الشعبی عن ابن عباس، ۱۲/ ۱۸۳، حدیث: ۵۸۳۳

2... تخریج نہیں ملی۔

3... ابو داود، کتاب الحروف والقراءات، باب ۴، ۴/ ۴۴، حدیث: ۳۹۷۳

4... مسند امام احمد، حدیث عبد اللہ بن ابی ربیعۃ، ۵/ ۵۲۴، حدیث: ۱۶۴۱۰، بتغیر قلیل

5... یہاں (صاحبِ) مرقات نے فرمایا کہ حیوانات کا ذبح کرنا صرف دو وجہ سے جائز ہے یا نفع حاصل کرنے کے لیے یا ان کا نقصان دفع کرنے کے لیے، چونکہ خالص کالا کتا فائدہ کم دیتا ہے نقصان زیادہ اس لیے اس کے مار دینے کا حکم ہے یہ حکم بھی منسوخ ہے۔ اب صرف نقصان دہ کتا ہلاک کیا جائے کالا ہو یا اور رنگ کا۔ (مراۃ المناجیح، ۵/ ۶۵۸)

6... ترمذی، کتاب الاحکام والفوائد، باب ما جاء فی قتل الکلاب، ۳/ ۱۵۷، حدیث: ۱۴۹۱

راہِ خدا میں مرنے والا جنتی ہے:

﴿9872﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جَعْفاء رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے ارشاد فرمایا: (پہلی بات یہ کہ عورتوں کے حق مہر حد سے زیادہ نہ رکھو اور) دوسری بات یہ کہ تم اپنی جنگوں میں کہتے ہو "فلاں شخص شہید ہو گیا۔" اس کے بجائے تم ویسا کہا کرو جیسا رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قتل ہوا یا مر گیا وہ جنت میں ہے۔"[1]

﴿9873﴾... اسماعیل بن عبد الملک کا بیان ہے: میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے جوتا اتار کر اسے خود صحیح کر لیا۔

شرک سے حفاظت کی دعا:

﴿9874﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں شرک پتھر پر رینگنے والی چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے۔ حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے نجات اور بچاؤ کا کیا راستہ ہے؟ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں جنہیں پڑھ کر تم قلیل و کثیر اور چھوٹے بڑے ہر قسم کے شرک سے محفوظ رہ سکتے ہو؟ تم یہ پڑھا کرو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جان بوجھ کر تیرا شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جو تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اُس سے معافی چاہتا ہوں۔[2]

﴿9875﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: ذکر کرنے والے ذکر کرتے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ ہوتے اور وہ نماز پڑھتے تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن سب سے زیادہ نماز پڑھنے والے ہوتے۔[3]

---

1 ...نسائی، کتاب النکاح، باب القسط فی الاصدقۃ، ص ۵۴۴، حدیث: ۳۳۴۶، ملتقطاً

2 ...الاحادیث المختارۃ، ۱/۱۴۹، حدیث: ۶۲، قیس بن ابی حازم، بتغیر قلیل

3 ...تاریخ بغداد، ۱۰/۹۳، رقم: ۵۲۱۳، عبد اللہ بن محمد بن علی، بتغیرٍ قلیل

مٹی میں مال کا ضیاع:

﴿9876﴾ ... حضرت سیِّدُنا قیس بن ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس اُن کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، انہیں پیٹ پر سات جگہ داغا گیا تھا۔ اُس وقت ایک دیوار تعمیر ہو رہی تھی جسے دیکھ کر انہوں نے فرمایا: مسلمان کو اپنے ہر خرچ پر اجر دیا جاتا ہے سوائے اس مال کے جو وہ اس مٹی کی عمارت میں خرچ کرتا ہے۔[1]

﴿9877﴾ ... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پہلے زمین کا دایاں (جنوبی) حصہ خراب ہوگا اور پھر بایاں (شمالی) حصہ خراب ہوگا۔[2]

دونوں ہاتھ خیر سے بھر گئے:

﴿9878﴾ ... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں قرآنِ پاک سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا لہٰذا آپ مجھے ایسی شے سکھا دیجئے جو مجھے کافی ہو جائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ پڑھا کرو: ”سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پاک ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے حمد ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، نیکی کرنے کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی قوت **اللہ** بلند و برتر ہی کی طرف سے ہے۔“ پھر آپ نے اس کی دائیں مٹھی بند کر دی، اس شخص نے عرض کی: یا رسولَ **اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے، میرے لئے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ یہ پڑھا کرو: ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ وَارْزُقْنِیْ یعنی اے **اللہ**! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، میری توبہ قبول فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔“ راوی فرماتے ہیں: پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کی

---

1 ... مسند امام احمد، حدیث خباب بن الارت، ۷ / ۴۵۳، حدیث: ۲۱۱۲۶

2 ... معجم اوسط، ۲ / ۳۵۳، حدیث: ۳۵۱۹، بتقدم وتاخر

دوسری مٹھی کو بھی بند کر دیا اور فرمایا: ان کلمات نے اس شخص کے دونوں ہاتھ خیر سے بھر دیئے۔[1]

﴿9879﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ھُبَیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک یتیم کا کچھ مال تھا تو انہوں نے اس کے عوض شراب خرید لی۔ پھر جب شراب کو حرام کر دیا گیا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: کیا میں اسے سرکہ بنالوں؟ تو حضور نبی اکرم، شَفِیْعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں، تم اسے بہادو۔[2]

کیا مردے سنتے ہیں؟

﴿9880﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک مردہ جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب لوگ اُسے پیٹھ دے کر پھرتے ہیں۔[3]

﴿9881﴾... زمانۂ جاہلیت کو پانے والے حضرت سیِّدُنا مالک بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اپنے باپ کو آپ کے بارے میں ایک بُری بات کہتے سنا لیکن اسے قتل نہیں کیا۔ تو یہ چیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر شاق نہ گزری۔[4]

امامت کون کروائے؟

﴿9882﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اُن میں قرآنِ کریم کا بڑا قاری ہو۔[5]

﴿9883﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس فرمانِ باری تعالٰی:

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ (پ۱۴، النحل: ۹۷) ترجمۂ کنزالایمان: تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جِلائیں گے۔

1... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب مایجزی الامی، ۱/ ۳۱۸، حدیث: ۸۳۲، مسند امام احمد، حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی، ۷/ ۱۰۵، حدیث: ۱۹۴۲۶

2... مسند ابی عوانۃ، کتاب تحریم الخمر، بیان النھی عن اتخاذ الخمر خلا، ۵/ ۱۰۷، حدیث: ۷۹۷۸

3... مستدرک حاکم، کتاب الجنائز، باب المیت یسمع خفق نعالھم، ۱/ ۷۱۵، حدیث: ۱۴۴۳

4... معرفۃ الصحابۃ، ۴/ ۲۱۴، حدیث: ۶۰۷۶، رقم: ۲۶۳۰: مالک بن عمیر

5... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب من احق بالامامۃ، ۱/ ۲۳۹، حدیث: ۵۸۲، عن ابی مسعود

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی اُسے دنیا میں پاکیزہ رزق عطا فرمائیں گے۔[1]

حج جلدی کرلو:

﴿9884﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مکۂ مکرمہ کی طرف سفر کے لئے جلدی کرو کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اسے کونسا مرض یا حاجت لاحق ہونے والی ہے۔[2]

﴿9885﴾... حضرت سیِّدُنا رِفاعہ بن رافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تاجر فاسق وفاجر اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جو پرہیز گار، نیک اور سچے ہیں۔[3]

اقامت کہنے کا حق دار:

﴿9886﴾... حضرت سیِّدُنا زِیاد بن حارِث صُدائی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حبیبِ خدا، پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اذان دی وہی اقامت کہنے کا زیادہ حقدار ہے۔[4]

﴿9887﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں: ایک دن رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا جو اب ہوا تو آج میں نے جو کیا وہ نہ کرتا۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں بَیْتُ اللّٰہ میں داخل ہوا ہوں اور مجھے خوف ہے کہ میرے بعد آنے والا یہ کہے: "میں نے حج تو کیا لیکن بَیْتُ اللّٰہ میں داخل نہیں ہوا۔"[5] حالانکہ بَیْتُ اللّٰہ میں داخل ہونا ہم پر فرض نہیں کیا گیا، ہم پر محض طواف فرض کیا گیا ہے۔

1... تفسیر الطبری، پ۱۴، سورۃ النحل، تحت الآیۃ: ۹۷، ۷/ ۶۴۱، رقم: ۲۱۸۹۶

2... سنن کبریٰ بیہقی، کتاب الحج، باب ما یستحب من تعجیل الحج، ۴/ ۵۵۵، حدیث: ۸۶۹۵

3... ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار وتسمیۃ، ۳/ ۵، حدیث: ۱۲۱۴

4... فردوس الاخبار، ۲/ ۳۰۲، حدیث: ۶۲۸۶

5... مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۴۹۳، حدیث: ۲۵۲۵۲

﴿9888﴾... حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق فرمایا: یہ ہدایت یافتہ ونیک چلن انسان ہے۔[1]

نمازِ استسقاء میں کیا انداز ہو؟

﴿9889﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ مجھے ایک حاکم نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس نمازِ استسقاء کے بارے میں پوچھنے کے لئے بھیجا، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے بیان کیا کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گڑگڑاتے، عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے نماز استسقاء کے لئے تشریف لے گئے تو خطبہ دیا جو تمہارے اس خطبے کی طرح نہ تھا پھر دعا کی اور عیدین کی نماز کی طرح دو رکعت پڑھائیں۔[2]

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت اسحاق بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی یا اس کے بعد؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔

ہر حال میں سنت کی پیروی:

﴿9890﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: جب سے میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حجرِ اسود کو چومتے دیکھا ہے تب سے آسانی ہو یا مشکل کسی حال میں حجرِ اسود کو چومنا ترک نہیں کرتا[3]۔[4]

1... مسند البزار، مسند طلحۃ، وما روی موسی بن طلحۃ، ۳/ ۱۵۹، حدیث: ۹۴۴

2... نسائی، کتاب الاستسقاء، باب جلوس الامام علی المنبر للاستسقاء، ص۲۶۱، ۲۶۴، حدیث: ۱۵۰۵، 1518

3... (حجر اسود کو چومتے ہوئے) اس بات کا خیال رکھیے کہ لوگوں کو آپ کے دھکے نہ لگیں کہ یہ قوت کے مظاہرہ کی نہیں، عاجزی اور مسکینی کے اظہار کی جگہ ہے۔ ہُجُوم کے سبب اگر بوسہ مُیَسَّر نہ آسکے تو نہ اوروں کو ایذا دیں نہ خود دَبیں کچلیں بلکہ ہاتھ یا لکڑی سے حجرِ اسود کو چھو کر اُسے چوم لیجئے، یہ بھی نہ بن پڑے تو ہاتھوں کا اشارہ کرکے اپنے ہاتھوں کو چوم لیجئے، یہی کیا کم ہے کہ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک منہ رکھنے کی جگہ پر آپ کی نگاہیں پڑ رہی ہیں۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینے یا لکڑی یا ہاتھ سے چھو کر چومنے یا ہاتھوں کا اشارہ کرکے انہیں چوم لینے کو "اِسْتِلام" کہتے ہیں۔ (رفیق الحرمین، ص۹۶)

4... نسائی، کتاب مناسک الحج، باب ترک الاستلام الرکعتین الاخرین، ص۴۸۰، حدیث: ۲۹۵۰

﴿9891﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ دلوں کے چین، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرات حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا۔(1)

﴿9892﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: ایک شخص نے اپنی کنواری یا ثیبہ (طلاق یافتہ یا بیوہ) بیٹی کا نکاح کیا تو بیٹی نے اسے قبول نہ کیا، پھر حضور نبی رحمت، شفیع اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اس کے نکاح کو رد فرمادیا۔(2)

﴿9893﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ”اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾“ (سورۂ انشقاق) اور ”اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ“ (سورۂ علق) میں سجدہ کیا۔(3)

﴿9894﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی مکرم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک یہودی اور ایک یہودن کو بَلَاط (مسجد نبوی کے دروازے کے نزدیک ایک جگہ) کے پاس رجم کی سزا دی۔(4)

مسئلہ رضاعت کا بیان:

﴿9895﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ہاں تشریف لائے، اس وقت میرے پاس ایک صاحب موجود تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اپنے بھائیوں کے بارے میں غور کرلو (کہ کون تمہارا رضاعی بھائی ہے) کیونکہ رضاعت کا تعلّق دودھ پینے والی عمر سے ہے۔(5)

﴿9896﴾... حضرت سیِّدُنا حارث بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ایک ایسے شخص کو قتل کرنے اور اس کا مال ضبط کرنے بھیجا جس نے اپنے باپ

1... ابو داود، کتاب الضحایا، باب العقیقۃ، ۳/۱۴۳، حدیث: ۲۸۴۱

2... معجم کبیر، ۱۱/۲۸۱، حدیث: ۱۲۰۰۱، بتغیر

3... مسلم، کتاب المساجد، باب سجود التلاوۃ، ص۲۹۱، حدیث: ۵۷۸

4... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۳۳۵، حدیث: ۵۲۷۶

5... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب الشہادۃ علی الانساب... الخ، ۲/۱۹۲، حدیث: ۲۶۴۷، بتغیر قلیل

کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا[1]۔[2]

مصیبت چھپانے کا ثواب:

﴿9897﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نیکی کے خزانے ہیں: (۱)... پوشیدہ صدقہ (۲)... شکوہ نہ کرنا اور (۳)... مصیبت کو چھپانا۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: میں جب کسی بندے کو مصیبت (بیماری وغیرہ) میں مبتلا کروں اور وہ صبر کرے اور اپنے ملنے والوں سے شکوہ نہ کرے تو میں پہلے سے بہتر گوشت اور بہتر خون عطا فرماتا ہوں پھر اگر اسے صحت عطا کروں تو اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور اگر اُسے موت دوں تو اس کا ٹھکانا میری رحمت ہوتی ہے۔[3]

﴿9898﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہیں تشریف لے جا رہے تھے آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: میرے آگے چلو اور میرے پیچھے ملائکہ کے لئے جگہ خالی کر دو۔[4]

خطبے میں "اما بعد" کہنا:

﴿9899﴾... حضرت سیِّدُنا سمرہ بن جندب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سورج گہن کے وقت خطبہ دیا اور اُس میں "اَمَّا بَعْدُ" فرمایا۔[5]

1... پہلے یہ شخص مسلمان تھا بعد میں اس نکاح کو حلال سمجھ کر کافر و مرتد ہو گیا لہٰذا اسے قتل کرنے اور اس کا مال ضبط کرنے کا حکم صادر ہوا۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ جو مدعی اسلام حرام عورتوں سے نکاح جائز مانے وہ مرتد ہے اور جو حرام سمجھ کر یہ نکاح کرے وہ بدترین فاسق ہے اور جسے حرمت کی خبر ہی نہ ہو وہ نکاح کر لے اسے فوراً علیحدگی کا حکم دیا جائے دوسرے شخص (یعنی اس نکاح کو حرام سمجھنے والے) نے اگر صحبت بھی کر لی تو یہ صحبت محض زنا ہو گی اور بچہ کا نسب اس سے ثابت نہ ہو گا اور تیسرے شخص (یعنی اس نکاح کی حرمت سے بے خبر) نے اگر صحبت کر لی تو یہ وطی بالشبہ ہو گی بچہ صحیح النسب ہو گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۹)

2... ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب من تزوج امراۃ ابیہ، ۳/ ۲۵۲، ۲۵۳، حدیث: ۲۶۰۷، ۲۶۰۸

3... مسند الشھاب، ۱/ ۶۲، حدیث: ۴۶

4... مسند الحارث، کتاب علامات النبوۃ، باب مشی الملائکۃ خلفہ، ۲/ ۸۷۹، حدیث: ۹۴۶

5... نسائی، کتاب الکسوف، باب کیف الخطبۃ فی الکسوف، ص ۲۶۰، حدیث: ۱۴۹۸

﴿9900﴾... حضرت سیِّدُنا قیس بن عاصم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آکر اسلام قبول کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بیری کے پتوں والے پانی سے غسل کرنے کا حکم دیا۔[1]

غربت و تنگدستی کا اظہار پسند نہیں:

﴿9901﴾... حضرت سیِّدُنا زُہَیر بن ابو علقمہ ضبعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو بگڑی ہوئی شکل وصورت میں دیکھ کر فرمایا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! ہر قسم کا مال ہے۔ ارشاد فرمایا: تو پھر مال کا اثر تجھ پر نظر آنا چاہئے کیونکہ **اللہ** عَزَّ وَجَلَّ کو یہ پسند ہے کہ اس کے بندے پر مال کا اچھا اثر دکھائی دے اور اُسے غُربت و تنگدستی کا اظہار پسند نہیں۔[2]

﴿9902﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رِمْثَہ تیمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے والد سے فرمایا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: اس کے جرم کی وجہ سے تمہاری اور تمہارے جرم کے سبب اس کی پکڑ نہ ہوگی۔[3]

سفر میں سنت و نفل ادا کیجئے:

﴿9903﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کسی نے سفر میں نفل پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضر میں ظہر کی چار جبکہ سفر میں دو رکعات مقرر فرمائیں تو ہم حضر اور سفر میں فرض سے پہلے اور اس کے بعد نماز پڑھا کرتے تھے[4]۔[5]

1... نسائی، کتاب الطھارۃ، باب ذکر ما یوجب الغسل... الخ، ص۳۸، حدیث:۱۸۸

2... معجم کبیر، ۵/ ۲۷۳، حدیث: ۵۳۰۸

3... مسند امام احمد، حدیث ابی رمثۃ، ۲/ ۶۹۸، حدیث: ۷۱۲۹

4... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **499** صفحات پر مشتمل کتاب **"نماز کے احکام"** صفحہ 315 پر مرقوم ہے: سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی، خوف اور رَوارَوی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنتیں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں گی۔ (عالمگیری، ۱/ ۱۳۹)

5... سنن کبریٰ بیہقی، کتاب الصلاۃ، باب تطوع المسافر، ۳/ ۲۲۵، حدیث: ۵۵۰۶، بتغیر

پانچ چیزوں کی ممانعت:

﴿9904﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اسلام میں عَقْد، اِسْعاد، شِغَار، جَلَب اور جَنَب کی کوئی گنجائش نہیں۔“ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: عَقْد [1] سے مراد حلف ہے، اِسْعاد سے مراد نوحہ کرنا [2]، شِغَار (سے مراد نکاحِ شغار) [3]، جَلَب سے مراد گھوڑدوڑ میں کسی اور شخص کا گھوڑے کو تیز دوڑانے کے لئے ڈانٹنا اور مارنا اور جَنَب سے مراد گھڑ دوڑ میں اضافی گھوڑا ساتھ رکھنا (تاکہ پہلا تھک جائے تو دوسرے پر سوار ہو جائے۔) [4] جوئے کے لحاظ سے اس کی ممانعت ہے۔ [5]

﴿9905﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے۔ [6]

1... ایک روایت میں ”لَا عَقْرَ فِی الْاِسْلَام“ کے الفاظ آئے ہیں (مسند امام احمد، ۳۹۲/۴، حدیث: ۱۳۰۳۱) جس سے زمانۂ جاہلیت کے ایک عمل کی نفی کی گئی۔ لوگ اپنے مردوں کی قبروں پر اونٹ ذبح کر کے کہتے تھے: یہ قبر والا اپنی زندگی میں مہمانوں کے لئے اونٹ ذبح کیا کرتا تھا تو اب اس کی وفات کے بعد ہم ویسا ہی کام کر کے اُسے بدلہ دے رہے ہیں۔ (فیض القدیر، ۵۶۲/۶، حدیث: ۹۹۰۹)

2... اس نوحے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کوئی عورت نوحہ کرنے والی عورتوں کے ساتھ شامل ہو کر ان کی نوحہ کرنے میں مدد کرے۔ منقول ہے کہ زمانہ جاہلیت کی عورتیں ایک سال تک نوحہ کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتی تھیں تو اس حدیث شریف میں ایسا کرنے سے منع فرما دیا گیا۔ (النہایۃ فی غریب الاثر، سین مع العین، ۳۳۰/۲)

3... یہ نکاح زمانہ جاہلیت میں رائج تھا جس کی صورت یہ ہوتی کہ کوئی شخص دوسرے سے کہتا: ”تو اپنی بہن یا بیٹی یا جس عورت کا تو سرپرست ہے اس کا نکاح مجھ سے کر دے اس کے بدلے میں اپنی بہن یا بیٹی یا جو عورت میری سرپرستی میں ہے اس کا نکاح تیرے ساتھ کر دوں گا۔“ اور ان کے مابین کوئی مہر مقرر نہیں ہوتا تھا بس ایک عورت دوسری عورت کا بدل ہو جاتی تھی۔
(شرح الزرقانی علی الموطأ، کتاب النکاح، باب جامع مالا یجوز من النکاح، ۱۹۹/۳، حدیث: ۱۱۵۹)

4... یہ بات ”مسابقت“ سے تعلُّق رکھتی ہے۔ ”مسابقت کا مطلب یہ ہے کہ چند شخص آپس میں طے کریں کہ کون آگے بڑھ جاتا ہے جو سبقت لے جائے اس کو یہ دیا جائے گا یہ مسابقت صرف تیر اندازی میں ہو سکتی ہے یا گھوڑے، گدھے، خچر میں۔“
(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۶۰۷/۳)

نوٹ: مسابقت کی جائز و ناجائز صورتوں کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 605 تا 609 کا مطالعہ کیجئے۔

5... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۳۹۲/۴، حدیث: ۱۳۰۳۱، بتغیر

6... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب القنوت، ۳۷/۳، حدیث: ۵۰۰۶

دورِ نبوت کی رمی کا منظر:

﴿9906﴾... حضرت سیِّدُنا قُدامہ بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صہبا اونٹنی پر سوار جَمرۂ عقبہ کی رمی کرتے دیکھا ہے، اس وقت کسی کو مارا گیا نہ دھکا دیا گیا اور نہ ہی "ہٹ جاؤ، ہٹ جاؤ" کی آوازیں تھیں۔[1]

﴿9907﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا اختلاف آج کے لوگوں کے لئے رحمت ہے۔[2]

جہنم سے محفوظ آنکھیں:

﴿9908﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، شَفِیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو آنکھیں جہنم کی آگ نہ دیکھیں گی: (۱) وہ آنکھ جو تنہائی میں خوفِ خدا سے روئے اور (۲) وہ آنکھ جو راہِ خدا میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے۔[3]

﴿9909﴾... حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس ایک بڑی چادر اوڑھے تشریف لائے، اس وقت آپ کے جسم پر اور کوئی کپڑا نہیں تھا پھر آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔[4]

﴿9910﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے میت کے ترکے سے اُس کے شوہر اور والدین کے حصے میں دیگر لوگوں سے اختلاف کیا اور فرمایا: ماں کو کل مال کا تہائی دیا جائے گا[5]۔[6]

1... نسائی، کتاب مناسک الحج، باب الرکوب الی الجمار واستظلال المحرم، ص۴۹۷، حدیث:۳۰۵۸

2... طبقات ابن سعد، ۵/ ۱۴۴، رقم: ۷۳۷، القاسم بن محمد

3... مستدرک حاکم، کتاب الجهاد، باب ثلاثة اعين لا تمسها النار، ۲/ ۴۰۳، عن ابی هريرة، بتغير قليل

4... مسند البزار، حديث عبادة بن الصامت، ۷/ ۱۵۱، حديث: ۲۷۰۹، بتقدم وتأخر

5... مصنف ابن ابی شيبة، كتاب الفرائض، باب فی امراة وابوين من كم هی؟، ۷/ ۳۲۷، حديث: ۹

6... حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جب کسی عورت کے مرنے کے وقت اس کا شوہر اور ماں باپ...☜

حج کیسے ادا ہو؟

﴿9911﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یَعْمَر دُوَلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اُس وقت حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میدانِ عرفات میں تھے، اس دوران نجد کے رہنے والے کچھ لوگ حاضر ہوئے، انہوں نے ایک شخص کو اپنا نمائندہ بنایا اس نے پکار کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حج کیسے ادا ہو؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا: "حج عرفہ کے دن ہوتا ہے جو مُزدَلِفَہ (۱۰ ذُوالحجہ) کی رات نمازِ فجر سے پہلے عرفات آگیا اس کا حج مکمل ہوگیا اور مِنٰی کے تین دن ہیں، جو جلدی کرکے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔" پھر آپ نے پہلے شخص کے پیچھے ایک اور شخص کو بھیجا اُس نے بھی یہی منادی شروع کردی۔[1]

﴿9912﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سواری پر جدھر اُس کا رُخ ہوتا اسی طرف منہ کرکے نماز ادا فرمایا کرتے[2]۔[3]

......ہوں تو شوہر کو نصف ملے گا اور ماں کو باقی کا تہائی۔ (سنن دارمی، کتاب الفرائض، باب فی زوج وابوین...الخ، ۲/ ۴۴۳، حدیث: ۲۸۶۵)

مسئلہ: اگر شوہر یا بیوی کا انتقال ہوجائے اور دونوں میں سے کوئی ایک زندہ ہو اور اس کے ساتھ میت کے ماں باپ بھی ہوں تو اس صورت میں باپ تو ماں کے حصہ کو گھٹادے گا کہ شوہر یا بیوی کے حصہ کے بعد جو بچے گا وہ اس کا تہائی (تیسرا حصہ) پائے گی۔ اس کو مثال سے یوں سمجھنا چاہیے۔

مثال۔ا مسئلہ۶

باپ	ماں	شوہر
۲	۱	۳

اس کی توضیح یہ ہے کہ شوہر کو نصف ملا اور ماں کو شوہر کا حصہ نکالنے کے بعد جو بچا تھا اس میں سے تہائی ملا حالانکہ ماں کا حصہ کل مال کا تہائی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم ماں کو کل مال کا تہائی دیتے تو اس کا حصہ باپ کے برابر ہوجاتا جو درست نہیں، اس لئے باپ نے ماں کے حصہ کو گھٹادیا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲۰، ۳/ ۱۱۱۷، ملتقطاً)

1... ابو داود، کتاب المناسک، باب من لم یدرک عرفۃ، ۲/ ۲۸۴، حدیث: ۱۹۴۹

2... **احناف کے نزدیک:** سواری پر نفل نماز بیرونِ شہر یعنی وہ جگہ جہاں سے مسافر پر قَصْر واجب ہوتا ہے وہاں پڑھنے کی اجازت ہے شہر میں نہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۷۱) فرض وواجب وسنت فجر بلا عذر سواری پر جائز نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۷۲)

3... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، ۱/ ۱۵۷، حدیث: ۴۰۰

کاشانۂ اَقدس کا ادب:

﴿9913﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک عورت کو شرفِ زوجیت سے نوازا تو مجھے لوگوں کو بلانے بھیجا، لوگ حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں کھانا کھلایا، پھر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں گھر سے باہر نکلا، چلتے چلتے آپ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے دروازے تک پہنچے، پھر آپ واپس لوٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آگیا، دیکھا تو ابھی بھی دو افراد وہاں موجود تھے، اس پر یہ آیتِ طیبہ نازل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ۔[1]

﴿9914﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن خَنْبَش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان میں ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔[2]

سفارش پر اجر و ثواب:

﴿9915﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سوال کرتا تو سلطانِ دوجہان، شہنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے: سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نبی کی زبان سے جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے۔[3]

﴿9916﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم قربانی کا گوشت کھایا بھی کرتے اور سفر میں ساتھ بھی رکھا کرتے تھے۔[4]

---

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورۃ الاحزاب، ۱۴۹/۵، حدیث: ۳۲۳۰

2 ...ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب العمرۃ فی رمضان، ۴۵۷/۳، حدیث: ۲۹۹۱

3 ...بخاری، کتاب الادب، باب ۳۷، ۱۰۷/۴، حدیث: ۶۰۲۸

4 ...مسند الشامیین، ۲۱۰/۱، حدیث: ۳۷۶

غلام کو مارنے کا کفارہ:

﴿9917﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے غلام کو ایسی حد لگائی (یعنی سزا دی) جس کا وہ مستحق نہیں تھا یا اسے طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔[1]

﴿9918﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ مُکَرَّم، نبیِ محترم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے دھنسنا، صورتوں کا بگڑنا اور پتھروں کا برسنا ہو گا۔[2]

﴿9919﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن یزید اپنے والد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ میٹھے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سورۂ بقرہ سیکھو کیونکہ اس کا پڑھنا برکت اور نہ پڑھنا حسرت ہے۔[3]

﴿9920﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (ایک غزوہ کے موقع پر) ارشاد فرمایا: کیا تمہیں کل صبح دشمن پر حملہ کرنا ہے؟ اگر ہاں تو روزہ نہ رکھو اور قوت حاصل کرو اور اگر صبح ان پر حملہ نہیں کرنا تو کل روزہ رکھو۔[4]

حیا کا زیادہ حق دار کون؟

﴿9921﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ بن حَیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اپنا سِتر (ناف سے گھٹنوں سمیت حصہ) کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی بیوی یا لونڈی کے علاوہ سب سے اپنے سِتر کی حفاظت کرو۔ پھر اگر لوگ مل کر بیٹھے ہوں اور اس بات پر قدرت ہو کہ تمہاری شرم گاہ کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کرو۔ میں نے عرض کی: اگر ہم میں سے کوئی ایسی تنہائی میں ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا اسے کوئی نہ دیکھے پھر کیا حکم ہے؟

1... مسلم، کتاب الایمان والنذر، باب صحبۃ الممالیک، ص۹۰۳، حدیث: ۱۶۵۷

2... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الخسوف، ۴/ ۳۹۰، حدیث: ۴۰۵۹

3... مسند امام احمد، حدیث بریدۃ الاسلمی، ۹/ ۱۵، حدیث: ۲۳۰۳۶، عن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ

4... مسلم، کتاب الصیام، باب اجر المفطر فی السفر... الخ، ص۵۶۶، حدیث: ۱۱۲۰

ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس سے حیا کی جائے۔[1]

﴿9922﴾... حضرت سیِّدُنا عباد بن تمیم اپنے والد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سیِّدُ الانبیاء، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اہلِ عرب پر رونے والو! مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف ریا اور مخفی شہوت کا ہے۔[2]

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نبی کب بنایا گیا؟

﴿9923﴾... حضرت سیِّدُنا مَیْسَرَۃُ الْفَجْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو نبی کب بنایا گیا؟ تو لوگ کہنے لگے: یہ سوال رہنے دو۔ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اسے پوچھنے دو، میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام روح اور جسم کے درمیان میں تھے۔[3]

﴿9924﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خاکی رنگ والی بکری ذبح کرنا دو سیاہ بکریاں ذبح کرنے سے افضل ہے۔[4]

چٹائی اور قالین پر نماز:

﴿9925﴾... حضرت سیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا چٹائی پر نماز ادا کرتے اور اسی پر سجدہ بھی کرتے تھے۔

﴿9926﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک موٹے قالین پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

﴿9927﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ...ابو داود، کتاب الحمام، باب ماجاء فی التعری، ۴/ ۵۷، حدیث: ۴۰۱۷

2 ...شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل للہ، ۵/ ۳۳۲، حدیث: ۶۸۲۴

3 ...مسند امام احمد، حدیث میسرۃ الفجر، ۷/ ۳۵۰، حدیث: ۲۰۶۱۹، بدون بعض الفاظ

4 ...مسند الفردوس، باب الدال، ۱/ ۳۹۰، حدیث: ۲۸۹۰

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ایک نیزہ نصب کیا گیا تو آپ نے اس کے سامنے نماز ادا فرمائی جبکہ اس کے آگے گدھا تھا۔[1]

جب مومن کو موت پسند ہو گی:

﴿9928﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دجال پر بنو تمیم سے زیادہ سخت اور کوئی نہیں اور جب وہ نکلے گا تو مومن ہر شے سے بڑھ کر اپنی جان کا نکلنا پسند کرے گا۔[2]

﴿9929﴾... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ قیس بنتِ محصن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ مُکَرَّم، نَبیِّ مُحتَرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کپڑے کو لگے حیض کے خون کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے بیری کے پتے ملے پانی سے دھوڈالو اور کسی لکڑی سے رگڑ دو۔[3]

اختتامِ مجلس کی دعا:

﴿9930﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ پورا بدلہ دیا جائے تو وہ مجلس کے اختتام پر یا کھڑے ہوتے وقت یہ پڑھا کرے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۸۰تا۱۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے۔[4]

﴿9931﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا پسند فرماتے تھے۔[5]

1... الکامل لابن عدی، ۲/۲۸۰، رقم: ۳۰۴، تمام بن نجیح

2... تاریخ بغداد، ۱۳/۱۱۱، رقم: ۷۰۹۵، مصعب بن المقدام

3... ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب ماجاء فی دم الحیض یصیب الثوب، ۱/۳۴۸، حدیث: ۶۲۸

4... تفسیر ابن ابی حاتم، پ۲۳، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۸۰تا۱۸۲، ۱۰/۳۲۳۴، حدیث: ۱۸۳۲۴

5... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم الاثنین والخمیس، ۲/۱۸۶، حدیث: ۷۴۵

نماز کی کنجی:

﴿9932﴾...امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: طہارت نماز کی کنجی ہے، (کھانا، پینا اور سلام وغیرہ امور کو نماز میں) حرام کرنے والی چیز تکبیر ہے اور حلال کرنے والا کام سلام پھیرنا ہے۔[1]

﴿9933﴾...حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے گھسیٹتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔[2]

﴿9934﴾...حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب قیامت کا تذکرہ ہوتا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ انور سُرخ ہو جاتا اور غضب وجلال بڑھ جاتا۔[3]

﴿9935﴾...حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری صورتوں اور جسموں کو نہیں بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔[4]

﴿9936﴾...حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یہ اعلان کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: سورۂ فاتحہ اور اس سے کچھ زیادہ قراءت کے بغیر نماز درست نہیں۔[5]

بے مثال اخلاقِ کریمانہ:

﴿38-9937﴾...حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں 10 سال مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان

---

1 ...ابو داود، کتاب الطہارۃ، باب فرض الوضوء، ۵۲/۱، حدیث: ۶۱

2 ...مسلم، کتاب الایمان والنذر، باب تحریم جر الثوب... الخ، ص ۱۱۵۵، حدیث: ۲۰۸۵

3 ...نسائی، کتاب صلاۃ العیدین، باب کیف الخطبۃ، ص ۲۷۴، حدیث: ۱۵۷۵، بتغیر قلیل

4 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم المسلم... الخ، ص ۱۳۸۷، حدیث: ۲۵۶۴

5 ...ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب من ترک القراءۃ فی صلاتہ، ۳۱۳/۱، حدیث: ۸۲۰

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں رہا، آپ نے کبھی مجھے کچھ بھول جانے یا کچھ نقصان ہو جانے پر ملامت نہیں فرمائی اور اگر آپ کے گھر والوں میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے: ”جانے دو، تقدیر کا لکھا ہو کر ہی رہتا ہے۔“[1]

حضرت سیِّدُنا امام ابو نُعَیم اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام ابو عبْدُ اللہ سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے علم اور روایات کی وسعت میں نہ ختم ہونے والا سمندر اور نہ موڑا جاسکنے والا سیلاب تھے۔ یہاں ہم اختصار کے پیشِ نظر اُن کے شیوخ کے تذکرہ سے اعراض کرتے ہوئے ان کی روایت کردہ چند احادیثِ کریمہ کو بیان کریں گے۔

زمانۂ جاہلیت کے اعمال پر پکڑ:

﴿9939﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا دورِ جاہلیت میں کیے ہوئے اعمال پر بھی ہماری پکڑ ہو گی؟ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو اسلام میں اچھا رہا اس کی زمانۂ جاہلیت کے بُرے اعمال پر پکڑ نہ ہو گی اور جو اسلام میں بُرا ثابت ہوا اُس کی زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دنوں کے بُرے اعمال پر پکڑ ہو گی۔“[2]

﴿9940﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت تم میں سے ہر ایک سے اس کے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہے اور جہنم بھی یوں ہی ہے۔[3]

تاجروں کو صدقہ کا حکم:

﴿9941﴾... حضرت سیِّدُنا قیس بن ابو غَرَزَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ طیبہ میں آٹا فروخت کیا کرتے تھے اور ہمیں ”سَمَاسِرَہ“ کہا جاتا تھا، ہمارے پاس شہنشاہِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۴۶۱، حدیث: ۱۳۴۱۷

2... مسلم، کتاب الایمان، باب ھل یواخذ باعمال الجاھلیۃ، ص ۷۴، حدیث: ۱۲۰

3... بخاری، کتاب الرقاق، باب الجنۃ اقرب... الخ، ۴/۲۴۳، حدیث: ۶۴۸۸

تشریف لائے اور ہمیں اس نام سے بہتر نام دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے گروہِ تُجّار! اِس خرید و فروخت میں بے ہودہ بات اور قسم شامل ہو جاتی ہے لہٰذا اس کے ساتھ صدقہ ملالیا کرو۔“[1]

﴿9942﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اہلِ کتاب سے ایک عالم حضور نبی مُکَرَّم، رسولِ محترم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر رکھے گا پھر ارشاد فرمائے گا: ”میں بادشاہ ہوں۔“[2] اس کی بات پر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنا مسکرائے کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں پھر آپ[3] نے یہ آیت تلاوت کی:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (پ۲۴، الزمر: ۶۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اُنھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا۔[4]

وعدے اور قسم پر پٹائی:

﴿9943﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ کون و مکان، نبی آخر

1... مسند امام احمد، حدیث قیس بن ابی غرزة، ۵/ ۴۵۶، حدیث: ۱۶۱۳۸

2... مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 358 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس عالم نے غالبًا یہ مضمون توریت شریف یا کسی اور اپنی دینی کتاب سے بیان کیا ہوگا، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کی تردید نہ کی بلکہ تصدیق فرمائی لہٰذا درست ہے۔ ان چیزوں کو انگلیوں پر رکھنے سے مراد نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی تسخیر ہے یہ ہی بتانا مقصود ہے۔ اردو میں کہتے ہیں کہ تم تو مجھ کو اپنی انگلیوں پر گھماتے ہو یعنی مجھ پر پورے پورے قابض ہو، تمہارے اشاروں پر میں کام کرتا ہوں لہٰذا یہ بالکل واضح ہے اگرچہ آج بھی ہر چیز رب کے قبضہ میں ہے مگر اس دن اس کا ظہور ہوگا۔

3... ظاہر یہ ہے کہ یہ آیتِ کریمہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تلاوت کی اور ممکن ہے کہ حضرت ابن مسعود نے تلاوت کی ہو اس پوپ کی تصدیق کے لیے ”مَا قَدَرُوا اللّٰہَ“ میں اسی طرف اشارہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین نے اللہ تعالیٰ کی شان نہ جانی کہ اس کی یہ قدرتیں جانتے ہوئے اس کے لیے اولاد یا شریک مانا ایسی قدرتوں والا اولاد شریک سے پاک ہے کہ اولاد اور شریک اختیار کرنا مجبوری کی بنا پر ہوتا ہے فانی اور کمزور کو بقاء نسل اور دشمنوں کے مقابلہ کے لیے اولاد کی ضرورت ہوتی ہے، یوں ہی شریک وہ اختیار کرتا ہے جو اکیلا کچھ نہ کر سکے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۵۸)

4... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۶۴، حدیث: ۱۰۳۳۴

الزّمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے والے ہیں پھر وہ جو اُن سے ملے ہوئے ہیں، پھر وہ جو اُن سے ملے ہوئے ہیں۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے اور قسم ہی اُن کی گواہی ہو گی۔[1]

حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب ہم چھوٹے تھے تو ہمارے بڑے وعدہ کرنے اور قسم کھانے پر ہمیں مارا کرتے تھے۔

﴿9944﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (شریعت کے) دیگر فرائض کے بعد رزقِ حلال کمانا فرض ہے۔[2]

﴿9945﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا تو ضرور ایک دن یہ اُسے نجات دے گا اگرچہ اس سے پہلے اسے کچھ عذاب پہنچے۔[3]

تین نایاب چیزیں:

﴿9946﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں تین چیزوں سے زیادہ کوئی چیز نایاب نہیں ہو گی: (١)... انسیت دینے والا دوست (٢)... حلال کا پیسہ اور (٣)... سنت جس پر عمل کیا جائے۔[4]

﴿9947﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی غیب دان، شہنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب 150 سال ہو جائیں گے تو تم میں سے کوئی کتے کے پلّے کی پرورش وتربیت کرلے گا مگر اولاد کی پرورش وتربیت نہیں کرے گا۔[5]

---

1 ... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ٢/٥١٦، حدیث: ٣٦٥١

2 ... شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد... الخ، ٦/٤٢٠، حدیث: ٨٧٤١

3 ... شعب الایمان، باب فی الایمان باللہ، ١/١٠٩، حدیث: ٩٧

4 ... معجم اوسط، ١/٣٨، حدیث: ٨٨

5 ... معجم کبیر، ١٠/٢٨٨، حدیث: ١٠٦٨٥، عن صالح بن علی عنہ ابیہ، مفهوما

نیکیاں برباد کرنے والا عمل:

﴿9948﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: "بے شک تم میرے فیصلے پر رضامندی سے بڑھ کر کسی اور شے سے میرا قرب نہیں پاسکتے اور تکبر سے بڑھ کر تمہارا کوئی عمل تمہاری نیکیوں کو برباد کرنے والا نہیں۔ اے موسٰی! (لوگوں سے فرمادو) دنیاداروں کے سامنے عاجزی نہ کرنا ورنہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا اور ان کی دنیا کی خاطر دین کو ہلکا نہ کرنا ورنہ میں تم پر اپنی رحمت کے دروازے بند کر دوں گا۔ اے موسٰی! تم نادم گناہ گاروں سے فرمادو کہ تمہیں خوشخبری ہو اور عمل کر کے خود پسندی میں مبتلا ہونے والوں سے فرمادو کہ تم خسارے میں ہو۔[1]

﴿9949﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ اپنا جسم نہ لگائے کہ پھر اپنے شوہر سے اُس کی خوبیاں یوں بیان کرے کہ گویا وہ اُسے سامنے دیکھ رہا ہے۔[2]

﴿9950﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت میں لوگوں کے مابین سب سے پہلے قتل کا فیصلہ ہو گا۔[3]

راہِ خدا کا مجاہد کون؟

﴿9951﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: کوئی شخص بہادری کے لئے جہاد کرتا ہے تو کوئی شخص قومی غیرت کے لئے اور کوئی دکھاوے کی خاطر لڑتا ہے تو ان میں سے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مجاہد کون ہے؟ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی سربلندی کے لئے لڑے وہی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مجاہد ہے۔[4]

---

1 ...مسند الفردوس، ۱/۸۷، حدیث: ۵۰۸

2 ...بخاری، کتاب النکاح، باب لاتباشر المراة المراة فتنعتها لزوجها، ۳/۴۷۴، حدیث: ۵۲۴۰

3 ...مسلم، کتاب القسامة والمحاربین، باب المجازاة بالدماء... الخ، ص ۹۲۰، حدیث: ۱۶۷۸

4 ...بخاری، کتاب التوحید، باب ولقد سبقت... الخ، ۴/۵۶۱، حدیث: ۷۴۵۸

﴿9952﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی کو لائق نہیں کہ وہ کہے: "میں یونس بن متّٰی سے افضل ہوں [1]۔"[2]

سرگوشی کی ممانعت:

﴿9953﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ کریم ومہربان آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم تین ہو تو اپنے ساتھی کو چھوڑ کر دو افراد آپس میں سرگوشی نہ کرو کہ یہ عمل اسے غمگین کرے گا۔[3]

﴿9954﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو اور کسی کا تحفہ رَد کرو نہ مسلمانوں کو چوٹ پہنچاؤ۔[4]

﴿9955﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ طیبہ تلاوت فرمائی:

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ (پ۲۲، فاطر: ۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تاکہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے۔

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 578** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی کوئی اپنے کو حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام سے افضل نہ کہے کیونکہ کوئی ولی خواہ کسی درجے کا ہو نبی کی گردِ قدم کو نہیں پہنچ سکتا، نبی کی شان تو بڑی ہے۔ تمام جہان کے اولیاء مل کر صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچتے اور اگر "میں" سے مراد حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں تو اس کے مطلب وہ ہی ہیں جو ابھی عرض کیے گئے۔ اور وہ یہ ہیں: یعنی مجھے دوسرے نبیوں پر ایسی بزرگی نہ دو جس سے دوسرے نبی کی توہین ہو جاوے یا جس سے لڑائی جھگڑے کی نوبت آئے یا نفس نبوت میں ترجیح نہ دو کہ کسی کو اصلی نبی مانو کسی کو ظلی، بروزی عارضی نبی لہٰذا یہ حدیث نہ تو اس آیت کے خلاف ہے کہ "تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ" (پ۳، البقرۃ: ۲۵۳) اور نہ اس حدیث کے خلاف کہ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَم۔ اپنی طرف سے گھڑ کر مسائل بیان نہ کرو، جو افضلیت قرآن یا حدیث سے ثابت ہو وہ بیان کرو لہٰذا حدیث واضح ہے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سَیِّدُ الاولین والآخرین ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۵۷۶)

2... بخاری، کتاب التفسیر، باب انا اوحینا الیک... الخ، ۳/ ۲۱۱، حدیث: ۴۶۰۳

3... مسلم، کتاب السلام، باب تحریم مناجاۃ الاثنین... الخ، ص ۱۲۰۱، حدیث: ۲۱۸۴

4... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۶۹، حدیث: ۳۸۳۸

پھر اس کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: ان کا ثواب جنت ہے جس میں وہ داخل ہوں گے اور "اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے" یعنی انہیں ایسے لوگوں کی شفاعت کا اختیار دے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا اور یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اُن کے ساتھ بھلائی کی ہو گی۔[1]

مقروض سے درگزر کا انعام:

﴿9956﴾... حضرت سیِّدُنا ابو وائل انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص سے حساب لیا گیا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں تھی مگر یہ کہ وہ دنیا میں مال دار تھا اور لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے غلاموں سے کہتا تھا: تم جس مقروض کے پاس مال دیکھو اس سے قرض وصول کرنا اور جسے تنگدست دیکھو اس سے درگزر کرنا شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی مجھ سے درگزر فرمائے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "میں اس سے درگزر کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔"[2]

﴿9957﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے وقت آپ کی زرہ تین صاع جو کے بدلے رہن (گروی) رکھی ہوئی تھی۔[3]

کتے سے بھی زیادہ ذلیل انسان:

﴿9958﴾... حضرت سیدنا عابس بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا: اے لوگو! عاجزی اختیار کرو کیونکہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا کرتا ہے اور اُس سے فرماتا ہے: "بلند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے بلندی عطا فرمائی۔" تو وہ اپنی نظر میں چھوٹا اور لوگوں کی نگاہ میں بڑا ہوتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے پستی میں ڈال دیتا ہے اور اُس سے فرماتا ہے: "دھتکارا رہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے پست کیا ہے۔" تو وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے جبکہ لوگوں کی نظر میں چھوٹا ہوتا ہے حتّٰی کہ وہ ایک کتے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔[4]

1... معجم کبیر، ۱۰/۲۰۱، حدیث: ۱۰۴۶۲

2... شعب الایمان، فصل فی انظار المعسر... الخ، ۷/۵۳۳، حدیث: ۱۱۲۴۲

3... بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب ماقیل فی درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۲/۲۸۶، حدیث: ۲۹۱۶

4... تاریخ بغداد، ۲/۱۰۹، رقم: ۵۰۴، محمد بن ثمامۃ

نجات رحمتِ الٰہی سے ہی ملے گی:

﴿9959﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو اُس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ کو بھی؟ ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے فضل و رحمت سے ڈھانپ لے گا۔ حضرت سیِّدُنا قَبِیصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں اتنا زائد ہے: "اور آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اپنے سرِ اقدس پر رکھ لیا۔"[1] جبکہ حضرت سیِّدُنا محمد بن یوسف فِرْیابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی روایت میں ہے کہ (آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عاجزی وانکساری کرتے ہوئے تعلیم اُمّت کے لئے ارشاد فرمایا:) "اگر ان (ہاتھوں) کے اعمال کے سبب اُس نے میری پکڑ فرمائی تو مجھے ہلاکت میں ڈال دے گا۔"[2] یہ کہہ کر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔

جہنم سے بچانے والے اعمال:

﴿9960﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کے صدقہ کے ذریعے، اگر وہ بھی نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعے (کہ یہ بھی صدقہ ہے)۔[3]

غم و پریشانی کے اسباب:

﴿9961﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرکے ہرگز کسی کو راضی نہ کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل پر ہرگز کسی سے حسد مت کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو تمہیں نہیں دیا اس پر کسی کو ملامت نہ کرنا کیونکہ کسی خواہش رکھنے والے کی خواہش تم تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رزق پہنچا سکتی ہے نہ ہی کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ، ۱/۴۷۹، حدیث: ۷۶۶

2 ...معجم اوسط، ۲/۳، حدیث: ۲۲۹۴

3 ...بخاری، کتاب الادب، باب طیب الکلام، ۴/۱۰۶، حدیث: ۶۰۲۳

اُسے تم سے روک سکتی ہے۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے عدل و انصاف سے خوشی اور کشادگی کو رضا اور یقین میں رکھا ہے جبکہ غم اور پریشانی کو شک اور ناراضی میں رکھا ہے۔[1]

﴿9962﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُبّا اور مُزَفَّت سے منع فرمایا ہے[2]۔[3]

برباد کرنے والی تین عادات:

﴿9963﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ اَتْقِیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت تین قسم کے لوگوں سے کلام کرے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا: (۱)...احسان جتانے والا (۲)...تہبند لٹکانے والا اور (۳)...جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔[4]

﴿9964﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ دونوں عالَم کے سردار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں کیونکر خوشی مناؤں جبکہ صور پھونکنے پر مامور فرشتے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام نے صور ہاتھ میں پکڑ رکھا ہے، کان لگائے ہوئے ہیں اور اپنی پیشانی جھکائے انتظار کر رہے ہیں کہ انہیں کب صور پھونکنے کا حکم دیا جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھا کرو "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنی ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔"[5]

---

1 ... معجم کبیر، ۱۰/ ۲۱۵، حدیث: ۱۰۵۱۴

2 ... یہ شراب کے برتن ہیں دُبّا کھوکھلا کیا ہوا پکا کدو جوجگ کی طرح استعمال کیا جاتا تھا، مزفت شراب پینے کا پیالہ۔ چونکہ اس وقت شراب نئی نئی حرام ہوئی تھی، اگر یہ برتن استعمال ہوتے رہتے تو ممکن تھا کہ انہیں چھوٹی ہوئی شراب پھر یاد آجاتی، اس لئے ان کا استعمال بھی حرام کر دیا گیا، پھر کچھ عرصہ بعد یہ حرمت منسوخ ہو گئی۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۸)

3 ... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن الانتباذ... الخ، ص ۱۱۰۲، حدیث: ۱۹۹۵

4 ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ التحریم اسبال... الخ، ص ۶۷، حدیث: ۱۰۶

5 ... مستدرک حاکم، کتاب الاھوال، باب ینتظر صاحب الصور متی یومر، ۵/ ۷۷۵، حدیث: ۸۷۲۱

مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ، باب النفخ فی الصور، ۲/ ۳۱۰، حدیث: ۵۵۲۷

سائل کو خالی نہ لوٹاتے:

﴿9965﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمیں کچھ عطا کیجئے۔ ”تو ارشاد فرمایا: تم مجھ سے سوال کرتے ہو اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بخل سے منع فرماتا ہے۔[1]

﴿9966﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قومِ عاد پر بھیجی جانے والی ہوا میری اس انگوٹھی کے برابر تھی۔[2]

﴿9967﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبی محترم، رسولِ مکرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا، خواہش ہوتی تو کھالیتے اور ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے۔[3]

دوسروں کے حقوق ادا کرو:

﴿9968﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور تم ایسے معاملات دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تو آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم پر جو حقوق ہوں انہیں ادا کرو اور اپنے حقوق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو۔[4]

عورت کے لیے جنت میں جانے کا نسخہ:

﴿9969﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک عورت کو اس کے بچوں کے ساتھ دیکھا کہ ایک بچے کو اس نے گود میں اُٹھا رکھا تھا اور باقی بچے اس کے ارد گرد چل رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ عورتیں بچے جننے والی، انہیں

1 ...شعب الایمان، فصل فی المکافاۃ بالصنائع، ۶/ ۵۱۹، حدیث: ۹۱۲۸، بتغیر قلیل

2 ...تفسیر الطبری، سورۃ الاحقاف، تحت الآیۃ: ۲۵، ۱۱/ ۲۹۴، رقم: ۳۱۳۰۳، قول ابن عباس

3 ...بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً، ۳/ ۵۳۱، حدیث: ۵۴۰۹

4 ...سنن کبری بیہقی، کتاب قتال اھل البغی، باب الصبر علی اذی... الخ، ۸/ ۲۷۱، حدیث: ۱۶۶۱۵

گود میں اٹھانے والی اور ان پر شفقت کرنے والی ہیں، اگر یہ شوہروں کی نافرمانی نہ کریں تو ان میں سے نمازی عورتیں جنت میں داخل ہو جائیں۔[1]

مقتول جب قاتل کو پکڑے گا:

﴿9970﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سرکار، غیبوں پر خبر دار باذنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مقتول بیچ راستے میں بیٹھ جائے گا جب قاتل وہاں سے گزرے گا تو وہ اسے پکڑ لے گا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: "اے میرے رب! اس نے میری نماز اور روزے کو مجھ سے جُدا کیا تھا۔" پس قاتل اور قتل کا حکم دینے والے کو عذاب دیا جائے گا۔[2]

﴿9971﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، شَفِیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی سفر سے واپس ہوتے تو فرماتے: "ہم لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنے والے ہیں۔"[3]

میدانِ جہاد میں ثابت قدمی:

﴿9972﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ حُنَین کے دن ارشاد فرمایا: اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب (جیسے سردار) کا بیٹا ہوں۔[4]

﴿9973﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں ایک ریشمی پوشاک پیش کی گئی۔ حضرات صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اسے چھونے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس کی نرمی

1... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب فی المراۃ توذی زوجھا، ۲/۴۹۷، حدیث: ۲۰۱۳، بتغیر قلیل

2... مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب فیمن قتل مسلما او امر بقتلہ، ۷/۵۸۶، حدیث: ۱۲۳۲۳

3... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا قدم من السفر، ۵/۲۷۶، حدیث: ۳۴۵۱

4... بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب بغلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیضاء، ۲/۲۷۴، حدیث: ۲۸۷۴

پر حیرت کرتے ہو؟ جنت میں سعد بن معاذ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے رومال اس سے زیادہ بہتر اور زیادہ نرم ہیں۔[1]

باری تعالیٰ کی عطائیں:

﴿9974﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے دن میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ یہ فرما رہے تھے:

وَاللّٰہِ لَوْلَا اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَةً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِذْ لَاقَیْنَا

اِنَّ الْاُوْلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَیْنَا

ترجمہ: بخدا! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نہ ملتی اور ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ہم پر قلبی سکون نازل فرما اور دشمن سے مقابلے کے وقت ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔ بے شک ان کفار نے ہم پر بلاوجہ زیادتی کی، جب انہوں نے فساد کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کر دیا۔[2]

﴿9975﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یا کسی اور سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو (ان کے اسلام لانے سے قبل غزوۂ بدر کے موقع پر) ایک انصاری شخص قیدی بنا کر لائے تو حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ وہ شخص نہیں ہے جس نے مجھے قیدی بنایا تھا، مجھے تو اس شخص نے قید کیا ہے جس کے سر کے بال اِس انصاری سے اتنے اتنے زیادہ جھڑے ہوئے تھے تو آپ نے انصاری سے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی مُعَزَّز فرشتے کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی ہے۔"[3]

نماز میں اقتدا کا انداز:

﴿9976﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضور نبی رحمت، شَفِیعِ

1 ...بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، ۲/ ۵۶۰، حدیث: ۳۸۰۲

2 ...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، وھی الاحزاب، ۳/ ۵۲، حدیث: ۴۱۰۴

3 ...مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۲۴۹، حدیث: ۹۴۸، بتغیر قلیل

اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے نماز ادا کرتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی پیٹھ اُس وقت تک نہیں جھکاتا تھا جب تک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی پیشانی سجدہ میں نہ رکھ دیتے۔[1]

﴿9977﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن صُرَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی غیب دان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ احزاب کے دن ارشاد فرمایا: اب وہ ہم سے نہیں بلکہ ہم ان سے لڑیں گے۔[2]

شفا والی دو چیزیں:

﴿9978﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شفا والی دو چیزیں قرآنِ کریم اور شہد تم پر لازم ہیں۔[3]

﴿9979﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ انبیا، محبوب کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ نمازِ جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنے پیچھے کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود جا کر ایسے لوگوں کے گھر جلا دوں۔[4]

خوفِ خدا پر مغفرت کا انعام:

﴿9980﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک ایسا شخص جنت میں داخل ہو گیا جس نے کبھی کوئی عملِ خیر نہیں کیا تھا۔ اس نے اپنی موت کے وقت اپنے گھر والوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر مجھے پیس کر میرے ذرّوں کو دو حصے کر کے ایک حصہ صحرا میں اور دوسرا سمندر میں ڈال دینا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صحرا اور دریا کو حکم دیا تو ان دونوں نے اس کے منتشر ذرّوں کو جمع کر دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے فرمایا: تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے اُبھارا؟ اس نے عرض کی: "تیرے خوف نے۔" تو اسی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی مغفرت فرما دی۔[5]

1... بخاری، کتاب الاذان، باب السجود علی سبعة اعظم، ۱/۲۸۵، حدیث: ۸۱۱

2... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الخندق، وھی الاحزاب، ۳/۵۴، حدیث: ۴۱۰۹، ۴۱۱۰

3... ابن ماجه، کتاب الطب، باب العسل، ۴/۹۵، حدیث: ۳۴۵۲

4... مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الصلاة الجماعة، ص۳۲۷، حدیث: ۶۵۲، بتغیر قلیل

5... مسند امام احمد، مسند ابی سعید، ۴/۲۸، حدیث: ۱۱۰۹۶

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے یہ بھی بیان فرمایا کہ وہ شخص کفن چور تھا۔[1]

﴿9981﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شَفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا (قطع تعلقی سے) بری ہے۔[2]

بدسلوک کے ساتھ حُسنِ سلوک:

﴿9982﴾... حضرت سیِّدُنا مالک بن نضلہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کسی شخص کے ہاں جاؤں اور وہ مجھے مہمان بنائے نہ ہی مہمان نوازی کرے پھر وہ میرے یہاں آئے تو کیا اُس سے بدلا لوں؟ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم اس کی مہمان نوازی کرو۔[3]

﴿9983﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ (یعنی سورۂ اخلاص) کا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے۔[4]

﴿9984﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (رمضان کے) آخری عشرے میں اپنے گھر والوں کو (عبادت کے لیے) جگایا کرتے تھے۔[5]

زبانِ رسالت سے خوش آمدید:

﴿9985﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آنے کی اجازت چاہی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "پاک اور پاکیزہ شخص کو خوش آمدید۔"[6]

---

1 ...مسند ابی یعلی، مسند ابی سعید، ۱/ ۴۳۳، حدیث: ۹۹۸

2 ...شعب الایمان، باب فی مقاربۃ اھل الدین... الخ، ۶/ ۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶

3 ...معجم کبیر، ۱۹/ ۲۷۶، حدیث: ۶۰۶

4 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراۃ قل ھو اللہ احد، ص ۴۰۵، حدیث: ۸۱۱، عن ابی الدرداء

5 ...ترمذی، کتاب الصوم، باب: ۷۳، ۲/ ۲۰۹، حدیث: ۷۹۵

6 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عمار بن یاسر، ۵/ ۴۳۸، حدیث: ۳۸۲۳

﴿9986﴾... حضرت سیِّدُنا وہب بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ بیتُ المقدس میں تھا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اسے ضائع کردے جس کی خوراک اِس کے ذمہ ہو۔[1]

10 فیصد خرچ میں برابر کا ثواب:

﴿9987﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت سراپا اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے پاس سو اوقیہ تھے، میں نے ان میں سے 10 اوقیہ صدقہ کر دیئے۔ دوسرے شخص نے عرض کی: میرے پاس 10 اوقیہ تھے، میں نے ان میں سے ایک اوقیہ صدقہ کر دیا۔ ایک اور شخص عرض گزار ہوا: میرے پاس 10 دینار تھے، میں نے ان میں سے ایک دینار صدقہ کر دیا۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سب ثواب میں برابر ہو۔[2]

﴿9988﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گھوڑے کو راہِ خدا میں باندھے تو اس کا چارا اور اس کا بول وبراز بھی بروزِ قیامت میزان میں رکھا جائے گا۔[3]

کھوٹ اور بیماری کا علاج:

﴿9989﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ یٰس کی تلاوت کی اس کے لئے 10 حج کا ثواب ہے اور جس نے اسے لکھ کر پیا تو اس کے پیٹ میں ہزار یقین اور ہزار رحمتیں داخل کی جائیں گی اور اس سے ہر طرح کا کھوٹ اور بیماری نکل جائے گی۔[4]

---

1 ...ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب فی صلۃ الرحم، ۲/۱۸۴، حدیث: ۱۶۹۲

2 ...مسند البزار، مما روی ابو اسحٰق ھمدانی عن حارث عن علی، ۳/۷۷، حدیث: ۸۴۱، بتغیر قلیل

3 ...مسند امام احمد، من حدیث اسماء ابنۃ یزید، ۱۰/۴۴۱، حدیث: ۲۷۶۶۴، عن اسماء بنت یزید

4 ...شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ذکر سورۃ یٰس، ۲/۴۸۰، حدیث: ۲۴۶۵، عن ابی ابکر الصدیق، بتغیر قلیل

﴿9990﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت جب تک افطار میں جلدی کرتی رہے گی خیر پر رہے گی۔[1]

حضرت سیِّدُنا اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ ”اور ستارے ظاہر ہونے تک نمازِ مغرب میں تاخیر نہیں کرے گی۔“

محبتِ الٰہی کا نسخہ:

﴿9991﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب میں اُسے کروں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کا محبوب ہو جاؤں۔ محبوبِ خدا، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت فرمائے گا اور لوگوں کے مال سے بے رغبت ہو جاؤ لوگ تم سے محبت کریں گے۔[2]

﴿9992﴾... حضرت سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔[3]

﴿9993﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حبیبِ خدا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر بچے، بڑے، آزاد یا غلام کی طرف سے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور صدقۂ فطر دینے کا حکم دیا اور لوگوں نے دو مُد (سوا دو سیر) گندم کو اس کے قائم مقام کرلیا۔[4]

کسی کو اُس کی جگہ سے اٹھانا منع ہے:

﴿9994﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ”کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر کوئی دوسرا وہاں

1... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصیام، باب تعجیل الافطار، ۲/۴۳۱، حدیث: ۱۳

2... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ۴/۴۲۲، حدیث: ۴۱۰۲

3... ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی الصوم زکاۃ الجسد، ۲/۳۴۶، حدیث: ۱۷۴۵، عن ابی ھریرۃ

4... سنن دارمی، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ الفطر، ۱/۴۸۱، حدیث: ۱۶۶۲

بیٹھ جائے۔ ”لیکن یہ ضرور ہے کہ تم دوسروں کو جگہ دو اور کشادگی پیدا کرو۔[1]

﴿9995﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ خلق کے رہبر، محبوب ربِّ داور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی باندیوں (عورتوں) کو مسجدوں سے نہ روکو[2]۔[3]

﴿9996﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قبر والوں پر روزانہ ان کے جنت اور جہنم کے ٹھکانے پیش کئے جاتے ہیں۔[4]

1... بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قیل لکم تفسحوا... الخ، ۴/۱۷۹، حدیث: ۶۲۷۰

2... شروع میں عورتوں کو مسجدوں میں آنے کی اجازت تھی مگر بعد میں حضرات صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اتفاق سے اس سے ممانعت کر دی گئی، یہی قول حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ہے۔ چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ”جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان باتوں کو ملاحظہ فرماتے تو مسجد میں آنے سے انہیں ضرور منع فرمادیتے۔“ (بخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العالم، ۱/ ۳۰۰، حدیث: ۸۶۹) اب تو عورتوں کی عریانیت اور ان کی آزادی بہت بڑھ چکی ہے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عورتوں کا حال دیکھ کر انہیں مسجد میں آنے سے منع فرمادیا حالانکہ اِس زمانہ میں اگر ایک عورت نیک ہے تو اُن کے زمانۂ مبارکہ میں ہزاروں عورتیں نیک تھیں اور اُن کے زمانہ میں اگر ایک عورت فاسِقہ تھی تو اب ہزاروں عورتیں فاسِقہ ہیں اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے تھے کہ عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ خدائے تعالیٰ کے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار مار کر عورتوں کو مسجد سے باہر نکالتے اور حضرتِ سیِّدُنا امام ابراہیم نخعی تابعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہیں جانے دیتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دیگر مُتقدِّمین نے اگرچہ بوڑھی عورتوں کی فجر، مغرب اور عشاء کی جماعتوں میں شرکت کو جائز ٹھہرایا تھا لیکن مُتاَخِّرین نے بوڑھی ہو یا جوان ہر عمر کی عورتوں کو سب نمازوں کی جماعت میں دن کی ہو یا رات کی شرکت سے منع فرمادیا اور ممانعت کی وجہ فتنہ کا خوف ہے جو حرام کا سبب ہے اور جو چیز حرام کا سبب ہوتی ہے وہ بھی حرام ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب فسادِ زمانہ کے سبب اب سے سیکڑوں برس پہلے مسجدوں میں حاضر ہونے اور جماعتوں میں شرکت کرنے سے عورتیں روک دی گئیں حالانکہ ان دونوں باتوں کی شریعت میں بہت سخت تاکید ہے تو اس زمانہ میں جب کہ فتنہ و فساد بہت بڑھ چکا ہے بھلا عورتوں کا بے پردگی کے ساتھ سڑکوں، پارکوں اور بازاروں میں گھومنا پھرنا اور نامحرموں کو اپنا بناؤ سنگار دکھانا کیونکر جائز و درست ہو سکتا ہے۔ (ماخوذ از فتاوی فیض الرسول، ۲/ ۶۳۶، ۶۳۵)

3... بخاری، کتاب الجمعۃ، باب: ۱۳، ۱/ ۳۱۰، حدیث: ۹۰۰

4... مسند الفردوس، ۲/ ۲۰۵، حدیث: ۵۲۰۴، عن ابن عباس

"ایک روایت میں یہ بھی ہے: "جب تک دنیا قائم ہے یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔"

ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی حیا اور خوفِ خدا:

﴿9997﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سلطانِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگ حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو مریض گمان کرکے آپ کی عیادت کیا کرتے تھے حالانکہ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف اور اُس سے حیا کے سوا کچھ لاحق نہ تھا۔[1]

﴿9998﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار (عید) کرو، اگر چاند بادلوں میں چھپ جائے تو 30 دن شمار کرو۔[2]

شوہر خرچ نہ دے تو...!

﴿9999﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ حضرت ہند بنتِ عُتْبَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ابو سفیان بہت کم خرچ کرنے والے شخص ہیں، اگر میں چپکے سے ان کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں تو کیا اس میں میرے لئے کوئی حرج ہے؟ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اتنا لے لیا کرو جو تمہیں اور تمہارے بچوں کو دستور کے مطابق کفایت کرے۔[3]

غلبہ نیند میں نماز کا حکم:

﴿10000﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو نماز کی حالت میں نیند آئے تو اُسے اپنے بستر پر سو جانا چاہئے کیونکہ نیند میں اُسے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اپنے خلاف دعا کر رہا ہے یا اپنے حق میں دعا مانگ رہا ہے۔[4]

1 ...الفوائد لتمام، ۱/۱۲۷، حدیث: ۲۹۲، ۲۹۳

2 ...مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الھلال، ص ۵۴۶، حدیث: ۱۰۸۱

3 ...بخاری، کتاب البیوع، باب من اجری امر الامصار...الخ، ۲/۴۶، حدیث: ۲۲۱۱

4 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاة، باب الرجل یلتبس علیہ...الخ، ۲/۳۲۹، حدیث: ۴۲۳۳

﴿10001﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزے کی حالت میں اپنی بعض ازواج کا بوسہ لے لیا کرتے تھے[1]۔[2]

گھر والوں سے حُسنِ سلوک:

﴿10002﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) کے حق میں بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے حق میں تم سب سے بہتر ہوں۔[3]

﴿10003﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ قریش کہا کرتے تھے: ہم حرم کے رہنے والے ہیں لہٰذا ہم منیٰ ہی سے واپس لوٹ جائیں گے جبکہ دیگر لوگ عرفات سے لوٹا کرتے تھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ طیبہ نازل فرمائی:

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ (پ۲، البقرۃ:۱۹۹)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں۔[4]

سر ڈھانپنے کے مواقع:

﴿10004﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بیتُ الخلاء جاتے تو اپنے سر اقدس کو ڈھانپ لیتے اور یوں ہی جب اپنی ازواج سے صحبت فرماتے تو مبارک سر کو ڈھانپ لیتے تھے۔[5]

1...احناف کے نزدیک: (روزے کی حالت میں) عورت کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن چھونا مکروہ ہے جب کہ یہ اندیشہ ہو کہ اِنزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہو گا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقاً (یعنی چاہے انزال و جماع کا ڈر ہو یا نہ ہو) مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/۹۷)

2...مسند امام احمد، مسند السیدة عائشة، ۱۰/۶۷، حدیث: ۲۶۰۱۲

3...ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/۴۷۵، حدیث: ۳۹۲۱

4...مسند طیالسی، الجزء السادس، عروة بن زبیر عن عائشة، ص۲۰۷، حدیث: ۱۴۷۱

5...سنن کبریٰ للبیھقی، کتاب الطھارة، باب تغطیة الراس عند... الخ، ۱/۱۵۵، حدیث: ۴۵۵

﴿10005﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا بیان ہے کہ حضور رحمت عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ازواج سے صحبت کے وقت مبارک سر کو ڈھانپ لیتے اور وضو کی جگہ میں داخل ہوتے وقت بھی سرِ اقدس کو ڈھانپ لیتے تھے۔[1]

شیطان کے لئے ہتھوڑا:

﴿10006﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ سرورِ دو عالَم، شَفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب دعا کرتے تو اپنے بائیں ہاتھ کو پھیلا کر اور انگشتِ شہادت سے اشارہ کر کے دعا کرتے اور ارشاد فرماتے: دعا میں شہادت والی انگلی سے اشارہ شیطان کے لئے ہتھوڑا ہے۔[2]

﴿10007﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ حضور نبی رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ ملاتے اور سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرتے پھر اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیتے تھے۔[3]

اچھی آواز میں تلاوت کرو:

﴿10008﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ یعنی قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔“[4]

﴿10009﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کنجوسی نہ کرو ورنہ تمہارے ساتھ کنجوسی کی جائے گی اور خرچ کیا کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔[5]

1... سنن کبری للبیہقی، کتاب الطھارۃ، باب تغطیۃ الراس عند... الخ، ۱/۱۵۵، حدیث: ۴۵۵، دون قولہ: واذا دخل المتوضا غطی راسہ

2... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۶۲، حدیث: ۶۰۰۷

مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب من کان یقول الدعاء... الخ، ۷/۱۱۱، حدیث: ۱۴

3... مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۴۹۵، حدیث: ۲۵۲۶۳، بتغیر قلیل

4... ابو داود، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ، ۲/۱۰۵، حدیث: ۱۴۶۸، عن براء بن عازب

5... مسند الحارث، کتاب زکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ، ۱/۳۹۱، حدیث: ۲۹۶، الکامل لابن عدی، ۸/۳۸، رقم: ۱۸۰۹، معان ابو صالح

﴿10010﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں ان سے آگے نکل گئی پھر جب میرا کچھ وزن بڑھ گیا اور میں نے ایک بار پھر آپ کے ساتھ دوڑ لگائی تو اس بار آپ مجھ سے آگے نکل گئے اور ارشاد فرمایا: عائشہ! یہ اُس پہلی دوڑ کا بدلہ ہے۔[1]

روزِ جمعہ اور ماہِ رمضان کی برکت:

﴿10011﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ محسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر رمضان سلامتی کے ساتھ گزر جائے تو پورا سال سلامتی سے گزرتا ہے اور اگر جمعہ سلامتی کے ساتھ گزر جائے تو باقی دن بھی سلامتی سے گزرتے ہیں۔[2]

﴿10012﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: اگر جمعہ سلامتی کے ساتھ گزر جائے تو سارے دن سلامتی سے گزرتے ہیں[3]۔ کوئی میدان، کوئی پہاڑ اور کوئی بھی شے ایسی نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ نہ مانگتی ہو۔

﴿10013﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحیم و کَریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے اِسْتِفْسار فرمایا: تم نے حجرِ اسود کو بوسہ کس طرح دیا؟ میں نے عرض کی: میں نے بوسہ لیا اور اسے چھوڑ دیا۔ ارشاد فرمایا: تم نے صحیح کیا۔[4]

بیٹیوں کی خواہش کا لحاظ رکھو:

﴿10014﴾... حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی بیٹی کے نکاح کا ارادہ کرتا ہے تو کسی بُرے اور

1... ابو داود، کتاب الجہاد، باب فی السبق علی الرجل، ۳/۴۲، حدیث: ۲۵۷۸

2... شعب الایمان، باب فی الصیام، التماس لیلۃ القدر فی الوتر... الخ، ۳/۳۴۰، حدیث: ۳۷۰۸

3... شعب الایمان، باب فی الصیام، التماس لیلۃ القدر فی الوتر... الخ، ۳/۳۴۰، حدیث: ۳۷۰۸

4... معجم کبیر، ۱/۱۲۷، حدیث: ۲۵۷

بدصورت انسان سے اُس کی شادی کروادیتا ہے حالانکہ انہیں بھی ویسی خواہش ہوتی ہے جیسی تمہاری ہوتی ہے۔[1]

﴿10015﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم راستے میں مشرکین سے ملو تو انہیں سلام میں پہل نہ کرو[2]۔[3]

﴿10016﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ سرزمینِ عرب چراگاہوں اور نہروں والی نہ ہوجائے۔[4]

﴿10017﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ "دریائے فرات سونے کا پہاڑ ظاہر کرے گا، اس وقت لوگ باہم جنگ کریں گے تو ہر سو میں سے 99 کافر ہو کر قتل ہوں گے۔"[5]

سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا:

﴿10018﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص یہ کہے کہ تمام لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ خود اُن سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔[6]

﴿10019﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے: آسمان میں ندا کردو کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔" اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کو ناپسند فرماتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ندا کرتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ فلاں بندے کو ناپسند فرماتا ہے تم بھی اسے ناپسند جانو۔"[7]

---

1 ...مسند الفردوس، باب الیاء، ۲/ ۴۸۹، حدیث: ۸۳۷۸

2 ...سارے کفار کا یہی حکم ہے ذمی ہوں یا حربی کہ ان کو مسلمان بلاضرورت سلام نہ کرے کہ سلام میں اظہارِ احترام ہے اور کفار کا احترام درست نہیں، مرتدین بدمذہبوں کا حکم بھی یہی ہے ضرورت کے احکام جداگانہ ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۱۸)

3 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۶۱۷، حدیث: ۱۰۸۰۱

4 ...مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ... الخ، ص ۵۰۵، حدیث: ۱۰۱۲

5 ...مسلم، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ حتی... الخ، ص ۱۵۴۷، حدیث: ۲۸۹۴، بتغیر قلیل

6 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب النھی من قول: ھلک الناس، ص ۱۴۱۲، حدیث: ۲۶۲۳

7 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب اذا احب اللہ عبداً، ص ۱۴۱۷، حدیث: ۲۶۳۷، بتغیر قلیل

لوگوں کی مثال اونٹوں کی طرح ہے:

﴿10020﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں کی مثال ان سو اونٹوں کی طرح ہے جن میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہیں پاؤ گے۔“[1]

﴿10021﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک دین خیر خواہی ہے، بے شک دین خیر خواہی ہے، بے شک دین خیر خواہی ہے۔“ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس کے لئے خیر خواہی ہے؟ ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے، اس کے رسول کے لئے، اس کی کتاب کے لئے[2]، مسلمانوں کے اماموں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے[3]۔“[4]

شکر گزار کی فضیلت:

﴿10022﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّامِتِ یعنی کھا کر شکر کرنے والا روزہ رکھ کر چُپ رہنے والے کی طرح ہے۔“[5]

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن، ۴/۳۵۱، حدیث: ۳۹۹۰، عن ابن عمر

2 ...امام محی الدین یحیٰی بن شرف نَوَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے خیر خواہی سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا، شرک سے بچنا، اس کی اطاعت کرنا وغیرہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب کی خیر خواہی سے مراد اس بات پر ایمان لانا کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے اور یہ مخلوق کے کلام کے مشابہ بالکل نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول کی خیر خواہی سے مراد ان کی رسالت کی تصدیق کرنا اور ان کے لائے ہوئے احکام پر ایمان لانا ہے۔ (شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحۃ، ۱/۳۸ ملتقطاً)

3 ...مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 558** پر اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اماموں سے مراد یا تو اسلامی بادشاہ اسلامی حکام ہیں یا علماء دین مجتہدین کاملین اولیاء واصلین ہیں۔ ان کی نصیحت یہ ہے کہ انکے ہر جائز حکم کی بقدرِ طاقت تعمیل کرنا، لوگوں کو ان کی اطاعت جائزہ کی طرف رغبت دینا، آئمہ مجتہدین کی تقلید کرنا، ان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، (مرقات) علماء کا ادب کرنا۔ عام مسلمانوں کی نصیحت یہ ہے کہ بقدرِ طاقت ان کی خدمت کرنا، ان سے دینی و دنیا مصیبتیں دور کرنا، ان سے محبت کرنا، ان میں علم دین پھیلانا، اعمال نیک کی رغبت دینا، جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے پسند نہ کرنا۔

4 ...نسائی، کتاب البیعۃ، النصیحۃ للامام، ص ۶۸۴، حدیث: ۴۲۰۵

5 ...ترمذی، کتاب الصیام، باب فیمن قال: الطاعم الشاکر، ۲/۳۵۵، ۳۵۶، حدیث: ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ''الصامت'' بدلہ ''الصابر''

﴿10023﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ غریبوں کے غمگسار، بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اُعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ یعنی مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔''[1]

قرآنِ کریم پر اجرت کی مذمت:

﴿10024﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ اَخَذَ عَلَی الْقُرْاٰنِ اَجْرًا فَذَاکَ حَظُّہٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ یعنی جس نے قرآن مجید پر اجرت لی تو اس کا قرآنِ کریم سے یہی حصہ ہے[2]۔''[3]

1... ابن ماجہ، کتاب الرھون، باب اجر الاجراء، ۳/۱۶۲، حدیث: ۲۴۴۳، عن ابن عمر

2... سیِّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہے، لینے والے دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۵۳۷) یوں ہی سوئم وغیرہ کے موقع پر اُجرت پر قرآن پڑھوانا ناجائز ہے دینے والا لینے والا دونوں گنہگار۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/۱۴۶) البتہ تعلیم قرآن کریم پر اجرت لینا جائز ہے۔ چنانچہ، صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''تعلیم قرآن وفقہ اور اذان وامامت پر اجارہ جائز ہے کیونکہ ایسا نہ کیا جائے تو قرآن وفقہ کے پڑھانے والے طلبِ معیشت میں مشغول ہو کر اس کام کو چھوڑ دیں گے اور لوگ دین کی باتوں سے ناواقف ہوتے جائیں گے۔'' (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/۱۴۶) صَدْرُ الشَّرِیْعَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: ''جس بندۂ خدا سے ہو سکے کہ ان امور کو محض خالصاً لوجہ اللہ (خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے) انجام دے اور اجرِ اُخروی (آخرت کے اجر) کا مستحق بنے تو اس سے بہتر کیا بات ہے پھر اگر لوگ اس کی خدمت کریں بلکہ یہ تصوّر کرتے ہوئے کہ دِین کی خدمت یہ کرتے ہیں ہم ان کی خدمت کر کے ثواب حاصل کریں تو دینے والا مستحقِ ثواب ہو گا اور اُس کو لینا جائز ہو گا کہ یہ اُجرت نہیں ہے بلکہ اعانت وامداد ہے۔'' (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/۱۴۶) مزید فرماتے ہیں: اجرت پر اطاعت وعبادت اور دینی خدمت کا ثواب نہیں ملتا کیونکہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عمل نہ ہو تو ثواب کی اُمید بیکار ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/۱۴۶) ہاں! اگر تعلیمِ قرآن اور امامت ومُؤَذِّنی پر اجرت لینا کسی کی مجبوری ہو تو اچھی نیت ہونے پر ثواب کی امید کی جا سکتی ہے جیسا کہ مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر نیت خیر ہو تو دینی خدمت پر تنخواہ لینے کی وجہ سے اس کا ثواب کم نہیں ہوتا، دیکھو ان عاملوں (زکوۃ وصدقات جمع کرنے والوں) کو پوری اجرت دی جاتی تھی مگر ساتھ میں یہ ثواب بھی تھا، چنانچہ مجاہد کو غنیمت بھی ملتی ہے اور ثواب بھی، حضرات خلفائے راشدین سوائے حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سب نے خلافت پر تنخواہیں لیں مگر ثواب کسی کا کم نہیں ہوا، ایسے ہی وہ علماء یا امام ومؤذّن جو تنخواہ لے کر تعلیم، اذان، امام کے فرائض انجام دیتے ہیں اگر ان کی نیت خدمتِ دین ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ ثواب بھی ضرور پائیں گے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۱۸)

3... جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۴۷

﴿10025﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رَحِمَ اللّٰہُ عَیْنًا بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَرَحِمَ اللّٰہُ عَیْنًا سَہِرَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس آنکھ پر رحم فرمائے جو اس کے خوف سے روئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس آنکھ پر بھی رحم فرمائے جو راہِ خدا میں پہرے کے لئے جاگی۔[1]

حقِ مسلم ضائع کرنا ہلاکت ہے:

﴿10026﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے اس کے لئے جو مسلمان کے ساتھ زیادتی کرتا اور اس کا حق کم کرتا ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے۔[2]

﴿10027﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، جنابِ صادق وامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج یا عمرہ کیا اور فسق کیا نہ فحش گوئی کی وہ (گناہوں سے) ایسا (پاک) ہو گیا جیسا اس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔[3]

بچھو سے حفاظت کا وظیفہ:

﴿10028﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا جس کی وجہ سے وہ پوری رات سو نہ سکا، بارگاہِ رسالت میں کسی نے عرض کی: فلاں شخص کو بچھو نے کاٹ لیا جس کی وجہ سے وہ پوری رات سو نہ سکا۔ تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شام کے وقت ”اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں“ کہہ لیتا تو اسے صبح تک بچھو کا ڈنک نقصان نہیں دیتا۔[4]

﴿10029﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت دن کے وقت میں آئے گی۔[5]

1... مسند الفردوس، ۱/۴۰۸، حدیث: ۳۰۳۶

2... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالٰی، ۱/۴۸۸، حدیث: ۷۹۷

3... بخاری، کتاب المحصر، باب قول اللہ تعالٰی: ”فلا رفث“، ۱/۶۰۰، حدیث: ۱۸۱۹، دار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/۳۵۸، حدیث: ۲۶۸۸

4... معجم اوسط، ۵/۲۰۸، حدیث: ۷۰۹۳، عن انس

5... مسند الفردوس، ۲/۴۲۶، حدیث: ۷۶۹۷

بہترین اور بد ترین:

﴿10030﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سچوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلائے اور اُس کے بندوں کو اُس کی طرف راغب کرے اور فاسقوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو زیادہ قسمیں کھائے اگرچہ سچا ہو اور اگر جھوٹا ہو تو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔[1]

﴿10031﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی اس نے فجر پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر پالی[2]۔[3]

﴿10032﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ والیِ اُمَّت، سراپا رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کے ہاتھ میں چکنائی کی بُو ہو اور بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے اور اس کو کچھ تکلیف پہنچ جائے تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔[4]

---

1 ...مسند الفردوس، ۱/۳۶۴، حدیث: ۲۶۹۵

2 ...مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کیونکہ اس نے نماز کا وقت پالیا اور اس کی یہ نماز ادا ہوگی نہ کہ قضاء۔ خیال رہے کہ اس بارے میں احادیث متعارض ہیں۔ اس حدیث سے تو معلوم ہوا کہ طلوع وغروب کے وقت نماز صحیح ہے مگر دوسری روایت میں آیا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان وقتوں میں نماز پڑھنے سے سخت منع فرمایا، لہٰذا قیاس شرعی کی ضرورت پڑی جو ان میں سے ایک حدیث کو ترجیح دے۔ قیاس نے حکم دیا کہ اس صورت میں عصر درست ہوگی اور فجر فاسد ہو جائے گی کیونکہ عصر میں آفتاب ڈوبنے سے پہلے وقت مکروہ بھی آتا ہے یعنی سورج کا پیلا پڑنا، لہٰذا یہ شروع بھی ناقص ہوئی اور ختم بھی ناقص، لیکن فجر میں آخر تک وقت کامل ہے اس صورت میں نماز شروع تو کامل ہوئی اور ختم ناقص، لہٰذا عصر میں اس حدیث پر عمل ہے اور فجر میں ممانعت کی حدیث پر۔ غرضکہ سورج نکلتے وقت کوئی نماز درست نہیں اور سورج ڈوبتے وقت اس دن کی عصر جائز ہے اگرچہ مکروہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۸۴، ملتقطاً)

3 ...مسلم، کتاب المساجد، باب من ادرک رکعۃ من... الخ، ص ۳۰۶، حدیث: ۶۰۸

4 ...ترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی کراھیۃ البیتوتۃ... الخ، ۳/ ۳۴۰، حدیث: ۱۸۶۷

حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

انہی مقدس ہستیوں میں سے ایک مشہور امام، نمایاں شخصیت، جن کی خوبیوں کا چرچا ہے، عابد وزاہد، روایتوں کی جستجو اور ان میں شدت کرنے والے، روایت اور حدیث میں امیر المؤمنین، سابقہ وموجودہ محدثین کی زینت، روایات کی صحت پر زیادہ توجہ رکھنے والے، گناہوں کا بوجھ اٹھانے سے بری، بہت حجت اور تحقیق والے حضرت سیِّدُنا ابو بسطام شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں جو فقر کو گلے لگانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حفاظت پر بھروسا رکھنے والے تھے۔

منقول ہے کہ بقدرِ ضرورت پر اکتفا کرنے اور پاکدامنی سے مُزَیَّن ہونے کا نام تَصَوُّف ہے۔

کھال ہڈیوں پر سوکھ گئی:

﴿10033﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بحر بکراوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ عبادت گزار کوئی نہ دیکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کر کر کے ان کی کھال ان کی ہڈیوں پر سوکھ چکی تھی حتّٰی کہ ہڈی اور کھال کے بیچ گوشت نہیں تھا۔

﴿10034﴾... حضرت سیِّدُنا حمزہ بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گفتگو کرتے سنا ہے، اُن کی زبان میں کافی ثِقَل تھا اور عبادت کے سبب اُن کی کھال ہڈی پر خشک ہو چکی تھی۔ وہ فرماتے ہیں: اگر میں تمہیں ثقہ راویوں سے حدیث بیان کروں تو تین سے زیادہ سے نہیں کر پاؤں گا۔

روزوں کا اثر نظر نہ آتا:

﴿10035﴾... عمر بن ہارون کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بلاناغہ لگاتار روزے رکھتے مگر آپ پر ان کا کوئی اثر نظر نہ آتا تھا جبکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مہینے میں تین دن روزہ رکھتے اور آپ پر ان کا اثر دکھائی دیتا تھا۔

﴿10036﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قُتَیْبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حدیث شریف کے متعلق اصحابِ حدیث سے بارہا فرمایا: "اے لوگو! یاد رکھو کہ تم نے جب بھی حدیثِ پاک

میں پیش قدمی کی تو قرآن کریم سے پیچھے رہ گئے۔" اور بسا اوقات اپنے سر پر ہاتھ مار کر فرماتے: "خَاک بِسَرِ شُعْبَہ یعنی شعبہ کے سر پر خاک۔"

﴿10037﴾... ابو قَطَن عَمرو بن ہیثم کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو طویل رکوع کرتے دیکھتا تو یہی سمجھتا کہ آپ بھول گئے ہیں اور دو سجدوں کے درمیان دیر تک بیٹھے دیکھتا تو گمان کرتا کہ آپ بھول گئے ہیں۔

﴿10038﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میرے پاس تھوڑا سا آٹا اور ایک لکڑی ہو تو مجھے کچھ پروا نہیں کہ دنیا کی کون سی چیز میرے پاس نہیں ہے۔

لوگوں کے لیے آراستہ مت ہو:

﴿10039﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نوح قُراد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے ایک قمیص پہنے دیکھا تو فرمایا: یہ کتنے میں خریدی؟ میں نے کہا: آٹھ درہم میں۔ آپ نے فرمایا: "تم پر افسوس ہے! آٹھ درہم کی قمیص پہنتے ہوئے تمہیں خدا سے ڈر نہیں لگتا؟ چار درہم کی قمیص خرید کر چار درہم صدقہ نہیں کر سکتے تھے؟ یہ تمہارے لئے بہتر ہوتا۔" میں نے کہا: اے ابو بسطام! میں ایسے لوگوں کے ساتھ رہتا ہوں جن کے لئے ہمیں آراستہ ہونا پڑتا ہے۔ ارشاد فرمایا: آخر ہم ان کے لئے آراستہ ہوتے ہی کیوں ہیں؟

﴿10040﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں میں سب سے زیادہ نرم دل تھے، جب بھی کوئی سائل آپ کے پاس آتا تو اپنے گھر میں داخل ہوتے اور جو ہو سکتا اُسے عطا فرماتے۔

غریبوں کی دستگیری:

﴿10041﴾... حضرت سیِّدُنا عَفّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بیٹھتے وقت کئی مرتبہ یہ فرماتے سنا: "اگر مجھے تم سے حاجتیں نہ ہوتیں تو میں تمہارے ساتھ نہ بیٹھتا۔" اور اُن کی حاجتیں یہ تھیں کہ وہ اپنے غریب پڑوسیوں کے لئے سوال کیا کرتے تھے۔

﴿10042﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا شعبہ بن

حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ہوتا، پس اُس وقت کوئی مانگنے والا آجاتا اور آپ کے پاس اُسے دینے کو کچھ نہ ہوتا تو مجھ سے فرماتے: یحییٰ! کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں کہتا: ہاں، اور انہیں پیش کر دیتا۔ تو وہ لے کر سائل کو دے دیتے پھر جب اُس کا عوض مجھے لوٹاتے تو میں عرض کرتا: ابو بسطام! یہ کیا ہے؟ ارشاد فرماتے: یہ لے لو۔

سخی دل انسان:

﴿10043﴾... ابو قَطَن عمرو بن ہیثم کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کپڑے مٹی کی رنگت والے ہوا کرتے، وہ بہت زیادہ نماز پڑھتے، کثرت سے روزے رکھتے اور سخی دل انسان تھے۔

﴿10044﴾... حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن داوٗد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اپنی کھال کھجاتے تھے تو اس سے مٹی جھڑتی تھی۔

بے مثال سخاوت:

﴿10045﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد حجاج بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دراز گوش پر سوار جا رہے تھے، راستے میں حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملے اور انہوں نے آپ سے اپنی پریشانی بیان کی تو آپ نے ان سے فرمایا: ”خدا کی قسم! میری ملکیت میں صرف یہی ایک گدھا ہے۔“ پھر آپ گدھے سے اُترے اور گدھا ان کے حوالے کر دیا۔

﴿10046﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داوٗد طَیالِسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھا، اتنے میں حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روتے ہوئے آئے، آپ نے ان سے پوچھا: ابو سعید! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: میرا گدھا مر گیا جس کی وجہ سے میرا جمعہ نکل گیا اور دیگر ضروریات بھی پوری ہونے سے رہ گئیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے وہ گدھا کتنے میں خریدا تھا؟ عرض کی: تین دینار میں۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس تین دینار موجود ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس کے سوا میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ وہاں موجود ایک لڑکے سے فرمایا: وہ تھیلی یہاں لے آؤ۔ اُس میں تین دینار تھے، آپ نے وہ تھیلی ان کی طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا: اس سے گدھا خرید لو اور روؤ نہیں۔

تمام لوگوں کا کرایہ ادا کرتے:

﴿10047﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نَضر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کشتی میں بیٹھتے تو تمام لوگوں کی طرف سے کرایہ ادا کر دیتے تھے۔

﴿10048﴾... حضرت سیِّدُنا نضر بن شُمَیْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ مسکینوں پر رحم کرنے والا نہیں دیکھا، جب وہ کسی مسکین کو دیکھتے تو اسے دیکھتے رہتے یہاں تک کہ وہ آپ کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا۔

مجلسِ حدیث میں سائلوں کی خبر گیری:

﴿10049﴾... حضرت سیِّدُنا مسلم بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں اگر کوئی سائل کھڑا ہوتا تو آپ اُسے کچھ دے کر ہی حدیث بیان کرتے، ایک دن ایک سائل کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ کسی نے کہا: حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اسے ایک درہم دینے کا ذمہ لے لیا ہے۔

﴿51-10050﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن جبلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دراز گوش، اس کی زین اور لگام کی قیمت لگائی تو وہ 10 درہم سے کچھ زیادہ بنی۔

500 ایکڑ زمین چھوڑ دی:

﴿10052﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے بیان کیا کہ خلیفہ مہدی نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 30 ہزار درہم تحفے میں بھیجے تو انہوں نے وہ درہم تقسیم فرما دیئے اور یوں ہی خلیفہ نے آپ کو بصرہ میں پانچ سو ایکڑ زمین دی تو وہ بصرہ تشریف لائے مگر انہیں کسی شے سے خوشی نہیں ہوئی لہٰذا انہوں نے وہ زمین بھی چھوڑ دی۔

﴿10053﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غریب ہونے کے باوجود فرمایا کرتے تھے: کسی غریب سے حدیث نہ لکھو، وہ تو خود اپنے سسرال اور بھتیجے کے زیرِ کفالت ہوتا ہے۔

امیر المؤمنین فی الحدیث:

﴿10054﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرمایا کرتے تھے: حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔

﴿10055﴾... حضرت سیِّدُنا یعقوب بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کسی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے سامنے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: یہ چھوٹے امیر المؤمنین ہیں۔

شوقِ حدیث کا عالم:

﴿10056﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی بارگاہ میں 500 مرتبہ حاضر ہوا اور اُن سے صرف 100 حدیثیں سنیں یعنی ہر پانچ مجلسوں میں ایک حدیث۔

﴿10057﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کسی بھی شخص سے جتنی احادیثِ مبارکہ سنیں ہیں اس سے کہیں زیادہ اُن کے پاس چکر لگائے۔

بیانِ حدیث میں احتیاط:

﴿10058﴾... ابوالولید ضبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک حدیث کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا: بخدا! میں تمہیں یہ حدیث بیان نہیں کروں گا کیونکہ میں نے یہ ایک ہی بار سنی ہے۔

﴿10059﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مکۂ مکرمہ کے راستے میں میری ملاقات حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوئی تو میں نے عرض کی: کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا اسود بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک حدیث لینے جارہا ہوں۔

﴿10060﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارش والے دن ایک دُم کٹے گدھے پر سوار کہیں جارہے تھے، میں ان سے ملا اور پوچھا: کہاں تشریف لے جارہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا اسود بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جارہا ہوں، انہوں نے ہم سے فلاں سال میں کچھ احادیثِ طیبہ بیان کی تھیں، میں انہیں سال بھر یاد رکھنے کے لئے دیکھوں گا۔

راویانِ حدیث سے تصدیق:

﴿10061﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا کہ حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی حدیث پاک ''کُنَّا نَتَنَاوَبُ الرِّعْيَةَ'' (یعنی ہم نے اونٹ چرانے کی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں) آپ نے کس سے سنی؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عطاء سے۔ تو میں نے حضرت عبداللہ بن عطاء کے پاس جاکر پوچھا: آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے فرمایا: حضرت زیاد بن مخراق سے۔ پھر میں نے اُن کے پاس حاضر ہوکر پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت شہر بن حوشب سے۔ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم

حدیث کی خاطر کئی شہروں کا سفر:

﴿10062﴾... نَصر بن حَمَّاد بَجَلی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے یہ حدیث سنی جسے میں نے یوں بیان کیا کہ میں حضرت اسرائیل سے، وہ حضرت ابو اسحاق سے، وہ حضرت عبداللہ بن عطاء رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہم نے اونٹ چرانے کی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں، ایک مرتبہ میں وضو کرکے رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ حضرات صحابۂ کرام آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ کے قریب ہوا اور آپ کو یہ فرماتے سنا: ''جو شخص وضو کرکے مسجد میں داخل ہو اور دو رکعت نماز ادا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا۔'' یہ سن کر میں نے کہا: واہ واہ! کیا بات۔ پھر پوری حدیث ذکر کی۔

راوی کا بیان ہے کہ حدیث سن کر حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے تھپڑ مار دیا، میں ایک کونے میں جاکر رونے لگا۔ پھر آپ فرمانے لگے: یہ کیوں رو رہا ہے؟ حضرت ابنِ ادریس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: اس لئے کہ آپ نے اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا۔ انہوں ارشاد فرمایا: دیکھو تو سہی! یہ حضرت اسرائیل از حضرت اسحاق والی سند سے کیا بیان کر رہا ہے؟ میں نے حضرت ابو اسحاق سے پوچھا: آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی تو انہوں نے کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن عطاء نے بیان کی اور وہ آگے حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا حضرت عبداللہ بن عطاء نے حضرت

سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سُنی ہے؟ اس وقت حضرت مِسْعَر بن کِدام بھی وہاں موجود تھے، کہنے لگے: حضرت عبد اللہ بن عطاء مکۂ مکرمہ میں موجود ہیں۔ پس میں ان کے پاس مکۂ مکرمہ پہنچ گیا جبکہ میرا حج کا ارادہ نہیں تھا بلکہ حدیث شریف کا ارادہ تھا، میں نے حضرت عبد اللہ بن عطاء سے اس حدیث پاک کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: مجھے یہ حدیث حضرت سعد بن ابراہیم نے بیان کی تھی۔ وہاں حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ حضرت سعد مدینہ منورہ میں ہیں اور وہ اس سال حج کے لئے نہیں آئے۔ چنانچہ پھر میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور حضرت سعد سے اس حدیثِ پاک کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ حدیث شریف آپ لوگوں ہی کی طرف سے آئی ہے اور مجھ سے حضرت زیاد بن مخراق نے بیان کی ہے۔

حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یہ حدیث شریف کیسی ہے؟ پہلے یہ کوفی تھی پھر مکی ہوگئی، پھر مدنی ہوئی اور اب بصری ہوگئی، الغرض میں نے بصرہ آکر حضرت زیاد بن مخراق سے پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ حدیث آپ کے معیار کی نہیں۔ تو میں نے کہا: مگر آپ مجھے اس کے متعلق ضرور بتائیں۔ لہٰذا انہوں نے بتایا کہ مجھے یہ حدیث شریف حضرت شہر بن حوشب نے، انہیں حضرت سیِّدُنا ابو ریحانہ نے اور ان کو حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کی ہے۔ پس جب انہوں نے حضرت شہر بن حوشب کا ذکر کیا تو میں نے کہا: انہوں نے اس حدیث کی صحت خراب کر دی۔

نصر بن حماد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ حدیثِ پاک میرے لئے درجہ صحت کو پہنچتی تو یہ مجھے میرے گھر والوں، میرے مال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ پھر میں نے یہ حدیث حضرت مثنی بن معاذ سے ذکر کی تو انہوں نے کہا: حضرت بشر بن مفضل نے مجھے یہ حدیث حضرت شعبہ بن حجاج کے اس قصہ کے ساتھ بیان کی اور اس میں حضرت محمد بن منکدر کا ذکر بھی کیا۔ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم

الفاظِ روایت کی اہمیت:

﴿10063﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس حدیث میں "حَدَّثَنَا" (یعنی فلاں نے ہم سے حدیث بیان کی) اور "اَخْبَرَنَا" (یعنی فلاں نے ہمیں خبر دی) کے الفاظ نہ ہوں تو وہ گھاس وترکاری کی مانند ہے۔

﴿10064﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر حدیث میں "حَدَّثَنِی" (یعنی فلاں نے مجھ سے حدیث بیان کی) اور "سَمِعْتُ" (یعنی میں نے سنا) کے الفاظ ہوں تو وہ دست بدست ہے اور اگر اس میں "سَمِعْتُ" اور "اَخْبَرَنِی" کے الفاظ نہ ہوں تو وہ گھاس و ترکاری کی طرح ہے۔

﴿10065﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہر وہ کلام جس میں "سَمِعْتُ" کا لفظ نہ ہو تو وہ گھاس و ترکاری کی مثل ہے۔

﴿10066﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے 20 سال تک حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت اختیار کی، میں ان کے پاس سے تین سے دس احادیث ہی لے کر لوٹتا تھا اور اکثر اتنی ہی احادیثِ مبارکہ سنتا تھا۔

توثیقِ روایت میں شدت:

﴿10067﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حُمَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے اور ان سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے آپ سے وہ حدیث بیان کر دی، آپ نے ان سے کہا: کیا آپ نے یہ حدیث شریف خود سُنی ہے؟ انہوں نے کہا: "میرے خیال میں سُنی ہے۔" آپ نے ہاتھ سے اِس طرح اشارہ کیا کہ "میں یہ روایت نہیں لیتا۔" پھر جب آپ کھڑے ہو کر چلے گئے تو حضرت سیِّدُنا حُمَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سنی ہے مگر انہوں نے مجھ پر سختی کی تو میں نے چاہا کہ میں بھی ان پر سختی کروں۔

﴿10068﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شَرْقِی بن قَطامی کی یہ روایت بیان کی کہ "امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (مِنیٰ کی) راتیں عقبہ سے آگے گزارتے تھے۔" روایت سنا کر فرمایا: اگر میں شرقی بن قطامی کو حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر جھوٹ باندھنے والا نہ سمجھوں تو میرا گدھا اور میری اونٹنی مسکینوں پر صدقہ ہے۔

> حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ انطاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ بیمار دل کی پانچ دوائیں ہیں: (۱) نیکوں کی صحبت (۲) تلاوتِ قرآن (۳) کم کھانا (۴) تہجد کی پابندی (۵) رات کے آخری حصہ میں گریہ وزاری۔ (المنبہات للعسقلانی، باب الخماسی، ص۶۰)

احادیث گھڑنے والوں پر مقدمات

اظہارِ حق کی خاطر بے قراری:

﴿10069﴾... حضرت سیِّدُنا خضر بن یَسَع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سخت گرمی میں کپڑا لپیٹ کر جاتے دیکھا گیا تو کسی نے عرض کی: اے ابو بسطام! کہاں جارہے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضور نبی مکرم، شفیعِ معظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جھوٹ باندھنے (یعنی حدیث گھڑنے) والے شخص کے خلاف مقدمہ دائر کرنے جارہا ہوں۔

﴿10070﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھ سے ملے اس وقت اُن کے پاس مٹی کا ایک ڈھیلا بھی تھا، میں نے عرض کی: ابو بسطام! کہاں جارہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ابان بن ابو عیاش کی طرف جارہا ہوں تاکہ اُسے قاضی کے روبرو پیش کروں کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ میں نے عرض کی: مجھے آپ پر اُن کے قبیلے عبد القیس کا خوف ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے گفتگو کی تو وہ واپس لوٹ گئے۔ اس کے بعد وہ مجھے پھر ملے اور فرمایا: اے ابو اسماعیل! میں نے اس معاملے میں بہت غور کیا مگر مجھے خاموش رہنے کی کوئی گنجائش نہیں ملی۔

﴿10071﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ابان بن ابو عیاش کے متعلق گفتگو کرکے اُس کے خلاف کاروائی نہ کرنے کی گزارش کی تو انہوں نے فرمایا: وہ ایسا ہے، وہ ویسا ہے۔ ہم نے عرض کی: ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ فرمایا: ٹھیک ہے۔ راوی فرماتے ہیں: ایک دن بارش ہورہی تھی اور میں اپنے گھر میں تھا، کیا دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارش کے پانی میں چلے آرہے ہیں، آتے ہی مجھے پکارا تو میں نے جواب دیا، انہوں نے فرمایا: بات یہ ہے کہ میں ابان پر مقدمہ کرنے جارہا ہوں۔ میں نے عرض کی: کیا آپ نے اُس کے خلاف کاروائی سے رُکنے کا ذمہ نہ لیا تھا؟ تو ارشاد فرمایا: مجھ سے صبر نہیں ہوتا، مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔ پھر وہ چلے گئے۔

﴿10072﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا وہ ہاتھ میں مہر لگانے والی مٹی لیے تیزی سے کہیں جارہے تھے، میں نے پوچھا:

ابو بسطام! کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں فلاں کے خلاف مقدمہ کرنے جارہا ہوں کیونکہ اُس نے اس اس طرح سے ایک حدیث شریف بیان کی ہے۔ میں نے کہا: ایسی ہی حدیث مجھ سے حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے بھی بیان کی ہے۔ یہ سن کر آپ نے مٹی پھینکی اور واپس چلے گئے۔

﴿10073﴾... حضرت سیِّدُنا جُدّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تیزی سے جاتے ہوئے دیکھا تو پوچھا: اے ابو بسطام! کہاں جارہے ہیں؟ فرمایا: میں جعفر بن زُبَیر پر مقدمہ دائر کرنے جارہا ہوں کیونکہ وہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جھوٹ باندھتا ہے۔

جھوٹ بولنے پر احتساب:

﴿10074﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ایک شخص کے پاس سے گزرا جو حدیث بیان کر رہا تھا، تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اس نے جھوٹ کہا، خدا کی قسم! اگر اس سے خاموش رہنا میرے لئے حلال ہوتا تو میں خاموش رہتا۔" یا اس جیسا کوئی اور جملہ کہا۔

﴿10075﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے نزدیک بدکاری کرنا ابان بن ابو عیاش سے روایت کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

﴿10076﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے نزدیک بدکاری کرنا اس سے زیادہ آسان ہے کہ میں کہوں: "قَالَ فُلَانٌ یعنی فلاں نے یہ کہا ہے" جبکہ میں نے اس سے سنا نہ ہو۔

روایتِ حدیث میں مُتَشَدِّد:

﴿10077﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا آسمان یا اس محل سے گرنا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں کہوں: "حَکَم نے کسی چیز کے بارے میں یہ کہا ہے۔" جبکہ میں نے وہ بات ان سے سنی نہ ہو اور آپ نے یہ بھی فرمایا: میں روایتِ حدیث کے معاملے میں حروریہ (کی طرح متشدد) ہوں۔

﴿10078﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داؤد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص سے روایت بیان کی پھر اس کا حال بیان کرکے فرمایا: میں اسے اپنی گردن سے نکال کر تمہاری

گردنوں میں ڈالتا ہوں۔

﴿10079﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: آدمی دینی وسعت میں رہتا ہے جب تک سند طلب نہ کرے۔

آپ نے یہ حدیث خود سنی یا نہیں؟

﴿10080﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اس روایت کے علاوہ میں نے کبھی حق پوشی سے کام نہیں لیا۔ روایت یوں ہے کہ حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے (کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا): ”اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کیا کرو۔“ اس روایت میں حضرت شعبہ نے حضرت قتادہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمَا کو روک کر یہ نہیں پوچھا کہ ”آپ نے اُن سے یہ حدیث خود سنی یا نہیں؟“ حدیث کے حُسن میں میرے سامنے خرابی آجانا مجھے ناپسند گزرا اور حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ایک حدیث شریف کے علاوہ میں نے جب بھی کوئی حدیث سنی بیان کرنے والے سے اوپر والے راوی کے متعلق یہ ضرور پوچھا کہ ”آپ نے اُن سے یہ حدیث خود سنی ہے؟“

﴿10081﴾... شَبابہ بن سَوَّار کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه خَصِیب بن جَحْدَر پر جَرح کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: میں نے اسے حمام میں بغیر ازار کے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث پر جَرح:

﴿10082﴾... حضرت سیِّدُنا مکی بن ابراہیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه حضرت سیِّدُنا عمران بن حُدَیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس آتے اور فرماتے: عمران! آؤ ہم رضائے الٰہی کے لئے کچھ دیر غیبت کریں اور راویانِ حدیث کی برائیاں کریں۔[1]

[1]... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 109 پر فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ذاتی معاملات میں کسی مسلمان کے عیب کھولنا سخت جرم ہے جس کا وبال بہت ہے مگر دینی معاملات میں خود مسلمان کے عیب کھولنا عبادت ہے۔ محدثین حدیث کے راویوں کے عیوب بیان کرجاتے ہیں غیبت یا عیب لگانے کے لیے نہیں بلکہ حدیث کا درجہ معین کرنے کے لیے کہ اس کے راویوں میں چونکہ فلاں عیب ہے لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے فضائلِ اعمال میں کام آئے گی، احکام میں کام نہ دے گی۔

روایات لینے میں احتیاط:

﴿10083﴾... حضرت سیِّدُنا ورقاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا: آپ نے حضرت سیِّدُنا ابوزُبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات کو کیوں چھوڑ دیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے انہیں ترازو پر وزن کرتے ہوئے دیکھا تو وہ ایک پلڑے کو جھکا رہے تھے لہٰذا میں نے انہیں چھوڑ دیا۔

﴿10084﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم سے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا معاویہ بن قُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے حدیث بیان کی تو میں نے ان سے کہا: آپ کو یہ حدیث کس نے بیان کی؟ انہوں نے کہا: مجھے فلاں نے یہ حدیث بیان کی ہے، اے شعبہ! کیا آپ اس حدیث تک پہنچنے سے مطمئن ہیں؟

راویانِ حدیث پر گہری نظر:

﴿10085﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے دادا نے حارث اَعْوَر سے فقط چار حدیثیں سنی ہیں۔ میں نے پوچھا: آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا: انہوں نے خود ہی مجھے بتایا تھا۔

﴿10086﴾... ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے کہا: حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا ہے کہ آپ نے حضرت سیِّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ اس پر حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

﴿10087﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے حضرت سیِّدُنا ابو وائل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فقط دو ہی حدیثیں سنی ہیں۔

﴿10088﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن حازِم کے بھانجے ادریس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: آپ نے اپنے لئے کن معاملات کو زیادہ سخت پایا؟ آپ نے فرمایا: حدیث کے راویوں کے معاملات میں رخصت سے کام لینے کو۔

تدلیس سے بیزاری:

﴿10089﴾... حضرت سیِّدُنا عفان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے: ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک حرف کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: آسمان سے زمین پر گر جانا میرے لئے تدلیس کرنے سے زیادہ آسان ہے۔[1]

استاد سے محبت:

﴿10090﴾... حضرت سیِّدُنا مِنْہال بن بَحْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میری اکثر روایتیں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عون، حضرت سیِّدُنا اسود بن شیبان اور حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے ہوتی ہیں، اگر میں ہر روز حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سواری کی رکاب تھامنے پر قادر ہوتا تو ضرور ایسا کرتا۔

﴿10091﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دیکھ لو کہ کس سے حدیث نقل کر رہے ہو؟ حضرتِ سیِّدُنا قُرَّہ بن خالد، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن مُغِیْرہ، حضرتِ سیِّدُنا اسود بن شیبان اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم سے نقل کیا کرو، میری خواہش ہے کہ ہر دن حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سواری کی رکاب تھاما کروں۔

﴿10092﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے حدیث کے ذریعے کچھ طلب نہ کیا مجھے اس پر رشک آتا ہے۔

﴿10093﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ کسی حدیث میں میری مخالفت کون کر رہا ہے سوائے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کیونکہ آپ حدیث میں مشغول رہنے والے تھے، آپ ایک استاد کے پاس بار بار آ کر حدیث کی تکرار کیا کرتے تھے۔ راوی

[1] ...وہ حدیث جس کو راوی اپنے شیخ سے سنے بغیر ایسے الفاظ سے شیخ کی طرف نسبت کرے جس سے سننے کا گمان ہو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ راوی نے حدیث اپنے شیخ کے علاوہ کسی اور سے سنی ہو لیکن روایت کرتے وقت ایسے الفاظ ذکر کرے جو شیخ سے سماع کا ایہام (وہم پیدا) کرتے ہوں جیسے: قَالَ، عَنْ اور اَنَّ وغیرہ۔ (نصابِ اصولِ حدیث، ص ۶۳)

کہتے ہیں: یا اسی مفہوم کا کلام فرمایا۔

باہمی تعظیم و تکریم:

﴿10094﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کرتے تو انہیں "سَیِّدُ الْمُحَدِّثِیْن یعنی محدثین کا سردار" کہتے اور حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کرتے تو انہیں "سَیِّدُ الْقُرَّاء یعنی علما کا سردار" فرماتے۔

حدیث سنانے میں احتیاط:

﴿10095﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھے تھے، ایک شخص نے ان سے حدیث سنانے کی درخواست کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے منع فرمادیا، میں نے پوچھا: آپ نے اسے حدیث کیوں بیان نہیں کی؟ فرمایا: یہ قصہ گو لوگ ہیں حدیث میں اضافی باتیں شامل کر دیتے ہیں۔

﴿10096﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عُبَیْدَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایتِ حدیث میں "اَخْبَرَنِی۔قَالَ: اَخْبَرَنِی" جیسے الفاظ پسند کیا کرتے تھے۔

﴿10097﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر لوگوں سے حیا نہ ہوتی تو میں ابان بن ابو عیاش کی نماز جنازہ نہ پڑھتا۔

﴿10098﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن بَکَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فجر کی نماز کے بعد کافی دیر تک خاموش بیٹھے رہے پھر میرے پاس آکر فرمانے لگے: کیا تم یہ سمجھ رہے تھے کہ میں تسبیح پڑھ رہا ہوں؟ بات یہ ہے کہ آج میرا درس "حدیثِ قتادہ" تھا تو دو حدیثیں میرے ذہن میں آئیں تو میں انہیں یاد کر رہا تھا یہاں تک کہ وہ مجھے یاد آگئیں۔

حفظِ حدیث کا اہتمام:

﴿10099﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

کے پاس جاکر دو حدیثیں سنانے کی درخواست کرتا، میری گذارش قبول کرنے کے بعد وہ مجھ سے فرماتے: اور سناؤں؟ تو میں منع کرکے عرض کرتا: پہلے میں انہیں یاد کرکے پختہ کرلوں پھر سنائیے گا۔

علمِ حدیث کا شہسوار:

﴿10100﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس واسط سے شعبہ نامی ایک شخص آئے گا وہ حدیث کا شہسوار ہے اور جب وہ آئے تو اس سے علم حاصل کرنا۔ حضرت سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آئے تو ہم نے ان سے علم حاصل کیا۔

﴿10101﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے جس سے بھی لفظ "حدثنا" سے حدیث سنی میں اس کا غلام ہوں۔

﴿10102﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھے شعر سنانے کا فرماتے تو میں کہتا: میں آپ کو شعر سناتا ہوں، آپ مجھے حدیث سنائیے۔

﴿10103﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر یہ شوقِ شاعری نہ ہوتا تو میں حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی روایات تمہیں سناتا۔

﴿10104﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں حضرت سیِّدُنا طلحہ بن مُصَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک سے زیادہ حدیث بیان کروں تو مجھے قید خانے لے جانا۔

﴿10105﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو تمہیں بتائے کہ میں نے علی بن بذیمہ سے دو حدیثوں سے زیادہ احادیث سنی ہیں تو اسے جھٹلا دینا۔

﴿10106﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے حارث اَعْوَر سے فقط چار حدیثیں سنی ہیں۔

﴿10107﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یحییٰ بن جزّار نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فقط تین حدیثیں سنی ہیں۔

﴿10108﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ابو مُهَزِّم تمیمی بصری کو حضرت سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی مجلس میں دیکھا، اس کا حال یہ تھا کہ اگر اسے کوئی ایک سکہ دے تو وہ اسے 90 حدیثیں سنا دے۔

﴿10109﴾... حضرت سیِّدُنا امیہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ حضرت سیِّدُنا محمد عرزمی اور حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن ابو سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے حدیث بیان کیوں نہیں کرتے حالانکہ وہ حدیث میں اچھے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: اسی وجہ سے تو میں ان سے روایت نہیں کرتا۔

﴿10110﴾... حضرت سیِّدُنا امیہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن ابو سلیمان عرزمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے حدیث بیان کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا: اُنہیں رہنے دو۔ میں نے کہا: آپ نے انہیں کیوں ترک کیا ہے، آپ حضرت سیِّدُنا محمد بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے تو حدیث بیان کرتے ہیں لیکن عبد الملک سے حدیث بیان نہیں کرتے حالانکہ وہ حدیث میں اچھے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان کے اچھے ہونے کی وجہ سے نہیں کرتا۔

﴿10111﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو حدیث میں بھول جاتا ہوں تو اسے یاد کرتے کرتے بیمار ہو جاتا ہوں۔

﴿10112﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مُعَزَّز لوگوں سے روایتیں لیا کرو کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولتے۔

﴿10113﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بہت خوب! اگر میں تمہیں ایک ثقہ راوی سے حدیث بیان کر دوں تو پھر تین سے بیان نہیں کرتا۔

﴿10114﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اور قیس بن ربیع مسجد میں بیٹھے تھے، وہ ابو حصین عثمان بن عاصم سے مروی احادیث بیان کرتے ہی جا رہے تھے حتّٰی کہ مجھے ایسا لگنے لگا کہ اب مسجد ہم پر گر پڑے گی۔

تفتیشِ حدیث کے ماہر:

﴿10115﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں کسی حدیث بیان کرنے والے کے پاس جاؤں جس کے پاس چار حدیثیں ہوں تو تین ایسی پکڑ لوں گا جو اس نے نہیں سنی ہوں گی۔

﴿10116﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کتنے ہی حلوے مجھ سے رہ گئے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سَلَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ بہت سی احادیث میں حاصل نہیں کر سکا۔

﴿10117﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حدیث کی طلب میں سواریوں پر رہنے والے فلاح نہیں پائیں گے۔

﴿10118﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم کی یہ مشغولیت تمہیں ذِکْرُ اللہ، نماز اور صلہ رحمی سے روکتی ہے تو کیا اب بھی باز نہیں آؤ گے۔

کاش! کسی حمام کا ملازم ہوتا:

﴿10119﴾... شَبابَہ بن سَوَّار کا بیان ہے: میں حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال والے دن ان سے ملنے گیا تو وہ رو رہے تھے، میں نے کہا: ابو بسطام! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ خوش ہو جایئے کیونکہ آپ کا تو اسلام میں بلند مقام ہے۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا: مجھے رہنے دو، کاش! میں کسی حمام کا ملازم ہوتا اور حدیث نہ جانتا۔

﴿10120﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حدیث سے بڑھ کر مجھے کسی چیز کا خوف نہیں کہ وہ مجھے جہنم میں داخل کر دے۔

﴿10121﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ہر علم والے کو اپنے علم کے سبب ہی کھاتا ہوا دیکھا ہے۔

غریبوں کا خیال:

﴿10122﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: اگر غریب نہ ہوتے تو میں حدیث بیان نہ کرتا، میں اس لئے حدیث بیان کرتا ہوں تاکہ انہیں کچھ دیا جائے۔

﴿10123﴾... حضرت سیِّدُنا عفّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر فرمایا کرتے تھے: اگر میری ضروریات نہ ہوتیں تو میں تمہیں حدیث بیان نہ کرتا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمزور عورتوں کے لئے سوال کیا کرتے تھے (یہی آپ کی ضروریات تھیں)۔

﴿10124﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اس امام کی مثل کوئی نہ دیکھا یہ مجھے قرآن سناتے ہیں میں اسے یاد نہیں کرتا۔ اور میں انہیں حدیث سناتا ہوں تو وہ اسے یاد نہیں کرتے۔

﴿10125﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھے اور گھر کی چھت میں ایک تھیلا لٹکا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: کیا وہ تھیلا دیکھ رہے ہو؟ خدا کی قسم! میں نے اس میں عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِی لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم والی سند سے ایسی احادیث نقل کر رکھی ہیں کہ اگر میں تمہیں وہ بیان کروں تو تم جھوم اٹھو گے، خدا کی قسم! میں تمہیں وہ حدیثیں بیان نہیں کروں گا۔

﴿10126﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر روایتِ حدیث کے لئے اجازت دینا صحیح ہو تو سفر ختم ہو جائے گا۔

سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

یہاں ان احادیث کا ذکر ہو گا جو حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَئِمَّہ اور محمد نامی بڑے بڑے تابعین سے روایت کی ہیں، ان ہی میں سے حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔

سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی وراثت:

﴿10127﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے گھر تشریف لائے، اس وقت میں بیمار تھا اور مجھے ہوش نہیں تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا یا پھر لوگوں نے آپ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے ہوش آگیا،

میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا وارث تو صرف ایک کلالہ[1] ہے۔(میری میراث کس کو ملے گی؟) تو اس وقت یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

یَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ ؕ (پ۶، النسآء: ۱۷۶) ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتوٰی دیتا ہے۔[2]

﴿10128-29﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں بارگاہِ رسالت میں اپنے والد پر چڑھے قرض کے سلسلے میں حاضر ہوا، میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں۔ ارشاد فرمایا: میں (تو) میں بھی ہوں۔ (گویا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے ناپسند کیا۔)[3]

حلال لو حرام چھوڑدو:

﴿10130﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ساقیِ کوثر، قاسمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "رزق میں تاخیر کا اندیشہ نہ کرو کیونکہ کوئی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا رزق پورا نہ کرلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور تلاشِ رزق میں درمیانی راہ اختیار کرو حلال لو حرام چھوڑدو۔"[4]

﴿10131﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ بیٹھنے سے

1... کلالہ: اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے نہ اولاد۔(خزائن العرفان، پ۶، النسآء: ۱۷۶) آیت میں جو مسائل بیان ہوئے ان کا خلاصہ و وضاحت یہ ہے: (1)...اگر کوئی شخص فوت ہو اور اس کے وُرثاء میں باپ اور اولاد نہ ہو تو سگی اور باپ شریک بہن کو وراثت سے مال کا آدھا حصہ ملے گا جبکہ صرف ایک ہو اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو دو تہائی حصہ ملے گا۔(2)...اور اگر بہن فوت ہوئی اور وُرثاء میں نہ باپ ہو نہ اولاد تو بھائی اُس کے کُل مال کا وارث ہوگا۔(3)...اگر فوت ہونے والے نے بہن بھائی دونوں چھوڑے تو بھائی کو بہن سے دگنا حصہ ملے گا۔ اہم تنبیہ: وراثت کے مسائل میں بہت وُسعت اور قُیُود ہوتی ہیں۔ آیت میں جو صورتیں موجود تھیں ان کو بیان کردیا لیکن اگر وراثت کا کوئی مسئلہ درپیش ہو تو بغیر کسی ماہرِ میراث عالم کے خود حل نہ نکالیں۔(صراط الجنان، ۲/ ۳۷۰)

2... بخاری، کتاب الوضوء، باب صب النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۱/ ۹۰، حدیث: ۱۹۴، بتغیر قلیل

3... بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قال من ذا فقال انا، ۴/ ۱۷۱، حدیث: ۶۲۵۰

4... شعب الایمان، باب التوکل باللہ عزوجل والتسلیم، ۲/ ۶۷، حدیث: ۱۱۸۶

پہلے دو رکعتیں پڑھ لے[1]۔[2]

﴾10132﴿... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: جب فجر طلوع ہوتی تو تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دو رکعتیں اتنی مختصر ادا فرماتے کہ میں سوچتی کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں؟[3]

سفر میں روزہ:

﴾10133﴿... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو ملاحظہ کیا جس پر سایہ کیا گیا تھا اور اس کے پاس لوگوں کا رش تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے بارے میں استفسار فرمایا تو لوگوں نے کہا: یہ روزہ دار ہے۔ ارشاد فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں[4]۔[5]

1... شارح بخاری حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ہمارا (یعنی احناف) اور امام مالک وغیرہ کا مذہب یہ ہے کہ اثناءِ خطبہ نہ کسی کلام کی اجازت ہے نہ کسی نماز کی۔ ہمارے دلائل یہ ہیں۔ خواہر زادہ نے اپنی مبسوط میں حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کیا کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”امام جب خطبہ کے لئے نکلے تو نماز ہے نہ کلام۔“ عمدۃ القاری میں اسی حدیث کی کتاب الاسرار کے حوالے سے ان الفاظ میں تخریج کی: ”جب تم میں سے کوئی آئے اور امام منبر پر ہو تو نہ نماز کی اجازت ہے نہ کلام کی۔“ ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا کہ حضرت عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) جب خطبے کے لئے نکلتے تو ہمیں چپ کرا دیتے۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُم)، خطبے کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت علی، ابنِ عباس، ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُم خطبے کے لئے امام کے نکلنے کے بعد نماز اور کلام سے منع فرماتے تھے۔ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”امام خطبہ دے رہا ہو تو نماز نہ پڑھو۔“ ہمارے یہاں صحیح وراجح مفتٰی بہ، حضرت امام اعظم کا قول ہے کہ جب امام خطبے کے لئے اپنے حجرے سے نکلے یا اپنی جگہ سے اٹھے، اس وقت سے لے کر خطبہ ختم ہونے کے وقت تک نماز ذکر ہر قسم کا کلام ممنوع ہے بلکہ ہر وہ فعل ممنوع ہے جو خطبے کے سننے میں خلل انداز ہو مثلاً پنکھا جلنا، کچھ لکھنا۔ (نزہۃ القاری، ۲/۵۵۳ تا ۵۵۶ ملتقطاً)

2... صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الجمعۃ، باب الدلیل علی ان الجالس عند... الخ، ۳/۱۶۵، حدیث: ۱۸۳۱

3... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر... الخ، ص ۳۶۵، حدیث: ۷۲۴

4... یعنی ایسے سخت سفر میں ایسا بے سروسامانی کا روزہ بھلائی نہیں بلکہ بُرا ہے اور رب تعالیٰ کے اس فرمان کے خلاف ہے ”یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘ (پ۲، البقرۃ: ۱۸۵)۔“ (مراٰۃ المناجیح، ۳/۱۷۱)

5... بخاری، کتاب الصوم، باب البر الصوم فی السفر، ۱/۶۴۱، حدیث: ۱۹۴۶

﴿10134﴾... حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: مروان نے اپنی دادی حضرت سیِّدَتُنا سبرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس اپنا قاصد بھیجا تو انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِذَا مَسَّ اَحَدُکُمْ ذَکَرَہٗ فَلْیَتَوَضَّاْ یعنی جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضو کرے[1]۔"[2]

﴿10135﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زید انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بارش کے لئے دعا کرتے تو اپنی چادر کو پلٹ دیا کرتے۔[3]

قطع تعلقی کا وبال:

﴿10136﴾... حضرت سیِّدُنا جُبیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ یعنی رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔"[4]

مسواک کی فضیلت:

﴿10137﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلسِّوَاکُ مَطْہَرَۃٌ لِلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِ یعنی مسواک منہ صاف کرنے والی (اور) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا سبب ہے۔"[5]

رشتے کی فریاد:

﴿10138﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب

1... یہاں وضو سے مراد ہاتھ دھونا ہے۔ یہی حضرت مُصْعَب ابن سعد (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کا قول ہے، یعنی جو عضو خاص چھوئے مناسب ہے کہ ہاتھ دھوئے جیسے کھانے کے وضو میں تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۵۱)

2... ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء من مس ذکرہ، ۱/ ۲۷۷، حدیث: ۴۷۹

3... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب تحویل الرداء فی الاستسقاء، ۱/ ۳۴۶، حدیث: ۱۰۱۱

4... بخاری، کتاب الادب، باب اثم القاطع، ۴/ ۹۷، حدیث: ۵۹۸۴

5... نسائی، کتاب الطھارۃ، باب الترغیب فی السواک، ص ۱۰، حدیث: ۵

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ بروزِ قیامت رشتہ کی زبان ہو گی اور وہ عرش کے نیچے کھڑا ہو کر عرض کرے گا: ”اے میرے رب! مجھے کاٹا گیا، اے میرے رب! مجھ پر ظلم ہوا اور میرے ساتھ بُرا سلوک کیا گیا۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جواب ارشاد فرمائے گا: ”کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جس نے تجھے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے تجھے توڑا میں اسے توڑوں گا۔“[1]

﴿10139﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانۂ مقدسہ میں ایک صاع غلہ یا ایک صاع جو یا ان جیسی کوئی اور چیز صدقۂ فطر میں دیتے تھے۔[2]

شراب سے نفرت کی ایک وجہ:

﴿10140﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے شراب کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا، آپ نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں شراب پی اور نہ ہی زمانہ اسلام میں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو شراب کے نشے میں مدہوش گندگی میں اپنا ہاتھ ڈالتا اور اسے اپنے منہ کے قریب کرتا جب اس کی بدبو محسوس ہوتی تو دور کر دیتا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اسے معلوم نہیں کہ کیا کر رہا ہے بس جب گندگی کی بدبو پاتا ہے تو اسے دور کر دیتا ہے۔

﴿10141﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو۔“ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کہا: پھر ہم گرم پانی کا کیا کریں؟ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: جب حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی حدیثِ پاک بیان کی جائے تو اس کے مقابلے میں مثالیں نہیں دی جاتیں[3]۔[4]

﴿10142﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1... مسند ابو داود الطیالسی، محمد بن کعب عن ابی ھریرۃ، ص۳۳۱، حدیث: ۲۵۴۳

2... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر صاعا من شعیر و باب الصدقۃ قبل العید، ۱/۵۰۸، حدیث: ۱۵۰۶، بتغیر قلیل

3... آگ کی پکی چیز کھانے کے بعد وضو سے مراد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا ہے نہ کہ نماز کا وضو۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۶) کیونکہ احناف کے نزدیک اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

4... ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء مما غیرت النار، ۱/۲۸۰، حدیث: ۴۸۵

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے[1]۔[2]

جہنم کی بھڑک:

﴿10143﴾... حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاَطْفِئُوْھَا بِالْمَاءِ یعنی بخار جہنم کی بھڑک سے ہے لہٰذا اسے پانی سے بجھاؤ۔[3]

﴿10144﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت نجاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔[4]

﴿10145﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام آیا، اس نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہجرت پر بیعت کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ خیال نہ ہوا کہ وہ غلام ہے[5] پھر اس کا آقا اسے لینے آیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: اسے ہمارے ہاتھ بیچ دو چنانچہ اسے دو حبشی غلاموں کے عوض خرید لیا، اس کے بعد کسی سے بھی بیعت کرنے سے پہلے پوچھ لیتے کہ کیا وہ غلام ہے؟[6]

---

1 ... بیوی کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن کو چھونا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اِنزال ہو جائے گا یا جماع میں مُبتلا ہو گا اور ہونٹ اور زَبان چُوسنا روزہ میں مُطلقاً (یعنی چاہے انزال وجماع کا ڈر ہو یا نہ ہو) مکروہ ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۹۷)

2 ... بخاری، کتاب الصوم، باب المباشرة للصائم، ۱/ ۶۳۵، حدیث: ۱۹۲۷

3 ... بخاری، کتاب الطب، باب الحمی من فیح جھنم، ۴/ ۲۷، حدیث: ۵۷۲۳

4 ... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب موت النجاشی، ۲/ ۵۸۲، حدیث: ۳۸۷۹

5 ... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، ص253** پر اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حقیقتًا یہ بھاگا ہوا غلام تھا اس کا مقصود تھا مولیٰ سے نجات پانا مگر ظاہر یہ کیا کہ مؤمن ہوں مہاجر بن کر آپ کے پاس رہنا چاہتا ہوں، حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بھی اس کی تحقیق نہ فرمائی اور اس سے ہجرت پر بیعت لے لی۔ خیال رہے کہ اگرچہ اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ہر کھلے چھپے کی اطلاع دی ہے مگر علم کا ہر وقت حضور ضروری نہیں، حافظ کو سارا قرآن یاد ہوتا ہے مگر ہر لفظ ہر وقت سامنے نہیں رہتا لہٰذا اس سے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بے علمی ثابت کرنا حماقت ہے۔

6 ... مسلم، کتاب المساقاة، باب جواز بیع الحیوان... الخ، ص ۸۶۶، حدیث: ۱۶۰۲

چار مقدس کلمات کی تعلیم:

﴿10146﴾... حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا جویریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس آئے، وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھی مشغولِ دعا تھیں پھر آپ نصفِ نہار کے قریب دوبارہ تشریف لائے تو ان سے ارشاد فرمایا: کیا تم ابھی تک اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم پڑھا کرو؟ (پھر فرمایا:) تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ[1](۱)، تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہِ رِضَا نَفْسِہٖ(۲)، تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ(۳) اور تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ(۴) پڑھا کرو۔[2]

﴿10147﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: آپ کی ہر چیز کی شکایت کی گئی ہے حتّٰی کہ نماز کی بھی (کہ صحیح طریقے سے نماز نہیں پڑھاتے)۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں پہلی دو رکعتیں لمبی پڑھاتا ہوں اور آخری دو رکعتیں مختصر اور میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے کے مطابق نماز پڑھانے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: آپ کے بارے میں مجھے یہی گمان تھا۔

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ملنساری:

﴿49-10148﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے گھر والوں کے ساتھ گھل مل کر رہتے تھے حتّٰی کہ میرے چھوٹے بھائی سے مزاح کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنی ابو عمیر! چھوٹی چڑیا کا کیا ہوا؟ جب نماز کا وقت ہوتا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ...(۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر (۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی اس کی رضا کے لئے (۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی اس کے عرش کے وزن کے برابر (۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

2 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح اول النہار وعند النوم، ص۱۴۵۹، حدیث: ۲۷۲۶

مسند امام احمد، حدیث جویریۃ، ۱۰/۳۹۹، حدیث: ۲۷۴۹۱

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز ادا فرمانا چاہتے تو ہم آپ کے لیے بالوں سے بنا بچھونا بچھا دیتے اور آپ اس پر نماز ادا فرماتے۔[1]

﴿51-10150﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن ابو مجالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بردہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شدّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد کا بیع سلم کے معاملے میں اختلاف ہوا تو انہوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بھیجا، میں نے ان سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دورِ اقدس میں گندم، جو، کھجور اور منقّوں کی بیع سلم ان لوگوں سے کیا کرتے تھے جن کے پاس یہ چیزیں موجود نہیں ہوتی تھیں۔[2]

اور ایک روایت میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ادوار کا بھی ذکر ہے۔

﴿10152﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لونڈیوں کی کمائی (یعنی ان کے زنا یا کسی اور حرام ذریعہ سے حاصل ہونے والی آمدنی) سے منع فرمایا ہے۔[3]

چھینک آنے پر دعا اور اس کا جواب:

﴿10153﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال (یعنی ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے) کہے اور اسے جواب دینے والا یَرْحَمُکُمُ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے) کہے پھر چھینکنے والا یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے کام بنا دے) کہے۔[4]

﴿10154﴾... حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیٹے (یعنی میت کے والد) کی موجودگی میں دادی کو وارث قرار نہیں دیتے تھے لیکن حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسے وارث قرار دیتے اور فرماتے

1... بخاری، کتاب الادب، باب الانبساط الی الناس، ۴/ ۱۳۴، حدیث: ۶۱۲۹، باب الکنیۃ للصبی قبل ان یولد، ۴/ ۱۵۵، حدیث: ۶۲۰۳

2... مسند ابو داود الطیالسی، عبد اللہ بن ابی اوفی، ص ۱۱۰، حدیث: ۸۱۵

3... بخاری، کتاب الاجارۃ، باب کسب البغی والاماء، ۲/ ۷۰، حدیث: ۲۲۸۳

4... مسند امام احمد، حدیث ابی ایوب الانصاری، ۹/ ۱۴۹، حدیث: ۲۳۶۴۸

تھے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس دادی کو حصہ دیا گیا اس وقت اس کا بیٹا زندہ تھا۔[1]

﴿10155﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”وَجَبَ الْخُرُوْجُ عَلٰی کُلِّ ذَاتِ نِطَاقٍ یعنی (نمازِ عید کے لئے) ہر کمر بند والی کے لئے نکلنا واجب ہے[2]۔“[3]

﴿10156﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو عیدین کی نماز بغیر اذان واقامت کے پڑھائی اور نماز عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔[4]

﴿10157﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن سعد بن ابی وقاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں عرفات میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس آیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے۔

جنت میں لے جانے والے اعمال:

﴿10158﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت

1... (حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس دادی کو وہ حصہ) بغیر توارث ویسے ہی عطا فرمایا جیسا کہ حکمِ قرآن ہے کہ اگر تقسیمِ میراث کے وقت بعض محروم قرابت دار موجود ہوں تو انہیں کو دے دو، فرمایا: وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ (ترجمۂ کنز الایمان: پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو۔ (پ۴، النسآء: ۸)) یا میت کا باپ کافر تھا یا غلام کہ میراث کا مستحق نہ تھا اور محروم وارث دوسرے کو محروم نہیں کرتا۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۳۷۸)

2... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی **مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 41** پر فرماتے ہیں: حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانہ میں تمام عورتوں کو عید گاہ کی حاضری کا حکم تھا تاکہ شرعی اَحکام سنیں اور نمازِ عید یا کم از کم مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو جائیں، مردوں سے علیحدہ بیٹھتی تھیں، سرکار خطبے کے بعد ان کی جماعت میں مخصوص وعظ ارشاد فرماتے تھے۔ عہدِ فاروقی سے عورتیں اسی حاضری سے روک دی گئیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۴۱) عورتوں پر نمازِ عید واجب ہے نہ ہی انہیں نمازِ عید یا دیگر نمازوں میں کسی نماز کے لئے مسجد آنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ”جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان باتوں کو ملاحظہ فرماتے تو مسجد میں آنے سے انہیں ضرور منع فرمادیتے۔“ (بخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العالم، ۱/ ۳۰۰، حدیث: ۸۶۹)

نوٹ: اس پر تفصیلی حاشیہ ”روایت نمبر 9995“ کے تحت ملاحظہ کیجئے۔

3... مسند امام احمد، حدیث اخت عبد اللہ بن رواحۃ، ۱۰/ ۲۸۸، حدیث: ۲۷۰۸۲

4... مسند امام احمد، حدیث جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۵۰، حدیث: ۱۴۳۷۶، بتغیر قلیل

میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ایسے کرو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔"(1)

﴿10159﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شاہِ اَتْقِیاء، رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ یعنی جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی دی تو اس کے لئے مصیبت زدہ کے برابر ثواب ہے۔"(2)

﴿10160﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ خلق کے رہبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کے ذریعے ہو۔"(3)

امام سے پہلے سر نہ اٹھاؤ:

﴿10161﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ بشیر و نذیر آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا سر پہلے اٹھا لیتا ہے حالانکہ امام ابھی سجدے میں ہوتا ہے کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا سر گدھے کا سر کر دے؟ یا فرمایا: اس کی صورت گدھے کی صورت کر دے؟(4)

﴿10162﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لَا يَشْكُرُ اللهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ یعنی جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کرتا۔"(5)

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دو پھول:

﴿10163﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا

1... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ۱/۴۷۱، حدیث: ۱۳۹۶

2... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، ۲/۲۶۹، حدیث: ۱۶۰۲

3... بخاری، کتاب الادب، باب طیب الکلام، ۴/۱۰۶، حدیث: ۶۰۲۳

4... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فیمن یرفع... الخ، ۱/۲۵۳، حدیث: ۶۲۳

5... ابو داود، کتاب الادب، باب فی شکر المعروف، ۴/۳۳۵، حدیث: ۴۸۱۱

عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس بیٹھا تھا کہ کسی نے حالتِ احرام میں مکھی مارنے والے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اے عراق والو! کیا تم مجھ سے مکھی مارنے والے مُحرِم کا پوچھتے ہو حالانکہ تم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے کو شہید کیا ہے جن کے بارے میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: "ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا یعنی یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔"[1]

نفلی روزوں کی فضیلت:

﴿10164﴾... حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایسے عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ ارشاد فرمایا: اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کہ اس کے مقابل کوئی عمل نہیں۔ پھر میں نے دوسری مرتبہ حاضر ہو کر یہی عرض کی تو ارشاد فرمایا: اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔[2]

﴿10165﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں ایک غزوہ میں سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا، میں نے عرض کی: مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ ارشاد فرمایا: اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو۔[3]

شیطانی عمل کی ممانعت:

﴿10165﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے نُشرہ[4] کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: صحابۂ کرام نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ یہ شیطانی کام ہے۔[5]

1... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳

2... نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف علی محمد بن ابی یعقوب، ص۳۷۱، حدیث: ۲۲۲۰

3... مسند امام احمد، حدیث ابی امامۃ، ۸/۲۷۱، حدیث: ۲۲۲۱۱

4... یہ ایک خاص منتر کا نام ہے جو مجنون (آسیب زدہ) کے شفاء کے لیے کہا جاتا ہے یہ جادو کی ایک قسم ہے۔ نشر بمعنی پھیلنا اس سے ہے انتشار، چونکہ یہ عمل جنات شیاطین کے پھیلنے کی بناء پر ہوتا ہے اس کو نشرہ کہا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۲۳۷)

5... مسند البزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۳/۲۲۴، حدیث: ۶۷۰۹

﴾10166﴿... حضرت سیِّدُنا کَعب اَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ پسند نہیں فرماتا موٹے شخص کو[1] اور اُن گھر والوں کو جو گوشت کھانے والے[2] ہوں۔

﴾10167﴿... حضرت سیِّدُنا ادریس اودی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے والد (راویِ حدیث حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکر کیے بغیر) روایت کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب حطیمِ کعبہ میں نماز پڑھتے تو حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (حفاظت کے لئے) تلوار لئے آپ کے سر پر کھڑے رہتے تھے۔[3]

﴾10168﴿... حضرت سیِّدُنا طلق بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو بارگاہِ رسالت میں سوال کرتے سنا کہ کوئی شخص حالتِ نماز میں اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو کیا وہ وضو کرے گا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ بھی جسم کا ایک ٹکڑا ہی ہے۔[4]

﴾10169﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مقامِ واسط میں مجھ سے ملے اور شرم گاہ چھونے پر وضو والی حدیث سنانے کی فرمائش کی، میں نے انہیں حدیث بیان کی تو انہوں نے مجھ سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے بعد کسی کو یہ حدیث بیان نہ کریں۔ میں نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔

تین دن میں ختمِ قرآن:

﴾10170-71﴿... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن

1... موٹاپا چونکہ غفلت اور زیادہ کھانے پر دلالت کرتا ہے اور یہ بات بُری ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب کسر الشھواتین، باب فضل الجوع وذم الشبع، ۳/۱۰۱) البتہ یہ بات ذہن میں رہے کہ قدرتی طور پر موٹا ہونا اور ہے اور زیادہ کھانے کے سبب موٹا ہونا اور یہاں موٹاپے سے کھانے کے سبب موٹا ہونا مراد ہے نہ کہ وہ جو قدرتی طور پر ہو۔

2... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس سے مراد غیبت کرنے والے ہیں۔ (شعب الایمان، ۵/۳۳، حدیث: ۵۶۶۸) جبکہ امام ابن اثیر جزری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے مطابق اس سے مراد "کثرت سے گوشت خوری کرنے والے" ہیں۔ (جامع الاصول، ۷/۵۲۹، تحت الحدیث: ۵۵۱۹)

3... تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبۃ، ذکر حرس رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۳۰۰

4... معرفۃ السنن والآثار، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء من مس الذکر، ۱/۲۳۳، حدیث: ۲۰۷

مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک ہفتے میں پورا قرآن کریم پڑھا کرتے تھے اور رمضان شریف میں تین دن میں پڑھتے تھے۔

﴿10172﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کِیلُوا طَعَامَکُمْ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیہِ یعنی غلہ تول کرلیا کرو تمہیں اس میں برکت دی جائے گی۔“[1]

دعوت قبول کیا کرو:

﴿10173﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے دعوت دی جائے اسے چاہئے کہ دعوت قبول کرے تو جس نے قبول نہ کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔[2]

﴿10174-75﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک زمانہ میں اذان کے کلمات دو دو بار کہے جاتے اور تکبیر کے ایک ایک بار سوائے اس کے کہ جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃ کہتا تو دو مرتبہ کہتا[3]۔[4]

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب ما یرجی فی کیل الطعام من البرکۃ، ۳/ ۵۱، حدیث: ۲۲۳۱

2 ...مسلم، کتاب النکاح، باب الامر باجابۃ الداعی الی دعوۃ، ص۷۴۸، حدیث: ۱۴۲۹

ابو داود، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی اجابۃ الدعوۃ، ۳/ ۴۷۹، حدیث: ۳۷۴۱

3 ...احناف کے نزدیک: اقامت اذان ہی کے مثل ہے (لہٰذا اقامت کے الفاظ بھی دو دو بار کہے جائیں گے) مگر چند باتوں میں فرق ہے اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے جاتے ہیں اور اقامت کے کلمات کو جلد جلد کہیں، درمیان میں سکتہ نہ کریں، اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ بھی کہیں۔ (جنتی زیور، ص۲۶۶) مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ حدیث اگر صحیح ہو تو یا منسوخ ہے یا اس کی تاویل واجب۔ اگر تکبیر کے کلمات ایک ایک بار ہوتے تو صحابۂ کرام حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد یہ عمل چھوڑ نہ دیتے۔ بیہقی شریف میں ہے کہ حضرت علی مرتضٰی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اِقامت ایک ایک بار کہہ رہا ہے، آپ ناراض ہوئے اور فرمایا ”اِجْعَلْهَا مَثْنٰی مَثْنٰی لَا اُمَّ لَكَ“ یعنی تیری ماں مرے دو دو بار کہہ، اب دو ہی صورتیں ہیں: یا اس حدیث کو منسوخ مانو یا اس میں یہ تاویل کی جائے کہ یہ دائمی عمل نہ تھا بلکہ کبھی کسی عارضہ کی بناء پر ہوا تھا یا اذان اور اقامت کے لغوی معنٰی مراد لئے جائیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۴۰۲، ملتقطاً)

4 ...دارمی، کتاب الصلاۃ، باب الاذان مثنی مثنی والاقامۃ مرۃ، ۱/ ۲۹۰، حدیث: ۱۱۹۳

زمین پر بیٹھ کر کھانا:

﴿10176﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن شَبِیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: کیا محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

امام شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملا تو ان سے پوچھا: کیا آپ نے سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو ایسا ایسا فرماتے سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

تہائی قرآن کے برابر ثواب:

﴿10177﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ دارین، رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس سے عاجز ہو کہ رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّم! تہائی قرآن کوئی کیسے پڑھ سکے گا؟ ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ پڑھ لیا کرو۔[1]

﴿79-10178﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر قادر ہو سکتے ہو کہ ہر رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! تہائی قرآن کوئی کیسے پڑھ سکے گا؟ ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ پڑھ لیا کرو۔[2]

﴿81-10180﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اُمّت کے غمخوار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔[3]

آگ سے بچو:

﴿88تا10182﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمارے سامنے دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور ناپسندیدگی سے چہرہ مبارکہ پھیر لیا اور ارشاد فرمایا:

1... مسند امام احمد، حدیث ابی الدرداء، ۱۰/۴۱۸، حدیث: ۲۷۵۶۵

2... سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب ما یستحب للانسان ان یقرا کل لیلة، ۶/۱۷۲، حدیث: ۱۰۵۱۱

3... سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب ما یستحب للانسان ان یقرا کل لیلة، ۶/۱۷۴، حدیث: ۱۰۵۲۳

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَۃٍ طَيِّبَۃٍ یعنی دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے اگر وہ بھی نہ پاؤ تو اچھی بات کے ذریعے۔[1]

﴿10189﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار ہیں، لوگوں نے اس خوشی کی وجہ پوچھی تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملے گا تو وہ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے سننے دیکھنے والا نہیں بنایا؟ کیا میں نے تجھے مال و اولاد سے نہیں نوازا؟ بتا تُو نے آگے کیا بھیجا؟ یہ سن کر وہ اپنے آگے، پیچھے اور دائیں بائیں دیکھے گا مگر کچھ نہ پائے گا، پس وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ہی آگ سے بچ سکے گا لہٰذا تم آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کے ذریعے اگر وہ بھی نہ پاؤ تو اچھی بات کے ذریعے۔[2]

صدقات کی ترغیبِ نبوی:

﴿10190﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ صبح سویرے ہم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ننگے پاؤں، پھٹے پُرانے کپڑے پہنے کچھ کمبل پوش لوگ آئے ان کا فاقہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا پس غریبوں کے غمگسار آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ① (پ۴، النسآء: ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اُس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

پھر فرمایا:

1... بخاری، کتاب الادب، باب طیب الکلام، ۴/ ۱۰۶، حدیث: ۶۰۲۳

2... ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الفاتحۃ الکتاب، ۴/ ۴۴۲، حدیث: ۲۹۶۳، بتغیر

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ(۱۸) (پ۲۸، الحشر: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

انسان اپنے دینار و درہم، اپنے کپڑے اور گندم و جو کے صاع میں سے خیرات کرے حتّٰی کہ فرمایا: کھجور کا ٹکڑا ہی سہی۔[1]

﴿10191﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یعنی جہنم سے بچو اگرچہ نصف کھجور کے ذریعے۔[2]

دخولِ جنت کے لیے ایمان شرط:

﴿10192-95﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا، شفیعِ روزِ جزا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے خوشخبری دیتے ہوئے کہا کہ میرا جو امتی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے بغیر مرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ میں نے عرض کی: اگرچہ زنا کرے، اگرچہ چوری کرے؟ ارشاد فرمایا: اگرچہ زنا کرے، اگرچہ چوری کرے۔[3]

﴿10196﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! لوگوں کو خوشخبری سنا دو کہ جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گا۔[4]

روزہ دار کے منہ کی بو:

﴿10197-98﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں مشک

1 ...مسند ابو داود الطیالسی، احادیث جریر بن عبد اللہ، ص۹۲، حدیث: ۶۷۰

2 ...بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اتقوا النار... الخ، ۱/ ۴۷۸، حدیث: ۱۴۱۷

3 ...بخاری، کتاب الاستئذان، باب من اجاب بلبیك وسعدیك، ۴/ ۱۷۹، حدیث: ۶۲۶۸

مسلم، کتاب الایمان، باب من مات لا یشرك باللہ شیئا... الخ، ص۶۲، حدیث: ۹۴

4 ...مسند ابو داود الطیالسی، احادیث ابی ذر الغفاری، ص۶۰، حدیث: ۴۴۴

کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔[1]

بحالتِ ایمان مرنے والا جنتی ہے:

﴿10199﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: جان لو کہ جو اس بات کی گواہی دیتے ہوئے مرے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہوں تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔[2]

حضرت سیِّدُنا محمد بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ "دل سے تصدیق کرنے والا بھی ہو۔"

﴿10200﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک سواری پر حضور نبی کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے بیٹھے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو خوشخبری سنادو کہ جو اس حال میں مرے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا تو حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: مجھ خوف ہے کہ لوگ اس پر تکیہ کر لیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے)۔ ارشاد فرمایا: تو انہیں یہ خوشخبری نہ دینا۔[3]

﴿10201﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: جان لو کہ جو اس بات کی گواہی دیتے ہوئے انتقال کر جائے کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں" تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔[4]

﴿10202﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گا۔[5]

﴿10203﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 ...بخاری، کتاب الصوم، باب فضل الصوم، ۱/ ۶۲۴، حدیث: ۱۸۹۴

2 ...مسند ابو داود الطیالسی، ما روی عن قتادۃ، ص ۲۶۵، حدیث: ۱۹۶۵

3 ...معجم کبیر، ۲۰/ ۴۷، حدیث: ۷۸، دون قولہ: قال فلا

4 ...سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب من کان یشھد... الخ، ۶/ ۲۷۸، حدیث: ۱۰۹۷۱

5 ...سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب من کان یشھد... الخ، ۶/ ۲۷۸، حدیث: ۱۰۹۷۱

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس بات کی گواہی دیتے ہوئے مرا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں تو وہ داخِل جنت ہو گا۔[1]

﴿10204﴾... حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ بیکسوں کے مدد گار آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس بات کی گواہی دیتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں اور یہ گواہی صدقِ دل سے دی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔[2]

﴿10205﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُبَشِّرِ اعظم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو یہ یقین رکھتے ہوئے مرا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ داخِل جنت ہو گا۔[3]

﴿10206﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو بندہ بھی صدقِ دل سے اسے کہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم پر حرام فرمادیتا ہے۔[4]

اُمتِ مسلمہ کے امین:

﴿10207تا11﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ دارین، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "وَلِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ یعنی ہر اُمت کا ایک امین ہے اور اس اُمت کے امین ابو عبیدہ بن جرّاح (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) ہیں۔"[5]

﴿10212﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اہلِ نجران نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ہمارے پاس کسی امین شخص کو بھیج دیجئے۔ صادق وامین آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے پاس ضرور ایسا امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہے، جو واقعی امین ہے، جو واقعی امین ہے۔ پس صحابۂ کرام اس

1... مسند ابو داود الطیالسی، ما روی عن قتادة، ص ۲۶۵، حدیث: ۱۹۶۵

2... تاریخ کبیر للبخاری، باب الھاء، ھصان بن کاھل، ۸/ ۱۳۲، حدیث: ۱۲۲۳۷

3... مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی... الخ، ص ۳۴، حدیث: ۲۶

4... مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/ ۱۳۸، حدیث: ۴۴۷

5... بخاری، کتاب المغازی، باب قصة اھل نجران، ۳/ ۱۳۵، حدیث: ۴۳۸۲

سعادت کا انتظار کرنے لگے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابوعُبَیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھیج دیا۔[1]

قبول نہ ہونے والی نماز اور صدقہ:

﴿10213﴾... حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مرضِ وصال میں لوگ ان کی عیادت کو آئے اور ان کی تعریف کرنے لگے جبکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا خاموش رہے پھر فرمانے لگے: میں ان لوگوں کی طرح دھوکے میں نہیں رکھوں گا، میں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بغیر پاکی کے نماز اور خیانت کے مال سے صدقہ وخیرات قبول نہیں فرماتا۔[2]

﴿16تا10214﴾... حضرت سیِّدُنا اُسامہ بن عُمیر ہُذلی اور حضرت سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بغیر طہارت کے نماز اور خیانت والے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا۔[3]

﴿23تا10217﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رافع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْۙ (یعنی سورۂ انشقاق) میں سجدہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے خلیل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے، میں اس میں ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا حتّٰی کہ میں ان سے جا ملوں۔[4]

اَلتَّحِیَّات کی تعلیم:

﴿10224﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہم ہر دو رکعت کے بعد کیا پڑھیں سوائے یہ کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح و تکبیر کہیں اور اپنے رب کی حمد بیان کریں، جبکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھلائی کو ابتدا تا انتہا مکمل جانتے تھے لہٰذا آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ہر دو رکعتوں کے بعد یہ

1 ...بخاری، کتاب المغازی، باب قصۃ اھل نجران، ۳/۱۳۴، حدیث: ۴۳۸۰، ۴۳۸۱، قولہ: امینا حق امین، دون ثلاث مرات

2 ...مسند ابو داود الطیالسی، مصعب بن سعد عن ابن عمر، ص ۲۵۵، حدیث: ۱۸۷۴

3 ...نسائی، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ من غلول، ص ۴۱۵، حدیث: ۲۵۲۱

4 ...مسلم، کتاب المساجد، باب سجود التلاوۃ، ص ۲۹۲، حدیث: ۵۷۸

نسائی، کتاب الافتتاح، باب السجود فی ''اقرا باسم ربک''، ص ۱۶۸، حدیث: ۹۶۴

پڑھیں: ''اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ پھر تم میں سے جسے جو دعا پسند ہو وہ دعا کرے۔''[1]

خطبۂ نماز اور خُطبۂ حاجت:

﴿10225﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں خطبۂ حاجت اور خطبۂ نماز (یعنی تَشَہُّد) سکھایا کرتے تھے، (خطبۂ حاجت یہ ہے): ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (یا فرمایا:) اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی تمام تعریفیں اللہ کی ہیں ہم اسی کی حمد کرتے ہیں، اُسی سے مدد مانگتے ہیں، اُسی سے معافی چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں سے رب کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر یہ تین آیات تلاوت کرے:

﴿1﴾...

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان۔

(پ۴، اٰل عمران: ۱۰۲)

﴿2﴾...

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ﴿۱﴾ (پ۴، النسآء: ۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اُس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

[1] ...مسند ابو داود الطیالسی، ما اسند عبد اللّٰہ بن مسعود، ص۳۹، حدیث: ۳۰۴

﴿3﴾...

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاۙ(۷۰) (پ۲۲، الاحزاب: ۷۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

پھر اپنی حاجت کا ذکر کرے۔"(1)

﴿27-10226﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہم ہر دو رکعت کے بعد کیا پڑھیں سوائے اس کے کہ ہم حمد، تسبیح اور تکبیر کہیں جبکہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ابتدا سے انتہا تک مکمل بھلائی عطا کر دی گئی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم تشہد کے لئے بیٹھو تو کہو: "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔"(2)

﴿10228 تا 30﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ ہم "اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ یعنی اللہ پر سلام ہو" کہا کرتے تھے تو حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ" نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تو خود سلام (یعنی سلامت رکھنے والا) ہے۔ پھر لوگوں کو یوں تشہد پڑھنے کا حکم دیا: "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔"(3)

سیِّدُنا ابنِ عُمَر کا تشہد میں اضافہ:

﴿10231﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس طرح تشہد روایت کرتے ہیں: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ حضرت سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے یہاں بَرَكَاتُهٗ کا اضافہ کیا ہے۔

(1)... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۴۴، حدیث: ۳۷۲۰، ۳۷۲۱

(2)... معجم کبیر، ۱۰/۴۹، حدیث: ۹۹۱۷

(3)... نسائی، کتاب التطبیق، باب کیف التشھد الاول، ص ۲۰۱، حدیث: ۱۱۶۵

(آگے یوں ہے:) اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ پھر فرمایا: اس مقام پر میں نے وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ کا اضافہ کیا ہے۔ (پھر یوں ہے:) وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔[1]

رات میں مسواک کرنا:

﴿10232-33﴾... حضرت سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ طَیِّب وطاہر آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تہجد کے لئے رات میں اٹھتے تو مسواک کرتے۔[2]

وتر میں پڑھی جانے والی سورتیں:

﴿10234تا38﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابزی اور حضرت سیِّدُنا ابنِ ابی اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ۙ﴿۱﴾، قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔[3]

وتر کی تین رکعتیں ہیں:

﴿10239﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سرجس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتر کی تین رکعتیں پڑھا کرتے تھے جس کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ۙ﴿۱﴾، دوسری میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ جبکہ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔[4]

﴿10240﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وتر میں سورۂ زلزال، سورۂ عادیات، سورۂ تکاثر، سورۂ لہب اور سورۂ اخلاص

---

1 ...ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب التشہد، ۱/۳۶۵، حدیث: ۹۷۱

2 ...بخاری، کتاب التہجد، باب طول القیام فی صلاۃ اللیل، ۱/۳۸۶، حدیث: ۱۱۳۶

3 ...ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فیما یقرا بہ فی الوتر، ۲/۱۰، حدیث: ۴۶۱، عن ابن عباس

4 ...دارقطنی، کتاب الوتر، باب مایقرا فی رکعات الوتر، ۲/۴۲، حدیث: ۱۶۶۰، عن عائشۃ

کی تلاوت کیا کرتے تھے۔[1]

نمازِ جمعہ وعیدین کی قراءت:

﴿10241تا45﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے دن نمازِ جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت کیا کرتے تھے اور روزِ جمعہ نمازِ فجر میں سورۂ سجدہ اور سورۂ دھر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔[2]

جمعہ کے دن فجر کی قراءت:

﴿10246-47﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود اور حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزِ جمعہ نمازِ فجر میں سورۂ سجدہ اور سورۂ دھر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔[3]

﴿10248﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کی نماز میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور جب کبھی دو عیدیں (جمعہ و عید) جمع ہو جاتیں تب بھی ان دونوں سورتوں کی تلاوت کرتے۔[4]

﴿10249﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی نے کہا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جمعے کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت کرتے ہیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔[5]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۱۹۲، حدیث: ۶۷۸، بتقدم وتاخر ودون قولہ: والعادیات

2 ...مسلم، کتاب الجمعة، باب مایقرا فی یوم الجمعة، ص۴۳۵، حدیث: ۸۷۹

3 ...ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة، باب القراة فی صلاة الفجر، ۱/۴۵۱، حدیث: ۸۲۴

4 ...ترمذی، کتاب العیدین، باب فی القراة فی العیدین، ۲/۶۲، حدیث: ۵۳۳

5 ...مسند ابن الجعد، الحکم عن ابی جعفر، ص۴۴، حدیث: ۱۵۸

شریعت میں اِختیارِ مصطفٰے:

﴿53تا10250﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بقر عید کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”آج کے دن کی ابتدا ہم جس چیز سے کریں گے وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس جاکر قربانی کریں جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا وہ فقط گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کرلیا اُسے قربانی سے کچھ تعلق نہیں۔“ یہ سن کر میرے ماموں ابوبُردہ بن نِیار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جو نماز سے پہلے جانور ذبح کرچکے تھے کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے جو میرے نزدیک سال بھر کی بکری سے زیادہ اچھا ہے۔“ نبی مُختار باذنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم اس کی قربانی کرلو اور تمہارے بعد یہ کسی کے لئے کافی نہیں ہوگا۔“[1]

سفر میں قصر ہے:

﴿58تا10254﴾... حضرت سیِّدُنا صَفوان بن مُحْرِز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے سفر میں نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: سفر کی دو رکعتیں ہیں تو جو سنت کی مخالفت کرتا ہے وہ ناشکری کرتا ہے۔[2]

﴿10259﴾... حضرت سیِّدُنا عَون اَزْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ملک فارس کے امیر حضرت سیِّدُنا عمر بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو خط لکھ کر سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب میں لکھا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے گھر سے کہیں روانہ ہوتے تو واپس آنے تک (قصر کی) دو رکعتیں ہی ادا فرماتے۔[3]

﴿10260﴾... حضرت سیِّدُنا حکیم بن حَذّاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ

---

1 ... بخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید، ۱/۳۳۱، ۳۳۲، حدیث: ۹۲۵، ۹۶۸

2 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی السفر، ۲/۳۴۳، حدیث: ۴۲۹۲

3 ... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۲۹۷، حدیث: ۵۰۴۲

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے سفر میں نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: سفر میں دو رکعتیں ادا کرنا سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ ہے۔[1]

﴿10261﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ملکِ فارس کے امیر حضرت عمر بن عُبَیْدُ اللہ بن معمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو ایک مکتوب بھیجا جس میں انہوں نے سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں تو جس نے سنت کی مخالفت کی اس نے ناشکری کی۔[2]

﴿10262﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام تشریف لائے، بیتُ اللہ کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر دو رکعتیں ادا کیں پھر کوہِ صفا پر تشریف لے گئے۔[3]

﴿10263﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: سفر میں دو رکعتیں سنت ہیں۔

﴿10264﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر میں دو رکعتیں ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔[4]

﴿10265-66﴾... سَلَمہ بن کُہَیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے مُزدَلِفہ میں حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا انہوں نے عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر کر فرمایا: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ہمیں اس جگہ نماز پڑھائی تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور پھر فرمایا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اس جگہ ایسا ہی کیا تھا۔[5]

1... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۳۲۶، حدیث: ۵۲۱۳

2... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۲۹۷، حدیث: ۵۰۴۲

مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی السفر، ۲/۳۴۳، حدیث: ۴۲۹۲

3... بخاری، کتاب الحج، باب من صلی رکعتی الطواف خلف المقام، ۱/۵۴۴، حدیث: ۱۶۲۷

4... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۳۹۰، حدیث: ۵۵۹۴

5... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۳۷۹، حدیث: ۵۵۳۹

مسند ابو داود طیالسی، سعید بن جبیر عن ابن عمر، ص ۲۵۵، حدیث: ۱۸۷۰

﴿10267﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مالک رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا بیان ہے کہ میں نے مُزْدَلِفَہ میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کے ہمراہ نماز ادا کی انہوں نے عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں تو حضرت خالد بن مالک رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اس جگہ ایسا ہی کیا تھا۔[1]

قصر مکمل فرض نماز ہے:

﴿10268﴾... حضرت سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: جمعہ کی نماز دو رکعتیں ہیں، عید الفطر کی نماز دو رکعتیں ہیں، فجر کی نماز دو رکعتیں ہیں اور سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مطابق یہ بغیر کسی کمی کے مکمل ہیں۔[2]

﴿10269﴾... حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ذُوالْحُلَیْفَہ میں دو رکعت نماز (قصر) ادا کی۔[3]

﴿10270-71﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ذُوالْحُلَیْفَہ تشریف لائے تو وہاں دو رکعتیں ادا فرمائیں۔[4]

﴿10272﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر سے سفر پر روانہ ہوتے تو واپسی تک دو دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔[5]

﴿10273﴾... حضرت سیِّدُنا موسٰی بن سلمہ بن ہُذَلی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے پوچھا: جب مسجدِ حرام میں میری نمازِ باجماعت فوت ہو جائے تو میں کتنی

---

1 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۵۳۴، حدیث: ۶۴۰۹

2 ...نسائی، کتاب تقصیر الصلاۃ فی السفر، باب ۱، ص۲۴۷، حدیث: ۱۴۳۷، "الفجر" بدلہ "النحر"

3 ...مسند ابو داود طیالسی، الافراد، ص۸، حدیث: ۳۵

4 ...دار قطنی، کتاب الحج، ۲/ ۲۷۹، حدیث: ۲۴۰۸

5 ...مسند ابو داود طیالسی، سعید بن شفی عن ابن عباس، ص۳۵۸، حدیث: ۲۷۳۷

رکعت ادا کروں؟ انہوں نے فرمایا: دو رکعتیں، یہ ابو القاسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عمل ہے۔[1]

﴿10274﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہم شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکلے اور آپ کے ساتھ حج کیا، آپ واپس لوٹنے تک دو دو رکعتیں ادا فرماتے رہے۔ میں نے حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: آپ لوگوں نے مکۂ مکرمہ میں کتنے دن قیام کیا؟ فرمایا: دس دن۔[2]

﴿10275﴾... حضرت سیِّدُنا حارثہ بن وہب خُزاعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے منٰی میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی حالانکہ لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور ہر طرح کا امن تھا۔[3]

﴿10276﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیْفَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوپہر کے وقت ہمارے پاس مقامِ بطحاء میں تشریف لائے، وضو فرمایا اور ظہر دو رکعتیں اور عصر بھی دو رکعتیں پڑھائیں۔[4]

﴿10277﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیْفَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ انہوں نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مقامِ بطحاء میں نماز پڑھی پس آپ نے اپنے سامنے برچھی گاڑ لی اور اس کی طرف رُخ کرکے دو رکعتیں ظہر کی اور دو رکعتیں عصر کی پڑھائیں۔[5]

ارکانِ حج کی تعلیم:

﴿10278تا81﴾... حضرت سیِّدُنا عُروَہ بن مُضَرِّس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ (حالتِ احرام میں) مُزدَلِفَہ آیا، میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: میں جبَلِ طی سے آیا ہوں اور راستے میں جو بھی پہاڑ آیا میں نے اس پر وقوف کیا تو کیا میرا حج ہو گیا؟ ارشاد فرمایا: جس

1... سنن کبری للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب المسافر ینزل بشیء من مالہ... الخ، ۳/۲۱۹، حدیث: ۵۴۸۵

2... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب صلاۃ المسافرین وقصرھا، ص۳۴۹، حدیث: ۶۹۳

3... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب المناسک، باب فی الصلاۃ بمنی کم ھی ركعتان ام اربع؟، ۴/۳۴۰، حدیث: ۳

4... بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۴۸۸، حدیث: ۳۵۵۳

5... معجم کبیر، ۲۲/۱۱۵، حدیث: ۲۹۳

نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھی اور ہمارے ساتھ اس جگہ وقوف کیا حتّٰی کہ ہمارے ساتھ لوٹا اور اس سے پہلے وہ عرفات میں رات یا دن میں وقوف کر چکا تھا تو اس کا حج مکمل ہوگیا اور اس نے اپنے گناہوں کا میل دور کر لیا۔(1)

تکبُّر سے کپڑا لٹکانے کی مذمت:

﴿10282-83﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔(2)

﴿10284﴾... حضرت سیِّدُنا مسلم بن یَنَّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک شخص کو اپنا تہ بند گھسیٹتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم کون ہو؟ اس نے اپنا نسب بیان کیا تو وہ بنو لیث سے تعلق رکھنے والا شخص تھا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے پہچان لیا اور فرمایا: اپنے تہبند کو اونچا کرو کیونکہ میں نے اپنے ان کانوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ "جو محض تکبر کے ارادے سے اپنا تہبند گھسیٹے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔"(3)

﴿10285﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔(4)

﴿10286-87﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُحارِب بن دِثار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار مسجد میں اس جگہ پر تشریف لا رہے تھے جہاں بیٹھ کر فیصلے کئے جاتے ہیں تو میں ان سے ملا اور کپڑا لٹکانے والی حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔(5)" میں نے حضرت محارب بن دِثار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

1... صحیح ابن خزیمۃ، کتاب المناسک، باب ذکر وقت الوقوف بعرفۃ، ۴/۲۵۶، حدیث: ۲۸۲۰

2... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی: "لو کنت متخذا خلیلا"، ۲/۵۲۰، حدیث: ۳۶۶۵

3... مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم جر الثوب خیلاء، ص۱۱۵۵، حدیث: ۲۰۸۵

4... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی: "لو کنت متخذا خلیلا"، ۲/۵۲۰، حدیث: ۳۶۶۵

5... سنن کبری للنسائی، کتاب الزینۃ، باب ذکر الاختلاف علی شعبۃ فیہ، ۵/۴۹۲، ۴۹۳، حدیث: ۹۷۲۷، ۹۷۳۱

الْغَفَّار سے پوچھا: کیا انہوں نے تہبند کا نام لیا تھا؟ تو جواب دیا: انہوں نے تہبند یا کسی اور کپڑے کو خاص نہیں کیا۔

﴾10288﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ اُمّت کے غمخوار آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کپڑا لٹکانے والے کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔[1]

﴾10289﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔[2]

﴾10290﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مدینہ کا گورنر بنایا تو جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کسی شخص کو تہبند گھسیٹتا دیکھتے تو اس کے پاؤں پر مارتے پھر فرماتے: امیر آگئے، امیر آگئے، اس کے بعد فرماتے: حضرت سیِّدُنا ابو القاسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو اتراتے ہوئے اپنا تہبند گھسیٹے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔“[3]

تدفین کے بعد نمازِ جنازہ:

﴾92-10291﴿... حضرت سیِّدُنا سلیمان شَیْبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ مجھے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز ادا کرنے والے شخص نے یہ خبر دی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک الگ تھلگ قبر پر تشریف لائے اور اپنے پیچھے لوگوں کی صف بنائی اور اس قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی[4]۔[5]

---

1 ...مسند البزار، مسند ابن عباس، ۱۱/ ۳۰۹، حدیث: ۵۱۱۴

2 ...بخاری، کتاب اللباس، باب ما اسفل من الکعبین، ۴/ ۴۶، حدیث: ۵۷۸۷

3 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۳۸۱، حدیث: ۹۳۱۶

4 ...صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میّت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دے دی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں، جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میّت کے جسم و مرض کے اختلاف سے مختلف ہے، گرمی میں جلد پھٹے گا اور جاڑے میں بدیر تر یا شور زمین میں جلد خشک اور غیر شور میں بدیر فربہ جسم جلد لاغر دیر میں۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۴۰)

5 ...سنن کبری للبیھقی، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی القبر بعد ما دفن، ۴/ ۷۶، حدیث: ۷۰۰۶

حضرت سیِّدُنا سلیمان شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: ابوعَمْرو! آپ کو کس نے خبر دی؟ فرمایا: حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے۔

﴿10293﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی محتشم، شہنشاہِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تدفین کے بعد ایک عورت کی قبر پر نمازِ جنازہ ادا فرمائی[1]۔[2]

مسجد کی خدمت کا انعام:

﴿10294﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ دوعالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد سے تنکے چننے والی ایک عورت کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔[3]

﴿10295﴾... حضرت سیِّدُنا عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک قبر پر نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔[4]

﴿10296﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کا زچگی کے سبب انتقال ہوا تو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور میت کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔[5]

1... اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اعادہ کر سکتا ہے اور اگر مردہ دفن ہوگیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۳۸) مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: قبر پر نماز جائز ہے جب غالب یہ ہو کہ ابھی میت محفوظ ہوگی، گلی پھٹی نہ ہوگی (نیز) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سارے مسلمانوں کے ولی ہیں، ربّ فرماتا ہے: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (پ۲۱، الاحزاب: ۶) اگر ولی کے علاوہ اور لوگ نماز پڑھ لیں تو ولی کو دوبارہ جنازہ پڑھنے کا حق ہے، بعض لوگ ان احادیث کی بنا پر کہتے ہیں کہ نماز جنازہ کئی بار ہوسکتی ہے مگر یہ غلط ہے، ورنہ تا قیامت ہمیشہ زائرین حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے روضہ پر پہنچ کر آپ کی نماز جنازہ پڑھا کرتے۔ ولی کے نماز پڑھ لینے کے بعد اور کسی کو جنازہ پڑھنے کا حق نہیں دیکھو، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دو روز تک مسلسل نمازیں ہوتی رہیں مگر جب صدیقِ اکبر نے جو خلیفۃُ المسلمین اور ولی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تھے آپ پر نماز پڑھ لی پھر کسی نے نہ پڑھی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۷۲، ۴۷۳، ملتقطاً)

2... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۶۱، حدیث: ۱۲۳۲۰

3... مسند عبد بن حمید، ص۱۷۷، ۴۸۹، رقم: ۹۷، عبد اللہ بن عامر

4... مسند البزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۳/ ۲۸۵، تحت الحدیث: ۶۸۵۷، عن انس

5... بخاری، کتاب الحیض، باب الصلاۃ علی النفساء وسنتھا، ۱/ ۱۳۲، حدیث: ۳۳۲

ہر بھلائی صدقہ ہے:

﴿10297تا99﴾... حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ، حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر بھلائی صدقہ ہے چاہے غنی کے ساتھ کی جائے یا فقیر کے ساتھ۔[1]

بارگاہِ مصطفٰے میں مقامِ مرتضٰی:

﴿10300تا06﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ ایسا ہو جیسا حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے نزدیک حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کا تھا سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[2]

حضرمی کی روایت میں ہے کہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: ''کیوں نہیں! میں راضی ہوں، میں راضی ہوں۔''[3]

﴿08-10307﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوہ تبوک کے موقع پر مجھ سے ارشاد فرمایا: میں اپنے پیچھے تمہیں اپنے گھر والوں میں چھوڑتا ہوں کہ تم میرے گھر میں میرے نائب ہو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے پیچھے آپ کا نائب نہیں بن سکتا۔ ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ

1... ابو داود، کتاب الادب، باب فی المعونۃ للمسلم، ۴/۳۷۳، حدیث: ۴۹۴۷، معجم کبیر، ۱۰/۹۰، حدیث: ۱۰۰۴۷
مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فضل اصطناع المعروف، ص ۳۵۴، حدیث: ۱۱۲

2... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص ۱۳۰۹، حدیث: ۲۴۰۴
سنن کبری للنسائی، کتاب الخصائص، ذکر منزلۃ علی بن ابی طالب، ۵/۱۲۲، حدیث: ۸۴۳۸
مسند البزار، ومما روی بکیر بن مسمار عن عامر عن ابیہ سعد، ۳/۳۲۴، حدیث: ۱۱۲۰

3... سنن کبری للنسائی، کتاب الخصائص، ذکر الاختلاف علی عبد اللہ بن شریک، ۵/۱۲۴، حدیث: ۸۴۴۶
سنن کبری للنسائی، کتاب الخصائص، ذکر منزلۃ علی بن ابی طالب، ۵/۱۲۲، حدیث: ۸۴۳۶

تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کی حضرت موسٰی عَلَیْہِمَا السَّلَام سے تھی ہاں! مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[1]

﴿10309-10﴾... حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اپنا نائب مقرر کیا تو انہوں نے عرض کی: کیا آپ مجھے اپنے پیچھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسی کے لیے حضرت ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام تھے۔ مگر سنو! میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[2]

سیِّدُنا عمّار بن یاسِر کی خبر شہادت:

﴿10311تا16﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔[3]

﴿10317﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: اے سُمَیَّہ کے فرزند! افسوس کہ تم کو سخت تکلیف پہنچے گی اور تمہیں باغی گروہ شہید کرے گا۔[4]

﴿10318﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے بہتر شخص حضرت ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

﴿10319﴾... حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے ایک مصری شخص نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کی طرف تحائف بھیجے تو حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو

1... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب الخصائص، ذکر منزلۃ علی بن ابی طالب، ۵/ ۱۲۲، حدیث: ۸۴۳۸، معجم اوسط، ۳/ ۱۷۹، حدیث: ۴۲۴۸

2... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص۱۳۰۹، حدیث: ۲۴۰۴

3... مسلم، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ حتی یمر... الخ، ص۱۵۵۸، حدیث: ۲۹۱۶

4... مسلم، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ حتی یمر... الخ، ص۱۵۵۸، حدیث: ۲۹۱۶

اوروں سے زیادہ دیا جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ ”عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔“[1]

﴿10320﴾... حضرت سیِّدُنا حنظلہ بن سُوید غَنَوی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور اہلِ شام کی طرف سے امان میں تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سر لایا گیا تو دو شخص آپس میں جھگڑنے لگے، ایک کہتا: میں نے اسے قتل کیا ہے اور دوسرا کہتا: میں نے قتل کیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: نہیں، آپس میں جھگڑا مت کرو کیونکہ میں نے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ ”حضرت عمار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو باغی گروہ شہید کرے گا۔“[2]

اُمّت کے سب سے بہتر لوگ:

﴿22-10321﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اس اُمّت میں حضور سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور ان کے بعد حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں اگر میں تیسرے کا نام لینا چاہتا تو ضرور لے لیتا۔

﴿24-10323﴾... حضرت سیِّدُنا عبد خیر بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: کیا میں تمہیں اس اُمّت میں سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: ضرور بتائیے۔ فرمایا: وہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعد اس اُمّت کے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔

﴿10325﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو فرماتے سنا: اس اُمّت میں نبی اکرم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

1 ...مسلم، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعۃ حتی یمر... الخ، ص۱۵۵۸، حدیث: ۲۹۱۶، عن ام سلمۃ، بتغیر قلیل

2 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ۲/۵۶۴، حدیث: ۶۵۴۹

بعد بہتر حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور پھر حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ہیں۔

﴿10326﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور ان کے بعد حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔

﴿10327-28﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اس اُمَّت میں سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور ان کے بعد سب سے بہتر حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اگر میں تیسرے کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔

﴿10329-30﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق سَبِیعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے کوفہ کے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ”رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اس اُمَّت میں سب سے بہتر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور ان کے بعد حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اگر تم چاہو تو میں تمہیں تیسرے کے بارے میں بتاؤں؟“ لوگوں نے راوی سے پوچھا: ابو اسحاق! سب سے بہتر یا سب سے افضل؟ تو ہجے کرتے ہوئے فرمایا: خ، ی، ر، خیر یعنی بہتر۔[1]

گستاخانِ شیخین پر غضبِ مرتضوی:

﴿10332﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سوید بن غفلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے دورِ خلافت میں ان کے پاس جا کر عرض کی: امیر المؤمنین! میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو حضرت سیِّدُنا ابو بکر و حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کا ایسا ذکر کر رہے تھے جو اسلام میں ان کے شایانِ شان نہیں ہے۔ یہ سنتے ہی آپ فوراً منبر پر تشریف لائے، آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے فرمانے لگے: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا! حضرت

[1]... یہاں موجود روایت ﴿10331﴾ کا ترجمہ نہیں کیا گیا عربی متن آخر میں ڈال دیا ہے اہلِ علم حضرات وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ (از علمیہ)

سیِّدُنا ابو بکر و حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے خالص مومن ہی محبت کرتا ہے اور بد بخت و سرکش ہی ان سے بغض رکھتا ہے، ان کی محبت نیکی ہے اور ان سے بغض رکھنا بے دینی و گمراہی ہے، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان دو بھائیوں، وزیروں، صحابیوں، قریش کے سرداروں اور مسلمانوں کے روحانی باپوں کا بُرا چرچا کرتے ہیں، جو ان دونوں کو بُرا کہے میں اس سے بری (بیزار) ہوں اور اسے سزا دوں گا۔

عربی شعر کا سچا ترین مصرعہ:

﴿10333﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اہلِ عرب کا سب سے سچا مصرعہ یہ ہے: اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللہَ بَاطِلُ یعنی سن لو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔ [1]

حسنِ اخلاق کی عظیم ترین مثال:

﴿10334﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اگر مدینے کی کوئی باندی رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کام کے سلسلے میں کہیں بھی لے جانا چاہتی تو لے جا سکتی تھی۔ [2]

﴿10335﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اگر مدینے کی کوئی لونڈی رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کسی کام سے لے جاتی تو اپنے کاموں میں آپ کو ساتھ لے کر گھومتی رہتی حتّٰی کہ جب فارغ ہو جاتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لے آتے۔ [3]

باوضو مسجد جانے کی فضیلت:

﴿10336﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے جائے اور اس کے علاوہ اس کا

---

1 ... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ایام الجاھلیۃ، ۲/ ۵۷۰، حدیث: ۳۸۴۱

2 ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب البراءۃ من الکبر و التواضع، ۴/ ۴۵۸، حدیث: ۴۱۷۷

3 ... اخلاق النبی و آدابہ، ص ۱۸، حدیث: ۲۸

اور کوئی مقصد نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک خطا مٹاتا ہے۔[1]

﴿10337﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثَقَفِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی چیز کا حکم دیجئے جس کے بارے میں آپ کے بعد کسی سے نہ پوچھوں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی زبان کی حفاظت کرو)۔[2]

چار کبیرہ گناہ:

﴿10338﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رحمتِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گناہِ کبیرہ چار ہیں: (۱)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲)...ایسی جان کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام فرمایا ہے (۳)...والدین کی نافرمانی کرنا اور (۴)... جھوٹی قسم کھانا۔[3]

﴿10339﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ جب آقائے دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رکوع سے سر اُٹھالیتے تو جب تک آپ کو سجدے میں نہ دیکھ لیتے ہم (سجدہ کے لئے) اپنی کمر نہیں جھکاتے تھے۔[4]

خودداری کی برکت:

﴿10340﴾... حضرت سیِّدُنا ہلال بن حُصَین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایک مکان میں ٹھہرا، میں اور وہ ایک مجلس میں تھے تو میں نے انہیں فرماتے سنا: حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دورِ اقدس میں ایک بار مجھے فاقے نے اتنا ستایا کہ میں نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا، میری زوجہ نے مجھ سے کہا: کاش! آپ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جاکر کچھ مانگ لیں کیونکہ فلاں شخص نے بھی ان سے مانگا تو انہوں نے عطا فرما دیا تھا۔ میں

1... ترمذی، کتاب السفر، باب ماذکر فی فضل المشی... الخ، ۲/۱۱۰، حدیث: ۶۰۳

2... سنن کبری للنسائی، کتاب التفسیر، سورۃ الدخان، ۶/۴۵۸، حدیث: ۱۱۴۸۹

3... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب الیمین الغموس، ۴/۲۹۵، حدیث: ۶۶۷۵، عن عبد اللہ بن عمرو

4... الفوائد لتمام، ۱/۱۲۶، حدیث: ۲۹۰

نے کہا: میں ان سے سوال نہیں کروں گا چاہے میرے پاس کچھ نہ ہو، پھر میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس گیا تو آپ کو خطبہ دیتے پایا اس وقت آپ فرما رہے تھے: ”جو قناعت کرنا چاہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دے گا، جو سوال سے بچنا چاہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بچائے گا، جو ہم سے مانگے گا ہم اسے عطا کریں گے یا اس کی غمخواری کریں گے اور قناعت کرنے والا ہمیں اس سے زیادہ پسند ہے جو ہم سے سوال کرتا ہے۔“[1] یہ سن کر میں واپس آگیا پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد میں نے کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا اور پھر دنیا کا مال اتنا آیا کہ انصار کا کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ مالدار نہیں تھا۔

﴿10341﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن سناؤ۔ میں نے عرض کی کہ میں آپ کو قرآن کیسے سنا سکتا ہوں، جبکہ یہ آپ پر ہی اُترا ہے۔ (آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں اپنے علاوہ کسی سے قرآنِ پاک سنوں۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے سورۂ نساء سے ابتدا کی اور آپ کے سامنے تلاوت کرتا رہا جب میں اس آیت تک پہنچا:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ (پ۵، النسآء: ۴۱)

ترجمۂ کنز الایمان: تو کیسی ہو گی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔

تو میں نے دیکھا آپ کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری تھے۔)[2]

﴿10342﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے: ”روحیں مخلوط لشکر ہیں تو ان میں سے جو جان پہچان رکھتی ہیں وہ محبت کرتی ہیں اور جو اجنبی رہ چکی ہیں وہ الگ رہتی ہیں۔[3]“[4]

1... تھذیب الآثار للطبری، مسند عمر بن الخطاب، السفر الاول، ۱/ ۱۰، حدیث: ۹

2... بخاری، کتاب التفسیر، باب فکیف اذا جئنا... الخ، ۳/ ۲۰۵، حدیث: ۴۵۸۲

3... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب الارواح جنود مجندۃ، ۲/ ۴۱۳، حدیث: ۳۳۳۶، عن عائشۃ

4... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 584 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی انسانی روحیں بدنوں میں آنے سے پہلے آپس میں مخلوط تھیں اس طرح کہ سعید روحیں ایک گروہ تھیں اور شقی روحیں دوسرا گروہ مگر سعید آپس میں مخلوط تھیں اور شقی آپس میں مخلوط۔ جب یہ روحیں بدنوں میں آئیں تو ہر روح کو اس روح سے الفت ہو گئی جس کے...

حج وعمرہ کا ثواب:

﴿10343﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حِج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے[1] اور عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔[2]

﴿10344﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر مبارک میں سرخ کمبل بچھایا گیا تھا[3]۔[4]

جہنم سمٹ جائے گا:

﴿10345﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

......ساتھ پہلے خلط ملط رہ چکی ہے اگرچہ دنیا میں مختلف زمانوں مختلف زمینوں میں رہیں۔ جو روحیں وہاں عالَمِ اَرْوَاح میں الگ الگ تھیں کہ یہ روح ایک زمرہ کی تھی وہ روح دوسرے زمرہ کی وہ بدن میں آنے کے بعد اگرچہ ایک جگہ رہیں مگر ان میں الفت نہ ہوگی نفرت ہوگی:

ناریاں مَر ناریاں را طالب اَنْد　　　نُوریاں مَر نُوریاں را جاذب اَنْد

کَنْعان حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا بیٹا ہو کر الگ رہا، بلقیس یمن میں رہتے ہوئے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہونچ گئی، ابو جہل مکہ میں رہتے ہوئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے دور رہا، اویس قَرنی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی) دور رہتے ہوئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے قریب ہو رہے۔ بُعدِ دار اور قُربِ مزار کچھ نہیں۔

1 ...یعنی حِج مقبول کی جزاء تو یقیناً (یہی) ہے اس کے علاوہ دنیا میں غنا، دعا کی قبولیت بھی عطا ہو جائے تو رب کا کرم ہے حصر ایک جانب میں ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/ ۸۸)

2 ...نسائی، کتاب مناسک الحج، باب الحج المبرور، ص ۴۳۲، حدیث: ۲۶۱۹

3 ...مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 487 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ حضرت شقران (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) غلام رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کہا: اب میں یہ کمبل کسے اوڑھے ہوئے دیکھوں گا، بے تابی میں قبرِ انور میں کود گئے اور بستر کی طرح اسے زمین پر بچھا دیا۔ سرخ سے مراد سرخ دھاری والا ہے نہ کہ خالی سرخ۔ خیال رہے کہ یہ عمل شریف تمام صحابہ کی موجودگی میں ہوا اور کسی نے اس پر انکار نہ کیا لہٰذا یہ فعل شریف بالکل جائز ہوا۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خصوصیات میں سے ہے کسی اور کے لیے قبر میں کچھ بچھانا جائز نہیں کیونکہ زمین نہ پیغمبر کا جسم کھا سکتی ہے اور نہ ان کا کفن وبستر لہٰذا اس میں مال کی بربادی نہیں، دیکھو سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام بعدِ وفات ایک سال یا چھ مہینہ عصا کے سہارے کھڑے رہے دیمک نے آپ کی لاٹھی کھائی قدم نہ کھایا اور آپ کا لباس نہ گلا نہ میلا ہوا۔

4 ...مسلم، کتاب الجنائز، باب جعل القطیفۃ فی القبر، ص ۴۸۱، حدیث: ۹۶۷

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم یہی کہتا رہے گا کہ کیا کوئی اور بھی ہے؟ حتّٰی کہ اللہ ربُّ العزت اپنی شان کے لائق اپنا بے مثل قدم اس میں رکھے گا وہ سمٹ جائے گی اور جنت میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک دوسری مخلوق پیدا فرما کر اسے جنت کی اضافی جگہ میں بسا دے گا۔[1]

نفاق کی نشانیاں:

﴿10346﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس میں چار باتیں ہوں وہ منافق ہے اور اگر اُس میں ان میں سے ایک بات ہو تو اُس میں نفاق کی خصلت ہے حتّٰی کہ اُسے چھوڑ دے: (۱)... جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۲)... جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، (۳)... جب امانت دی جائے تو خیانت کرے اور (۴)... جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔[2]

رضائے الٰہی کے لیے محبت کی فضیلت:

﴿10347﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، رسول محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَجِدَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ فَلْیُحِبَّ الْعَبْدَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ یعنی جو حلاوتِ ایمان محسوس کرنا چاہے اسے چاہیے کہ بندوں سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرے۔''[3]

﴿10348﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمے کے بارے میں نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے جنتی خزانوں میں سے ہے؟ وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ ہے۔[4]

شانِ غفاری کا ظہور:

﴿10349﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۸۴، حدیث: ۱۲۴۴۳، بتغیر قلیل

2... بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، ۱/۲۴، حدیث: ۳۳، ۳۴

3... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۳، ۵/۲۴۴، حدیث: ۳۳۸۵، عن ابی موسی اشعری

4... مسند ابو داود طیالسی، عمرو بن میمون عن ابی ہریرۃ، ص ۳۲۶، حدیث: ۲۴۹۴

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور ایسے لوگوں کو پیدا فرماتا جو گناہوں کا ارتکاب کرتے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی مغفرت فرما دیتا۔[1]

ذکر کرنے والوں پر رحمتیں:

﴿10350﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید و حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین، راحتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے گھیر لیتے ہیں، اُن پر سکینہ اترتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مقرب ملائکہ میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔[2]

تین بد بخت:

﴿10351﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالٰی قیامت کے دن کلام فرمائے گا نہ اُن پر نظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ خائب و خاسر لوگ کون ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بات دہرائی اور پھر ارشاد فرمایا: (۱)... تہبند لٹکانے والا (۲)... احسان جتانے والا اور (۳)... جھوٹی یا گناہ والی قسم کھا کر سودا بیچنے والا۔[3]

﴿10352﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنی نماز پڑھتے کہ قَدَمَیْن شَرِیْفَیْن پر ورم آجاتا، کسی نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے؟ ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟[4]

1... مسند البزار، حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۶/ ۴۲۰، حدیث: ۲۴۴۹، عن عبد اللہ بن عمرو

2... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، ص۱۴۴۸، حدیث: ۲۷۰۰، بتقدم وتاخر

3... ابو داود، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار، ۴/ ۷۹، حدیث: ۴۰۸۷

4... بخاری، کتاب التفسیر، باب لیغفر اللہ... الخ، ۳/ ۳۲۸، حدیث: ۴۸۳۶، عن مغیرۃ

خواہشات کے غلاموں کا حال:

﴿10353﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو آسودہ حالوں کو عزت دیں گے عبادت گزاروں کو ہلکا جانیں گے، قرآنِ کریم میں سے جو ان کی خواہشات کے مُوافق ہو گا اس پر عمل کریں گے اور جو خواہشات کے خلاف ہو گا اسے چھوڑ دیں گے پس اس وقت قرآنِ پاک کے بعض حصے کو مان لیں گے اور بعض کا انکار کر بیٹھیں گے، اس کی کوشش کریں گے جو بغیر کوشش کے مل جاتا ہے یعنی مُقَدَّر مقدار و مقرر مدت اور نصیب کا رزق اور اس چیز کی کوشش نہیں کریں گے جو کوشش ہی سے ملتی ہے یعنی بھرپور ثواب، مقبول کوشش اور ایسی تجارت جس میں گھاٹا نہیں۔[1]

صابر فُقَرا و مساکین کا انعام:

﴿10354﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سب قیامت میں جمع ہو گے تو کہا جائے گا: "اس امت کے فقرا و مساکین کہاں ہیں؟" یہ سن کر فقرا و مساکین کھڑے ہو جائیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کریں گے: "اے ہمارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو نے ہمیں آزمائشوں میں مبتلا کیا تو ہم نے صبر کیا اور تو نے مال و بادشاہی دوسروں کو عطا فرمائی۔" پس اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: "تم نے سچ کہا۔" اس کے بعد فُقَرا و مساکین ایک زمانہ پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے جبکہ مالداروں اور بادشاہوں پر حساب و کتاب کی شدت باقی رہے گی۔ لوگوں نے عرض کی: اہلِ ایمان اس دن کہاں ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ان کے لئے نور کی کرسیاں لگائی جائیں گی، بادل ان پر سایہ کئے ہو گا اور وہ دن ایمان والوں پر دن کی ایک گھڑی سے بھی کم ہو گا۔[2]

﴿10355﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بروزِ قیامت جمع کئے جاؤ گے اس حال میں کہ آثارِ وضو سے تمہارے اعضائے وضو چمک رہے

1... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۳، حدیث: ۱۰۴۳۲

2... الزھد لابن المبارک، باب الصدقۃ، ص۲۲۶، حدیث: ۶۴۳

ہوں گے تو اس کے سبب میں تمہیں پہچان لوں گا پس تم میں جس سے ہو سکے اپنی چمک زیادہ کرے۔[1]

چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه وضو کرتے تو اپنی کہنیوں اور ٹخنوں کے اوپر تک پانی پہنچاتے اور فرماتے: میں چاہتا ہوں کہ میرے اعضائے وضو کی چمک زیادہ ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه کی مراد یہ تھی کہ چمک وہاں تک پہنچے گی جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا۔

بہترین سفارشی:

﴿10356﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ نبی اکرم، شفیعِ معظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن اپنی تلاوت کرنے والے کا بہترین سفارشی ہو گا۔ وہ کہے گا: اے میرے ربّ! اس کا اکرام فرما۔ تو اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا پھر وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اس میں اضافہ فرما اور اس سے راضی ہو جا۔ پس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔[2]

﴿10357﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کی تصدیق فرماتا ہے جب وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور جب وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ کہے تو اسے (جہنم کی) آگ نہ چھوئے گی۔[3]

مردار گدھے والی مجلس:

﴿10358﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ ایک مجلس میں جمع ہوں اور پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیے بغیر جدا ہو جائیں تو مردار گدھے سے اٹھتے ہیں[4] اور یہ مجلس بروزِ قیامت ان کے لئے حسرت ہو گی۔[1]

1... بخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء والغر... الخ، ۱/۷۱، حدیث: ۱۳۶، بدون بعض الفاظ

2... مسند الفردوس، ۴/۲۶۲، حدیث: ۶۷۷۲

3... جمع الجوامع، حرف الھمزة، ۲/۴۲۲، حدیث: ۶۸۱۷

4... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ318** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی گویا یہ غافل لوگ مردار گدھا کھا کر اٹھے جو پلید بھی ہے اور حقیر بھی اور اپنی زندگی میں حماقت میں مشہور بھی ہے اور شیطان کا مظہر بھی کہ اس کے بولنے پر لاحول پڑھی جاتی ہے غرضکہ اللّٰہ کے ذکر سے خالی مجلسیں مردار گدھے کی طرح ...☜

﴿10359﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ ہے۔[2]

سب سے افضل نماز:

﴿10360﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت سَیِّدُنا حُمران بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے فرمایا: تمہیں باجماعت نماز پڑھنے سے کیا چیز روکتی ہے؟ میں تو جمعہ کی فجر باجماعت ادا کر چکا ہوں، کیا تمہیں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان نہیں پہنچا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے افضل نماز جمعے کے دن فجر کی باجماعت نماز ہے۔“[3]

قبر کی حرمت:

﴿10361﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا انگارے پر پاؤں رکھنا قبر پر پاؤں رکھنے سے زیادہ بہتر ہے۔[4]

مہمانی کا حق:

﴿10362﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مہمانی کا حق تین دن ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے۔[5]

......ہیں اور ان میں شرکت کرنے والے اس مردار کے کھانے والے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مؤمن کی کوئی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہیں ہوتی وعدے پر اِنْ شَآءَ اللہ کہتا ہے چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، جمائی پر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ، غم کی خبر پر اِنَّا لِلّٰہ غرضکہ بات بات پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے، درود ہو اس دافع شر جن و انس پر، صلوٰۃ ہو اس غمخوار امت پر جس نے ہماری زندگی سنبھال دی اور ہماری مجلسیں اللہ کے ذکر سے آباد کر دیں۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

1...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۵۹۷، حدیث: ۱۰۶۸۵

2...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۳، ۵/۲۴۴، حدیث: ۳۳۸۵، عن ابی موسی اشعری

3...شعب الایمان، باب الصلوات، فضل الصلاۃ علی النبی، ۳/۱۱۵، حدیث: ۳۰۴۵

4...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۱۲۲، حدیث: ۱۰۸۳۴، بتغیر

5...سنن کبری للبیہقی، کتاب الجزیۃ، باب ماجاء فی الضیافۃ ثلاثۃ، ۹/۳۳۱، حدیث: ۱۸۶۹۲

﴿10363﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ بے کسوں کے مدد گار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے جنازے پر 100 لوگ نماز پڑھ لیں اسے بخش دیا جاتا ہے۔(1)

حاجت پوری نہ ہونا بھی رحمت ہے:

﴿10364﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ دنیا کی حاجات میں سے کسی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سات آسمانوں کے اوپر اس کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرا یہ بندہ دنیا کی حاجت میں سے کسی حاجت کو پورا کرنے کی طرف متوجہ ہے اگر میں اس کی حاجت پوری کر دوں تو اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دوں گا لیکن میں اسے اس کی حاجت سے دور رکھوں گا۔ پس صبح کو بندہ انگلیاں کاٹتے ہوئے کہتا ہے: کون میرے آگے آگیا؟ کس نے مجھے مصیبت میں ڈالا؟ حالانکہ یہ محض رحمت ہے جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس بندے پر مہربانی فرماتا ہے۔(2)

ایمان والا محبوبِ الٰہی ہے:

﴿10365﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ مُحتَشَم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی دوسرے سے زیادہ کمانے والا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی سال دوسرے سال سے زیادہ بارش برسانے والا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ جہاں چاہتا ہے اسے پھیر دیتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مال و دولت محبوب کو بھی دیتا ہے اور دشمن کو بھی مگر ایمان صرف محبوب کو عطا فرماتا ہے۔(3)

اُمّت پر شفقت و کمال مہربانی:

﴿10366﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں بشر ہوں اور بشر کی طرح مجھے بھی غصہ آتا ہے

❶... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی من صلی علیہ جماعۃ من المسلمین، ۲/ ۲۱۳، حدیث: ۱۴۸۸

❷... قوت القلوب، شرح مقام التوکل و وصف احوال المتوکلین، ۲/ ۱۸ بنحوہ

❸... الثقات لابن حبان، ۵/ ۳۳۰، رقم: ۲۴۲۱، علی بن حمید السلولی

پس اگر میں کسی غیر مستحق مسلمان کو لعنت[1] کروں تو اسے اس کے حق میں کفارہ اور رحمت بنا دے۔[2]

﴿10367﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت چاہتا ہے وہ دیکھ کر قرآنِ پاک کی تلاوت کرے۔[3]

فرمانِ مصطفٰے: اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی اُس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں وہ رُکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ (مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۶۱۷، حدیث: ۱۰۸۰۳)

1... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 868 صفحات پر مشتمل کتاب "اصلاحِ اعمال" جلد 1 صفحہ 424 پر ہے: **سوال:** حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس شخص کے خلاف دعا یا سبّ و شتم یا لعنت کیسے کر سکتے ہیں جو ان کا مستحق نہ ہو؟ **جواب:** اس کا جواب وہی ہے جو علمائے رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے دیا، مختصر یہ ہے کہ اس کی دو وجہیں ہیں: (۱) پہلی وجہ یہ ہے کہ اس شخص کے لعنت کا مستحق نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اور امرِ باطن میں اس کا مستحق اور اہل نہیں تھا۔ لیکن ظاہر میں وہ اس (لعنت وغیرہ) کا مستحق تھا۔ لہٰذا حاکم شریعت ہونے کے اعتبار سے شہنشاہِ دوجہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اس شخص کے بارے میں لعنت کا استحقاق ظاہر ہو گیا جبکہ امرِ باطن میں وہ اس کا مستحق و اہل نہ تھا اور حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظاہر کے مطابق فیصلہ فرمانے پر مامور ہیں اور پوشیدہ معاملات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔
(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کسی کو بُرا بھلا کہنا یا اس کے خلاف دعا کرنا وغیرہ اس سے مقصود ملامت نہیں ہوتا تھا بلکہ اس کا تعلق اہلِ عرب کی عادت سے ہے کہ وہ اپنے کلام میں بغیر کسی نیت کے ایسے الفاظ ذکر کر دیتے ہیں جیسا کہ فرمایا: "تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔" ایک جگہ ارشاد فرمایا: "تیری عمر دراز نہ ہو۔" اور حضرت سیِّدُنا معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ والی حدیث شریف میں یہ فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا پیٹ نہ بھرے۔"
اور اسی طرح دیگر الفاظ کہ اہلِ عرب ان سے حقیقتاً بد دعا کا ارادہ نہیں کرتے تھے پس (ارادہ نہ ہونے کے باوجود) حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں ان میں سے کوئی بات درجۂ قبولیت کو نہ پہنچ جائے اس لئے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ عرض کی کہ میرے ان الفاظ (یعنی کسی کے خلاف دعا وغیرہ) کو اس کے لئے رحمت، بخشش، قرب، پاکیزگی اور اجر کا ذریعہ بنا دے اور حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس طرح کی بات کا صدور شاذ و نادر (یعنی کبھی کبھار) ہی ہوا کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو فحش بات کرتے نہ لعنت کرتے اور نہ ہی اپنی ذات کے لئے انتقام لیتے تھے۔"

2... شرح مشکل الآثار، بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ من قولہ: ای المسلمین جلدتہ... الخ، ۱۵/ ۲۷۳، حدیث: ۶۰۰۹، عن ابی ھریرۃ

3... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی قراءۃ القرآن من المصحف، ۲/ ۴۰۸، حدیث: ۲۲۱۹

حضرت سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْه

بلند مراتب سے عظمت پانے والے، قابلِ احترام، صحابۂ کرام اور بزرگوں کے طریقے پر مضبوطی سے عمل پیرا، پوری زندگی پاک دامن مُعَزَّز لوگوں کی صحبت سے فیض یاب ہونے والے، اپنی زبان کو لگام لگا کر اور تکلُّف منہ بند کرکے بری باتوں سے محفوظ رہنے والے، بہت میل ملاپ اور جھگڑے کو ترک کرنے کی بہترین نصیحتیں کرنے والے ایک بزرگ حضرت سیِّدُنا ابو سلمہ مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ بڑی محبت کے ساتھ حق کی نصیحت کرنے والے اور اپنے رب کی عبادت میں دل وجان سے کوشاں رہنے والے تھے۔

اسلاف کی نظر میں مقام و مرتبہ:

﴿10368﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سچائی کا سرچشمہ تھے۔

﴿10369﴾... حضرت سیِّدُنا ابو مَعْمَر قَطِیْعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ کے دیکھے ہوئے لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔ اور حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کس کو افضل پایا ہے تو آپ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن مرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو۔

﴿10370﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ فضیلت والا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿10371﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام بن عُروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے کوفہ میں حضرت سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ افضل کوئی نہ دیکھا۔ اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے ایسا کوئی نہیں ملا جسے میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر فضیلت دوں۔

﴿10372﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن عبد السلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: کیا آپ نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کی ہے؟ میں نے کہا: بالکل کی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یقیناً تم ان جیسی فضیلت والی شخصیت سے

کبھی نہیں ملے ہو گے۔

سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی عقیدت:

﴿10373﴾... حضرت سیِّدُنا عباس بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر کرتے سنا۔ انہوں نے لوگوں سے فرمایا: مجھے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے متعلق لوگوں نے بتایا کہ آپ حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کنیت ''ابو سلمہ'' ذکر کرتے تھے اور نام لینے سے حیا فرماتے تھے کیونکہ آپ نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کبھی کوئی نہیں دیکھا۔

﴿10374﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: میرے دور میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کوئی نہ تھا۔

وِصال مبارک پر آسمان والوں کی خوشیاں:

﴿10375﴾... حضرت سیِّدُنا مُصْعَب بن مِقْدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہاتھ تھامے ہوئے ہیں اور دونوں ایک جگہ آجا رہے ہیں (جیسے کسی کا انتظار ہو)، حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا حضرت مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا؟ ارشاد فرمایا: ہاں اور آسمان والے ان کی وجہ سے خوشیاں منا رہے ہیں۔

﴿10376-77﴾... حضرت سیِّدُنا ہشام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ عراق میں سے کوئی بھی حضرت سیِّدُنا ابو ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اور حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رُوَاسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے افضل ہمارے پاس کوئی نہیں آیا۔

علم و تقویٰ کے جامع:

﴿10378﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن ضَیْف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یعلٰی بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ابو یوسف! آپ نے بہت سے بزرگوں سے ملاقات کی ہے آپ نے سب سے بہتر کسے

پایا؟ فرمایا: حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو۔ میں نے کہا: سُبْحَانَ اللہ! آپ نے حضرت سیِّدُنا محمد بن سوقہ، حضرت سیِّدُنا موسٰی جُہَنی اور حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو سلیمان عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ سے بھی ملاقات کی ہے جبکہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے تو ان سے علم حاصل کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا یعلٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھڑے تھے کہ آپ کے منہ سے سفیان نکلا تو آپ بیٹھ گئے پھر فرمایا: بیٹا! حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تقوٰی اور علم کے جامع تھے۔ میں نے کہا: ان کے بعد سب سے بہتر کسے پایا؟ تو حضرت سیِّدُنا یعلٰی بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو۔

﴿10379﴾... حسن بن عُمارہ کا بیان ہے: اگر جنت میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے لوگ ہی داخل ہوئے تو یقیناً جنتی بہت تھوڑے ہوں گے۔

﴿10380﴾... حضرت سیِّدُنا معن بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے دن میں جب بھی حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا تو یہی کہا کہ وہ اب پہلے سے بھی زیادہ افضل ہیں۔

علما کی وفات:

﴿10381﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: جب حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو مجھے ایسا لگا گویا قندیلیں اور چراغ بجھا دئے گئے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات علما کی وفات ہے۔

﴿10382﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ کوفہ کی سب سے بڑی مسجد کی قندیلیں بجھا دی گئیں پس حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا۔

﴿10383﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگ یہ گمان کیا کرتے تھے کہ اگر حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اصحاب کو پالیتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار بھی انہیں میں ہوتا۔

چار افضل نوجوان:

﴿85-10384﴾... حضرت سیِّدُنا وکیع بن جرّاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیِّدُنا

ابن ابو سُلَیم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: چار نوجوان ہم میں سب سے افضل تھے۔ میں نے کہا: ذرا ٹھہریئے تاکہ میں انہیں لکھ لوں۔ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن قَیس، حضرت سیِّدُنا مُغیرہ بن ایوب، حضرت سیِّدُنا خلف بن حوشب اور حضرت سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ۔

خوفِ آخرت:

﴿10386﴾... حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا (خوفِ خدا کے باعث ایسا لگتا تھا) گویا آپ جہنم کے کنارے پر کھڑے ہیں۔

﴿10387﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن یونس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے ان کی پیشانی پر سجدے کا بہت بڑا نشان تھا۔

وصال کے وقت خوف کی کیفیت:

﴿10388﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن آدم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے وصال کے وقت ان کے پاس آئے، انہیں غمگین پا کر کہا: آپ غم کیوں کرتے ہیں؟ خدا کی قسم! میں تو چاہتا ہوں کہ ابھی مر جاؤں۔ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنی بات دہرائی تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: سفیان! اگر ایسا ہے تو پھر آپ کو اپنے عمل پر یقین ہو گا لیکن خدا کی قسم! مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ ایسے بلند پہاڑ پر ہوں جس سے اترنے کا راستہ ہی مجھے معلوم نہیں۔ ان کی بات سن کر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی رونے لگے اور پھر کہا: آپ مجھ سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھتے ہیں۔

﴿10389﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عُبَیدہ حَذَّاء رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کوفیوں کے نزدیک حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مقام و مرتبہ ایسا ہی ہے جیسا بصریوں کے نزدیک حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہے۔

یقین جیسا شک:

﴿10390﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنی روایت میں شک ہے۔ آپ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شک دوسروں کے یقین جیسا ہے۔

﴿10391﴾... حضرت سیِّدُنا امام شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شک مجھے کسی اور کے یقین سے زیادہ محبوب ہے۔

لوگوں میں سب سے زیادہ ثقہ:

﴿10392﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن مدینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطّان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا ہِشام دَسْتوائی اور حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا میں سے کون زیادہ ثقہ ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں میں سب سے زیادہ ثقہ ہیں۔

﴿94-10393﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو (علمِ حدیث میں پختگی کی وجہ سے) مُصحَف کہا کرتے تھے۔

تدلیس سے اجتناب:

﴿10395﴾... حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کوفہ آیا تو میں نے یہاں ایسا کوئی نہ دیکھا جو تدلیس[1] نہ کرتا ہو ہاں! حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام اور حضرت سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اس سے بری تھے۔

﴿10396﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تدلیس پست ہمتی ہے۔

1... اصولِ حدیث کی اصطلاح میں تدلیس یہ ہے کہ جس سے روایت سنی راوی اس کا نام لینے کے بجائے اس کے اوپر والے شیخ سے ایسے لفظ کے ساتھ روایت کرے جو اس سے سننے کا وہم پیدا کرے اور وہ جھوٹ بھی نہ ہو جیسے وہ کہے: "عن فلان یعنی فلاں سے روایت ہے اور قال فلان یعنی فلاں نے کہا۔" (مقدمۃ الشیخ، ص١٦)

بوقتِ اختلاف رہنما:

﴿98-10397﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب کسی مسئلے میں ہمارا اختلاف ہو جاتا تو اس کے بارے میں ہم حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا کرتے تھے۔

﴿10399﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن داود رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمارے ساتھی حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ادب و احترام ایسا ہی کیا کرتے تھے جیسا حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کیا کرتے تھے۔

ہر شخص حدیث سننے کا اہل نہیں:

﴿10400﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان سے عرض کی گئی: آپ فلاں کو حدیث سناتے ہیں ہمیں کیوں نہیں سناتے؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ میرے لیے آسان ہے کہ میں ایک کو حدیث سناؤں اور دوسرے کو چھوڑ دوں۔

﴿10401﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: علمِ حدیث میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیروی کی جاتی تھی، ایک مرتبہ لوگوں نے آپ سے کہا: آپ فلاں کو تو حدیث بیان کرتے ہیں مگر ہمیں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا: ایک کو حدیث سنانا اور دوسرے کو چھوڑ دینا میرے لیے آسان ہے اور ہر شخص حدیث کے لیے چاق وچوبند نہیں ہو سکتا۔

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ایک شخص نے مجھے آپ کے پاس سفارش کرنے کو کہا ہے کہ آپ اسے حدیث سنا دیا کریں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس سے کہنا کہ آجائے۔ میں نے عرض کی: کیا میں بھی اس کے ساتھ آجاؤں؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم تو ہمارے پاس ہی رات گزارو۔

کہیں ظلم وزیادتی نہ ہو جائے:

﴿10402﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ اپنے پاس آنے والے ان دو افراد کے ساتھ کیا معاملہ کروں جن میں سے ایک کی بات مجھ پر آسان و ہلکی ہو اور دوسرے کی بوجھ ہو۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہیں ظلم نہ ہو جائے اس ڈر سے وہ دونوں کے ساتھ یکساں سلوک فرماتے۔

سجدوں کی کثرت:

﴿10403﴾... خالد بن عَمْرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ان کی پیشانی پر بکری کے گھٹنے جیسا نشان تھا اور اگر وہ تمہاری طرف دیکھیں تو آنکھوں میں نقص کی وجہ سے تم سمجھو گے وہ دیوار کو دیکھ رہے ہیں۔

﴿10404﴾... حضرت سیِّدُنا مکی بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے، ان کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ تھے، آنکھ میں خرابی تھی اور جو آپ کے پاس بیٹھ کر حدیث لکھتا آپ اسے نظر انداز نہیں کرتے تھے۔

تعریف کرنے والے کو جواب:

﴿10405﴾... حضرت سیِّدُنا ابن کُنَاسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا: تم میری تعریف کیسے کرسکتے ہو؟ میں تو لوگوں کو مزدوری پر رکھتا اور حاکم کے تحفے قبول کرتا ہوں۔

علم وادب کی خوبی:

﴿10406﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم خاندانوں کی بزرگی ہے جو بندے کے نسب سے خرابی کو دور کرتا ہے اور جسے خاندان پست کرے ادب اُسے بلند کرتا ہے۔

﴿10407﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں خلیفہ ابو جعفر کے پاس گیا تو اس نے کہا: اگر تمام لوگ آپ کی طرح ہوتے تو میں باہر نکل کر ان کے ساتھ چلتا۔

﴿10408﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے خلیفہ ابو جعفر کے پاس جاکر

کہا: ہم تمہارے والد کی جگہ ہیں اور تم ہمارے بیٹے کی جگہ ہو۔ (یہ اشارہ ہے کہ اُمُّ الفضل ہلالیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا میری ماؤں میں سے ہیں جو تمہارے باپ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی والدہ ہیں اس لئے ہمارا تمہارا رشتہ باپ بیٹے جیسا ہے) اس پر اس نے کہا: میری پسندیدہ ماں کی وجہ سے ہی آپ میرے مُقَرَّب ہیں اگر تمام لوگ آپ کی طرح ہوتے تو میں راستے پر ان کے ساتھ چلتا۔

منصب قبول نہ کیا:

﴿10409﴾... حضرت سیِّدُنا حکم بن ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خلیفہ ابو جعفر نے مجھے عہدہ دینے کے لئے بلایا تو میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر کی اصلاح فرمائے، میرے گھر والے یہ چاہیں کہ میں دو درہم کی کوئی چیز خرید لاؤں تو میں کہتا ہوں: مجھے پیسے دو میں تمہارے لئے خرید لاتا ہوں۔ تو وہ کہتے ہیں: نہیں، بخدا! ہم نہیں چاہتے کہ آپ کچھ خریدیں۔ جب میرے گھر والے مجھے دو درہم کی چیز خریدنے کی ذمہ داری دینے پر راضی نہیں تو امیر المؤمنین مجھے عہدہ کیوں دے رہیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی اصلاح فرمائے، ہم آپس میں رشتہ دار اور حقدار ہیں۔ شاعر نے کہا:

تُشَارِكُنَا قُرَيْشٌ فِيْ تُقَاهَا وَفِيْ اَحْسَابِهَا شِرْكَ الْعِنَانِ

بِمَا وَلَدَتْ نِسَاءُ بَنِيْ هِلَالٍ وَمَا وَلَدَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اَبَانِ

ترجمہ: بنو ہلال اور بنو ابان کی عورتوں کی اولاد (یعنی حضرت سیِّدَتُنا صفیہ بنتِ حَزْن اور اُمُّ الفضل بنتِ حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور ان کی والدہ) کے سبب قریش طاقت اور خاندانی شرافت میں شرکتِ عنان کی طرح ہمارے شریک ہیں۔ (یعنی ہم لوگ برابر ہیں)۔

یہ سن کر اس نے کہا: خدا کی قسم! ہمیں عرب میں اس سے زیادہ پسندیدہ اور کوئی رشتہ نہیں۔ چنانچہ اُس نے آپ کو جانے دیا۔

﴿10410﴾... حضرت سیِّدُنا سعید بن عُفَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ خلیفہ ابو جعفر نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلا بھیجا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے پاس آئے تو اس نے کہا: اے مسعر! ہمیں کچھ کاموں میں آپ کی مدد درکار ہے۔ آپ نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اپنے گھر والوں کے لیے ایک درہم کی چیز بھی دوسرے کی مدد سے خریدتا ہوں تو میں آپ کے کام میں آپ کی مدد کیسے کر سکتا ہوں اور میں آپ کے نزدیک

اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ آپ میری رشتہ داری کا لحاظ رکھیں اور مجھ سے صلہ رحمی کریں، نابغہ بن جعدہ نے کہا:

تُشَارِكُنَا قُرَيْشٌ فِيْ تُقَاهَا وَفِيْ اَحْسَابِهَا شِرْكَ الْعِنَانِ

بِمَا وَلَدَتْ نِسَاءُ بَنِيْ هِلَالٍ وَمَا وَلَدَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اَبَانِ

ترجمہ: بنو ہلال اور بنو ابان کی عورتوں کی اولاد (یعنی حضرت سیِّدَتُنا صفیّہ بنتِ حَزن اور اُمُّ الفضل بنتِ حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور ان کی والدہ) کے سبب قریش طاقت اور خاندانی شرافت میں شرکتِ عنان کی طرح ہمارے شریک ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر خلیفہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو چار ہزار درہم اور چادر دی اور ان کے ساتھ ہمیشہ بھلائی کرتا اور خیال رکھتا رہا۔

ہر رات نصف قرآن کی تلاوت:

﴿10411-12﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن مسعر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: میرے والد صاحب نصف قرآن کی تلاوت کئے بغیر نہ سوتے تھے، جب اتنی تلاوت کر لیتے تو اپنی چادر تہہ کر کے اس پر (سر رکھ کر) تھوڑا سا آرام کرتے پھر اس شخص کی طرح اٹھ کھڑے ہوتے جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو اور وہ اسے تلاش کر رہا ہو اور آپ کو مسواک اور طہارت کی طلب ہوتی پھر کمرہ عبادت کا رخ کرتے اور فجر تک عبادت کرتے رہتے۔ آپ اپنی اس کیفیت کو چھپانے کی بہت کوشش کیا کرتے تھے۔

﴿10413﴾... حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اِلَّا وَقَدْ اُخِذَ عَلَيْهِ اِلَّا مِسْعَرٌ یعنی حضرت مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کا مواخذہ نہ ہوا ہو۔

لوگوں کے لیے طلبِ علم:

﴿10414﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو اپنی ذات کے لئے علمِ حدیث حاصل کرنا چاہے وہ تھوڑا حاصل کرے اور جو لوگوں کے لئے حاصل کرنا چاہے وہ زیادہ حاصل کرے کیونکہ لوگوں کا بوجھ بہت زیادہ ہے۔

﴿10415﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اپنے لئے علم حاصل کرنے والے کو علم کفایت کر جاتا ہے اور اگر تم لوگوں کے لئے علم حاصل کرتے ہو تو ہمیشہ مصروف ہی رہو گے۔

﴿10416﴾... حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: جو لوگوں کے لئے حدیث حاصل کرنا چاہے تو وہ خوب محنت کرے کیونکہ لوگوں کی تکلیف بہت شدید ہے اور جو اپنے لئے حاصل کرنا چاہے تو وہ اسے کفایت کر جائے گا۔ حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه جو آپ کے پاس ہی موجود تھے کہنے لگے: اگر یہ حدیث ہوتی تو اِسے لکھا جانا چاہیے تھا۔

بہت بڑی ذمہ داری:

﴿10417﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: کاش! حدیثیں میرے سر پر رکھی شیشیاں ہوتیں جو گر کر ٹوٹ جاتیں۔

﴿10418تا20﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: جو مجھ سے بُغض رکھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے مُحدِّث بنا دے۔

﴿10421﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: طلبِ حدیث تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہے تو کیا تم باز آتے ہو۔

﴿10422﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: جس کا نفس اسے غمگین رکھتا ہے معاملہ اس پر واضح ہو جاتا ہے۔

بد مذہب سے بیزاری:

﴿10423﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نقل کرتے ہیں کہ (حضرت سیِّدُنا محارب بن دِثار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار نے فرمایا:) میں مکۂ مکرمہ کے سفر میں ابن حطان خارجی کے ساتھ تھا، میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی حتّٰی کہ ہم واپس آگئے۔

﴿10424﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: میں شک سے پاک حلال صرف اسے ہی جانتا ہوں کہ کوئی شخص نہرِ فرات پر آکر اپنے چلو سے پانی پیئے یا تمہارا نیک دوست تمہیں کوئی تحفہ دے دے۔

﴿10425﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے پوچھا: کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کو آپ کے عیب بتائے جائیں؟ فرمایا: نصیحت کرنے

والا بتائے تو پسند ہے، ملامت کرنے والے کا بتانا پسند نہیں۔

والدہ کا ادب:

﴿10426﴾... حضرت سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ اَشْجَعِی عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡوَلِی فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا مسعر بن کدام رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ نے رات کے وقت ان سے پانی مانگا وہ پانی کا مشکیزہ لے کر حاضر ہوئے تو والدہ سو چکی تھیں چنانچہ وہیں مشکیزہ اٹھائے کھڑے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

ذِکْرُ اللہ کی برکت:

﴿10427﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن سماک رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا مسعر بن کدام رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا آپ کا وصال نہیں ہوگیا؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ میں نے پوچھا: آپ نے کون سے عمل کو سب سے زیادہ نفع مند پایا؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کو۔

﴿10428﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ میں حضرت سَیِّدُنا مسعر بن کدام رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس فقط وعظ سننے کی غرض سے جایا کرتا تھا، جب مغرب کا وقت ہو جاتا تو میں ان سے کہتا: کاش! آپ مزید گفتگو فرماتے۔ تو آپ فرماتے: اگر تم مجھ سے کچھ نہ کہتے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہوتا، مجھے پسند نہیں کہ تم مجھے ذِکْرُ اللہ کے لئے کہو اور میں نہ کروں۔

﴿10429﴾... حضرت سَیِّدُنا قَبِیصہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا مسعر بن کدام رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی ڈاڑھ کھینچ کر نکال لینا کسی حدیث کا پوچھنے سے زیادہ پسند تھا۔

ملاقات پر طواف کو ترجیح:

﴿10430﴾... حضرت سَیِّدُنا مسعر بن کدام رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں مَکَّۂ مکرمہ آیا تو وہاں حضرت امام زہری عَلَیْہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡوَلِی بھی تھے، میں شش و پنج میں پڑ گیا کہ ان سے ملاقات کروں یا طواف؟ پھر میں نے ان سے ملاقات کے بجائے طواف کو اختیار کرلیا۔

﴿10431﴾... حضرت سَیِّدُنا مسعر بن کدام رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں (طلبِ حدیث کے لئے) مسجد سے آگے

نہیں گیا۔

غمگین آواز سننے کا شوق:

﴿10432﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا جی کرتا ہے کہ میں غم میں رونے والی کی آواز سنوں۔

﴿10433﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایمان قول و عمل کا مجموعہ ہے۔[1]

﴿10434﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایمان گھٹتا بڑھتا ہے۔[2]

﴿10435﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حروفِ ابجد کے ذریعے تقدیر کو جھٹلانا بے دینی ہے۔

جنت و دوزخ کی سفارش:

﴿10436﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جنت اور جہنم انسان کی دعا سنتے ہیں، جب بندہ کہتا ہے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں تو جنت کہتی ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے جنت عطا فرما۔ جب وہ کہتا ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں تو جہنم کہتا ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے پناہ عطا فرما۔ اگر وہ ان دونوں میں سے کسی کا ذکر نہ کرے تو فرشتے کہتے ہیں: لوگ دو عظیم چیزوں سے غافل ہو گئے۔

خودداری پانے کا نسخہ:

﴿10437﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: سرکہ و ترکاری پر راضی رہنے والے کو لوگ غلام نہیں بنا سکتے۔

﴿10438﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے حماد! اگر تم روٹی اور ترکاری پر صبر کرو تو یہ بہت سے لوگ مل کر بھی تمہیں

1... اس مسئلے سے متعلق رقم نمبر 9442 کے تحت حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

2... اس مسئلے سے متعلق رقم 9456 پر حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

غلام نہیں بنا سکتے۔

﴿10439﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو سرکہ و ترکاری پر صبر کرے اسے غلام نہیں بنایا جا سکتا۔

نصیحت آموز اشعار

کم کھانا:

﴿10440﴾... عبد العزیز بن ابان کا بیان ہے: میں نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا:

وَجَدْتُ الْجُوْعَ يَطْرُدُهُ رَغِيْفٌ ... وَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ

وَقُلُّ الطُّعْمِ عَوْنٌ لِلْمُصَلِّيْ ... وَكُثْرُ الطُّعْمِ عَوْنٌ لِلسُّبَاتِ

ترجمہ: مجھے بھوک لگتی ہے تو اسے ایک روٹی اور نہرِ فرات کا چلو بھر پانی دور کر دیتا ہے، کم کھانا نمازی کے لئے مدد گار ہوتا ہے جبکہ زیادہ کھانا نیند کے لیے مدد گار ہوتا ہے۔

سکون و وقار والی مجلس:

﴿10441﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن اسحاق سراج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت سیِّدُنا محمد بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان میں یہ اشعار سنائے:

مَنْ كَانَ مُلْتَمِسًا جَلِيْسًا صَالِحًا ... فَلْيَأْتِ حَلْقَةَ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامِ

فِيْهَا السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَاَهْلُهَا ... اَهْلُ الْعَفَافِ وَعِلْيَةُ الْاَقْوَامِ

ترجمہ: جو نیک ہم نشیں کا متلاشی ہو وہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں آجائے جس میں سکون و وقار ہے اور وہاں بیٹھنے والے نیک اور بلند درجہ لوگ ہوتے ہیں۔

﴿10442﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ شعر کہے:

لَنْ يَّلْبَثَ الْقُرَنَاءُ اَنْ يَّتَفَرَّقُوْا ... لَيْلٌ يَكُرُّ عَلَيْهِمِ وَنَهَارُ

ترجمہ: ساتھی ایک دوسرے سے جدا ہونے میں ہر گز توقف نہیں کرتے وہ رات اور دن ہیں جو پلٹ پلٹ کر ان پر آتے رہتے ہیں۔

ایک اعرابی کے اشعار:

﴿10443﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ وہ ایک دن جنگل کی طرف گئے تو وہاں ایک اعرابی دھوپ میں بیٹھا یہ اشعار کہہ رہا تھا:

جَاءَ الشِّتَاءُ وَلَيْسَ عِنْدِيْ دِرْهَمٌ وَلَقَدْ يُخَصُّ بِمِثْلِ ذَاكَ الْمُسْلِمُ
قَدْ قَطَّعَ النَّاسُ الْجِبَابَ وَغَيْرَهَا وَكَاَنَّنِيْ بِفِنَاءِ مَكَّةَ مُحْرِمُ

ترجمہ: سردی کا موسم آگیا اور میرے پاس ایک درہم بھی نہیں اور مسلمان اس جیسی چیز (یعنی مال) سے مفلس ہوتا ہے۔ لوگوں نے جبے وغیرہ کاٹ کر الگ لیے ہیں جبکہ میں گویا کہ صحن مکہ میں حالتِ احرام میں ہوں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے اشعار سن کر اپنا جبہ اُتارا اور اسے دے دیا۔

درسِ قناعت:

﴿45-10444﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ یہ اشعار کہے:

اَقْبَلْ مِنَ الدَّهْرِ مَا اَتَاكَ بِهٖ وَاصْبِرْ لِرَيْبِ الزَّمَانِ اِنْ عَثَرَا
مَا لِامْرِئٍ فَوْقَ مَا يَجْرِي الْقَضَاءُ بِهٖ فَالْهَمُّ فَضْلٌ وَخَيْرُ النَّاسِ مَنْ صَبَرَا
يَا رُبَّ سَاعٍ لَهُ فِيْ سَعْيِهٖ اَمَلٌ يَفْنٰى وَلَمْ يَقْضِ مِنْ تَاْمِيْلِهٖ وَطَرَا
مَا ذَاقَ طَعْمَ الْغِنٰى مَنْ لَا قُنُوْعَ لَهُ وَلَنْ تَرٰى قَنِعًا مَا عَاشَ مُفْتَقِرَا
وَالْعُرْفُ مَنْ يَاْتِهٖ تُحْمَدْ عَوَاقِبُهُ مَا ضَاعَ عُرْفٌ وَاِنْ اَوْلَيْتَهُ حَجَرَا

ترجمہ: (۱)...زمانے میں جو کچھ درپیش ہو اس کا سامنا کر اور حوادثِ زمانہ کی وجہ سے ٹھوکر کھا چکا ہے تو صبر کر۔ (۲)... کوئی شخص تقدیر سے ماورا نہیں پس رنج و غم تو فضل ہیں اور بہترین انسان وہی ہے جو صبر کرے۔ (۳)...بہت سے کوشش کرنے والوں کی کوشش میں ختم ہونے والی امید ہوتی ہے لیکن وہ اپنی امید میں سے کوئی ضرورت پوری نہیں کر پاتے۔ (۴)... قناعت نہ کرنے والا غنا کی لذت نہیں پا سکتا اور تم اسے قناعت والا ہرگز نہ پاؤ گے جس نے فقر کی زندگی نہیں گزاری۔ (۵)...جو بھی بھلائی کرے اس کا انجام اچھا ہی ہوتا ہے، بھلائی ضائع نہیں ہوتی اگرچہ تم پتھر کے ساتھ کرو۔

غافلوں کو نصیحت:

﴾10446﴿... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

نَهَارُكَ يَا مَغْرُوْرُ سَهْوٌ وَغَفْلَةٌ　　وَلَيْلُكَ نَوْمٌ وَالرَّدٰى لَكَ لَازِمٌ

وَتَتْعَبُ فِيْمَا سَوْفَ تَكْرَهُ غِبَّهُ　　كَذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا تَعِيْشُ الْبَهَائِمُ

ترجمہ:(۱)...اے دھوکے میں مبتلا شخص! تیرا دن خطاؤں اور غفلتوں میں گزر رہا ہے جبکہ رات سوتے ہوئے، تیری ہلاکت یقینی ہے۔(۲)...جس چیز میں تو مشغول ہے عنقریب اس کا انجام تجھے ناپسند ہو گا، چوپائے دنیا میں ایسی ہی زندگی جیتے ہیں۔

﴾10447﴿... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

تَفْنَى اللَّذَاذَةُ مِمَّنْ نَالَ صَفْوَتَهَا　　مِنَ الْحَرَامِ وَيَبْقَى الْاِثْمُ وَالْعَارُ

تَبْقَى عَوَاقِبُ سُوْءٍ مِنْ مَغَبَّتِهَا　　لَا خَيْرَ فِي لَذَّةٍ مِنْ بَعْدِهَا النَّارُ

ترجمہ:(۱)...جس نے خالصتاً حرام سے لذت پائی اس کا مزہ ختم ہو جائے گا شرمندگی اور گناہ باقی رہ جائیں گے۔ (۲)...انجام کار حرام کی سزائیں باقی رہ جاتی ہیں، اس لذت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد جہنم ہو۔

جنازے میں اشعار:

﴾10448﴿... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جنازے میں اکثر یہ اشعار کہا کرتے تھے:

وَ تُحْدِثُ رَوْعَاتٌ لَدٰى كُلِّ فَزْعَةٍ　　وَنُسْرِعُ نِسْيَانًا وَلَمْ يَأْتِنَا اَمْنٌ

فَاِنَّا وَلَا كُفْرَانَ لِلّٰهِ رَبِّنَا　　كَمَا الْبُدْنُ لَا تَدْرِيْ مَتٰى يَوْمُهَا الْبُدْنُ

ترجمہ:(۱)...ہر ہلاکت کے وقت گھبراہٹیں پیدا ہو جاتی ہیں پھر ہم بڑی جلدی بھول جاتے ہیں حالانکہ ہمارے پاس امان نہیں آئی ہوتی۔(۲)...ہماری مثال قربانی کے جانوروں کی سی ہے جنہیں اپنی قربانی کے دن کا پتا نہیں ہوتا پس ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناشکری نہیں کرنا چاہئے جو ہمارا رب ہے۔

گھر تو قبر ہی ہے:

﴾10449﴿... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ شعر کہا کرتے تھے:

وَمُشَیِّدٍ دَارًا لِیَسْکُنَ دَارَہٗ سَکَنَ الْقُبُوْرَ وَدَارَہٗ لَمْ یَسْکُنِ

ترجمہ: رہائش کے لئے مضبوط گھر تعمیر کرنے والے قبر میں چلے گئے اور اپنے گھر میں نہ رہ سکے۔

بیٹے کو نصیحت:

﴿51-10450﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کدام کو نصیحت کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

اِنِّیْ مَنَحْتُکَ یَا کِدَامُ نَصِیْحَتِیْ فَاسْمَعْ مَقَالَ اَبٍ عَلَیْکَ شَفِیْقِ

اَمَّا الْمُزَاحَۃُ وَالْمِرَاءُ فَدَعْہُمَا خُلُقَانِ لَا اَرْضَاھُمَا لِصَدِیْقِ

اِنِّیْ بَلَوْتُھُمَا فَلَمْ اَحْمَدْھُمَا لِمُجَاوِرٍ جَارٍ وَلَا لِرَفِیْقِ

وَالْجَھْلُ یُزْرِیْ بِالْفَتٰی فِیْ قَوْمِہٖ وَعُرُوْقُہٗ فِی النَّاسِ اَیُّ عُرُوْقِ

ترجمہ: (۱)...اے کدام! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں، اپنے مہربان والد کی بات غور سے سنو۔ (۲)...ہنسی مذاق اور جھگڑے سے باز رہنا ان عادتوں کو میں کسی دوست کے لئے اچھا نہیں جانتا۔ (۳)...میں نے ان عادتوں کو برتا ہے کسی پڑوسی یا ساتھی کی یہ عادتیں مجھے بالکل اچھی نہیں لگیں۔ (۴)...جہالت نوجوان کو اس کی قوم میں رسوا کر دیتی ہے چاہے اس کی جڑیں لوگوں میں کتنی ہی مضبوط ہوں۔

﴿10452﴾... ابو ولید ضَبِّی کا بیان ہے کہ ایک انتہائی ضعیفُ العُمر دیہاتی خم دار لاٹھی کا سہارا لیے حضرت سیِّدُنا مِسعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا، اس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نماز کی حالت میں پایا، حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز لمبی ہوئی تو وہ تھک کر بیٹھ گیا، جب حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز سے فارغ ہوئے تو اس بوڑھے نے کہا: نماز کے ارکان بقدرِ کفایت ہی ادا کر لیا کریں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ بات کرو جو تمہیں نفع دے، تمہاری عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا: میری عمر 110 سال سے کچھ زائد ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس عمر کا کوئی حصہ تمہارے لیے نصیحت بھی بنا ہے، اپنے اوپر غور کر لو۔ اس پر اس نے یہ اشعار کہے:

اُحِبُّ اللَّوَاتِیْ فِیْ صِبَاھُنَّ غِرَّۃٌ وَفِیْھِنَّ عَنْ اَزْوَاجِھِنَّ طِمَاحُ

مُسِرَّاتٌ حُبٌّ مُظْهِرَاتٌ عَدَاوَةً　　تَرَاهُنَّ كَالْمَرْضٰى وَهُنَّ صِحَاحٌ

ترجمہ: مجھے وہ عورتیں پسند ہیں جن کی آنکھوں میں چمک ہو اور اپنے خاوند سے دوری برتیں، محبت دل میں چھپائیں اور ناگواری کا اظہار کریں، وہ تمہیں مریض دکھائی دیں گی حالانکہ وہ تندرست ہوں گی۔

حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا تمہارے لئے اسی کام میں فضیلت ہے؟ اس نے کہا: بخدا! تمہارے بھائی نے 40 دن سے تو کوئی حرکت نہیں کی مگر یہ کہ وہ ایک جھاگ پھینکتا سمندر ہے۔ اس کی بات سن کر حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرانے لگے اور فرمایا: اشعار اچھے بھی ہیں اور برے بھی اور یہی عرب کا دیوان ہیں۔

﴿10453﴾... حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

وَلَمْ اَرَ كَالدُّنْيَا بِهَا اغْتَرَّ اَهْلُهَا　　وَلَا كَالْيَقِيْنِ اسْتَوْحَشَ الدَّهْرَ صَاحِبُهٗ

وَلَا كَالَّذِيْ يَخْشَى الْمَلِيْكُ عِبَادَهٗ　　مِنَ الْمَوْتِ خَافَ الْبُؤْسَ اَوْ نَامَ هَارِبُهٗ

ترجمہ: (۱)...اور میں نے دنیا جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس کے چاہنے والے اُس سے دھوکا کھاتے ہوں اور نہ ایسا یقین دیکھا کہ یقین والا زمانے سے وحشت زدہ ہو۔ (۲)...اور نہ ہی یہ دیکھا کہ بادشاہ غلاموں سے ڈرتا ہو، غربت سے ڈرنا یا اِس سے بچاؤ کرنے والے کا غافل ہونا بھی موت ہے۔

مریض مریض کی عیادت کیسے کرے؟

﴿10454﴾... ابو ولید ضَبِّی کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز پڑھ رہے تھے، جب انہیں ہماری موجودگی کا احساس ہوا تو نماز مختصر کر کے ہماری جانب متوجہ ہوئے اور یہ شعر کہنے لگے:

اَلَا تِلْكَ عِزَّةٌ قَدْ اَعْرَضَتْ　　تَرْفَعُ دُوْنِيْ طَرْفًا غَضِيْضًا

تَقُوْلُ مَرِضْتُ فَمَا عُدْتَنَا　　وَكَيْفَ يَعُوْدُ مَرِيْضٌ مَرِيْضًا؟

ترجمہ: کیا وہ دھوکا نہیں ہے جو تم نے کیا؟ میرے سوا ہر ایک کو جھکے پپوٹے اٹھا کر بھی دیکھ لیا اور شکوہ کرتے ہو کہ میں بیمار ہوا تم نے میری عیادت نہ کی، مریض مریض کی عیادت کیسے کر سکتا ہے؟

﴿10455﴾ ... حضرت سیِّدُنا سعد بن صلت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ایک سپاہی کو کسی پر ظلم کرتے دیکھا تو گھر کی چھت پر گئے جاکر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے اللہ کے بندے! تو ظالم ہے۔ سپاہی نے کہا: اگر سچے ہو تو نیچے آؤ ذرا۔

خودداری:

﴿10456﴾ ... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه میرے پاس آئے اور ایک شخص کے بارے میں کلام کرنے لگے جسے میں حدیث بیان کرتا تھا، میں نے کہا: ابو سلمہ! آپ کسی کو ہمارے پاس بھیج دیتے۔ تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: حاجت تو ہمیں تھی (پھر کسی اور کو کیوں بھیجتے)۔

مزید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس تھا، آپ نے ایک شخص کو اعلیٰ قسم کا عمدہ لباس پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تم اصحابِ حدیث میں سے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جو حدیث طلب کرنے والا ہو اس کی یہ حالت نہیں ہوتی۔

حجام کی خدمت بلا عوض نہ لی:

﴿10457﴾ ... جُنَید حجام کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اوپری منزل سے میرے پاس آتے، ان کے پاس پانی سے بھری چھوٹی صراحی اور روٹی ہوتی، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے: اے جُنَید! اس روٹی کے بدلے میرے بال کاٹ دو، مونچھیں تراش دو، داڑھی کا خط بنا دو، گُدّی صاف کر دو اور پچھنے بھی لگا دو۔ تو میں کہتا: ابو سلمہ! اس روٹی کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ فرماتے: کیوں نہیں، کیا تم میری بات مانتے ہو یا نہیں؟ میں کہتا: ٹھیک ہے، پھر میں روٹی لے لیتا اور آپ کے بال کترتا، مونچھیں تراشتا، گدّی صاف کرتا، داڑھی کا خط بناتا اور پچھنے بھی لگاتا۔ بعدِ فراغت آپ فرماتے: یہ صُراحی مجھ پر انڈیل دو پھر وہ اپنے پچھنے والی جگہ دھو کر چلے جاتے۔

﴿10458﴾ ... حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیم اَحْوَل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جب ہم حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا جنازہ لے کر چلے تو سرِ راہ میں نے خود پسندی میں مبتلا ہو کر کہا کہ لوگ میرے پاس آکر حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی احادیث کا سوال کیا کریں گے، جب قبر تک پہنچا تو حضرت سیِّدُنا

محمد بن بِشر عَبدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس آکر بیٹھ گئے اور حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایسی سترہ مرویات بیان کیں جن میں سے سوائے ایک کے میں نے کوئی روایت نہیں سنی تھی، (اور وہ روایت یہ ہے:) حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال پر جنات نے نوحہ کیا تھا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ حدیث میرے رجسٹروں میں موجود تھی مگر مٹ چکی تھی لہٰذا میں نے اسے حدیثِ مسعر میں شامل نہ کیا پھر میں جنازے سے پیروکار بن کے لوٹا گویا مرغ نے مجھے ٹھونگ ماردی ہے۔

سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑے بڑے تابعین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایات لی ہیں جن میں وہ بھی شامل ہیں جن کا نام پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کے مُوافِق ہے وہ حضرت سیِّدُنا ابو عون محمد بن عبد اللہ ثَقَفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہیں جنہوں نے حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ اور حضرت سیِّدُنا محمد بن حاطب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔

فضیلتِ عثمان بزبانِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا:

﴿10459﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن حاطب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تذکرہ ہوا تو حضرت سیِّدُنا امام حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ابھی میرے والد آئیں گے وہ تمہیں بتائیں گے۔ کچھ ہی دیر بعد حضرت سیِّدُنا علی اُلمرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم تشریف لائے اور ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان میں سے ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا:

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۳﴾ (پ۷، المآئدۃ: ۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

﴿10460﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن شَدَّاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: شراب کم ہو یا زیادہ اصلاً حرام ہے اور ہر نشہ آور مشروب بھی۔

میدانِ جنگ میں فرشتے:

﴿10461﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ بدر کے دن مجھ سے اور امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے ایک کی دائیں جانب جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام اور دوسرے کی دائیں جانب میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام تھے اور ایک بہت بڑے فرشتے اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی جنگ میں شریک اور صف میں موجود تھے۔“[1]

والدین کا حق:

﴿10462﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سرکارِ مکۂ مکرمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستفسار فرمایا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان کی خدمت میں رہو[2]۔“[3]

پورا رمضان باجماعت نماز کی فضیلت:

﴿10463﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے رَمَضَانُ المبارک کے شروع سے آخر تک باجماعت نمازیں ادا کیں

---

[1] ...مسند البزار، وممارویٰ ابو صالح الحنفی، عن علی بن ابی طالب، ۲/۳۰۳، حدیث: ۷۲۹

[2] ...مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 340** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: غالب یہ ہے کہ اس کے ماں باپ کو اس کی خدمت کی حاجت تھی۔ وہ اکیلا بیٹا خدمت گار تھا اور جہاد اُس وقت فرضِ عین نہ تھا فرضِ کفایہ تھا، ایسی صورت میں ماں باپ کی خدمت جہاد پر مقدم ہے۔ اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو جہاد مقدم ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفلی جہاد کے لیے بغیر والدین کی اجازت کے نہیں جانا چاہیے۔ اگر جہاد فرض ہو تو بہتر ہے کہ ان سے اجازت لے لے لیکن اگر وہ اجازت نہ دیں تو بھی چلا جاوے۔ اگر وہ منع کریں گے تو وہ گنہگار ہوں گے یہ حکم مؤمن والدین کے لیے ہے۔ کافر ماں باپ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں خواہ جہاد فرض ہو یا نفل۔ خیال رہے کہ مسلمان ماں باپ کی اجازت کے بغیر کسی نفلی عبادات کے لیے نہ جاوے جیسے نفلی حج، نفلی عمرہ، زیارت وغیرہ حتی کہ اگر مسلمان ماں باپ اجازت نہ دیں نفلی روزہ بھی نہ رکھے۔

[3] ...بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الجهاد باذن الابوین، ۲/۳۱۰، حدیث: ۳۰۰۴، عن عبد اللہ بن عمرو، بتغیر

اس نے شب قدر سے اپنا حصہ پالیا۔"[1]

﴿10464﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ہانکتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: "اس پر سوار ہو جاؤ۔" اس نے عرض کی: "یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔" ارشاد فرمایا: "افسوس ہے تم پر! ارے سوار ہو جاؤ[2]۔"[3]

گوشت کا بہترین حصہ:

﴿66-10465﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بہترین گوشت یا (فرمایا:) پاکیزہ گوشت پیٹھ کا گوشت ہے۔[4]

﴿10467﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھالیتا ہے کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا سر کتے کا سر کر دے؟

﴿10468﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ایک برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔[5]

﴿10469﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سفر میں مرنے والا شہید ہے۔[6]

غیب دان نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

﴿10470﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی غیب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مُزْدَلِفَہ سے) انتہائی سکون و اطمینان کے ساتھ روانہ ہوئے اور لوگوں کو بھی سکون کا حکم دیا اور وادی مُحَسِّر میں

1... تاریخ بغداد، ۴/ ۳۱۲، رقم: ۲۰۴۹، احمد بن الحسن بن محمد، بتغیر قلیل

2... قربانی کے جانور پر مجبوراً و ضرورۃً سوار ہونا جائز، بلاضرورت منع ہے۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۶۰)

3... بخاری، کتاب الادب، باب ماجاء فی قول الرجل: ویلک، ۴/ ۱۴۴، حدیث: ۶۱۵۹

4... ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب اطایب اللحم، ۴/ ۳۰، حدیث: ۳۳۰۸، شعب الایمان، اکل اللحم، ۵/ ۸۹، حدیث: ۵۸۹۱

5... مسلم، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن الانتباذ فی المزفت... الخ، ص ۱۱۰۶، حدیث: ۱۹۹۹

6... الکامل لابن عدی، ۵/ ۳۶۵، رقم: ۱۰۲۵، عبد اللہ بن محمد بن المغیرۃ

سواری کو تیز کر دیا اور انہیں حکم دیا کہ چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے رمی کریں اور فرمایا: تم لوگ مناسک حج سیکھ لو شاید میں اس سال کے بعد حج نہ کروں۔[1]

سجدے کا سنت طریقہ:

﴿10471﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سجدے میں اپنے ہاتھ درندے کی طرح نہ بچھاؤ اور اپنی ہتھیلیوں پر ٹیک لگا کر اپنے بازو پہلوؤں سے جدا رکھو، کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارے ہر عضو نے سجدہ کر لیا۔[2]

﴿10472﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے: ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سی چیز میرے لئے قرآن جیسے ثواب کا ذریعہ ہے؟ ارشاد فرمایا: " سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَر یعنی اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ سب سے بڑا ہے۔" اس شخص نے عرض کی: یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے (حمد وثنا) ہے، میرے لئے کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تم یوں کہا کرو: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ یعنی اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت اور عافیت نصیب فرما۔"[3]

بہترین بندے:

﴿10473﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہترین بندے وہ ہیں جو سورج اور نئے و پرانے چاند پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کے لیے نظر رکھتے ہیں۔[4]

﴿10474﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم

1 ...نسائی، کتاب مناسک الحج، باب الرکوب الی الجمار واستظلال المحرم، ص۴۹۷، حدیث: ۳۰۵۹

سنن کبری للنسائی، کتاب الحج، باب الامر بالسکینة، ۲/۴۲۵، حدیث: ۴۰۱۶

2 ...صحیح ابن خزیمة، کتاب الصلاة، باب الاعتدال فی السجود والنهی... الخ، ۱/۳۲۵، حدیث: ۶۴۵

3 ...مسند امام احمد، بقیة حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی، ۷/۵۲، حدیث: ۱۹۱۵۹

4 ...سنن کبری للبیهقی، کتاب الصلاة، باب مراعاة ادلة المواقیت، ۱/۵۵۸، حدیث: ۱۷۸۱

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب سائے ڈھلنے لگیں اور ہوائیں چلنے لگیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی حاجتیں پیش کرو کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں کا وقت ہے (جن کے متعلق ارشاد فرمایا:)

فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۲۵) ترجمۂ کنزالایمان: تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔[1]

﴿10475﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی، پھر آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کا حقِ زوجیت ادا کیا اور پھر حالتِ احرام میں صبح کی۔[2]

غیر نافع علم کی مثال:

﴿10476﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس علم سے نفع نہ اٹھایا جائے وہ اس خزانے کی طرح ہے جسے راہِ خدا میں خرچ نہ کیا جائے۔[3]

جنت واجب کرنے والا عمل:

﴿10477﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کا جنازہ 100 مسلمان پڑھیں اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

حضرت سَیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی سند سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازے کی تعریف کی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (جنت) واجب ہو گئی، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گواہ ہو۔[5]

﴿79-10478﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جو غلے کی تجارت کرتا

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الصلوات، فضل الاذان و الاقامة، ۳/ ۱۲۳، حدیث: ۳۰۷۳، عن علی

2 ...معجم اوسط، ۱/ ۸۳، حدیث: ۲۳۷

3 ...تاریخ ابن عساکر، ۲۷/ ۶۸، رقم: ۳۱۸۰، حدیث: ۵۷۴۵ عبد اللہ بن ابراھیم بن یوسف

4 ...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فیمن صلی علیه جماعة من المسلمین، ۲/ ۲۱۳، حدیث: ۱۴۸۸، بتغیر

5 ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۹۳، حدیث: ۱۳۰۳۸، بتغیر قلیل

ہو، اس کے علاوہ کوئی تجارت نہ کرے تو غلطی کرے گا یا ظلم کرے گا۔[1]

آخرت کے مقابلے میں دنیا:

﴿10480﴾... حضرت سیِّدُنا مُسْتَوْرِد بن شَدّاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آخرت کے مقابلے میں دنیا ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ انگلی کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے؟[2]

سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴿10481﴾... حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جاکر عرض کی: "امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے نہیں جانتے؟" فرمایا: "کیوں نہیں، تم اس وقت ایمان لائے جب لوگ کافر تھے، تم نے اس وقت اسلام قبول کیا جب لوگوں نے پیٹھ پھیر لی تھی اور تم نے اس وقت وفا کی جب لوگوں نے بے وفائی کی۔" ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: "خدا تم کو سلامت اور خوش رکھے تم اسلام لائے جب لوگ کافر تھے۔"[3]

﴿10482﴾... حضرت سیِّدُنا لَقِیط بن صَبْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نبی معظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم ناک میں پانی چڑھاؤ تو مبالغہ کرو مگر روزے میں ایسا نہیں کرنا۔[4]

﴿10483﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص سے فرمایا: اے فلاں! تم نے صبح کیسے کی؟ اس نے کہا: اَحْمَدُ اللہ یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں نے اسی لئے تمہارا حال پوچھا تھا۔

حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حضرات صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن آپس میں خیر خیریت معلوم کرتے رہتے تھے حالانکہ ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہوئے ہوتے تھے۔

---

1 ...شرح السنة، کتاب البیوع، باب الاحتکار، ۴/۳۳۳، تحت الحدیث: ۲۱۲۱

2 ...البعث والنشور للبیهقی، باب قول الله عزوجل: یوم یأت لاتکلم... الخ، ص ۳۳۴، حدیث: ۶۰۷

3 ...مسند البزار، وممّا روی عمرو بن شرحبیل عن عمر، ۱/۴۶۹، حدیث: ۳۳۶

4 ...مسند امام احمد، حدیث لقیط بن صبرة، ۵/۵۱۷، حدیث: ۱۶۳۸۰

بیمار کے لیے وظیفہ نبوی:

﴿10484﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیمار بیٹے ”صالح“ کے پاس آکر فرمایا کہ یہ کلمات پڑھو: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّکَ عَفُوٌّ غَفُوْرٌ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلم و بزرگی والا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے، اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، میری خطاؤں سے درگزر فرما، مجھے معاف فرما، بے شک تو معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ پھر فرمایا: مجھے میرے چچا حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے یہ کلمات سکھائے اور انہیں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ کلمات سکھائے تھے۔

﴿10485﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ یعنی ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔[1]

کبھی عہدہ نہ مانگنا:

﴿10486﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عبد الرحمٰن! کبھی منصب طلب نہ کرنا۔[2]

﴿10487﴾... حضرت سیِّدُنا قُرَّہ بن اِیاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا فَسَدَ اَھْلُ الشَّامِ فَلَا خَیْرَ فِیْکُمْ یعنی جب اہلِ شام خراب ہو گئے تو تم میں کوئی خیر نہ ہوگی۔[3]

ہر ایک کو اپنے عمل کا حساب دینا ہے:

﴿10488﴾... حضرت سیِّدُنا ابو رِمْثَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس گھر (بَیْتُ اللہ) کے سائے میں تشریف فرما تھے، اس وقت آپ

1... ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام، ۴/۶۹، حدیث: ۳۳۹۲

2... بخاری، کتاب الایمان و النذور، باب قول اللہ تعالی، ۴/۲۸۱، حدیث: ۶۶۲۲

3... مسند امام احمد، حدیث معاویۃ بن قرۃ، ۵/۳۰۵، حدیث: ۱۵۵۹۶

کی مبارک زلفیں کانوں کی لو کو چھو رہی تھیں، آپ نے دو سبز چادریں پہنی ہوئی تھیں، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ والد صاحب نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تمہارے جرم میں اس کی اور اس کے جرم میں تمہاری پکڑ نہ ہو گی۔ یہ فرمانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے والد کے ساتھ میری مشابہت دیکھی تو خوش ہو کر مسکرانے لگے۔[1]

﴿10489﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک قربانی کے اونٹ کے پاس سے گزرے تو اس کے مالک یا چلانے والے سے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ ارشاد فرمایا: افسوس ہے تم پر! ارے سوار ہو جاؤ[2]۔"[3]

اولیاء اللہ کی پہچان:

﴿10490﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: "اولیاء اللہ کون ہیں؟" ارشاد فرمایا: "وہ جنہیں دیکھ کر اللہ عَزَّ وَجَلَّ یاد آجائے۔"[4]

﴿10491﴾... بنو عذرہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ اس نے حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حج و عمرے کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔ حضرت سَیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا بُکَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حج و عمرہ کے لئے طواف وسعی دو دو مرتبہ کی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

1... ابو داود، کتاب الدیات، باب لایؤخذ احد... الخ، ۴/۲۲۳، حدیث: ۴۴۹۵، بتغیر

2... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تو مجبور ہو جائے تو ہدی پر معروف طریقے پر سوار ہو، جب تک دوسری سواری نہ ملے۔ (مسلم، کتاب الحج، باب جواز رکوب البدنۃ... الخ، ص۶۸۸، حدیث: ۱۳۲۴)۔ ہدی کے جانور پر بلا ضرورت سوار نہیں ہو سکتا نہ اس پر سامان لاد سکتا ہے اگرچہ نفل ہو اور ضرورت کے وقت سوار ہوا یا سامان لادا اور اس کی وجہ سے اُس میں کچھ نقصان آیا تو اتنا محتاجوں پر تصدّق کرے۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۲۱۴)

3... بخاری، کتاب الوصایا، باب ھل ینتفع الواقف بوقفہ، ۲/۲۳۸، حدیث: ۲۷۵۴

4... مسند البزار، مسند ابن عباس، ۱۱/۲۵۱، حدیث: ۵۰۳۴، عن ابن عباس

امام نماز مختصر پڑھائے:

﴿10492﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زیادہ مختصر و مکمل نماز پڑھانے والے تھے۔[1]

﴿10493﴾... حضرت سیِّدُنا بَراء بن عَازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (نماز میں) رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں جانب کھڑے ہونے کو پسند کرتے تھے۔ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ دعا کرتے سنا: رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ یعنی اے میرے پروردگار! تو مجھے اس دن اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ اُٹھائے گا۔[2]

ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دائیں جانب والوں کو سلام کیا کرتے تھے۔

﴿10494﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مُغَفَّل مُزَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ دارین، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس دو قمیصیں ہوں تو ان میں سے ایک اپنے بھائی کو پہنا دے یا ایک صدقہ کر دے۔[3]

﴿10495﴾... ابو حمزہ ثُمالی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے پوچھا: کیا حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کو یہ حدیث بیان کی ہے کہ ”رحمتِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ایک بار وضو کیا۔“ انہوں نے کہا: جی ہاں۔[4]

﴿10496﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک رات میں اپنی تمام ازواج سے صحبت کے بعد ایک ہی غسل فرماتے۔[5]

1... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ فی تمام، ص ۲۴۴، حدیث: ۴۶۹

2... مسند امام احمد، حدیث البراء بن عازب، ۶/ ۴۴۸، حدیث: ۱۸۷۳۶

3... مسند حارث، کتاب الزھد، باب الایثار، ۲/ ۹۸۹، حدیث: ۱۱۰۴، دون قولہ: اخاہ

4... یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں دو یا تین بار دھونے کا ذکر ہے کیونکہ ایک بار یا دو بار دھونا بیان جواز کے لیے ہے اور تین بار دھونا بیانِ استحباب کے لئے۔ یا پانی کم ہونے پر ایک دو بار اعضاء دھوئے اور پانی کافی ہونے پر تین بار۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۸۵)

5... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۷۰، حدیث: ۱۲۹۲۵

مل کر کھانے میں احتیاط:

﴿10497﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَانِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنْ یَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَصْحَابَہٗ یعنی حضور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ساتھ دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے، جب تک ساتھ والوں سے اجازت نہ لے لے۔(1)

﴿10498﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں غسل کے بعد اپنی زوجہ سے گرمی حاصل کرتا ہوں۔

تشہد کی تعلیم:

﴿10499﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام کو یوں تشہد سکھایا: ”اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں اور ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول ہیں۔

گناہوں کا کفارہ:

﴿10500﴾... حضرت سیِّدُنا حُمران بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے وضو کا پانی رکھا کرتا تھا، میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو مسلمان کامل وضو کرے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر فرض کیا ہے پھر وہ پانچوں نمازیں پڑھے تو یہ نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں۔“(2)

﴿10501﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ

1... بخاری، کتاب الاطعمة، باب القران فی التمر، ۳/ ۵۴۰، حدیث: ۵۴۴۶

2... مسلم، کتاب الطھارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، ص ۱۴۳، حدیث: ۲۳۱

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (حج کے موقع پر) مُزْدَلِفَہ[1] سے سورج طلوع ہونے سے پہلے روانہ ہوگئے تھے۔[2]

خوش نصیب مال دار:

﴿10502﴾... حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات باہر نکلا تو حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، میں چاند کی چاندنی میں آپ کے پیچھے چلنے لگا، آپ میری طرف مڑے اور پوچھا: کون ہو؟ میں نے عرض کی: ابوذر۔ ارشاد فرمایا: بے شک زیادہ مال والے قیامت کے دن کم نیکیوں والے ہوں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھلائی سے نوازا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے دائیں بائیں اور آگے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اور وہ ایسے ایسے خرچ کرتے ہوں۔''[3]

توبہ مومن کو مُعَطَّر کرے گی:

﴿10503﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن توبہ کو حسین صورت اور عمدہ خوشبو میں لایا جائے گا، اس کی خوشبو صرف مسلمان ہی سونگھ پائے گا۔ کافر کہے گا: ہائے میری خرابی! تیرے پاس وہ آئے جو یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں عمدہ خوشبو آرہی ہے جبکہ ہمیں نہیں آرہی۔ توبہ ان کافروں کو مخاطب کرکے کہے گی: اگر تم دنیا میں مجھے قبول کرلیتے تو آج میں تمہیں معطر کردیتی۔ کافر کہے گا: میں تجھے ابھی قبول کرتا ہوں۔ اس وقت آسمان سے فرشتہ ندا دے گا: اگر تم ساری دنیا، تمام سونا چاندی اور دنیا کی ہر چیز پیش کردو تب بھی تمہاری توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ پھر توبہ ان سے دور ہوجائے گی اور فرشتے بھی ان سے دور ہوجائیں گے پھر ان کے پاس جہنم پر مامور فرشتے آئیں گے اور جس میں عمدہ خوشبو پائیں گے اسے چھوڑ دیں گے اور جس میں نہ پائیں گے اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔[4]

1... مُزْدَلِفہ ''مِنٰی'' سے عرفات کی طرف تقریباً 5 کلومیٹر پر واقع میدان ہے۔ (رفیق الحرمین، ص۶۶)

2... سنن کبری للبیھقی، کتاب الحج، باب الدفع من المزدلفۃ قبل طلوع الشمس، ۵/ ۲۰۳، حدیث: ۹۵۲۰

3... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی صدقۃ، ص ۴۹۷، حدیث: ۹۴

4... الموضوعات لابن جوزی، ۳/ ۱۱۹

والدین کی خدمت جہاد ہے:

﴿10504﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جہاد کی اجازت لینے آیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟“ اس نے عرض کی: ”جی ہاں۔“ ارشاد فرمایا: ”تمہارا جہاد ان کی خدمت میں ہے۔“[1]

﴿10505﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ آقائے دوجہان، رحمت عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں[2] اور اگر تمہیں صبح کا اندیشہ ہو تو (دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر) ایک رکعت اور پڑھ لو (جو اس نماز کو طاق بنا دے گی)[3]۔“[4]

ایک دعائے نبوی:

﴿10506﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دعا میں یوں کہا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَانَا فِيْ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا فضل عطا فرما، ہمیں اپنی عطا سے محروم نہ کرنا اور جو تو نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما، ہمیں دل کی تونگری اور جو تیرے پاس ہے اس کا شوق عطا فرما۔“[5]

﴿10507﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو رضائے الٰہی کی خاطر حج کے لیے نکلا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور جس کے لیے وہ دعا کرے اس کے حق میں اِس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔[6]

1...معجم اوسط، ۲/۸، حدیث: ۲۳۱۰، عن عبد اللہ بن عمر

2...یعنی بہتر یہ ہے کہ نمازِ تہجد دو دو رکعتیں پڑھے، چار چار یا زیادہ کی نیت نہ باندھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۹)

3...اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک رکعت دو رکعتوں کے ساتھ پڑھے یہ ایک رکعت تمام نماز کو طاق بنا دے گی یہ مطلب نہیں کہ علیحدہ ایک رکعت پڑھے۔ یہاں وتر لغوی معنی میں ہے یعنی ساری تہجد کو وتر (طاق) بنانے والی وہ ایک رکعت ہے جو دو کے ساتھ ملا دی جائے یہ مطلب نہیں کہ وتر ایک ہی رکعت ہوتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۹، ملتقطا)

4...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل مثنی... الخ، ص ۳۷۷، حدیث: ۷۴۹

5...مسند الفردوس، ۱/۴۸۲، حدیث: ۱۹۷۲

6...بشارۃ المحبوب بتکفیر الذنوب، الحجاج اھل المغفرۃ والرحمۃ، ص ۴۵، حدیث: ۱۱۶

تبرک کا احترام:

﴿10508﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیْفَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوپہر کے وقت وادی بطحا تشریف لے گئے، پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا۔ لوگ آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اسے اپنے اوپر ملنے لگے پھر آپ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔[1]

﴿10509﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرفات سے روانہ ہوئے تو آپ کے پیچھے حضرت اُسامہ بن زید اور حضرت فضل بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ بیٹھے ہوئے تھے، میں نے صبح سے سواری کو درمیانی رفتار سے ہی چلتے دیکھا یہاں تک کہ مِنٰی پہنچ گئے۔

نماز میں شک ہو تو کیا کیا جائے؟

﴿10510﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے تو درستی تلاش کرے پھر دو سجدے (سہو کے) کرے۔[2]

﴿10511﴾... حضرت سیِّدُنا قُطْبَہ بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے متعلق کوئی بات کہی تو حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فوت شدہ لوگوں کو بُرا کہنے سے منع فرمایا ہے تو پھر تم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے متعلق غلط بات کیوں کہتے ہو جبکہ وہ وصال فرما چکے ہیں۔[3]

شفاعت سے محرومی:

﴿10512﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم

---

1 ... بخاری، کتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، ۱/ ۸۸، حدیث: ۱۸۷

2 ... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ما جاء فیمن شك فی صلاتہ فتحری الصواب، ۲/ ۶۵، حدیث: ۱۲۱۲

3 ... مسند عبد اللہ بن المبارک، باب من الفتن، ص ۱۵۶، حدیث: ۲۵۳

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب جنّتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّم)! شفاعت کر کے اپنے جس امتی کو چاہو جہنم سے نکال لو۔ پس اس دن میری شفاعت اس شخص پر حرام ہو گی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملا کہ اس نے میرے کسی صحابی کو گالی دی ہو۔[1]

پانچویں نہ بننا:

﴿10513﴾... حضرت سیِّدُنا ابوبَکْرہ نُفَیْع بن حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: اس حال میں صبح کرو کہ عالم ہو یا طالب علم ہو یا بات کو غور سے سننے والے ہو یا علم سے محبت کرنے والے ہو پانچویں نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔[2]

حضرت سیِّدُنا عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مسعر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے فرمایا: آپ نے ہمیں جو پانچواں بتایا ہے وہ ہمارے علم میں نہیں۔ حضرت سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پانچواں وہ ہے جو علم و علما سے بغض رکھے۔

نمازِ چاشت کی فضیلت:

﴿10514﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر مسجد میں بیٹھا رہے حتّٰی کہ سورج بلند ہو جائے پھر چاشت کی دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لئے پورے حج و عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

﴿10515﴾... حضرت سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں بیعت کے لئے حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ہر مسلمان کو نصیحت کرنے کا پابند کیا، لہٰذا میں تم سب کے لیے ناصح ہوں۔[3]

بُرائیوں سے حفاظت کی دعا:

﴿10516﴾... زِیاد بن عِلاقہ کے چچا بیان کرتے ہیں کہ رَسُولِ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... تخریج نہیں ملی۔

2... معجم صغیر، جزء ۲، ص ۹، حدیث: ۷۸۶

3... مسند امام احمد، حدیث جریر بن عبد اللہ، ۷/ ۷۳، حدیث: ۱۹۲۷۸

دعامیں یہ کلمات کہا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَھْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بُرے اخلاق، بُری خواہشات اور بُرے امراض سے محفوظ فرما۔(1)

﴿10517﴾... حضرت سیِّدُنا قُطبہ بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فجر کی نماز میں یہ تلاوت کی:

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ ۙ﴿۱۰﴾ (پ۲۶، ق:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پکا گابھا (پکا ہوا تازہ پھل)۔

﴿10518﴾... حضرت سیِّدُنا مُغیرہ بن شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ مِنِّیْ صَالِحَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ اِذَا اَعْطَیْتَنِیْهِ فَاِنَّهٗ لَا نَازِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ یعنی الٰہی! پلک جھپکنے کی مقدار بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کرنا، جب تو مجھے کوئی بھلائی عطا فرمائے تو پھر اس عطا سے مجھے محروم نہ کرنا کیونکہ جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے پر دولت نفع نہ دے گی۔(2)

﴿10519﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن یزید انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی سے پوچھا جائے کہ کیا تم مومن ہو؟ تو وہ شک نہ کرے۔(3)

﴿10520﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ (پ۲، البقرۃ:۱۷۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے۔

پھر ارشاد فرمایا: مال خرچ کرو خواہ تندرست ہو اور زندگی کی امید ہو خواہ مال خرچ نہ کرنے والے ہو اور فقر و فاقے کا ڈر ہو۔

افضل نماز کون سی ہے؟

﴿22-10521﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّیْلِ عَلٰی صَلَاةِ النَّهَارِ

1... معجم کبیر، ۱۹/۱۹، حدیث: ۳۶

2... المتفق والمفترق، ۳/۱۲۵۹، حدیث: ۱۱۴۶، رقم ۱۰۱۹، والعباس بن مرداس الاصبہانی

3... مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فی الاسلام والایمان، ۱/۲۱۶، حدیث: ۱۷۲

کَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ یعنی رات کی نماز کو دن کی نماز پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی پوشیدہ صدقے کو علانیہ صدقے پر ہے۔

خوفِ خدا کا حق:

﴿10523-24﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۰۲) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس سے ڈرنے کا حق یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے نافرمانی نہ کی جائے، اسے یاد کیا جائے بھلایا نہ جائے اور اس کا شکر کیا جائے ناشکری نہ کی جائے۔[1]

فضل ورحمت کا سوال:

﴿10525﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک مہمان آیا تو آپ نے کسی کو ازواجِ مطہرات کے پاس کھانا لینے بھیجا۔ اس نے کسی کے پاس کچھ نہ پایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تیرے سوا اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔" اتنے میں بھنی ہوئی بکری بارگاہِ رسالت میں تحفۃً پیش کی گئی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے اور اس کی رحمت کا ابھی ہمیں انتظار ہے۔"

﴿10526﴾... حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: میں حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انتہائے سحر کے وقت اپنے پاس آرام کرتے پاتی تھی۔

﴿10527﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیلو کے پھل کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ان میں سے کالے کالے چُن جب میں بکریاں چراتا تھا تو اسے توڑتا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

[1]... مسند الفردوس، ۱/۳۴۱، حدیث: ۲۵۰۰

کیا آپ بکریاں چراتے تھے؟ ارشاد فرمایا: ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔[1]

﴿10528﴾... حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس سے گزرے تو ہم پیلو کے پھل توڑ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے کالے کالے چُن لو (پھر پچھلی روایت کے مثل ذکر کیا)۔[2]

﴿10529﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بُردہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے: ”میں نے جو بھی نماز پڑھی، اس امید پر پڑھی کہ وہ میرے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔“

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا خوفِ خدا:

﴿10530﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بُردہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو آپ کو سجدوں میں یہ دعا کرتے سنا: ”رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ یعنی اے میرے پرور دگار عَزَّوَجَلَّ! تیرے فضل و انعام سے میں مجرموں کا ہر گز مدد گار نہ بنوں۔ پھر فرمایا: میں نے جو بھی نماز پڑھی، اس امید پر پڑھی کہ وہ میرے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔

پھر حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حضرت سیِّدُنا ابو بردہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہنے لگے: میرے والد آپ کے والد پر غالب آگئے اس طرح کہ انہوں نے آپ کے والد صاحب سے فرمایا: ابو موسٰی! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں کیے ہوئے عمل کے سبب برابری کے طور پر چھوٹ جاؤ اس طرح کہ نہ تمہیں ان اعمال کا کوئی فائدہ ہو نہ نقصان؟ حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: نہیں، میں نے تو قرآن پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا ہے۔ حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: لیکن مجھے یہ پسند ہے کہ میرا عمل برابری کے طور پر مجھے چھٹکارا دلا دے، مجھے اس سے کوئی فائدہ ہو نہ نقصان۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا ابو بردہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کہا: آپ کے والد میرے والد سے زیادہ سمجھدار ہیں۔

1 ...طبقات ابن سعد، ذکر رعیۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الغنم بمکۃ، ۱/۱۰۱

2 ...طبقات ابن سعد، ذکر رعیۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الغنم بمکۃ، ۱/۱۰۱

﴾10531﴿... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ”تم ضرور جان جاؤ گے کہ افضل عبادت انکساری و تواضع ہے۔“

والد کو پانی پلانے کا اجر:

﴾10532﴿... (الف) حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبی رحمت، ساقی کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی چھوٹی عمر میں اپنے والد کو ایک مرتبہ پانی پلایا اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے آبِ کوثر سے 70 مرتبہ پلائے گا۔[1]

تسبیح چھوڑنے کا نقصان:

﴾10532﴿... (ب) حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی جانور کا شکار ہونا یا کسی درخت کا کاٹا جانا اس کے تسبیح چھوڑ دینے کی وجہ سے ہے۔[2]

﴾10533﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اپنے دلوں میں ایمان تازہ کرتے رہا کرو، جو حرام میں مبتلا ہو وہ حرام سے حلال کی طرف چلا جائے اور جو احسان کرنے والے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اس کا ثواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے اس پر دس دس رحمتیں نازل کرتے ہیں اور جو ایسی دعائیں مانگے جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو وہ قبول کر لی جائیں گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے پر جمعہ کے دن جمعہ فرض ہے سوائے عورت، غلام، بچے اور مسافر کے۔ جو کسی کھیل یا تجارت کی وجہ سے اس سے غافل رہا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی کوئی پروا نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔[3]

1... جمع الجوامع، ۷/۱۷۶، حدیث: ۲۲۱۱۰

2... مسند الفردوس، ۲/۳۳۹، حدیث: ۶۷۰۵، عن عمر بن الخطاب، بتغیر قلیل

3... تاریخ اصبھان، ۲/۲۳۲، رقم: ۱۵۴۲، محمد بن إسماعیل بن سلمة
جمع الجوامع، ۷/۲۵۸، حدیث: ۲۲۸۷۸

﴿10534﴾... حضرت سَیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز میں صفوں کو ایسے سیدھا فرماتے تھے جیسے نیزے یا تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔[1]

﴿10535﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وَاللّٰہِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَیْشًا یعنی بخدا! میں قریش سے ضرور جہاد کروں گا۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر کچھ دیر خاموشی اختیار کرنے کے بعد فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا۔[2]

کَعْبَۃُ اللہ میں نماز:

﴿10536﴾... حضرت سَیِّدُنا سِماک حَنَفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”اس میں نماز پڑھو کیونکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں نماز پڑھی ہے عنقریب کوئی ایسا آدمی آئے گا جو تمہیں اس سے منع کرے گا تو تم اس کی بات نہ ماننا۔“ پھر میں نے حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس جا کر اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: تم پورے کعبے کو سامنے رکھنا اور اس کے کسی بھی حصے کو اپنے پیچھے نہ رکھنا (یعنی اندر نماز نہ پڑھنا)۔

﴿10537﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نمازِ خوف میں ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی پھر دوسرے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔

﴿10538﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت قریب آچلی ہے اور لوگوں کی حرص دنیا پر بڑھتی چلی جارہی ہے جبکہ دنیا ان سے دور ہی ہوتی چلی جارہی ہے۔[3]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث النعمان بن بشیر، ۶/۳۷۸، حدیث: ۱۸۴۰۴

2 ...ابو داود، کتاب الایمان والنذر، باب الاستثناء فی الیمین بعد السکوت، ۳/۳۱۲، حدیث: ۳۲۸۵، عن عکرمة

3 ...الزھد لابن ابی عاصم، باب ما احب ان لی برکعتی الفجر الدنیا، ص ۱۱۲، حدیث: ۲۷۹

امیر کی اطاعت کرو:

﴿10539﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ائمہ قریش سے ہوں گے، ان کے نیک لوگ نیک لوگوں کے امیر اور بُرے لوگ بُرے لوگوں کے امیر ہوں گے، ہر ایک کا حق ہے تو تم ہر حق دار کو اس کا حق دینا اور اگر تم پر کان اور ناک کٹا کوئی حبشی غلام بھی حاکم بنا دیا جائے تو اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا جب تک تمہیں اس کے اسلام اور گردن مارنے کے درمیان اختیار نہ مل جائے پس اگر تم میں سے کسی کو اس کے اسلام اور گردن مارنے کے درمیان اختیار ملے تو اسے چاہئے کہ اس کی گردن اڑا دے۔ اس کی ماں اس پر روئے! اسلام رخصت ہو جانے کے بعد اس کی دنیا ہے نہ آخرت۔“[1]

قرض اچھی طرح ادا کیجئے:

﴿10540﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔[2]

﴿10541﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی اور ہم حضور کے سامنے ٹڈی کھاتے تھے۔[3]

ادنیٰ مسلمان بھی ذِمّہ دے سکتا ہے:

﴿10542﴾... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے کہ ایک ادنیٰ مسلمان بھی ذمہ دے سکتا ہے جو کسی مسلمان کی عہد شکنی کرے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کے فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔[4]

1... معجم اوسط، ۲/۳۵۳، حدیث: ۳۵۲۱

2... بخاری، کتاب الوکالۃ، باب وکالۃ الشاھد والغائب جائزۃ، ۲/۸۰، حدیث: ۲۳۰۵

3... ٹڈی حلال ہے حضور کے سامنے صحابۂ کرام نے کھائی ہے مگر حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود کبھی نہ کھائی بلکہ فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق ہے میں نہ اسے کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں، ہم نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ خشکی کے بے خون جانور سارے حرام سوا ٹڈی کے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۶۶۳)

4... بخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھد ثم غدر، ۲/۳۷۰، حدیث: ۳۱۷۹

﴿10543﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صور کے بارے میں پوچھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔[1]

سب سے زیادہ نفع مند:

﴿10544﴾... حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانے کے بعد آدمی کے لیے سب سے بڑا نفع خوش اخلاق، محبت کرنے اور بچے جننے والی بیوی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر کے بعد آدمی کے لیے بڑا نقصان بد اخلاق اور زبان دراز بیوی ہے۔ کچھ عورتیں اس غنیمت کی طرح ہوتی ہیں جس میں سے کچھ نہ جائے (یعنی مرد ان سے پورا پورا نفع اٹھاتا ہے) اور کچھ عورتیں اس غلام کی طرح ہوتی ہیں جس سے فدیہ دیا جاتا ہے (یعنی مرد ان سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہے)۔[2]

اہلِ عرب کی ہلاکت:

﴿10545﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چار مرتبہ فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! میں جانتا ہوں اہلِ عرب کب ہلاک ہوں گے، اس وقت جب ایسے شخص کو ان کا حاکم بنایا جائے جس نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت نہیں پائی اور نہ ہی دورِ جاہلیت کے کسی معاملے کا حل نکالا۔[3]

﴿10546﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا صَلَاۃَ لِمُلْتَفِتٍ یعنی ادھر ادھر دیکھنے والے کی کوئی نماز (کامل) نہیں۔[4]

﴿10547﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بَیْتُ اللہ پر لڑنے سے لشکر کبھی باز نہ آئیں گے یہاں تک کہ ان میں سے

---

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ۴۰، ۵/ ۱۶۵، حدیث: ۳۲۵۵

2 ...سنن کبری للبیہقی، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج بالودود الولود، ۷/ ۱۳۲، حدیث: ۱۳۴۷۹

3 ...شعب الایمان، باب فی التمسک بما علیہ الجماعۃ، فصل فی فضل الجماعۃ، ۶/ ۶۹، حدیث: ۷۵۲۵

4 ...معجم صغیر، جزء ۱، ص ۶۴، حدیث: ۱۷۳ عبد اللہ بن سلام عن ابیہ

ایک گروہ کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔[1]

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی:

﴾10548﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ دلیر، بہادر، سخی اور حسین و جمیل میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

نمازوں کے بعد کا ایک وِرد:

﴾10549﴿... حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا معاویہ بن ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو یہ مکتوب بھیجا کہ میں نے محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر نماز کے بعد یہ کہتے سنا: لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے مقابلے پر کسی دولت مند کو دولت نفع نہیں دیتی۔[2]

فضیلتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ:

﴾10550﴿... حضرت سیِّدُنا نَزّال بن سَبْرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خلیفہ بنایا گیا تو حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ہم نے زندوں میں سے بہترین شخص کو خلیفہ بنایا اور ہم نے کوئی خطا نہیں کی۔

﴾10551﴿... حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح چھا جانے والے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اور لوگ اس میں بڑی تیزی کے ساتھ دنیا سے جانے لگیں گے۔ کسی نے پوچھا: کیا تمام لوگ ہلاک

---

1 ...سنن کبری للنسائی، کتاب الحج، باب حرمۃ الحرم، ۲/۳۸۵، حدیث: ۳۸۶۱، "تلتہ" بدلہ "تنتھی"

2 ...بخاری، کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلاۃ، ۱/۲۹۴، حدیث: ۸۴۴

ہو جائیں گے ؟ فرمایا: ان کے لیے قتل کافی ہو گا۔[1]

﴿10552﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بر سرِ منبر اپنے ہاتھ کو دائیں بائیں حرکت دیتے ہوئے فرمایا: عراق پر مامور ہمارا ذلیل عامل ہلاک ہو، عراق پر مامور ہمارا ذلیل عامل ہلاک ہو! جس نے مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں شراب اور خنزیروں کی قیمتوں کو شامل کیا حالانکہ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما چکے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہود پر لعنت فرمائے ان پر چربی حرام کی گئی تو یہ اسے پگھلا کر بیچنے لگے۔[2]

نوجوان کو نصیحت:

﴿10553﴾... کُرْدَم بن یزید فَزاری کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے کہا: اے میرے بھتیجے! میں تمہیں عمل پر حریص نوجوان دیکھتا ہوں پس تم پاکدامنی کو لازم پکڑلو عمل تم کو لازم پکڑلے گا، کم کھاؤ عمل زیادہ کر سکو گے اور رشوت سے بچو کہ جھگڑے کے وقت تمہاری پیٹھ مضبوط رہے گی۔

عزت و شرف والی خصلت:

﴿10554﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیٹیوں کی موت (کے بعد تدفین کا عمل) عزت و شرف والے کاموں میں سے ہے۔[3]

کھجور کھا کے نمازِ عید کو جانا سنت ہے:

﴿10555﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے کھجوریں تناول فرمایا کرتے تھے۔[4]

﴿10556﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1. ...مسند امام احمد، مسند سعید بن زید، ۱/۴۰۱، حدیث: ۱۶۴۷
2. ...مسند حمیدی، احادیث عمر بن الخطاب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۵۵، حدیث: ۱۴
3. ...معجم اوسط، ۱/۶۱۶، حدیث: ۲۲۶۳
4. ...مستدرک، کتاب صلاۃ العیدین، ۱/۵۹۲، حدیث: ۱۱۲۸

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ ربی میں یوں عرض کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ یعنی اے میرے اللہ! تیرے لئے حمد ہے آسمان بھر کر زمین بھر کر اور اس کے سوا وہ چیز بھر کر جو تو چاہے۔[1]

﴾10557﴿... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ جب سرکارِ مدینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے احرام باندھا تو میں نے آپ کو خوشبو لگائی طوافِ کعبہ سے قبل جب آپ نے احرام کھولا اس وقت بھی میں نے آپ کو خوشبو لگائی[2]۔[3]

﴾10558﴿... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے دیکھا ہے۔[4]

﴾10559﴿... حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضور صاحِبُ التَّاج والمعراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فجر و عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔[5]

شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا:

﴾10560﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔[6]

---

1 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا رفع رأسہ من الرکوع، ص۲۴۷، حدیث: ۴۷۶

2 ...یعنی جب حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حج یا عمرہ کے احرام کا ارادہ فرماتے تو میں خوشبو تیار رکھتی، آپ غسل فرما کر بغیر سلے کپڑے پہن کر خوشبو ملتے، پھر نفل پڑھ کر تلبیہ کہتے۔ بقر عید کے دن حاجی جمرہ عقبہ کی رمی کرکے کچھ حلال ہو جاتا ہے، پھر طوافِ زیارت کرکے پورا حلال ہو جاتا ہے کہ اسے اپنی عورت سے صحبت بھی جائز ہو جاتی ہے، فرماتی ہیں کہ میں ناقص حل پر ہی خوشبو حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو لگا دیتی تھی، اس کے بعد آپ زیارت کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بحالتِ احرام خوشبو لگانا حرام ہے مگر احرام سے پہلے کی خوشبو کا بقا جائز ہے خواہ خوشبو کا جرم باقی رہے یا اثر۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۰۲، ملتقطا)

3 ...مسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام، ص۶۰۷، حدیث: ۱۱۸۹

4 ...ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الاربع قبل العصر، ۱/ ۴۳۷، حدیث: ۴۲۹

5 ...ابو داود، کتاب التطوع، باب من رخص فیھما اذا ... الخ، ۲/ ۳۷، حدیث: ۱۲۷۵

6 ...مسلم، کتاب الرؤیا، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام، ص۱۲۴۴، حدیث: ۲۲۶۶، عن ابی ھریرۃ

سب سے زیادہ پیاری بات:

﴿10561﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن سلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جب تمہیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اسے سب سے زیادہ صحیح، سب سے زیادہ باقی رہنے والی اور سب سے پیاری بات سمجھو۔

سوتے وقت کی دعا:

﴿10562﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: جب اپنے بستر پر جاؤ تو کہو: اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ یعنی الٰہی! میں تیری جانب متوجہ ہوا، تیرے سوا کوئی نجات کی جگہ نہیں، میں تیری اتاری کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔[1]

جنگ ایک دھوکا ہے:

﴿10563﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ یعنی جنگ دھوکا ہے۔[2]

﴿10564﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ خدا، شَفِیْعِ روزِ جزا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پچھنے لگوایا کرتے تھے اور اجرت دینے میں کسی کی حق تلفی نہیں فرماتے تھے۔[3]

خَیْرُ الْبَرِیَّہ:

﴿10565﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یَا خَیْرَ الْبَرِیَّہ (یعنی اے مخلوق میں سب سے بہتر انسان!) کہہ کر پکارا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... مسند ابن الجعد، من حدیث ابی اسحاق السبیعی عن ھبیرۃ بن یریم، ص۷۸، حدیث: ۴۳۳

2... بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب الحرب خدعۃ، ۲/۳۱۸، حدیث: ۳۰۳۰

3... مسلم، کتاب السلام، باب لکل داء دواء واستحباب التداوی، ص۱۲۱۱، حدیث: ۱۵۷۷

نے ارشاد فرمایا: یہ میرے والد ابراہیم ہیں[1]۔[2]

﴿10566﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اسے بیچ دو اگرچہ 20 درہم میں۔[3]

دنیا میں جنت کا باغ:

﴿10567﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے منبر کے پائے جنت میں قائم ہیں اور میری قبر اور میرے منبر کا درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[4]

سورۂ ملک کی فضیلت:

﴿10568﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ تورات شریف میں لکھا ہے: جس نے ہر رات سورۂ ملک پڑھی تو اس کے مال میں اضافہ ہو گا اور وہ خوشحال ہو گا، یہ سورت روکنے والی ہے جو عذابِ قبر کو روکتی ہے، جب مردے کے سر کی جانب سے عذاب آنے لگتا ہے تو اس کا سر کہتا ہے: میری طرف سے ہٹ جا کہ یہ میرے ذریعے سورۂ ملک تلاوت کیا کرتا تھا، جب اس کے پیٹ کی جانب سے عذاب آنے لگتا ہے تو پیٹ کہتا ہے: میری طرف سے ہٹ جا کہ اس نے مجھ میں سورۂ ملک محفوظ کر رکھی ہے اور جب پاؤں کی

1... یعنی لفظ خَیْرُ الْبَرِیَّہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر سجتا ہے کہ وہ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے خلیل بھی ہیں اور حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے والد بھی، کعبہ بنانے والے بھی، مکہ بسانے والے بھی، میری اصل بھی۔ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا یہ فرمانِ عالی تواضعًا ہیں ورنہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمیشہ کے لیے خَیْرُ الْبَرِیَّہ ہیں، حضرت خلیل اپنے زمانہ میں خَیْرُ الْبَرِیَّہ تھے لہٰذا یہ حدیث اِن اَحادیث کے خلاف نہیں "اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ (میں اولادِ آدم کا سردار ہوں) اٰدَمُ وَمَنْ سِوَاہُ تَحْتَ لِوَائِیْ (آدم اور تمام بنی آدم بروزِ قیامت میرے لوائے حمد کے نیچے ہوں گے)" وغیرہ کہ اِن احادیث میں واقعہ کا ذکر ہے اور یہاں تواضع و انکسار کا اظہار جیسے کوئی بڑا آدمی اپنے سے ماتحت کا احترام کرے اور کرائے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۰۵)

2... مسند البزار، ابراھیم النخعی عن انس، ۱۴/ ۵۱، حدیث: ۷۴۹۰

3... ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب العبد یسرق، ۳/ ۲۴۳، حدیث: ۲۵۸۹

4... سنن کبرٰی للنسائی، کتاب الحج، باب المنبر، ۲/ ۴۸۸، ۴۸۹، حدیث: ۴۲۸۷، ۴۲۹۰

جانب سے عذاب آنے لگتا ہے تو پاؤں کہتے ہیں: ہماری طرف سے ہٹ جاؤ کہ ہم پر کھڑے ہو کر سورۂ ملک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ یہ سورت تورات شریف میں بھی یونہی لکھی ہوئی ہے۔

﴿10569﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ گناہ کبیرہ وہ ہیں جن کا بیان سورۂ نساء کی ابتدا سے تیسویں آیت کے اختتام تک ہے۔

رحمتِ خداوندی:

﴿10570﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ابنِ آدم کی نیکی دس گنا ہے اور میں اسے بڑھاتا ہوں جبکہ گناہ ایک ہی ہے اور میں اسے مٹاتا ہوں اور جو زمین بھر خطاؤں کے ساتھ مجھ سے ملے گا میں اس سے اتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملوں گا جب تک وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔(1)

ظالم حکمرانوں سے کیسا طرزِ عمل رکھیں؟

﴿10571﴾... حضرت سیِّدُنا کَعب بن عُجْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے ہم نو افراد تھے جن میں پانچ عربی اور چار عجمی تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد تم پر کچھ حاکم مقرر ہوں گے، جس نے ان کے پاس جا کر ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی وہ میرے حوض پر آئے گا اور جو ان کے پاس نہ گیا اور ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق نہ کی اور نہ ہی ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو اس کا مجھ سے اور میرا اس سے تعلق ہے اور وہ میرے حوض پر آئے گا۔(2)

قبولیتِ دعا میں جلد بازی کی ممانعت:

﴿10572﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا

1... تاریخ ابن عساکر، ۳۱۸/۱۲، حدیث: ۲۹۶۹، رقم: ۱۲۴۰، حرب بن محمد بن علی بن حیان

2... نسائی، کتاب البیعۃ، باب ذکر الوعید لمن اعان امیر علی الظلم، ص ۶۸۶، حدیث: ۴۲۱۴

یوں کہہ کر جلد بازی نہ کرے کہ میں نے دعا کی تھی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی۔[1]

تکلیف میں بھی رحمت:

﴿10573﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے محافظ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ "میرا بندہ جب تک میری آزمائش کی زنجیر میں جکڑا ہوا ہے اس کے لئے ہر دن اور رات میں وہ عمل لکھو جو یہ تندرستی میں کیا کرتا تھا۔"[2]

﴿10574﴾... حضرت سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نمازِ عشاء میں سورہ "وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ" کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

﴿10575﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وراثت میں درہم و دینار چھوڑے نہ کوئی لونڈی غلام۔

ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ "نہ کوئی بکری چھوڑی نہ اونٹ۔"

والدین کا رُتبہ:

﴿10576﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا، وہ اسلام لا چکا تھا، کہنے لگا: میں والدین کو روتا چھوڑ کر آرہا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِرْجِعْ اِلَیْہِمَا فَاَضْحِکْہُمَا کَمَا اَبْکَیْتَہُمَا ان کے پاس لوٹ جاؤ اور انہیں ویسے ہی ہنساؤ جیسے رُلایا ہے۔" اور آپ نے اسے بیعت نہ فرمایا۔[3]

جنت و دوزخ نگاہوں کے سامنے:

﴿10577﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ نبی رحمت، مالکِ کوثر و

1... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب بیان انہ یستجاب للداعی... الخ، ص ۱۴۶۳، حدیث: ۲۷۳۵

2... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ۲/ ۶۳۸، حدیث: ۶۸۸۷

3... ابن حبان، کتاب البر والاحسان، ذکر ما یجب علی المرء من بر الوالدین... الخ، ۱/ ۳۲۶، حدیث: ۴۲۴

جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت لائی گئی اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس کا کوئی خوشہ لے لیتا اور میرے سامنے جہنم لایا گیا، میں نے اس میں لاٹھی والے کو دیکھا جو اپنی لاٹھی سے حاجیوں کی چوری کیا کرتا تھا وہ جہنم میں اپنی لاٹھی سے ٹیک لگائے ہوئے تھا (اگر پکڑا جاتا تو) وہ کہتا: یہ کپڑا میری لاٹھی میں اٹک گیا تھا اور میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا، جب وہ آگے بڑھتی تو وہی بلی اسے نوچتی ہے اور اگر پیچھے ہٹتی تو پیچھے سے نوچتی۔ اس عورت نے اس بلی کو قید سے آزاد کیا نہ ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے کے لئے چھوڑا حتّٰی کہ وہ بھوک سے مر گئی۔[1]

﴿10578﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ وَاسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ وَاَرِنِیْ فِیْہِ ثَاْرِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری خطائیں معاف فرما، مجھے خوف سے امن عطا فرما، میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور میرے ساتھ زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما اور اس میں مجھے میرا بدلہ دکھا۔[2]

سیِّدُنا ابوبکر و عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا جنتی مقام:

﴿10579﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نچلے درجے والے بلند درجے والوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے وہ آسمان کی بلندی میں سرخ ستارے کو دیکھتے ہیں ابوبکر و عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) ان ہی بلند درجے والوں میں سے ہیں اور بہت ہی اچھے ہیں۔[3]

چہرے پر مارنے کی ممانعت:

﴿10580﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا اپنے بھائی سے جھگڑا ہو تو وہ چہرے پر مارنے سے بچے۔[4]

1... نسائی، کتاب الکسوف، باب القول فی السجود فی صلاۃ الکسوف، ص۲۵۸، حدیث: ۱۴۹۳، جمع الجوامع، ۳/۲۷، حدیث: ۷۰۷۶

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب ما کان یدعو بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؟، ۷/۶۳، حدیث: ۹

3... ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فضل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، ۱/۷۳، حدیث: ۹۶، تاریخ ابن عساکر، ۴۴/۱۸۶، حدیث: ۹۷۲۰

4... مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب النھی عن ضرب الوجہ، ص۱۴۰۸، حدیث: ۲۶۱۲، عن ابی ھریرۃ

﴿10581﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے علمِ دین سیکھنے میں صبح اور شام کی وہ جنتی ہے۔[1]

﴿10582﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا، شاہِ اتقیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے جب کسی عورت سے نکاح کیا یا اپنی کسی بیٹی کا نکاح کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے کیا جو حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس لے کر آئے۔[2]

زبانِ رُوحُ اللہ سے تفسیرِ بسم اللہ:

﴿10583﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ نے انہیں مکتب بھیجا تاکہ مُعلّم آپ کو تعلیم دے تو اس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: ''بِسْمِ اللہ'' لکھو۔ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: ''بِسْمِ اللہ'' کا کیا مطلب ہے؟ معلم نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: با سے مراد بہاءُ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جمال) ہے، سین سے مراد اس کی سناء (یعنی رفعت وبلندی) ہے اور میم سے مراد اس کا ملک (یعنی بادشاہت) ہے جبکہ لفظ ''اللہ'' سے سارے جھوٹے معبودوں کا بھی معبودِ حقیقی مراد ہے۔ الرحمٰن سے مراد دنیا و آخرت میں رحم کرنے والا ہے اور رحیم سے مراد آخرت میں رحم کرنے والا ہے۔

حروفِ ابجد میں الف سے مراد اٰلاءُ اللہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں) ہیں، جیم سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جمال ہے، دال سے مراد دائم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ رہنے والا) ہے۔

حروف ھَوَّز میں ھا سے مراد ھَاوِیَہ (یعنی دوزخ کی آگ)، واؤ سے مراد وَیْلٌ لِّاَھْلِ النَّارِ (جہنمیوں کی خرابی) ہے اور زا سے مراد ''زای'' نامی جہنمی وادی ہے۔

حروف حُطِّی میں حا سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ حلیم ہے، طا سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر حق لے کر اس کے حقدار کو

1... جامع صغیر، ص ۵۳۵، حدیث: ۸۸۷۲

2... الکامل لابن عدی، ۱/ ۴۹۵، رقم: ۱۲۹، اسماعیل بن یحیی بن عبید اللہ التیمی

دینے والا ہے اور یا سے مراد اَیُ اَھْلِ النَّار یعنی جہنمیوں کی دردناک آوازیں ہیں۔

حروف کَلَمُنْ میں کاف سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی ہے، لام سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ علیم ہے، میم سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ مَلِک (یعنی بادشاہ) ہے اور نون سے مراد "نُوْنُ الْبَحر" یعنی (اللہ علم وقدرت کا) سمندر ہے۔

حروف سَعفَص میں سین سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ سلامتی والا ہے، عین سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ عالِم ہے، فا سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ فرد (یعنی اکیلا) ہے اور صاد سے مراد ہے اَللّٰہُ الصَّمَدُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز) ہے۔

حروف قَرَشَت میں قاف سے مراد وہ پہاڑ ہے جو ساری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور اس سے آسمان سرسبز وشاداب ہیں، را سے مراد لوگوں کا اسے دیکھنا ہے اور شین سے مراد "شَیءُ اللّٰہ" یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مشیت ہے اور تا سے مراد تَمَّتْ اَبَدًا (دنیا کا لازمی طور پر ختم ہونا) ہے۔[1]

انجانی نیکی کا صلہ:

﴿10584-85﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار، غیبوں پر خبر دار باذنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا جو اپنے آپ پر بے جا خرچ کیا کرتا تھا حالانکہ وہ ایک مسلمان تھا، جب وہ کھانا کھالیتا تو اپنا بچا کچھا کھانا کوڑے دان میں پھینک دیا کرتا تھا، ایک عابد وہاں آتا تھا اگر اسے روٹی کا کوئی ٹکڑا ملتا تو اسے کھالیا کرتا تھا اور اگر کوئی گوشت لگی ہڈی مل جاتی تو اس کا گوشت اتار کے کھالیتا۔ جب اس بادشاہ کا انتقال ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اس کے گناہوں کے سبب جہنم میں ڈال دیا۔ ادھر وہ عابد جنگل کی طرف نکل گیا اور وہاں کی سبزی اور پانی پر گزر بسر کرنے لگا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی روح قبض فرمائی تو اس سے فرمایا: کیا تجھ پر کسی کا احسان ہے کہ میں اسے اس کا بدلہ دوں؟ اس نے کہا: نہیں میرے مولیٰ۔ ارشاد فرمایا: پھر تیرا گزر اوقات کیسے ہوا کرتا تھا۔ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے۔ اس نے کہا: میں ایک بادشاہ کے کوڑے دان کے پاس آتا پس اگر مجھے وہاں روٹی کا کوئی ٹکڑا یا کوئی ترکاری ملتی تو اسے کھالیتا اور اگر کوئی گوشت لگی ہڈی پاتا تو اس کا گوشت نوچ لیتا پھر تو نے اس بادشاہ کو موت دی تو میں جنگل کی طرف نکل پڑا اور وہاں پانی اور نباتات پر گزارا کرنے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے فرمایا: کیا تو اس بادشاہ

[1] ...الکامل لابن عدی، ۱/۴۹۳، رقم: ۱۲۹، اسماعیل بن یحیی بن عبید اللہ التیمی، بتغیر قلیل

کو پہچان لے گا؟ پھر ربّ تعالیٰ نے حکم دیا تو اس بادشاہ کو دوزخ سے نکال لیا گیا، وہ ایک بجھتا ہوا انگارا بنا ہوا تھا، پھر عابد سے دوبارہ وہی سوال پوچھا گیا تو اس نے عرض کی: ہاں میرے مولیٰ! یہی وہ بادشاہ ہے جس کے کوڑادان سے میں کھایا کرتا تھا، پھر عابد سے کہا گیا: اس کا ہاتھ پکڑ اور جنت میں لے جا کیونکہ اس نے تیرے ساتھ انجانے میں نیکی کی ہے، اگر اس بادشاہ کو اپنی اس نیکی کا علم ہوتا تو میں اسے عذاب ہی نہ دیتا۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گمان رکھو:

﴿10586﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مریض کی عیادت کرتے ہوئے فرمایا: تمہارا اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کیسا گمان ہے؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اچھا گمان رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: جو چاہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ گمان رکھو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مومن کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ فرماتا ہے۔[2]

عمل فرشتوں کا ثواب مومن کا:

﴿10587﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مومن بندے کی روح قبض فرماتا ہے تو دو فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: اے ہمارے ربّ! تو نے ہمیں اپنے مومن بندے پر مامور کیا کہ ہم اس کا عمل لکھتے رہیں اور اب تو نے اسے اپنے پاس بلا لیا ہے پس اب ہمیں آسمان پر رہنے کی اجازت عطا فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرا آسمان فرشتوں سے بھرا ہوا ہے وہ میری پاکی بیان کرتے رہتے ہیں۔ تو وہ عرض کرتے ہیں: تو ہمیں زمین پر رہنے کی اجازت عطا فرما دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میری زمین میری مخلوق سے بھری ہوئی ہے وہ میری پاکی بیان کرتے رہتے ہیں۔ ہاں تم میرے مومن بندے کی قبر پر کھڑے ہو کر قیامت تک میری تسبیح، تہلیل اور تکبیر کہتے رہو اور اسے میرے بندے کے لئے لکھ لو۔[3]

1... تاریخ ابن عساکر، ۶۰/۳۱۹، رقم: ۷۶۶۵، منصور بن عبد اللہ ابو القاسم الوراق، بتغیر

2... حدیث ابی الفضل الزھری، جزء: ۵، ۱/۴۶۶، حدیث: ۴۷۵

3... الکامل لابن عدی، ۶/۴۴۵، رقم: ۱۳۹۷، عیسی بن عبد اللہ بن الحکم، عن انس

انتہائی خاص رحمت:

﴿10588﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ عالَم، شَفیعِ معظّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، یقیناً قیامت کے دن لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی ایسی شان بھی دیکھیں گے کہ کسی مقرب فرشتے، نبی مرسل اور نیک بندے کے دل پر اس کا خیال بھی نہ گزرا ہو گا۔[1]

جہنم سے جنت میں جانے والے لوگ:

﴿10589﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

پھر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت سے اہلِ قبلہ ایمان والوں کو حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کے سبب جہنم سے آزاد فرمائے گا پس یہی مقام محمود ہے پھر انہیں ''حَیَوَان'' نامی نہر پر لایا جائے گا اور انہیں اس میں ڈالا جائے گا تو اس سے وہ ایسے نشو نما پائیں گے جیسے چھوٹی ککڑی بڑھتی ہے پھر وہاں سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے تو وہ جہنمی کہلائیں گے پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں گے کہ ان سے یہ نام دور کر دیا جائے تو ان سے وہ نام دور کر دیا جائے گا۔[2]

قصداً نماز چھوڑنے کا وبال:

﴿10590﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑی اس کا نام جہنم کے اس

1... تخریج نہیں ملی۔

2... شرح مسند أبی حنیفة، حدیث الشفاعة، ص ۲۹۴

دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ داخِلِ جہنم ہو گا۔[1]

حاجت پوری کر دی جاتی ہے:

﴿10591﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بندہ باجماعت نماز پڑھ کر اس کی بارگاہ میں کسی حاجت کا سوال کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ اس کے واپس ہونے سے پہلے اس کی حاجت پوری نہ کرے۔[2]

﴿10592﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت بِسْمِ اللہ پڑھتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: تیری ذمہ داری لے لی گئی۔[3]

﴿10593﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تمہیں صبح کا خوف ہو تو ایک رکعت اور ملا لو[4]۔[5]

محشر میں علما کا مقام و مرتبہ:

﴿10594﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو سونے کے منبر رکھے جائیں گے جن پر چاندی کے گنبد ہوں گے، ان میں موتی، یاقوت اور زمرد جڑے ہوں گے اور اس کی چادریں باریک اور موٹے ریشم کی ہوں گی، علمائے کرام کو بلا کر اُن پر بٹھایا جائے گا پھر رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا: ”کہاں

1... جمع الجوامع، حرف المیم، ۷/ ۱۲۹، حدیث: ۲۱۶۴۱

2... جمع الجوامع، حرف الھمزۃ، ۲/ ۲۷۵، حدیث: ۵۶۱۹

3... جمع الجوامع، حرف الھمزۃ، ۱/ ۳۰۲، حدیث: ۲۲۱۰، عن عون بن عبد اللہ مرسلا

4... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ نمازِ تہجد دو۲ دو۲ رکعتیں پڑھے، چار چار یا زیادہ کی نیت نہ باندھے یہ حدیث صاحبین اور امام شافعی کی دلیل ہے کہ رات کے نوافل دو دو کرکے پڑھنا افضل ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس کے معنٰی یہ ہیں کہ ایک رکعت دو رکعتوں کے ساتھ پڑھے (یہ ایک رکعت تمام نماز کو طاق بنا دے گی) یہ مطلب نہیں کہ علیحدہ ایک رکعت پڑھے ورنہ یہ حدیث تین رکعت والی احادیث کے خلاف ہو گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۹)

5... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی... الخ، ص ۳۷۷، حدیث: ۷۴۹، ملتقطاً

ہیں وہ جو رضائے الٰہی کے لئے اُمتِ محمدیہ تک علم پہنچاتے تھے، اِن منبروں پر بیٹھو! آج تم پر کوئی خوف نہیں حتّٰی کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔"[1]

﴿10595﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، ان کے ساتھ ان کا بیٹا بھی تھا انہوں نے اپنے بیٹے کو بوسہ دیا تو حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بوسہ دینا نیکی ہے اور ایک نیکی دس کے برابر ہے۔[2]

بِسْمِ اللہ شریف پردہ ہے:

﴿10596﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنے کپڑے اُتارنے لگے یا برہنہ ہونے لگے تو اسے چاہئے کہ بِسْمِ اللہ کہہ لے کیونکہ یہ شیطان اور اس کے درمیان پردہ ہے۔"[3] اور ارشاد فرمایا: "اپنے پیٹوں اور اپنی پیٹھوں کو نماز قائم کرنے کے لیے ہلکا رکھو۔"[4]

بن دیکھے ایمان لانے والوں کی شان:

﴿10597﴾... عَطِیَّہ بن سعد کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے کہا: کاش! میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی ہوتی۔ آپ نے اس سے فرمایا: تو پھر تم کیا کرتے؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لاتا، آپ کی پیشانی کا بوسہ لیتا اور آپ کی اطاعت کرتا۔ حضرت سیِّدُنا اِبنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اس سے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ اس نے کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! کیوں نہیں۔ فرمایا: میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: جس بندے کے دل میں میری محبت آئے اور وہ مجھ سے محبت کرنے لگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے جسم کو آگ پر حرام

1... تمہید الفرش، ذکر خصال التی وقعت لی، ص ۸۱

2... الکامل لابن عدی، ۱/ ۴۹۵، رقم: ۱۲۹، إسماعیل بن یحیی بن عبید اللہ التیمی

3... مسند الفردوس، ۱/ ۴۴۷، حدیث: ۳۳۳۰، بتقدم وتاخر، عن انس

4... جامع صغیر، ص ۲۳۹، حدیث: ۳۹۲۲

فرمادیتا ہے۔[1] پھر ارشاد فرمایا: میری دلی تمنا ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو حوض کوثر پر آتا دیکھوں پھر میں ان کا آبِ کوثر سے بھرے برتنوں کے ساتھ استقبال کروں اور انہیں جنت میں داخل ہونے سے پہلے میں اپنے حوض سے پلاؤں۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو بن دیکھے مجھ پر ایمان لائیں گے، میں نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ وہ تمہارے اور مجھ پر بن دیکھے ایمان لانے والوں کے ذریعے میری آنکھیں ٹھنڈی فرمائے۔[2]

شانِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہ:

﴿10598﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، شَفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زمین وآسمانوں کی تخلیق سے دوہزار سال پہلے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ، عَلِیٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، علی، رسولُ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بھائی ہیں۔"[3]

﴿10599﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو جُحَیْفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا یعنی میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔[4]

خراب کھجوریں نہ دیں:

﴿10600﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو جحیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھجوریں تناول فرمارہے تھے، اس دوران جب کوئی خراب کھجور آتی تو اسے ہاتھ میں رکھ لیتے۔ ایک شخص نے عرض کی: یہ کھجوریں مجھے عطا فرمادیجئے جو آپ نے بچائی ہیں۔ ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے وہ چیز پسند نہیں کروں گا جسے میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔[5]

1 ...جامع صغیر، باب حرف المیم، ص۴۷۷، حدیث: ۷۷۹۸

2 ...جمع الجوامع، حرف اللام، ۶/۱۶۹، حدیث: ۱۸۱۹۵

3 ...معجم اوسط، ۴/۱۴۱، حدیث: ۵۴۹۸، بتغیر قلیل

4 ...بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل متکئا، ۳/۵۲۸، حدیث: ۵۳۹۸

5 ...طبقات لابن سعد، ذکر طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۳۰۰، عن علی بن الاقمر

شکم سیری کا نقصان:

﴿10601﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں روٹی کھا کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا، مجھے ڈکار آئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابو جُحَیفہ! ہمارے سامنے ڈکار کو کم کرو کیونکہ دنیا میں بہت زیادہ شکم سیر ہونے والا قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا ہوگا۔[1]

﴿10602﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا وہ رجزیہ اشعار پڑھنے والا ہے[2]۔

مجاہد اسلام کی اہلیہ کا مقام:

﴿10603﴾... حضرت سیِّدُنا بریدہ بن حصیب اسلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گھروں میں بیٹھے (یعنی جہاد سے پیچھے) رہ جانے والوں پر

1... مسند الفردوس، ۵/۳۵۶، حدیث: ۸۴۲۳

2... تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلافِ اولیٰ ہے۔(بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۵۱) کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو تین دن سے کم قرآن کریم ختم کرے وہ سمجھے گا نہیں۔" (ابو داود، کتاب شہر رمضان، باب تحزیب القران، ۲/ ۷۹، حدیث: ۱۳۹۴) مفسر شہیر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص ہمیشہ تین دن سے کم میں ختمِ قرآن کیا کرے، وہ جلدی تلاوت کی وجہ سے نہ تو الفاظِ قرآن صحیح طور پر سمجھ سکے گا اور نہ اس کے ظاہری معنی میں غور کر سکے گا۔ خیال رہے کہ یہ حکم عام مسلمانوں کے لیے ہے کہ وہ اگر بہت جلدی تلاوت کریں، تو زبان لپٹ جاتی ہے حرف صحیح ادا نہیں ہوتے خواص کا حکم اور ہے خود حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تہجد کی ایک ایک رکعت میں پانچ پانچ چھ چھ پارے پڑھ لیتے تھے۔ حضرت عثمان غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایک رات میں ختمِ قرآن کیا ہے، (سیِّدُنا) داؤد عَلَیْہِ السَّلَام چند منٹ میں زبور ختم کر لیتے تھے، حضرت علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) گھوڑا کسنے سے پہلے ختمِ قرآن کر لیتے تھے۔ (صاحِب) مرقات نے فرمایا کہ شیخ موسیٰ سدوانی جو شیخ ابو مدین کے اصحاب میں سے تھے ایک دن و رات میں ستر ہزار ختم کر لیتے تھے ایک دفعہ انہوں نے کعبہ معظمہ میں سنگ اسود چوم کر دروازہ کعبہ پر پہنچ کر ختمِ قرآن فرمالیا اور لوگوں نے ایک ایک حرف سنا، لہٰذا اس حدیث کی بنا پر نہ تو مروجہ شبینوں کو حرام کہا جا سکتا ہے اور نہ امام اعظم ابو حنیفہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اور ان صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) پر اعتراض کیا جا سکتا ہے جو ایک دن و رات میں پورا ختم کر لیتے تھے کہ یہ حکم عوام مسلمانوں کے لیے ہے جو اس قدر جلد قرآن شریف پڑھنے میں درست نہ پڑھ سکیں۔ ختمِ قرآن میں عام بزرگوں کے طریقے مختلف رہے ہیں، بعض ایک ماہ میں ایک ختم کرتے تھے، بعض ایک ہفتہ میں ایک ختم، بعض حضرات تین دن میں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۷۰، ملتقطاً)

مجاہدین کی عورتیں حرمت میں ان کی ماؤں کی طرح ہیں، تو اگر پیچھے رہنے والا کوئی شخص کسی مجاہد کی بیوی کے پاس آئے پس اُس کے بارے میں مجاہد کے ساتھ خیانت کرے تو بروزِ قیامت اسے مجاہد کے سامنے کھڑا کر کے مجاہد سے کہا جائے گا: اس نے تیرے گھر والوں کے بارے میں تیرے ساتھ خیانت کی تھی لہٰذا تُو اس کے اعمال میں سے جو چاہے لے لے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اب تمہارا کیا خیال ہے؟[1]

سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی گریہ وزاری:

﴿10604﴾... حضرت سیِّدُنا بُرَیدہ بن حُصَیب اَسْلَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوع روایت ہے کہ اگر حضرت داود عَلَیْہِ السَّلَام اور تمام زمین والوں کے رونے کا موازنہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے رونے کے ساتھ ہو تو بھی یہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے رونے کے برابر نہ ہو گا۔[2]

﴿10605﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلِ خدا، شفیعِ روزِ جزا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مقام اَبطح پر نماز پڑھی، آپ کے سامنے نیزہ یا اس جیسی کوئی لکڑی کھڑی تھی اور اس کے آگے گزر گاہ تھی جہاں سے راہ گیر گزر رہے تھے۔

﴿10606﴾... حضرت سیِّدُنا ابو جُحَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں (فتح کی) خوشخبری لے کر آیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدے میں چلے گئے۔

ناموسِ مسلم کے دفاع کا انعام:

﴿10607﴾... حضرت سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اُمِّ درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک شخص کو اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: مجھے تم پر رشک آرہا ہے کیونکہ میں نے اپنے شوہر نامدار حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سنا ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چہرے کو آگ کی لپٹ سے محفوظ رکھے گا۔[3]

1... نسائی، کتاب الجهاد، باب حرمة نساء المجاهدين، ص۵۱۹، ۵۲۰، حدیث: ۳۱۸۶، ۳۱۸۷

2... معجم اوسط، ۱/ ۵۴، حدیث: ۱۴۳

3... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الذب عن عرض المسلم، ۳/ ۳۷۴، حدیث: ۱۹۳۸

﴿10608﴾... ایک تمیمی شخص کے دادا کا بیان ہے کہ میرے والد نے میرے ذریعے حضور جانِ عالَم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کہلوایا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواباً فرمایا: عَلَیْكَ وَعَلٰی اَبِیْكَ السَّلَام یعنی تم پر اور تمہارے والد پر سلام ہو۔[1]

﴿10609﴾... حضرت سیِّدُنا کَعب بن عُجْرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میرے بعد کچھ حاکم ہوں گے تو جس نے ان کے پاس جا کر ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور وہ میرے حوض پر ہرگز نہیں آئے گا۔[2]

بوقتِ وصال خوف کی کیفیت:

﴿10610﴾... حضرت سیِّدُنا طارق بن شِہاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ کچھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضرت سیِّدُنا خباب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کرنے کے لئے آئے اور کہنے لگے: ابوعبد اللہ! آپ کو مبارک ہو کہ آپ حوضِ کوثر پر اپنے مسلمان بھائیوں سے ملیں گے۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ رو دیئے اور کہا: تم نے میرے سامنے کچھ لوگوں کا ذکر کیا ہے جنہیں تم نے میرا بھائی کہا ہے، وہ لوگ دنیا سے اس حال میں چلے گئے کہ اپنے کسی عمل کا بدلہ یہاں نہیں لیا، ان کے بعد ہم باقی رہ گئے ہیں اور ہم نے دنیا میں سے اتنا لے لیا کہ اب خوف ہے کہ کہیں یہی ہمارے ان اعمال کا بدلہ نہ ہو۔

ایمان کا کمزور ترین درجہ:

﴿10611﴾... حضرت سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص برا کام دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے (بُرا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔[3]

1 ...سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب ما یقول اذا قیل لہ ان فلانا... الخ، ۶/۱۰۱، حدیث: ۱۰۲۰۵

2 ...معجم کبیر، ۱۹/۱۴۱، حدیث: ۳۰۹

3 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر... الخ، ص ۴۴، حدیث: ۴۹

بے مثل نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

﴿10612﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ بی بی آمنہ کے لال، محبوبِ رب ذوالجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صومِ وصال (روزہ رکھ کر افطار کیے بغیر دوسرے دن پھر روزہ رکھنے) سے منع کیا تو عرض کی گئی: آپ تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں، میں اس حال میں رات بسر کرتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔(1)

﴿10613﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک (مقبول) دعا ہوتی ہے جو وہ اپنی امت کے لئے کرتا ہے میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے لئے بچا رکھی ہے۔(2)

سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا جنتی محل:

﴿10614﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، وہاں ایک سونے کا محل دیکھا تو پوچھا: یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ عُمَر بن خطاب کا۔(3)

﴿10615﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے ایک شخص قربانی کا جانور لے کر گزرا، آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔(4) اس نے عرض کی: یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ ارشاد فرمایا: افسوس ہے تم پر! سوار ہو جاؤ۔(5)

صفیں سیدھی رکھو:

﴿10616﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات

1... بخاری، کتاب الصوم، باب الوصال ومن قال لیس فی اللیل صیام، ۱/۶۴۵، حدیث: ۱۹۶۱

بخاری، کتاب التمنی، باب مایجوز من اللو، ۴/۴۸۸، حدیث: ۷۲۴۲، عن ابی ھریرۃ

2... بخاری، کتاب الدعوات، باب لکل نبی دعوۃ... الخ، ۴/۱۸۹، حدیث: ۶۳۰۴، ۶۳۰۵

3... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۱۵، حدیث: ۱۲۰۴۶

4... قربانی کے جانور پر مجبوراً و ضرورۃً سوار ہونا جائز، بلا ضرورت منع ہے۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۶۰)

5... بخاری، کتاب الوصایا، باب ھل ینتفع الواقف بوقفہ، ۲/۲۳۸، حدیث: ۲۷۵۴

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاۃِ اِقَامَۃَ الصَّفِّ یعنی اپنی صفیں سیدھی کرو کہ نماز کی تکمیل میں سے صفیں سیدھی رکھنا بھی ہے۔(1)

﴿10617﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ (معراج کی رات) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک جانور (بُراق) لایا گیا، اس کا ایک قدم انتہائے نظر تک جاتا تھا، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے قریب ہوئے تو وہ اچھل کود کرنے لگا، حضرت سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ٹھہر جا، تجھ پر ایسا کوئی سوار نہیں ہوا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ عزت والا ہو۔

ختمِ قرآن کے موقع پر دعا:

﴿10618﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قرآنِ مجید ختم فرماتے تو اپنے گھر والوں کو جمع کر کے دعا کیا کرتے تھے۔

﴿10619﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عِنْدَ کُلِّ خَتْمَۃٍ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ یعنی ہر ختمِ قرآن کے وقت ایک مقبول دعا ہے۔(2)

﴿10620﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہا کرے کہ میں نے دعا کی مگر میری دعا قبول نہیں ہوئی۔(3)

یارِ غار کا عشق:

﴿10621﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب مدینے کے تاجدار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غارِ ثور پہنچ کر اس میں داخل ہونے لگے تو حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان! مہربانی فرما کر

1... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۵۴۵، حدیث: ۱۳۹۰۱، ۱۳۹۰۲

2... مسند الفردوس، ۲/ ۷۱، حدیث: ۳۹۴۰

3... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۱۳۵، ۵/ ۳۴۸، حدیث: ۳۶۱۹، بتغیر، عن أبی ھریرۃ

مجھے داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیے کہیں اس غار میں کوئی مُوذِی جانور نہ ہو اور اگر ایسی کوئی چیز ہو بھی تو اس کی تکلیف مجھے ہو آپ کو نہ ہو۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ غار میں داخل ہو کر اپنے ہاتھ سے ٹٹولنے لگے جہاں کوئی سوراخ ملتا اپنا کپڑا اپھاڑ کر اس سے سوراخ بند کر دیتے حتّٰی کہ کپڑے کا کوئی ٹکڑا باقی نہ بچا اور ایک سوراخ بند ہونے سے رہ گیا اب کوئی کپڑا ہی نہیں تھا جس سے اس سوراخ کو بند کرتے لہٰذا اپنی ایڑی سے اس سوراخ کا منہ بند کر دیا اور پھر عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اندر تشریف لے آیئے۔ جب آپ اندر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: ابو بکر! تمہارا کپڑا کہاں ہے؟ انہوں نے پوری بات بتائی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہاتھ اٹھائے اور ان کے لیے دعا کی۔[1]

حرص اور امید:

﴿10622﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم ہلاک ہونے لگے اور انتہائی ضعیف ہو جائے پھر بھی اس کی دو چیزیں باقی رہتی ہیں: (۱)... حرص اور (۲)... اُمید۔[2]

شفاعتِ مصطفٰے:

﴿10623﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری امت کے گناہِ کبیرہ کرنے والوں کے لئے ہے۔[3]

وسوسوں پر پکڑ نہیں:

﴿10624﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت کے دلوں میں جو وسوسے آتے ہیں اللہ تعالٰی ان سے درگزر فرماتا ہے جب تک وہ اس پر عمل یا اس کے بارے میں کلام نہ کرلیں۔[4]

1... جامع الاحادیث، مسند انس بن مالک، ۸۳/۱۹، حدیث: ۱۳۶۳۴

2... الزھد لابن المبارک، باب النھی عن طول الأمل، ص۸۷، حدیث: ۲۵۶

3... ابو داود، کتاب السنة، باب فی الشفاعة، ۳۱۱/۴، حدیث: ۴۷۳۹

4... بخاری، کتاب العتق، باب الخطاء والنسیان فی العتاقة... الخ، ۱۵۳/۲، حدیث: ۲۵۲۸

﴿10625﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نفسانی خواہش معاف ہے جب تک اس پر عمل یا اس کے متعلق بات نہ کی جائے۔[1]

﴿10626﴾... حضرت سیِّدُنا سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سجدوں میں اعتدال کریں اور جلد بازی نہ کریں۔[2]

قیامت بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی:

﴿10627﴾... حضرت سیِّدُنا عمران بن حُصَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار، غیبوں پر خبر دار باذن پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دین پر چلنا دشوار ہو جائے گا اور لوگوں کے بخل ولالچ میں اضافہ ہوتا رہے گا اور قیامت بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی[3]۔[4]

﴿10629﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: علم کے محافظ بھی بنو (فقط روایت کرنے والے نہ بنو) کیونکہ کبھی اس کی حفاظت تو کی جاتی ہے لیکن آگے نہیں پہنچایا جاتا اور کبھی آگے تو پہنچایا جاتا ہے لیکن محفوظ نہیں رکھا جاتا۔

سب سے زیادہ وزنی عمل:

﴿10630﴾... حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ حسن اخلاق کے پیکر، محبوب ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَا وُضِعَ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ یعنی میزانِ عمل میں حسنِ اخلاق سے وزنی عمل کوئی نہیں۔"[5]

﴿10631﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ ہادیٔ عالَم، رَسُولِ مُحْتَشَم

1... مسند الفردوس، ۲/۳۸۷، حدیث: ۷۲۵۲

2... معجم کبیر، ۷/۲۱۲، حدیث: ۶۸۸۳

3... ابن ماجه، کتاب الفتن، باب شدة الزمان، ۴/۳۷۸، حدیث: ۴۰۳۹، عن انس بن مالک

4... یہاں موجود روایت ﴿10628﴾ کا ترجمہ نہیں کیا گیا عربی متن آخر میں ڈال دیا ہے اہلِ علم حضرات وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ (از علمیہ)

5... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۰

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْھَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّۃِ یعنی اچھا طریقہ اور اچھی سیرت نبوت کے 25 اجزاء میں سے ایک جز ہے۔“(1)

﴿10632﴾... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے کہا: ہم جمعہ کے دن کو یومِ مزید کہتے ہیں، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اہلِ جنت پر تجلی فرماتا ہے اور اپنے فضل سے اُنہیں اور زیادہ عطا فرماتا ہے۔(2)

﴿10633﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تم مغرب کی نماز میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۪ۙ (یعنی سورۂ شمس) اور اس جیسی سورتیں تلاوت کرو؟(3)

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ خلق کے رہبر، محبوبِ ربِّ داور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”خِیَارُکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً یعنی تم میں بہترین وہ ہیں جو اچھی طرح سے ادائیگی کرتے ہیں۔“(4)

﴿10634﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے کہ اس نے کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔(5)

سب سے افضل کون؟

﴿10635﴾... حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مہاجرین و انصار رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے پر جمع تھے، ہمارے درمیان ایک دوسرے پر فضیلتوں کے حوالے سے بحث چھڑی تو آواز بلند ہونے لگی، چنانچہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے

1... ابو دواد، کتاب الادب، باب فی الوقار، ۴/۳۲۵، حدیث: ۴۷۷۶

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصلاۃ، باب فی فضل الجمعۃ ویومھا، ۲/ ۵۸، حدیث: ۱۰

3... سنن کبری للنسائی، کتاب التفسیر، باب سورۃ البروج، ۶/ ۵۱۲، حدیث: ۱۱۶۶۴

4... بخاری، کتاب الوکالۃ، باب وکالۃ الشاھد والغائب جائزۃ، ۲/ ۸۰، حدیث: ۲۳۰۵، عن ابی ھریرۃ

5... مسلم، کتاب الایمان، باب من مات لا یشرک باللہ... الخ، ص ۶۱، حدیث: ۹۲

درمیان آوازیں کیوں بلند ہو رہی ہیں؟ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم باہمی فضائل سے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: کیا تم میں ابو بکر موجود ہیں؟ ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم ابو بکر پر کسی کو فضیلت مت دینا کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں تم سب سے افضل ہیں۔[1]

جھوٹی گواہی کا وبال:

﴿10636﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ سرورِ دو عالَم، شَفِیْعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت جھوٹی گواہی دینے والے کے قدم ہلنے بھی نہ پائیں گے کہ اس پر جہنم واجب ہو چکا ہو گا۔[2]

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سادگی:

﴿10637﴾... حضرت سیِّدُنا شریح بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گھر آکر کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا: تم لوگوں کی طرح کام کاج میں اپنے گھر والوں کی مدد کرتے، اپنے موزے پر پیوند لگاتے اور اپنی مبارک نعل خود ہی گانٹھ لیا کرتے تھے۔

﴿10638﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نَبِیِّ اکرم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بطور مثال یہ شعر کہا کرتے تھے: وَیَاْتِیْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ یعنی تجھے ایسے واقعات سے پالا پڑے گا جن کے لئے تو نے توشہ نہیں لیا ہو گا۔

﴿10639﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ یعنی جس نے بَیْتُ اللہ کا حج کیا پس فحش کلامی اور فسق کی باتیں نہ کیں تو ایسے لوٹا جیسے اس کی ماں نے آج ہی اسے جنا ہے۔“[3]

---

1 ...تاریخ ابن عساکر، ۳۰/۲۱۲، رقم: ۳۳۹۸، عبد اللہ ویقال عتیق بن عثمان بن قحافۃ

2 ...معجم اوسط، ۶/۱۶۲، حدیث: ۸۳۶۷

3 ...بخاری، کتاب المحصر، باب قول اللہ عزوجل (ولافسوق ولاجدال فی الحج)، ۱/۶۰۰، حدیث: ۱۸۲۰

گھر سے نکلتے وقت کی دعا:

﴿10640﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر سے نکلتے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَذِلَّ اَوْ اُذَلَّ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ یعنی اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں لغزش کروں یا مجھے کوئی لغزش دے، ذلیل ہوں یا ذلیل کیا جاؤں، میں جہالت والا سلوک کروں یا میرے ساتھ جہالت والا سلوک کیا جائے۔“[1]

﴿10641﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مبارکہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ﴿۵﴾ (پ۱، الفاتحہ:۵) کی تفسیر میں فرمایا: (صراطِ مستقیم سے مراد) اسلام ہے۔[2]

دم سے علاج:

﴿10642﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نظر لگنے کی صورت میں انہیں دم کروانے کا حکم دیا کرتے تھے۔

﴿10643﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو قربانی کا اونٹ لے کر جا رہا تھا، آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم پر افسوس ہے! اس پر سوار ہو جاؤ۔[3]

اذان کا جواب:

﴿10644﴾... حضرت سیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سنا کہ موذن جو الفاظ کہہ رہا ہے آپ بھی وہی ادا فرما رہے ہیں۔[4]

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب مایدعو بہ الرجل اذا خرج من بیتہ، ۴/۲۹۱، حدیث: ۳۸۸۴
سنن کبری للنسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من الضلال، ۴/۴۵۶، حدیث: ۷۹۲۱

2 ...تاریخ اصبہان، ۲/۶۵، رقم: ۱۱۰۱، عبید اللہ بن محمود بن علی بن مالك

3 ...بخاری، کتاب الوصایا، باب ھل ینتفع الواقف بوقفہ، ۲/۲۳۸، حدیث: ۲۷۵۴

4 ...نسائی، کتاب الاذان، باب القول مثل ما یتشھد المؤذن، ص۱۱۷، حدیث: ۶۷۳

نشہ آور چیز کا حکم:

﴿10645﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ یعنی ہر نشہ آور چیز شراب ہے (یعنی حرام ہے)۔“(1)

﴿10646﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو نمازِ جمعہ کے لئے آئے اسے چاہئے کہ غسل کرے۔(2)

﴿10647﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن حُرَیث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نمازِ فجر میں فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ پڑھتے سنا۔(3)

﴿10648﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن حُرَیث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زینتِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نمازِ فجر میں وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ پڑھتے سنا۔(4)

﴿10649﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ عیدین کی نماز میں حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے نیزہ گاڑا جاتا تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے سامنے نماز پڑھاتے تھے۔

﴿10650﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ناحق کسی کو حد لگائی تو وہ حد سے بڑھنے والوں میں سے ہے۔(5)

کون سا عمل سب سے افضل ہے؟

﴿10651﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولِ پاک، صاحبِ

1... مسلم، کتاب الاشربة، باب بیان ان کل مسکر خمر... الخ، ص۱۱۰۹، حدیث: ۲۰۰۳

2... بخاری، کتاب الجمعة، باب ھل علی من لم یشھد الجمعة... الخ، ۱/ ۳۰۹، حدیث: ۸۹۴

3... سنن کبری للنسائی، کتاب التفسیر، باب سورة التکویر، ۶/ ۵۰۷، حدیث: ۱۱۶۵۰

4... مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصبح، ص۲۳۹، حدیث: ۴۵۶

5... سنن کبری للبیھقی، کتاب الاشربة والحد فیھا، باب ما جاء فی التعزیر وانہ لا یبلغ بہ اربعین، ۸/ ۵۶۷، حدیث: ۱۷۵۸۴

لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز اپنے وقت میں پڑھنا، والدین کی اطاعت کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنا۔[1]

﴿10652﴾... حضرت سَیِّدُنا وبرہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَہْلِ یمن کے لئے یَلَمْلَم کو، مدینہ والوں کے لئے ذُو الْحُلَیْفَہ کو، اہلِ شام کے لئے جُحْفَہ کو اور اہلِ نجد کے لئے قَرْن کو میقات[2] بنایا۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عراق کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس وقت کوفہ تھا نہ بصرہ۔

﴿10653﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ نجد کے لئے قرنِ منازل کو، مدینہ والوں کے لیے ذُوالْحُلَیْفَہ کو، اہلِ شام کے لئے جحفہ کو اور یمن والوں کے لیے یَلَمْلَم کو میقات بنایا ہے۔[3]

﴿10654﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ہادیٔ عالَم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تَنَقَّہْ وَتَوَقَّہْ یعنی اپنے نفس کو ستھرا کرو اور آفات سے بچاؤ۔[4]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی قسم:

﴿10655﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی قسم کھاؤ اور پوری کرو اور قسم کو سچا کرو[5] بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے نام کی قسم کھائی جائے۔

1... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال، ص۵۸، حدیث: ۸۵

2... میقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مَکَّۂ مُعَظَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا جانے والے آفاقی کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غرض سے جاتا ہو، یہاں تک کہ مَکَّۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے رہنے والے بھی اگر میقات کی حدود سے باہر (مثلاً طائف یا مدینہ مُنَوَّرہ) جائیں تو اُنھیں بھی اب بغیر احرام مکۂ پاک زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا آنا ناجائز ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۶۳)

3... ابو داود، کتاب المناسک، باب فی المواقیت، ۲/۱۹۹، حدیث: ۱۷۳۷، بتقدم وتاخر

4... معجم صغیر، جزء۱، ص۲۶۶، حدیث: ۷۵۵

5... مسند الفردوس، ۱/۱۰۱، حدیث: ۳۳۳

﴾10656﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ مُعلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج وعمرہ کا تلبیہ ایک ساتھ کہا۔

﴾10657﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غَیْرُاللہ کی قسم کھا کر اسے پورا کرنے سے بڑھ کر مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر اسے پورا نہ کروں۔[1]

بلند آواز سے تلاوت:

﴾10658﴿... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میں حضور نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاوت سنا کرتی جبکہ میں اپنی چھت پر ہوتی تھی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے محبت:

﴾10659﴿... حضرت سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہو تو میں اس کے ایک گز نزدیک ہو جاتا ہوں اور جو مجھ سے ایک گز نزدیک ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باع[2] قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں[3] اور اگر کوئی بندہ زمین بھر گناہ کرے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے تو میں اس کی زمین بھر خطائیں بھی معاف کر دوں گا۔[4]

1... مسند الفردوس، ۵/۱۷۴، حدیث: ۷۸۱۷

2... جب انسان دونوں ہاتھ سیدھے کر کے پھیلائے تو داہنے ہاتھ کی انگلی سے بائیں ہاتھ کی انگلی تک کو باع کہتے ہیں یہ کلام تمثیلی طور پر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم اخلاص کے ساتھ تھوڑے عمل کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل کرو تو رب تعالیٰ اپنے کرم سے بہت زیادہ رحمت کے ساتھ تم سے قریب ہو گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۷)

3... یہ کلام بطورِ مثال سمجھانے کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ تمہاری طلب سے ہماری رحمت سبقت لے گئی ہے، اگر تم ایسے معمولی اعمال کرو جن سے بدیر ہم تک پہنچ سکو تو ہم تم کو اپنے کرم سے بہت جلد اپنے دامنِ رحمت میں لے لیں گے اگر ربّ تعالیٰ سے قرب ہماری کوشش سے ہوتا تو قیامت تک ہم اس تک نہ پہنچ سکتے، اس تک رسائی اس کی رحمت سے ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۷)

4... بخاری، کتاب التوحید، باب ذکر النبی وروایتہ... الخ، ۴/ ۵۹۰، حدیث: ۷۵۳۶

مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الذکر... الخ، ص۱۴۴۳، حدیث: ۲۶۸۷

﴿10660﴾... حضرت سیِّدُنا زُبَیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قریش کے ایک شخص کو قید میں رکھ کر قتل کروایا پھر ارشاد فرمایا: آج کے بعد کسی قریشی کو قید میں رکھ کر قتل نہ کیا جائے سوائے عثمان کے قاتل کے اگر تم ایسا نہ کر سکو تو (اسے) بکری کی طرح ذبح کرنا۔[1]

ملفوظات سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ:

﴿10661﴾... حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اپنے دوست کی حفاظت کرو، اپنے دشمن سے دور رہو اور اسی کو دوست بناؤ جو امانت دار ہو اور امانت دار وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا ہے، فاجر کی دوستی سے بچو کہ اس کے فسق و فجور میں پڑ جاؤ گے اور اپنے راز پر اسے مطلع نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں رسوا کر دے گا اور اپنے معاملے میں ان لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔

﴿10662﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ خانہ نے جب بھی دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو ان میں سے ایک کھانا کھجور ہی ہوتا تھا۔

﴿10663﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی نمازِ جمعہ چھوٹ جائے تو اسے چاہئے کہ نصف دینار صدقہ کرے[2]۔[3]

بعض شعر حکمت ہیں:

﴿10664﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً یعنی بعض شعر حکمت ہیں۔''[4]

﴿10665﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ

1... مسلم، کتاب الجهاد، باب لا یقتل قرشی صبرا بعد الفتح، ص ۹۸۴، حدیث: ۱۷۸۲، معجم اوسط، ۱/ ۴۴۹، حدیث: ۱۶۵۳

2... یہ دینار تصدّق کرنا شاید اس لیے ہو کہ قبولِ توبہ کے لیے مُعِین (یعنی مددگار) ہو ورنہ حقیقۃً تو توبہ کرنا فرض ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۵۸)

3... ابو داود، کتاب الصلوة، باب کفارة من ترکها، ۱/ ۳۹۳، حدیث: ۱۰۵۳

4... ابن ماجه، کتاب الادب، باب الشعر، ۴/ ۲۲۷، حدیث: ۳۷۵۵، عن ابی بن کعب

اور سورت اور دوسری دو میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ قراءت کے بغیر کوئی نماز نہیں۔

﴾10666﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر و رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ طَیِّب وطاہِر آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی جوتیاں مسجد کے دروازے پر ہی بغور دیکھ لیا کرو (تاکہ کوئی نجاست اندر نہ جائے)۔[1]

ذِکْرُ اللہ کی فضیلت:

﴾10667﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اگر ایک شخص مشرق سے نکلے اور دوسرا مغرب سے، ایک کے پاس سونا ہو اور وہ اسے نیک وجائز کاموں میں خرچ کرتا رہے اور دوسرا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا رہے حتّٰی کہ دونوں ایک دوسرے سے مل جائیں تو ذِکْرُ اللہ کرنے والا ان میں افضل ہوگا یا فرمایا: ان میں سے زیادہ اجر والا ہوگا۔

﴾10668﴿... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے اگرچہ اس کا سگا بھائی ہو[2]۔

مسلمان کا قتل:

﴾10669﴿... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر و رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللہِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ یعنی ایک مومن کے قتل کے مقابلے میں دنیا کا ختم ہو جانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ ہلکا ہے۔[3]

1... جامع صغیر، ص۲۰۱، حدیث: ۳۳۴۴، عن ابن عمر

2... صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُالطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بہارِ شریعت، جلد2، حصہ 11، صفحہ 724 پر نقل فرماتے ہیں: یعنی دیہاتی کوئی چیز فروخت کرنے کے لیے بازار میں آتا ہے مگر وہ ناواقف ہے سستی بیچ ڈالے گا شہری کہتا ہے تو مت بیچ، میں اچھے داموں بیچ دوں گا، یہ دلال بن کر بیچتا ہے اور حدیث کا مطلب بعض فقہا نے یہ بیان کیا ہے کہ جب اہلِ شہر قحط میں مبتلا ہوں ان کو خود غلہ کی حاجت ہو ایسی صورت میں شہر کا غلہ باہر والوں کے ہاتھ گراں کر کے بیع کرنا ممنوع ہے کہ اس سے اہلِ شہر کو ضرر پہنچے گا اور اگر یہاں والوں کو احتیاج نہ ہو تو بیچنے میں مضایقہ (حرج) نہیں۔

(ھدایۃ، کتاب البیوع، فصل فیمایکرہ، ۲/ ۵۴۔ فتح القدیر، کتاب البیع، باب بیع الفاسد، ۶/ ۱۰۷)

3... ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب التغلیظ فی قتل مسلم ظلماً، ۳/ ۲۶۱، حدیث: ۲۶۱۹، عن براء بن عازب

اہلِ عرب کی فضیلت:

﴿10670﴾... حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ غریبوں کے غمگسار، بیکسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے میں کھجور کے پودے لگا رہا تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری مدد کرنے لگے آپ نے میرا جو بھی پودا لگایا وہ اُگ گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے سلمان! مجھ سے بغض نہ کرنا۔“ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے کیسے بغض کرسکتا ہوں حالانکہ میں آپ کی بعثت سے پہلے ہی اسلام کی تلاش میں نکل چکا تھا؟ ارشاد فرمایا: تم نے عربوں سے بغض رکھا تو وہ مجھ سے ہی بغض کرنا ہے۔[1]

نجومیوں اور کاہنوں سے حال معلوم کرنے کا حکم

سوال: نجومیوں، کاہنوں سے قسمت کا حال معلوم کرنا کیسا؟ **جواب:** کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دیکھا کر تقدیر کا بُرا بھلا دریافت کرنا اگر بطورِ اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائے حق ہے تو کفر خالص ہے اور اگر بطورِ اِعتقاد و تیَقُّن (یعنی بطورِ یقین) نہ ہو مگر میل و رغبت کے ساتھ ہو تو گناہ کبیرہ ہے اور اگر بطورِ ہَزل واستہزاء (یعنی ہنسی مذاق کے طور پر) ہو تو عبث (یعنی بے کار) و مکروہ و حماقت ہے، ہاں! اگر بقصدِ تعجیز (یعنی اسے عاجز کرنے کے لئے) ہو تو حرج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۵۵)

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

سوال: ایک مومن کے دوسرے مومن پر کتنے حقوق ہیں؟ **جواب:** حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں: (۱)...جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے (۲)...جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو (۳)...جب وہ دعوت دے تو قبول کرے (۴)...جب اس سے ملے تو سلام کرے (۵)...جب وہ چھینکے (اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے) تو جواب دے اور (۶)...حاضر و غائب اس کی خیر خواہی کرے۔ (نسائی، کتاب الجنائز، باب النھی عن سب الاموات، ص۳۲۸، حدیث: ۱۹۳۵)

---

[1]... ترمذی، کتاب المناقب، باب، مناقب فی فضل العرب، ۵/ ۴۸۷، حدیث: ۳۹۵۳، بدون بعض الفاظ

حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ان تبع تابعین عظام میں سے ایک بزرگ امام وامین، پختہ عقل ومضبوط رائے والے، مسائل کا استنباط کرنے اور دلائلِ شرعیہ سے انہیں مضبوط کرنے والے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ ہلالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بھی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُحقِّق عالِم دین، عابد وزاہد، آپ کا علم مشہور اور زُہد معمول تھا۔

﴿10671﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عَمْرو بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں یہ دو چیزیں جمع کرلیتاہوں تو میرا معاملہ آسان ہو جاتا ہے (۱)...جب بھی مصیبت آئے صبر کروں اور (۲)...اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فیصلے پر راضی رہوں۔

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قول ہے: مجھے پروا نہیں کہ میں اپنی پسندیدہ حالت میں صبح کروں یا ناپسندیدہ حالت میں کیونکہ میں نہیں جانتا کہ بھلائی میری پسند میں ہے یا ناپسند میں۔

اصلاح والا علم:

﴿10672﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کہا کرتا تھا: اپنے اندر کی خرابی کو جان لینا ہی میری اصلاح کرنے والا علم ہے اور کسی کے برا ہونے کو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے اندر بگاڑ دیکھے اور اس کی اصلاح نہ کرے۔

30سال تک مجاہدہ:

﴿10673﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ ایک عالِم دین نے فرمایا: میں دو چیزوں کا علاج 30 سال سے کررہاہوں: (۱)...لوگوں سے لالچ وطمع چھوڑنا اور (۲)...خالص اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لیے عمل کرنا۔

﴿10674﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو لوگوں کے سامنے ایسی چیز کے ساتھ خود نمائی کرے جو علمِ الٰہی کے مطابق اس میں نہیں تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے عیب دار بنادے گا۔

﴿10675﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میری رات بے وقوف کی رات کی طرح اور میرا دن جاہل کے دن کی مانند ہو تو پھر میں اپنے حاصل کیے ہوئے علم کا کیا کروں؟

﴿10676﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: علم کے اہل وہی لوگ ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔

عقل بڑھنے پر رزق میں کمی:

﴿10677﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مَنْ زِيْدَ فِيْ عَقْلِهٖ نَقَصَ مِنْ رِزْقِهٖ یعنی جس کی عقل میں اضافہ ہوا اُس کا رزق کم ہو گیا۔

﴿10677﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان ہے: جس نے خود کو دوسرے سے بہتر سمجھا یقیناً اُس نے تکبُّر کیا اور ابلیس کو حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے سجدے سے روکنے والا اس کا تکبُّر ہی تھا۔

توبہ کی امید اور لعنت کا ڈر:

﴿10678﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس کا گناہ خواہش کی وجہ سے ہو اُس کے لئے توبہ کی امید رکھو کیونکہ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے خواہش کے سبب لغزش واقع ہوئی تو انہیں معاف کر دیا گیا اور اگر بندے کا گناہ تکبر کی وجہ سے ہو تو اس پر لعنت کا خوف رکھو کیونکہ ابلیس نے تکبر کے سبب نافرمانی کی تو وہ مَلْعُون ہو گیا۔

زندہ کون اور مردہ کون؟

﴿10679﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" آخرت میں ایسا ہے جیسے دنیا میں پانی، ہر ایک کی زندگی کا مدار پانی پر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان نہ لائیں گے۔

(پ۱۷، الانبیآء: ۳۰)

پس "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" پانی کے مرتبے میں ہے کہ جس کے ساتھ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" نہیں وہ مردہ ہے اور جس کے ساتھ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" ہے وہ زندہ ہے۔

﴿10680﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

کی معرفت سے افضل کوئی نعمت نہیں دی کیونکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ان کے لئے آخرت میں ایسا ہے جیسے دنیا میں پانی۔

قرآنِ کریم سے محبت:

﴿10681﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اگر ہمارے دل پاک ہوتے تو کلامِ الٰہی سے کبھی سیر نہ ہوتے۔" اور آپ ہی کا فرمان ہے: مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی دن یارات ایسا آئے کہ میں قرآنِ کریم میں نظر نہ کروں۔

﴿10682﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی صبر کرنا اور موت کا انتظار کرنا ہے۔

60سال جو کی روٹی پر گزارا:

﴿10683﴾... حضرت سیِّدُنا حَرْمَلہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک کونے میں لائے اور اپنی آستین سے جو کی روٹی نکال کر مجھ سے فرمایا: اے حرملہ !لوگوں کی باتوں پہ کان نہ دھرو، 60سال سے میرا کھانا یہی ہے۔

﴿10684﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یوسف فَسَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے سامنے جو کی دو چھوٹی روٹیاں تھیں، مجھے دیکھا تو فرمایا: ابو یوسف !40سال سے یہ دو ٹکیاں ہی میری خوراک ہیں۔

دنیا سے بے رغبتی صبر و شکر کا نام ہے:

﴿10685﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حَواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی ذکر کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ابو محمد! دنیا سے بے رغبتی کس چیز کا نام ہے؟ ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کو نعمت دے تو وہ اس پر شکر ادا کرے اور جب کسی کو مصیبت و آزمائش میں مبتلا کرے تو وہ صبر کرے، یہی دنیا سے بے رغبتی ہے۔ میں نے عرض کی: ابو محمد! اگر کوئی نعمت پر شکر ادا کرے اور مصیبت کے وقت صبر بھی کرے مگر نعمت کو اپنے پاس روکے رکھے تو پھر وہ زاہد (یعنی دنیا سے بے رغبت) کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا: چپ ہو جاؤ!

جسے مصیبت صبر کرنے سے اور نعمت شکر کرنے سے نہ روکے تو وہ زاہد ہے۔

﴾10686﴿... سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمہارا ضروریاتِ زندگی کو طلب کرنا دنیا کی محبت نہیں ہے۔

﴾10687﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: خود کو یوں خیال کرو گویا دنیا میں تھے ہی نہیں بلکہ ہمیشہ سے آخرت میں تھے اور گویا مرنے والوں میں تم سب سے آخری تھے اور اب مر چکے ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: بے شک انسان کی طرح دنیا کا بھی ایک وقت مقرر ہے جب اس کا وقت آجائے گا تو وہ بھی مر جائے گی۔

دنیا سے بے رغبتی کی عظیم مثال:

﴾10688﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام دن کا کھانا رات کے لئے اور رات کا کھانا دن کے لئے بچا کر نہیں رکھتے تھے اور فرمایا کرتے: ہر دن اور رات کے ساتھ اس کا رزق بھی ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا کوئی گھر نہ تھا جو ویران ہوتا۔ کسی نے آپ سے عرض کی: آپ نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ ارشاد فرمایا: کیا میں عورت سے نکاح کروں جس نے مر جانا ہے؟ اور کسی نے پوچھا: آپ گھر کیوں نہیں بناتے؟ ارشاد فرمایا: میں تو ایک مسافر ہوں۔

حکمت کو ضائع ہونے سے بچاؤ:

﴾10689﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: حکمت کے کچھ اہل ہوتے ہیں اگر تم کسی نااہل کو حکمت کی بات بتاؤ گے تو وہ ضائع ہو جائے گی اور اہل کو حکمت کی بات نہ بتاؤ گے تب بھی ضائع ہو جائے گی، طبیب کی طرح ہو جاؤ کہ وہ دوا اُسی کو دیتا ہے جسے دینی چاہیے۔

میں بیماروں کا علاج کرتا ہوں:

﴾10690﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی اور حضرت سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام ایک بستی میں داخل ہوئے تو حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بستی کے بُرے لوگوں کا پتا

معلوم کیا جبکہ حضرت سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بستی کے اچھے لوگوں کے متعلق پوچھا۔ حضرت سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: آپ برے لوگوں کے پاس کیوں ٹھہرنا چاہتے ہیں؟ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا: میں طبیب ہوں، بیماروں کا علاج کرتا ہوں۔

سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نصیحتیں:

﴿10691﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں تمہیں اس لئے تعلیم دیتا ہوں کہ تم بھی تعلیم دو، اس لئے نہیں کہ تم خود پسندی میں مبتلا ہو جاؤ، اے زمین کے لئے نمک کی حیثیت رکھنے والو! تم خراب نہ ہونا کیونکہ جب کوئی چیز خراب ہوتی ہے تو اسے نمک ہی صحیح کرتا ہے اور نمک خراب ہو جائے تو اسے کوئی چیز صحیح نہیں کر سکتی اور تم جنہیں علم سکھاؤ ان سے وہی اجرت لینا جو میں نے تم سے لی ہے (یعنی اوروں کو تعلیم دینا)۔

﴿10692﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: کتابُ اللہ کے محافظ اور علم کے چشمے بن جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایک ایک دن کا ہی رزق طلب کرو اور تمہارے لیے رزق کی کثرت نہ ہونا نقصان دہ نہیں۔

حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں ”کتابُ اللہ“ کے بجائے ”علم کے محافظ بنو“ کے الفاظ ہیں۔

عالِم کو کیسا ہونا چاہیے؟

﴿10693﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عالِم وہ نہیں جو اچھائی اور بُرائی کو جانتا ہو بلکہ عالِم وہ ہے جو اچھائی کو جان کر اس کی پیروی کرے اور بُرائی کو جان کر اس سے بچے۔

﴿10694﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم کا پہلا درجہ غور سے سننا پھر خاموشی اختیار کرنا، پھر اسے یاد رکھنا پھر اس پر عمل کرنا اور پھر اسے پھیلانا ہے۔

﴿10695﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مسجد جایا کرتا تھا تو لوگوں کو

بغور دیکھتا اور اَدھیڑ عمر اور بوڑھے لوگوں کو دیکھ کر ان کے پاس بیٹھ جاتا تھا اور آج یہ بچے مجھے گھیرے ہوئے ہیں۔ پھر یہ اشعار کہے:

خَلَتِ الدِّيَارُ فَسُدْتُ غَيْرَ مُسَوَّدِ　　وَمِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِىْ بِالسُّؤْدَدِ

ترجمہ: شہر خالی ہو گئے تو میں بغیر بنائے سردار بن گیا اور صرف میرا سرداری کے لئے بچ جانا بد نصیبی کی بات ہے۔

عالِم "لَااَدْرِی" کہنا نہ چھوڑے:

﴾10696﴿ ... حضرت سیِّدُنا محمد بن صباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اِذَا تَرَکَ الْعَالِمُ لَا اَدْرِیْ اُصِیْبَتْ مَقَاتِلُہٗ یعنی جب کوئی عالم "لَا اَدْرِی" (یعنی میں نہیں جانتا) کہنا چھوڑ دیتا ہے تو ہلاکتوں میں پڑ جاتا ہے۔"

﴾10697﴿ ... حضرت سیِّدُنا امام علی بن مَدِینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی ذکر کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جب کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا تو فرماتے: مجھے ٹھیک طور پر معلوم نہیں۔ سوال کرنے والا کہتا: پھر کس سے پوچھا جائے؟ آپ فرماتے: علمائے کرام سے پوچھو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توفیق کا سوال کرو۔

﴾10698﴿ ... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سعد جُمَحِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آبِ زم زم پیش کیا گیا تو آپ نے پیا اور اپنی دائیں جانب بیٹھے شخص کو بھی پلایا پھر فرمایا: آبِ زم زم خوشبو کی طرح ہے اسے منع نہیں کرنا چاہیے۔

﴾10699﴿ ... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ قلم و دوات جس کے گھر داخل ہو جائیں اس کے بیوی بچے مشقت میں پڑ جاتے ہیں۔

قرض سے زیادہ سخت:

﴾10700﴿ ... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: غیبت قرض سے زیادہ سخت ہے، قرض تو لوٹا دیا جاتا ہے لیکن غیبت لوٹائی نہیں جاسکتی۔

﴾10701﴿ ... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن

عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾ (پ۲۶،ق:۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا: اہلِ جنت کی نگاہیں ابھی ایک چیز میں ہی ہوں گی کہ ایک اور چیز ان کے سامنے آجائے گی جسے ”مَزِیْد“ کہا جاتا ہے، جب یہ کھلے گی تو اتنے میں ایک اور چیز آجائے گی جس میں وہ پہلے مشغول نہ تھے چنانچہ وہ ان کے قریب ہو گی تو وہ پکار کر کہیں گے: تو کون ہے؟ وہ کہے گی: میں ان میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾ (پ۲۶،ق:۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

﴿10702﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دوزخ کو بطورِ رحمت پیدا کیا گیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تاکہ وہ نافرمانی سے باز رہیں۔

دیہاتی کی مناجات:

﴿10703﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دیہاتی کو دیکھا کہ وہ آیا اور طوافِ کعبہ کرنے لگا تو میں بھی اس نیت سے اس کے پیچھے ہو لیا کہ شاید یہ درست طریقے سے نہ کرے تو میں اسے سکھاؤں گا، میں نے دیکھا کہ وہ کعبہ شریف کے پردوں سے لپٹ گیا اور کہنے لگا: الٰہی! میں تیری طرف نکلا ہوں اور مجھے تو نے ہی نکالا ہے، میں تیری طرف آیا اور مجھے تو ہی لایا ہے، میں تیرے صحن میں جھکا ہوں اور مجھے تو نے ہی جھکایا ہے، الٰہی! بہت سی آوازیں مختلف زبانوں میں چیخ چیخ کر تجھ سے اپنی حاجات کا سوال کر رہی ہیں اور میری حاجت یہ ہے کہ بڑی مصیبت کے وقت جب دنیا والے مجھے بھلا دیں تو تُو مجھے یاد رکھنا۔

شاعر کی شرارت:

﴿10704﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن علی بن راشد واسطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں حدیث بیان کیا کرتے تھے ایک دفعہ وہ اپنے گھر میں تھے اور ہم دروازے پر کھڑے تھے، ہم نے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی تو ہمیں اجازت نہیں ملی اتنے میں محمد بن مناذِر شاعر آیا

اور ہمیں کہا: اندر کیوں نہیں گئے ؟ ہم نے کہا کہ ہم نے اجازت مانگی تھی مگر نہیں ملی۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور یہ اشعار پڑھے:

بِعَمْرٍو وَبِالزُّهْرِيِّ وَالسَّلَفِ الْاُوْلٰى　　بِهِمْ ثَبَتَتْ رِجْلَاكَ عِنْدَ الْمَقَادِمِ

جَعَلْتَ طُوَالَ الدَّهْرِ يَوْمًا لِصَالِحٍ　　وَيَوْمًا لِخَاقَانٍ وَيَوْمًا لِحَاتِمِ

وَلِلْحَسَنِ التَّخْتَاخِ يَوْمًا وَدُوْنَهُمْ　　خَصَصْتَ حُسَيْنًا دُوْنَ اَهْلِ الْمَوَاسِمِ

نَظَرْتُ فَطَالَ الْفِكْرُ فِيْكَ فَلَمْ اَجِدْ　　تُدِيْرُ رَحًى اِلَّا لِاَخْذِ الدَّرَاهِمِ

ترجمہ:(۱)...عمرو، زہری اور اگلے بزرگوں کے پاس تمہارا قیام رہا(۲)...تمہارا کُل زمانہ یہی رہا کہ ایک دن صالح، ایک دن خاقان، ایک دن حاتم (۳)...اور ایک دن حسن تختاخ کے پاس گزر جائے اور ان کے علاوہ مشہور لوگوں کو چھوڑ کر تم نے حسین کی صحبت بھی اختیار کی (۴)...میں نے تمہارے بارے میں طویل غور وفکر کیا تو پتا چلا کہ تمہارا ادھر ادھر آنا جانا فقط دراہم کی خاطر تھا۔

حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ہاتھ میں لاٹھی لیے باہر نکلے اور فرمایا: پکڑو اسے۔ مگر ابن مناذِر وہاں سے کھسک گیا اور ہم نے اندر جا کر حضرت سے احادیث لکھیں۔

نصیحت آموز شاعری:

﴿10705﴾...یحییٰ بن عثمان کا بیان ہے کہ ایک خُراسانی شخص حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور آپ کی طرف دو درہم پھینکتے ہوئے کہا: مجھے ان کے بدلے حدیث سنائیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد اسے مارنے کے ارادے سے اٹھے تو آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور خود سر جھکا کر رونا شروع کر دیا پھر یہ شعر کہا:

اِعْمَلْ بِقَوْلِيْ وَاِنْ قَصَّرْتُ فِيْ عَمَلِيْ　　يَنْفَعْكَ قَوْلِيْ وَلَا يَضْرُرْكَ تَقْصِيْرِيْ

ترجمہ: میری بات پر عمل کر اگرچہ میرے عمل میں کوتاہی ہے، میری بات تجھے فائدہ دے گی اور میری کوتاہی تجھے کوئی نقصان نہیں دے گی۔

﴿10706﴾...حضرت سیِّدُنا حکیم بن ابجر مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ اشعار کہتے سنا:

اِذَا مَا رَاَیْتَ الْمَرْءَ یَقْتَادُہُ الْھَوٰی فَقَدْ ثَکِلَتْہُ عِنْدَ ذَاکَ ثَوَاکِلُہُ

وَقَدْ اَشْمَتَ الْاَعْدَاءَ جَھْلًا بِنَفْسِہٖ وَقَدْ وَجَدَتْ فِیْہِ مَقَالًا عَوَاذِلُہُ

وَلَنْ یَنْزِعَ النَّفْسَ اللَّجُوْحَ عَنِ الْھَوٰی مِنَ النَّاسِ اِلَّا وَافِرُ الْعَقْلِ کَامِلُہُ

ترجمہ: (۱)...جب تم ایسے شخص کو دیکھو جسے خواہشات اپنے پیچھے چلا رہی ہوں تو یقیناً اس کے پاس رونے والیوں کو رونا چاہیے (۲)...اس نے لاعلمی میں اپنے اوپر دشمنوں کو ہنسایا اور ملامت کرنے والوں کو اس کے بارے میں باتیں بنانے کا موقع مل گیا (۳)...سوال کے عادی نفس کو لوگوں میں سے کوئی بھی خواہش سے ہرگز نہیں روک سکتا سوائے بڑی اور کامل عقل والے کے۔

﴿10707﴾... حضرت سیِّدُنا ابنِ ابو عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہاں وزیر فَضْل بن رَبیع اور اس کی عقل و ہوشیاری کا تذکرہ ہوا تو حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ اشعار کہے:

کَمْ مِنْ قَوِیٍّ قَوِیٍّ فِیْ تَقَلُّبِہٖ مُھَذَّبِ الرَّأیِ عَنْہُ الرِّزْقُ مُنْحَرِفُ

وَکَمْ ضَعِیْفٍ ضَعِیْفِ الْعَقْلِ مُخْتَلِطٍ کَاَنَّہٗ مِنْ خَلِیْجِ الْبَحْرِ یَغْتَرِفُ

ترجمہ: (۱)...بدلتے حالات میں بہت سے مضبوط اور اچھی رائے رکھنے والوں سے رزق دور ہو جاتا ہے اور (۲)...بہت سے کمزور عقل اور کشمکش میں رہنے والے ایسے ہوتے ہیں گویا وہ دریا سے نکالی نہر سے چلو بھر رہے ہیں۔

﴿10708﴾... سُنَید بن داود بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حضرت سیِّدُنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اصحاب میں سے ایک شخص آئے تو آپ نے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے گھوم کر آئے تو آپ نے پھر منہ پھیر لیا اور یہ اشعار پڑھے:

وَمَا یَلْبَثُ الْاَقْوَامُ اَنْ یَتَفَرَّقُوْا اِذَا لَمْ یُؤَلِّفْ رُوْحُ شَکْلٍ اِلٰی شَکْلِ

اَبِنْ لِیْ وَکُنْ مِثْلِیْ اَوِ ابْتَغِ صَاحِبًا کَمِثْلِکَ اِنِّیْ اَبْتَغِیْ صَاحِبًا مِثْلِیْ

ترجمہ: (۱)...جب لوگوں کی ارواح ایک دوسرے سے مانوس نہ ہوں تو وہ لوگ جدا ہونے میں ذرا توقُّف نہیں کرتے۔ (۲)...اپنا مقصد بتاؤ اور مجھ جیسے ہو جاؤ یا پھر اپنے جیسا مصاحب تلاش کرو بے شک مجھے اپنے جیسے مصاحب کی تلاش ہے۔

﴿10709﴾... حضرت سیِّدُنا حَیَّان بن نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ

رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بڑھاپے میں اکثر یہ شعر پڑھا کرتے:

یُعَمَّرُ وَاحِدٌ فَیَغُرُّ قَوْمًا وَیُنْسٰی مَنْ یَّمُوْتُ مِنَ الصِّغَارِ

ترجمہ: ایک شخص لمبی عمر پا کر لوگوں کو دھوکے میں ڈالتا ہے اور کم عمری میں مرنے والا بُھلا دیا جاتا ہے۔

مصائب کی ایک حکمت:

﴿10710﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تین چیزوں کے ذریعے انسان کی حیثیت کم نہ کرتا تو کوئی بھی چیز انسان کو قابو نہ کرسکتی وہ تین چیزیں لازمی طور پر انسان میں ہیں مگر پھر بھی بہت اچھلتا ہے: محتاجی، بیماری اور موت۔

﴿10711﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو مَعْمَر رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اگر علم نے تجھے فائدہ نہ دیا تو نقصان دے گا۔

﴿10712﴾... حضرت سَیِّدُنا اسحاق بن ابو اسرائیل عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَکِیْل نے حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے کہا: ابو محمد! لوگ دین و دنیا دونوں میں قحط کا شکار ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ ایسے قحط میں پڑے ہیں کہ نہ کوئی آسودہ ہے نہ کوئی جائے پناہ ہے۔

تین آیاتِ طیبہ کی تفسیر:

﴿10713﴾... حضرت سَیِّدُنا بشر بن یحییٰ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا (پ۱۳، الرعد: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے۔

کی تفسیر میں فرمایا: مراد یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آسمان سے قرآنِ پاک نازل فرمایا تو لوگوں نے اپنی عقلوں کے مطابق اسے اٹھا لیا۔

اور فرمانِ الٰہی:

كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا

ترجمۂ کنزالایمان: **اللہ** بتاتا ہے کہ حق اور باطل کی یہی مثال

اَلزَّبَدُ فَیَذۡهَبُ جُفَآءً ۚ (پ۱۳، الرعد:۱۷) ہے تو جھاگ تو پھک کر دور ہو جاتا ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد بدعتیوں اور خواہش پرستوں کی باتیں ہیں۔ نیز اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں

(پ۱۳، الرعد:۱۷) رہتا ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے حلال اور حرام مراد ہے۔

﴿10714﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: عقلمند اگر تھوڑی نصیحت سے فائدہ نہ اٹھائے تو زیادہ نصیحت سے بُرائی میں ہی اضافہ کرے گا۔

محبتِ قرآن محبتِ الٰہی ہے:

﴿10715﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم اس دین کی بلندی تک اس وقت نہیں پہنچ سکتے جب تک سب سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والے نہ ہو جاؤ اور جو قرآنِ پاک سے محبت کرتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتا ہے۔ تم سے جو کہا جاتا ہے اسے خوب سمجھ لو۔

﴿10716﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص یہی دعا کرتا رہتا تھا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُكَ حُسۡنَ الظَّنِّ وَشُکۡرَ الۡعَافِیَةِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے اچھے گمان اور عافیت کے شکر کا سوال کرتا ہوں۔

بدترین جگہ:

﴿10717﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ جگہ بدترین ہے جہاں بندہ گناہ کرتا رہے اور توبہ کئے بغیر وہاں سے چلا جائے۔

﴿10718﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ علمائے کرام فرماتے ہیں: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقدیر پر راضی نہیں ہوتا وہ اپنے لیے کی گئی اپنی تدبیر پر بھی راضی نہیں رہتا۔

مخلوق سے خیر خواہی کا درس:

﴿10718﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن

عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو عبد اللہ! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رضا کے لیے اُس کی مخلوق کے ساتھ خیر خواہی کرنا تم پر لازم ہے کیونکہ اس سے افضل عمل کوئی نہیں جسے لے کر تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ملو۔ تم ان کی خواہش پر خوش کیوں نہیں ہوتے، اگر آسمان سے کوئی پکارنے والا پکار کر کہے کہ تمام لوگ جنت میں جائیں گے اور میں (اِبنِ عُیَیْنَہ) اکیلا دوزخ میں ڈالا جاؤں گا تو میں اس پر بھی راضی ہوں۔

﴿10719﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ابو عبد اللہ! نعمت پر شکرِ خداوندی یہ ہے کہ تو اس کی حمد کرے اور اس نعمت سے نیکی پر مدد حاصل کرے تو جس نے نعمتِ الٰہی سے گناہ پر مدد لی اس نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کیا۔

عزت مال سے بڑھ کر ہے:

﴿10720﴾... حضرت سیِّدُنا احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑا بننے کے کارخانہ میں آئے اور فرمایا: جو تم سے کہا جا رہا ہے غور سے سنو، یہ بات تمہارے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہے، اگر تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے مال سے کچھ لے لے پھر اس کی موت کے بعد اس سے دامن چھڑانا چاہے تو اس کے وارثوں کو وہ چیز دے دے ہمارے خیال میں یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر تم میں سے کوئی کسی کی عزت خراب کر دے پھر اس کی موت کے بعد اس کا بدلہ دینا چاہے تو اس کے وارثوں اور تمام زمین والوں کے پاس جائے اور سب اسے معاف کر دیں تو پھر بھی معاف نہیں ہو گا، پس مومن کی عزت اس کے مال سے بڑھ کر ہے۔ جو تم سے کہا جاتا ہے اسے سمجھو۔

﴿10721﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر محمد بن یزید اسلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گرد کافی لوگ بیٹھے تھے کہ اتنے میں حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب آپ کے سر پر آ کر کھڑے ہوئے اور یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پ۱۱، یونس: ۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے فرمایا: اے ابو علی! خدا کی قسم! بندہ اس وقت تک خوش نہ ہو گا جب تک قرآن پاک کی دوا لے کر دل کے مرض پر نہ رکھ لے۔

﴿10722﴾... حضرت سیِّدُنا احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "اَلْاَوَّابُ الْحَفِیْظ" (یعنی رجوع لانے والا نگہداشت والا۔ سورہ ق آیت:32) کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وہ ہے جو اپنی مجلس سے اس وقت تک نہیں اٹھتا جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ واستغفار نہ کر لے۔

مؤمنین کے لیے انبیا کی دعائیں:

﴿10723﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عمر بن راشد تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس جو کچھ تھا میں نے حصولِ علم میں خرچ کر دیا جب یہ بات حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تک پہنچی تو وہ میرے پاس آئے اور فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس سے جا چکا اس پر افسوس مت کرنا تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر تمہیں پہلے رزق دیا گیا تھا تو اب بھی ملے گا۔ پھر فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو تم تو بھلائی پر ہو، کیا تم جانتے ہو تمہارے لیے کس نے دعا کی ہے؟ میں نے کہا: کس نے؟ فرمایا: عرش اٹھانے والے فرشتوں نے۔ میں نے تعجب سے کہا: عرش اٹھانے والے فرشتوں نے۔۔۔؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اور حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی تمہارے لیے دعا کی ہے۔ میں حیرت زدہ ہو کر کہنے لگا: حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی میرے لیے دعا کی ہے۔۔۔؟ انہوں نے کہا: ہاں اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی تمہارے لیے دعا کی ہے۔ میں نے حیرت سے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے میرے لیے دعا کی ہے۔۔۔؟ انہوں نے کہا: ہاں اور حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی تمہارے لیے دعا کی ہے۔ میں نے حیرت میں ڈوب کر کہا: کیا حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی میرے لیے دعا کی ہے۔۔۔؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا؟

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۚ (پ۲۴، المؤمن:۷)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔

میں نے پوچھا: میرے لیے حضرت سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے کہاں دعا کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِؕ (پ٢٩، نوح:٢٨)

ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو۔

میں نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے میرے لیے دعا کہاں کی ہے؟ فرمایا: کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (پ١٣، ابراھیم:٤١)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

میں نے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب حضرت سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے لیے کہاں دعا کی ہے؟ آپ نے اپنے سر کو جھٹکا پھر فرمایا: کیا تم نے ربّ تعالیٰ کا یہ فرمانِ مبارک نہیں سنا:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِؕ (پ٢٦، محمد:١٩)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سب سے زیادہ فرمانبردار، رحم دل اور اُمّت پر مہربان ہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں کوئی حکم دے اور وہ نہ کریں۔

علما کی تین اقسام:

﴿10724﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک فقیہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ علماء تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جاننے والا، دوسرا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حکم کو جاننے والا اور تیسرا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو جاننے والا، جو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو جاننے والا ہے وہ طریقہ تو جانتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا، جو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جاننے والا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا تو ہے مگر طریقہ نہیں جانتا اور تیسرا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حکم دونوں کو جاننے والا ہے یہ طریقے کو بھی جانتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے

ڈرتا بھی ہے اسے آسمانی بادشاہتوں میں عظیم کہا جاتا ہے۔

بدمذہب کے لیے رسوائی ہے:

﴿10725﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: زمین میں جو بھی بدمذہب ہوگا ذلت ورسوائی اسے گھیر لے گی اور یہ بات قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: قرآن مجید میں کہاں ہے؟ فرمایا: کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب انہیں ان کے رب کا غضب اور ذلت پہنچنا ہے دنیا کی زندگی میں۔

(پ۹، الاعراف: ۱۵۲)

لوگوں نے کہا: ابو محمد! یہ تو بچھڑے والوں (بنی اسرائیل) کے ساتھ خاص ہے۔ فرمایا: ہرگز نہیں، تم اس کے بعد والا آیت کا حصہ پڑھو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں بہتان ہاڑوں (بہتان باندھنے والوں) کو۔

(پ۹، الاعراف: ۱۵۲)

لہٰذا یہ ذلت قیامت تک ہر بہتان باندھنے والے اور ہر بدمذہب کے لئے ہے۔

﴿10726﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اسے فقیہ نہیں سمجھتا جو لڑتا جھگڑتا یا بے جا مخالفت کرتا ہو، فقیہ تو حکمتِ الٰہی پھیلاتا ہے اگر قبول کرلی جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہے اور اگر قبول نہ کی جائے تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہے۔

حدیث کی عظمت:

﴿10727﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے حدیث طلب کی یقیناً اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بیعت کرلی۔

﴿10728﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص قبلہ رو ہو کر حدیث یاد کرے تو مجھے امید ہے کہ کھڑے ہونے سے پہلے ہی اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

حکمت کیسے آتی ہے؟

﴿10729﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا ابو خالد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو فرماتے سنا کہ حکمت تین چیزوں سے آتی ہے: (۱)... خاموش رہنے (۲)... غور سے سننے اور (۳)... محفوظ رکھنے سے اور تین خصلتوں کی وجہ سے حکمت کا پھل ملتا ہے: (۱)... ہمیشہ کے گھر (جنت) کی طرف رجوع کرنے (۲)... دھوکے کے گھر (دنیا) سے دور ہونے اور (۳)... موت سے پہلے موت کی تیاری کرنے سے۔

﴿10730﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: بے شک یہ علم جب بھی ایک برتن سے نکلتا ہے تو دوسرے میں چلا جاتا ہے۔

علما علم کے زیادہ محتاج ہیں:

﴿10731﴾... صاحبِ مغازی حضرت سیِّدُنا احمد بن محمد بن ایوب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس جمع ہوئے تو آپ نے پوچھا: علم کی زیادہ حاجت کسے ہوتی ہے؟ لوگ خاموش رہے، پھر عرض کی: ابو محمد! آپ ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: علم کی سب سے زیادہ حاجت علما کو ہوتی ہے، ان کا بے خبر و ناواقف ہونا سب سے زیادہ برا ہے کیونکہ لوگوں کی رسائی انہیں تک ہوتی ہے۔ اور ان ہی سے سوال کیا جاتا ہے۔

﴿10732﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: تم جانتے ہو علم کی مثال کیا ہے؟ علم کی مثال دار الکفر اور دار الاسلام کی طرح ہے، اگر مسلمان جہاد چھوڑ دیں تو کافر حملہ کر کے اسلام ختم کر دیں گے اور اگر لوگ علم چھوڑ دیں تو جاہل ہو جائیں گے۔

نصیحتوں بھرے مدنی پھول:

﴿10733﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ ایک عقلمند سے پوچھا گیا: صبر کیا ہے؟ جواب دیا: وہ جو مصیبت پہنچتے ہی پایا جائے اور حالت وہی رہے جیسی مصیبت نازل ہونے سے پہلے تھی۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: سب سے افضل علم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے احکام

کا علم ہے ، بندہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حکم کو جان لیتا ہے تو مراد تک پہنچ جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حکم کو جاننے سے بڑھ کر بندوں کو کوئی نعمت نہیں ملی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حکم سے لاعلمی سے بڑھ کر کوئی سزا نہیں ملی۔ مزید فرماتے ہیں: جب تجھے خاموش رہنا پسند ہو تو گفتگو کر اور جب تجھے گفتگو کرنا پسند ہو تو خاموش رہ۔

مزید فرمایا: جھگڑا چھوڑ دو کہ اس میں بھتری بہت کم ہوتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ ”تمہارے لیے نیک دشمن بُرے دوست سے بہتر ہے۔ کیونکہ نیک دشمن کا ایمان اسے روکتا ہے کہ وہ تمہیں کوئی تکلیف یا ناپسندیدہ بات پہنچائے جبکہ برا دوست کچھ پروا نہیں کرتا کہ تمہیں کیا ہوتا ہے۔“ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ”جس نے قرآنِ پاک پڑھا اس سے نبوت ورسالت کی تبلیغ کے علاوہ ہر وہ سوال کیا جائے گا جو حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے ہو گا۔“

سلام کرنے کا مطلب:

﴿10734﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دانا شخص سے پوچھا گیا: آپ اور لوگوں سے بڑھ کر علم کے حریص کیوں ہیں؟ انہوں نے کہا: اس لیے تاکہ ہم علم کے ذریعے لوگوں کے ساتھ معاملہ کریں۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کا مطلب ہے، تو مجھ سے محفوظ رہ اور میں تجھ سے محفوظ رہوں۔ سامنے والا اسے جواب میں دعا دیتے ہوئے کہتا ہے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ، جب دو شخص ایک دوسرے کو اس طرح سلام کریں تو ان کے لیے مناسب نہیں کہ جدا ہونے کے بعد پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی غیبت وغیرہ کریں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مِسْعَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کو پسند ہے کہ کوئی شخص آپ کے پاس آکر آپ کو آپ کے عیوب بتائے؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ نصیحت کرنے والا ہو گا تو مجھے پسند ہے اور اگر وہ مجھے تکلیف دینے اور ڈانٹنے کے ارادے سے ایسا کرے گا تو مجھے پسند نہیں۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم زندوں کی اسی چیز پر رشک کرو جس سے مردوں پر رشک کیا جاتا ہے اور مردے پر رشک صرف یہ ہوتا کہ جب کہا جاتا ہے: فلاں مر گیا اور پیچھے کچھ نہیں چھوڑا۔

﴿10735﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عالِم دین جب نماز پڑھتے تو یہ

دعا کرتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس میں جو کوتاہی ہوئی ہے اسے معاف فرما۔

عقل مند کی نو صفات:

﴿10736﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عالِم صاحب نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی کرنے میں عقل سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور کوئی بھی شخص اس وقت تک عقلمند نہیں ہو سکتا جب تک اس میں یہ دس صفات نہ ہوں، پھر انہوں نے نو صفات بیان کیں: (۱)...وہ تکبر میں مبتلا نہ ہو (۲)...اس سے بھلائی کی امید ہو (۳)...اسے عزت سے بڑھ کر ذلت محبوب ہو (۴)...محتاجی مالداری سے زیادہ پسند ہو (۵)...دوسرے کی تھوڑی نیکی کو بھی زیادہ سمجھے (۶)... اپنی زیادہ نیکی کو بھی تھوڑا خیال کرے (۷)...دنیا میں اس کا حصہ صرف غذا ہی ہو (۸)...پوری عمر طالب علم دین رہے اور سب سے آخری صفت جس کے ذریعے وہ اپنی بزرگی کو بڑھائے گا اور اس کا نام بلند ہو گا یہ ہے کہ (۹)...جب بھی کوئی اس سے ملے تو خود کو اس سے کمتر ہی تصور کرے۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: نیک عمل وہ ہے جس پر تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کی تعریف پسند نہ ہو۔

عدل والے اور فضل والے:

﴿10737﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ اپنے ظاہر کو اچھا کر کے پیش کرے اور اس کا باطن بھی ظاہر کی طرح اچھا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے ہاں انصاف کرنے والوں میں لکھ دیتا ہے اور اگر وہ اپنے اور ربّ تعالیٰ کے مابین کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے جسے لوگ نہیں جانتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے ہاں حد سے بڑھنے والوں میں سے لکھ دیتا ہے کیونکہ اس کا ظاہر اس کے باطن کے مخالف ہے، یونہی جب کوئی بندہ ظاہر کو اچھا بنا کر پیش کرے اور اس کا باطن اس کے ظاہر سے بھی اچھا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنے ہاں فضل والوں میں لکھ دیتا ہے پھر اگر وہ کوئی ایسا گناہ کر بیٹھے جسے لوگ نہیں جانتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے فضل والوں سے ہٹا کر اہلِ عدل میں شامل فرما دیتا ہے مگر اسے حد سے بڑھنے والوں میں نہیں لکھتا کیونکہ اس کا گناہ اس کی ذات تک محدود ہوتا ہے، کوئی ایسا ہوتا ہے کہ لوگوں کے سامنے تجارت کرتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دلی حالت سے باخبر ہوتا ہے کہ یہ دنیا سے کنارہ کش ہے اور کوئی لوگوں کے سامنے دنیا سے بے رغبتی کا اظہار

کرتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو جانتا ہے کہ یہ دنیا کو پسند کرنے والا ہے۔

بندے کے لیے کون سی حالت افضل ہے؟

﴿10738﴾... حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن سَکَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھا، اتنے میں بغداد کا رہنے والا ایک شخص کھڑا ہوا اور ان سے پوچھا: اے ابو محمد! مجھے حضرت مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس قول کے بارے میں کچھ بتایئے کہ ”میں مصیبت میں مبتلا کیا جاؤں اور اس پر صبر کروں مجھے اس سے زیادہ یہ پسند ہے کہ میں ٹھیک ٹھاک رہوں اور شکر کروں۔“ کیا آپ کو یہ قول پسند ہے یا پھر ان کے بھائی حضرت ابو عَلاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ قول کہ ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جو بھی میرے لیے پسند کرے میں اس پر راضی ہوں۔“ حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: مجھے حضرت مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بات زیادہ پسند ہے۔ اس شخص نے کہا: وہ کیسے حالانکہ حضرت ابولعلاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو رضائے الٰہی میں راضی تھے؟ حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے قرآنِ پاک پڑھا ہے اس میں حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر ہے وہ صحت و سلامتی کے ساتھ تھے، ان کے بارے میں ربّ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ؕ﴿۳۰﴾ (پ۲۳، ص: ۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا۔

اور حضرت سَیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر بھی ہے جو آزمائش میں مبتلا کئے گئے تو ان کے بارے میں بھی ربّ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ (پ۲۳، ص: ۴۴) ترجمۂ کنزالایمان: کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا۔

دونوں کی ایک ہی صفت بیان ہوئی ہے جبکہ ایک صحت و سلامتی کے ساتھ تھے اور ایک آزمائش میں مبتلا کئے گئے، میں نے دیکھا کہ شکر صبر کے قائم مقام ہے اور جب دونوں آمنے سامنے ہو گئے تو مجھے صحت و سلامتی کے ساتھ شکر کرنا مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ پسند آیا۔

﴿10739﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا: فخر و تکبر کو چھوڑو اور لمبے عرصے تک قبر میں پڑے رہنے کو یاد کرو۔

نیکوں کے ساتھ رہنے کی دعا:

﴿10740﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جب تک تم اپنے نیکوں کو پسند کرتے رہو گے بھلائی پر رہو گے اور جو تمہارے بارے میں سچی بات کہی جائے اسے پہچانو، ہلاکت ہے تمہارے لیے جب تمہارے درمیان عالِم کی حیثیت مردار بکری کی طرح ہو۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ہمارے نیکوں کے ساتھ رکھ اور ہمارے بروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما، ہم سب کو نیک بنادے اور ہمارا معاملہ بھی نیکوں کے ساتھ فرما اور جب تو نیکوں کو وفات دے دے تو ہمیں بھی ان کے بعد زندہ نہ رکھنا۔

اصل زندگی اور حقیقی بقا:

﴿10741﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہلا جا پہنچا اور دوسرا تھکا ہارا ہانکا جا رہا ہے، بے پایاں انعامات اور چھن جانے کا سخت و زبردست وقت دونوں قریب آچکے ہیں لہٰذا جسے پیچھے چھوڑ جانا ہے اس کے بجائے جس کی طرف بڑھ رہے ہو اس کی اصلاح کرو، حق خالق عَزَّوَجَلَّ کے لیے اور شکر اسی انعام کرنے والے کے لیے ہے، اصل زندگی موت کے بعد اور حقیقی بقا قیامت کے بعد ہے۔

﴿10742﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عالِم تھا اور دوسرا عابد، عالم نے عابد سے کہا: آخر کیا بات ہے آپ میرے پاس نہیں آتے حالانکہ لوگ میرے پاس آتے ہیں اور وہ میرے علم کے محتاج ہیں؟ عابد نے کہا: مجھے تھوڑی بہت نیکی کرنی آتی ہے اور میں اسی پر عمل پیرا ہوں جب وہ میرے پاس سے ختم ہو جائے گی تو آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔

نو جہاد نفس کے ساتھ ہیں:

﴿10743﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دل میں چھپی دشمنی حسد ہوتی ہے اور حسد سے برائی ہی نکلتی ہے اور جو بچ جائے وہ بھی دشمنی ہی ہوتی ہے۔ کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس میں کچھ نہ کچھ حسد نہ ہو۔ کہا جاتا تھا: جہاد دس قسم کا ہے ایک جہاد دشمن کے ساتھ اور باقی نو تیرے اپنے نفس کے ساتھ۔

﴿10744﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اصحابِ حکمت کے ساتھ بیٹھا کرو کیونکہ ان کی مجلس غنیمت، ان کی صحبت سلامتی اور ان کی دوستی عزت ہے۔

﴿10745﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (پ۶، المآئدۃ:۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ تم نیکی و پرہیزگاری کرو، اسی کی دعوت دو، اسی پر مدد کرو اور اسی کی طرف رہنمائی کرو۔

﴿10746﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: متقین کو متقین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ اس چیز سے بچتے ہیں جس سے بچا نہیں جاتا۔

﴿10747﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نیکوکار اس وقت پہچانے جاتے ہیں جب انہیں یہ پسند ہو کہ نہ پہچانے جائیں۔

﴿10748﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ کہا جانا کہ "تمہارے اندر برائی ہے۔" اور وہ تم میں نہ ہو یہ کہے جانے سے بہتر ہے کہ "تمہارے اندر بھلائی ہے۔" اگرچہ وہ تم میں موجود ہو۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ (پ۱۸، النور:۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں ایک جماعت ہے اسے اپنے لیے بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

﴿10749﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن صباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ تمہیں اپنے پاس آتا دیکھ کر مجھے خود پر غصہ آتا ہے تو دل میں کہتا ہوں: یہ لوگ میرے پاس اس لیے آئے ہیں کہ یہ مجھے نیک سمجھتے ہیں۔

﴿10750﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی

نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

نماز کی عزت و توقیر:

﴾10751﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مصیبتوں کو چھپانا سب سے بڑی نیکی ہے۔ نیز فرمایا: برے غلام کی طرح نہ ہو کہ جب تک بلایا نہ جائے آتا ہی نہیں، اذان سے پہلے ہی نماز کے لیے آجایا کرو۔ آپ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کسی نے فرمایا ہے: اقامت سے پہلے نماز کے لیے آجانا نماز کی عزت و توقیر ہے۔

﴾10752﴿... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ہر بندے کے خلاف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاس دلیل ہے یا تو بندے کے گناہ کرنے کی یا پھر کسی نعمت کا شکر ادا کرنے میں کوتاہی کرنے کی۔

علم عمل سے پہلے ہے:

﴾10753﴿... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علم کی فضیلت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے یہ فرمانِ باری تعالیٰ نہیں سنا:

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (پ۲۶، محمد:۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو جان لو کہ **اللہ** کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔

دیکھو کہ پہلے علم سے ابتدا فرمائی پھر عمل کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ (پ۲۴، المؤمن:۵۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو۔

اور وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی گواہی دینا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسی کے سبب مغفرت فرمائے گا جس نے یہ کہا وہ بخش دیا گیا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ (پ۹، الانفال:۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرمادیا جائے گا۔

اور فرمایا:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ (پ۹، الانفال:۳۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** انھیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک مانتے ہیں۔ مزید ارشاد فرمایا:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ۝۱۰ (پ۲۹، نوح:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔

اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی اسے ایک مانو اور علم عمل سے پہلے ہے، کیا یہ فرمانِ عالی نہیں دیکھتے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۲۰ سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ (پ۲۷، الحدید:۲۰، ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑھائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینھ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ۔

پھر یہ بھی ارشاد فرمایا:

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ (پ۹، الانفال:۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے۔

پھر اس علم کے بعد عمل کا حکم فرمایا:

فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ (پ۲۸، التغابن:۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان سے احتیاط رکھو۔

یوں ہی ایک اور مقام پر علم کے بعد عمل کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ (پ۱۰، الانفال:۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے۔

﴿10754﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب نے فرمایا: عالِم کا ایک گناہ معاف ہونے سے پہلے جاہل کے 70 گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

10ہزار آوازیں:

﴿10755﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ جب بھی مجھے دو کام در پیش ہوئے جن میں سے ایک میں تیری رضا اور دوسرے میں میری خواہش تھی تو میں نے اپنی خواہش پر تیری رضا ہی کو ترجیح دی ہے۔ اتنے میں بادلوں میں سے 10 ہزار آوازیں آئیں: اے ایوب! ایسا تمہارے ساتھ کس نے کیا؟ تو حضرت سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے سر پر مٹی ڈالی پھر عرض کی: تو نے اے میرے ربّ! تو نے۔

قناعت ورضا والے:

﴿10756﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن عبد الملک نے حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: مجھے اپنی حاجت بتایئے۔ انہوں نے فرمایا: چلو ہٹو! میں اپنی حاجت اس کی بارگاہ میں پیش کر چکا ہوں جس کے سوا کہیں اور حاجتیں جمع نہیں ہوتیں، تو اس نے جو کچھ مجھے عطا کیا میں نے اس پر قناعت کی اور جو مجھ سے دور رکھا میں اس پر راضی رہا۔ مزید فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حاکمِ مدینہ کے پاس گئے تو اس نے کہا: کلام فرمایئے۔ آپ نے فرمایا: اپنے دروازے پر آنے والے لوگوں میں غور کرو اگر تم نیک لوگوں کو قریب کرو گے تو شریر لوگ دور ہو جائیں گے اور اگر شریروں کو قریب کرو گے تو نیک دور ہو جائیں گے۔

﴿10757﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب کے آنسو خشک ہونے کو نہیں آرہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ جب دل خوش ہوتا ہے تو آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں۔ اتنا کہنے کے بعد آپ نے ایک تکلیف دہ سانس بھری۔

احکام کون نافذ کر سکتا ہے؟

﴿10758﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو وہی قائم کرتا ہے جو نہ نرمی کرے نہ بناوٹ

ودکھلاوا کرے اور نہ خواہشات کے پیچھے چلے۔

﴿10759﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: ہائے اس بات پر غم کہ مجھے کوئی غم نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں وہ شخص آپ ہی ہیں۔

﴿10760﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: تم ہمیشہ کے لیے پیدا کئے گئے ہو بس ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل کئے جاؤ گے۔

دن تین ہی ہیں:

﴿10761﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ دن تین ہی ہیں ایک گزشتہ کل حکمت والا دن تھا جو چلا گیا اور اپنی حکمت تمہارے پاس چھوڑ گیا، دوسرا آج کا دن جو رخصت ہونے والا دوست ہے جو لمبا عرصہ چھپ کر تجھ سے محبت کرتا رہا حتّٰی کہ یہ خود تمہارے پاس آگیا، تم اس کے پاس نہیں گئے اور یہ بہت جلد تمہیں چھوڑ جائے گا اور تیسرا دن آنے والا کل ہے جس کے بارے میں تم نہیں جانتے کہ تم اسے پاسکو گے یا نہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم پر سچ بولنا لازم ہے اگر تم میں سے کوئی سچ کو اپنے لیے ہلاکت خیز گمان کرے تو بے شک وہی اس کے لیے سب سے بڑا نجات دہندہ ہے۔

﴿10762﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو بندہ 40 دن تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے خالص عمل کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو حکمت سے بھر دیتا ہے اور اسے اس کی زبان پر جاری فرما دیتا ہے اور اسے دنیا کے عیوب ان کی بیماریوں اور علاج کے ساتھ دکھا دیتا ہے۔ نیز فرماتے ہیں: تمہارے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ برے بادشاہ ہیں۔ اور وہ علم ہے جس پر عمل نہ کیا جائے۔

نعمت کیوں دی جاتی ہے؟

﴿10763﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: شکر گزار وہ ہے جو جانتا ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خاص طور پر یہ نعمت مجھے اس لیے دی ہے کہ وہ دیکھے کہ میں کتنا شکر اور کتنا صبر کرتا ہوں۔

﴿10764﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے پوچھا گیا کہ دنیا سے بے رغبتی کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس کے شکر پر حلال اور جس کے صبر پر حرام غالب نہ آئے۔

﴿10765﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پچھلے سالوں میں گزرے ہوئے بُرے لوگ تمہارے آج کے بھلے لوگوں سے بہتر تھے۔

﴿10766﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ ہارون رشید نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی سے کہا: اے شیخ! اہلِ عرب میں آپ کا کافی مقام و مرتبہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: قیامت کے دن یہ مقام و مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے مجھے کچھ کام نہ دے گا۔

شدید ترین حسرت والے:

﴿10767﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ قیامت کے دن تین طرح کے لوگوں کو شدید ترین حسرت ہوگی: (۱)...وہ شخص جس کا غلام قیامت کے دن اس سے اچھے عمل لے کر آئے گا۔ (۲)...وہ شخص جو دنیا میں مالدار تھا مگر اس نے اپنے مال سے صدقہ نہیں کیا تو مرنے کے بعد جو اس کا وارث بنا اس نے اُس مال سے صدقہ کیا اور (۳)...وہ شخص جس نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا مگر دوسرے نے اس سے سیکھا اور نفع اٹھایا۔

﴿10768﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طالبانِ حدیث کی کثرت دیکھی تو فرمایا: ایک تہائی بادشاہ کے پیچھے ہولیں گے، ایک تہائی فلاح نہیں پائیں گے اور ایک تہائی مر جائیں گے۔

﴿10769﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو اپنے دوستوں کی مذمت کرتے سنا تو فرمایا: دوستوں کی آپس کی ایک صحبت کتنے جیسی بھی ہوتی ہے اگر تم اس سے بچ سکتے ہو تو بچو۔

﴿10770﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: دوستوں سے بھلائی کرنا ان کی دشمنی سے بچنے کا قلعہ ہے۔

﴿10771﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے فرمایا: آدمی تقویٰ کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اپنے اور حرام کے درمیان حلال کو آڑ نہ بنالے اور جب تک گناہ اور گناہ سے مشابہ کام کو نہ چھوڑ دے۔

﴾10772﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دعا قبول نہ ہونے کے مقابلے میں مجھے اس بات سے زیادہ ڈر لگتا ہے کہ کہیں دعا ہی سے منع نہ کر دیا جاؤں۔

گناہ غم میں مبتلا کرتا ہے:

﴾10773﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی نے فرمایا: بندہ گناہ کر لیتا ہے تو اس کی وجہ سے ہمیشہ غمگین رہتا ہے۔

﴾10774﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک شخص نیکی ہی کرتا رہے کبھی گناہ نہ کرے تو (نیکی پر اترانے کی وجہ سے) یہ نیکی گناہ سے زیادہ نقصان دہ ہو جاتی ہے اور کوئی شخص گناہ ہی کرتا رہے کبھی نیکی نہ کرے تو (گناہ پر خوف وندامت کی وجہ سے) یہ نیکی سے بھی زیادہ فائدہ مند ہو جاتا ہے۔

﴾10775﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے سفیان! جس زمانے میں لوگ تیرے محتاج ہوں گے یقیناً وہ برا زمانہ ہو گا۔

﴾10776﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 80 مرتبہ وقوفِ عرفہ کیا ہے (یعنی 80 حج کیے ہیں)۔

جان پہچان کم رکھو:

﴾10777﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ عابد و زاہد بزرگ حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے سفیان! لوگوں سے جان پہچان کم رکھو تاکہ کل قیامت میں جب تمہیں تمہارے برے اعمال کے ساتھ بلایا جائے تو تمہاری رسوائی کم ہو۔

﴾10778﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مُساوِر وَرَّاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کو فرماتے سنا: کم لوگوں والی مجلسیں ہی پاک ہوتی ہیں۔

﴾10779﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا مِسْعَر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک شخص نے سمندری سفر کیا تو اس کی کشتی ٹوٹ گئی تو وہ ایک جزیرے میں جا پہنچا اور وہاں

تین دن تک ایسے گزرے کہ نہ اسے کوئی نظر آیا نہ اس نے کچھ کھایا پیا پھر یہ شعر کہنے لگا:

اِذَا شَابَ الْغُرَابُ اَتَیْتُ اَهْلِیْ وَصَارَ الْقَارُ كَاللَّبَنِ الْحَلِیْبِ

ترجمہ: جب کوّا جوان ہو جائے گا اور تار کول تازہ دوھوئے ہوئے دودھ کی طرح ہو جائے گا تو میں اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں گا۔

غیب سے کسی نے جواب دیتے ہوئے یہ شعر کہا:

عَسَى الْكَرْبُ الَّذِیْ اَمْسَیْتَ فِیْهِ یَكُوْنُ وَرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِیْبُ

ترجمہ: امید ہے جس تکلیف میں تو نے کل بسر کی ہے اس کے بعد عنقریب کوئی فراخی وکشادگی ہو۔

اتنے میں اس نے دیکھا تو ایک کشتی آرہی تھی، اس نے کشتی والوں کو اشارہ کیا تو انہوں نے اسے سوار کر لیا۔ چنانچہ اسے بہت بھلائی نصیب ہوگئی۔

کس عورت سے نکاح کیا جائے؟

﴿10780﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا: اے ابو محمد! میں آپ سے اپنی بیوی کی شکایت کرنے آیا ہوں، میں اس کے نزدیک سب سے بڑھ کر ذلیل وحقیر ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تھوڑی دیر کے لیے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا: تم نے اپنی عزت میں اضافے کے لئے اس میں رغبت کی ہوگی؟ اس نے کہا: ابو محمد! بات تو یہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو عزت تلاش کرنے گیا وہ ذلت میں مبتلا ہوا، جو مال کی طرف بڑھا وہ محتاج ہوا اور جو دِین کی طرف بڑھا اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اسے دین کے ساتھ ساتھ مال اور عزت بھی عطا فرما دیا۔ پھر اسے اپنا واقعہ سناتے ہوئے فرمایا: ہم چار بھائی تھے، محمد، عمران، ابراہیم اور میں، محمد سب سے بڑے، عمران سب سے چھوٹے اور میں درمیانہ تھا، محمد نے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو عمدہ خاندان کی طرف راغب ہوا یوں اس نے خود سے اعلیٰ خاندان والی سے شادی کر لی تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اسے ذلت میں مبتلا کر دیا، عمران مال کی طرف راغب ہوا تو خود سے زیادہ مالدار عورت سے شادی کر لی تو اسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے فقر ومحتاجی میں مبتلا کر دیا، اس کے پاس جو کچھ تھا سسرال والوں نے لے لیا اور اسے کچھ بھی نہ دیا، میں ابھی باقی تھا۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا مَعْمَر بن راشد رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے ان سے مشورہ کیا اور اپنے بھائیوں کا قصہ بھی ان کے گوش گزار کر دیا۔ انہوں نے مجھ سے حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن جعدہ اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی حدیث بیان کی حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن جعدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی حدیثِ مبارک تو یہ ہے کہ حضور نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عورت سے چار باتوں کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے، اس کے دین، اس کے حسب (خاندانی شرافت)، اس کے مال اور اس کے جمال کی وجہ سے پس تم پر لازم ہے کہ دین دار سے شادی کرو مالدار ہو جاؤ گے۔“[1] جبکہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی حدیث یہ ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عورتوں میں سب سے زیادہ برکت والی وہ ہوتی ہے جس کا حق مہر کم ہو۔“[2] چنانچہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنے لیے دین کو اور کم بوجھ والی کو اختیار کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دین کے ساتھ ساتھ مجھے عزت اور مال بھی عطا فرما دیا۔

﴿10781﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: قول و عمل ایمان ہے۔ پوچھا گیا: کیا ایمان گھٹتا بڑھتا بھی ہے؟ فرمایا: ہاں، پھر زمین سے ذرہ اٹھایا اور فرمایا: اتنا گھٹتا ہے کہ اس جتنا بھی نہیں رہتا پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا (پ۱۱، التوبۃ: ۱۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: ان کے ایمان کو اس نے ترقی دی۔

عاجزی وانکساری:

﴿10782﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مسجد جایا کرتا تو لوگوں کو غور سے دیکھتا جہاں مجھے بوڑھے یا بڑی عمر کے لوگ نظر آتے میں وہاں جا کر بیٹھ جاتا جبکہ آج مجھے ان بچوں نے گھیر رکھا ہے۔ پھر یہ شعر پڑھا:

خَلَتِ الدِّيَارُ فَسُدْتُ غَيْرَ مُسَوَّدِ ... وَمِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِيْ بِالسُّؤْدَدِ

ترجمہ: شہر خالی ہو گئے تو میں بغیر بنائے سردار بن گیا اور صرف میرا سرداری کے لئے بچ جانا بدنصیبی کی بات ہے۔

1 ...مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب نکاح ذات الدین، ص ۷۷۲، حدیث: ۱۴۶۶، عن ابی ہریرۃ

2 ...سنن کبری للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب برکۃ المرأۃ، ۵/ ۴۰۲، حدیث: ۹۲۷۴

﴿10783﴾... حضرت سیِّدُنا عباس تَرقُفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس آئے اور حدیث لینے والوں کو دیکھ کر فرمایا: کیا آپ لوگوں میں کوئی مصر سے آیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: وہاں لَیث بن سعد کا کیا حال ہے؟ بتایا گیا کہ ان کا وصال ہو چکا ہے۔ پھر پوچھا: کیا تم میں سے کوئی رملہ کا رہنے والا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: وہاں ضَمْرہ بن ربیعہ رَملی کو کیا ہوا؟ بتایا گیا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ پھر پوچھا: کیا تم میں کوئی حِمص کا رہنے والا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: بَقِیَّہ بن ولید کو کیا ہوا؟ جواب ملا کہ ان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ پھر پوچھا: کوئی اہلِ دمشق میں سے بھی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: تو ولید بن مسلم کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: وہ بھی وصال فرما چکے۔ پھر پوچھا: کوئی قیسارِیہ کا رہنے والا بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ فرمایا: محمد بن یوسف فِریابی کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: وہ بھی انتقال فرما چکے ہیں۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کافی دیر تک روتے رہے پھر یہ شعر کہا:

خَلَتِ الدِّیَارُ فَسُدْتُ غَیْرَ مُسَوَّدِ وَمِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِیْ بِالسُّؤْدَدِ

ترجمہ: شہر خالی ہوگئے تو میں بغیر بنائے سردار بن گیا اور صرف میرا سرداری کے لئے بچ جانا بد نصیبی کی بات ہے۔

﴿10784﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ (پ۱۴، النحل: ۹۰) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی (کا)۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عدل سے مراد انصاف اور احسان سے مراد فضل ہے۔ پوچھا گیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود کو مؤمن کس وجہ سے فرمایا ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عبادت کے سبب اس کے عذاب سے امن ہو گا۔

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا توکل و یقینِ کامل:

﴿10785﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن اَرقَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: میں ہر مہینے بیتُ المال کو تقسیم کیا کروں گا، نہیں بلکہ ہر ہفتے بانٹ دیا کروں گا۔ حضرت سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: امیر المؤمنین! اگر آپ بیتُ المال سے کچھ بچا کر رکھیں تو ہو سکتا بعد میں کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جہاں اس کی ضرورت ہو کیا

معلوم مسلمانوں پر کوئی آفت آجائے تو کچھ تو پیچھے ہونا چاہیے۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ بات شیطان نے تمہاری زبان پر ڈالی ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے اس کی حجت تلقین فرمائی ہے اور مجھے اس کے فتنے سے محفوظ رکھا ہے، ایسی باتیں میرے بعد والوں کے لیے یقیناً فتنہ ہوں گی، کیا میں آنے والے سال کے خوف سے موجودہ سال اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانی کروں؟ بلکہ میں ان کے لیے وہی تیاری کروں گا جیسی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لیے فرمائی، اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ (پ۲۸، الطلاق: ۲، ۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

اخلاقی خوبیاں لانے والے:

﴿10786﴾... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب اُتاری جس میں تمہاری ناموری ہے تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اخلاقی خوبیوں کے ساتھ قرآنِ پاک حضور خاتَم الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اتارا، پس وہ انہیں خوبیوں سے بلند ہوتے ہیں اور انہیں کے سبب ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔ وہ خوبیاں یہ ہیں: پڑوسی سے اچھا برتاؤ، وعدہ پورا کرنا، سچ بولنا اور امانت ادا کرنا، تمہارے پاس اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہاری اخلاقی خوبیوں کے ساتھ آئے ہیں جن کے ذریعے تم بلند اور عظیم ہوتے ہو تو دیکھو کیا وہ کوئی ایسی بُری خصلت لائے ہیں جسے تم بُرے اخلاق سے شمار کرتے اور عیب دار سمجھتے ہو؟ کیا انہوں نے بُرے کو بُرا اور اچھے کو اچھا نہ کہا؟ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: تمہارا دین قرآنی اَخلاق تم پر لازم کیے ہوئے ہے۔

ذکرِ مصطفٰے کی بلندی:

حضرت سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس آیتِ مبارکہ:

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ (پ۳۰، الم نشرح:۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مراد یہ ہے کہ جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا میرے ساتھ آپ کا ذکر بھی کیا جائے گا، پھر آپ نے یہ پڑھا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم۔

﴿10787﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکہ شریف تشریف لائے تو وہاں آلِ منکدر کا ایک شخص فتوٰی دیا کرتا تھا، آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی وہاں فتوٰی دینا شروع کر دیا۔ ادھر ان منکدری نے کہا: معلوم کیا جائے کہ یہ کون ہے جو ہمارے شہر میں آکر فتوٰی دینے لگا ہے۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں لکھا: مجھے حضرت سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حوالے سے بیان کیا کہ توریت شریف میں لکھا ہے: ''میرے جیسے کام کرنے والا میرا دشمن ہے۔'' اس کے بعد منکدری آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کچھ کہنے سے باز آ گئے۔

حکایت: پیٹ میں چھپنے والا سانپ

﴿10788﴾... مکہ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کافی لوگ جمع تھے تو آپ نے ایک شخص سے کہا: لوگوں کو سانپ والا قصہ سناؤ۔ اس شخص نے بیان کیا کہ ایک آدمی شکار کرنے نکلا تو اس کی سواری کے اگلے پاؤں کی انگلیوں سے ایک سانپ نکل کر سامنے آگیا اور اپنی دم پر کھڑے ہو کر کہنے لگا: مجھے بچاؤ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں بچائے گا۔ اس آدمی نے پوچھا: تو کون ہے؟ سانپ نے کہا: میں ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کی گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔ آدمی نے پوچھا: میں تجھے کس سے بچاؤں؟ سانپ بولا: اس سے جو تمہاری پیٹھ پیچھے ہے اگر وہ مجھ تک پہنچ گیا تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ آدمی نے پوچھا: میں تجھے کہاں چھپاؤں؟ سانپ بولا: اپنے پیٹ میں۔ چنانچہ آدمی نے اپنا منہ کھولا تو سانپ اس کے پیٹ میں چلا گیا۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس کی گردن میں لوہا تھا، اس نے آتے ہی کہا: اے اللہ کے بندے! تیری سواری کے پیروں سے کوئی سانپ نکلا ہے؟ اس نے کہا: میں نے تو کچھ نہیں دیکھا۔ آنے والے نے کہا: یہ تم کتنی عجیب بات کہہ رہے ہو۔ اس آدمی نے پھر کہا: میں نے تو کچھ نہیں دیکھا۔ چنانچہ وہ آنے والا واپس چلا گیا تو سانپ باہر آگیا اور اس آدمی سے پوچھا: تم نے اس آدمی کا جثہ اور کالا پن دیکھا ہے؟ آدمی بولا: نہیں۔ سانپ بولا: اب میری دو باتوں میں سے ایک تجھے

ماننی پڑے گی یا تو میں تیرے دل میں چھید کر کے تجھے قتل کر دوں یا پھر تیرے کلیجے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں۔ اس آدمی نے کہا: یہ تو مجھے کیسا بدلا دے رہا ہے؟ سانپ بولا: جسے تو جانتا نہیں اس کے ساتھ بھلائی کیوں کی؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں نے تیرے جدِ امجد (حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام) کے ساتھ کیا کیا تھا؟ اسی دوران ایک شخص پہاڑ سے نیچے آیا، اس سے زیادہ خوبصورت کوئی شے نہیں تھی، اس کی خوشبو سے اچھی کوئی خوشبو نہیں تھی اور اس سے صاف ستھرا لباس بھی کبھی کسی کا نہیں دیکھا گیا۔ اس نے آکر اس آدمی سے پوچھا: تم ایسے خوفزدہ کیوں ہو؟ اس آدمی نے سانپ والی ساری بات اسے بتائی تو اس نے اسے کچھ دیا اور کہا: کھا جاؤ۔ اس آدمی نے جیسے ہی وہ چیز کھائی اس کے ہونٹ تھر تھرانے لگ گئے۔ اس خوبصورت آدمی نے ایک اور چیز دیتے ہوئے کہا: یہ بھی کھا جاؤ۔ اس آدمی نے وہ چیز کھائی تو اس کے ساتھ ایک ٹکڑا نکلا پھر اس نے خوبصورت آدمی سے پوچھا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ تم پر رحم فرمائے تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں بھلائی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

حکایت: حُسنِ سلوک ضائع نہیں ہوتا

﴿10789﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن عبد الحمید حِمّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں بیٹھا تھا اس وقت کم وبیش ایک ہزار افراد آپ کی مجلس میں موجود تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دائیں جانب مجلس کے آخر میں ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو سانپ والا قصہ بتاؤ۔ اس شخص نے کہا: مجھے سہارا دو۔ چنانچہ ہم نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا تو اس کی پلکیں بھیگ گئیں، پھر اس نے کہا: خبردار! غور سے سنو اور یاد کر لو میرے دادا نے میرے والد کو اور والد صاحب نے مجھے یہ بتایا کہ محمد بن حُمَیر نامی ایک آدمی تھا جو کہ بہت نیک تھا، دن میں روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا تھا اور شکار کر کے گزر بسر کرتا تھا۔ ایک دن وہ شکار کے لیے نکلا تو اچانک اس کے سامنے سانپ آگیا اور کہنے لگا: اے محمد بن حمیر مجھے بچاؤ اللہ عَزَّ وَجَلَّ تمہیں بچائے۔ محمد بن حمیر نے پوچھا: کس سے بچاؤں؟ سانپ نے کہا: میرے دشمن سے جو مجھے تلاش کر رہا ہے۔ اس نے پوچھا: تیرا دشمن کہاں ہے؟ سانپ بولا: میرے پیچھے ہے۔ اس نے پوچھا: تو کس اُمَّت سے ہے؟ سانپ بولا: اُمّتِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہوں ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد بن حمیر نے بتایا کہ میں نے کہا: میں اپنی چادر کھولتا ہوں تو اس میں آجا۔

سانپ بولا: میرا دشمن مجھے دیکھ لے گا۔ میں نے اپنے کپڑے اوپر اٹھائے اور کہا: میرے کپڑوں میں آجا۔ اس نے کہا: میرا دشمن مجھے دیکھ لے گا۔ میں نے پوچھا: پھر میں تیرے ساتھ کیا کر سکتا ہوں؟ سانپ بولا: اگر تم بھلائی کرنا چاہتے ہو تو میرے لیے اپنا منہ کھول دو تاکہ میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ میں نے کہا: مجھے ڈر لگ رہا ہے تم مجھے قتل کر دو گے۔ سانپ بولا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تمہیں قتل نہیں کروں گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فرشتے، اس کے انبیا، عرش اٹھانے والے فرشتے اور آسمان پر رہنے والے میری اس بات پر گواہ ہیں کہ میں تجھے قتل نہیں کروں گا۔ میں نے اس کی قسم پر مطمئن ہو کر اپنا منہ کھول دیا تو وہ میرے منہ میں داخل ہو گیا۔ پھر میں آگے بڑھا تو مجھے ایک آدمی ملا اس کے پاس تیز تلوار تھی اس نے مجھ سے کہا: اے محمد! میں نے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا تم میرے دشمن سے ملے ہو؟ میں نے کہا: تمہارا دشمن کون ہے؟ اس نے کہا: ایک سانپ ہے۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! نہیں۔ پھر میں نے اس انکار پر اپنے رب کی بارگاہ میں سو سے زیادہ مرتبہ استغفار کیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ سانپ کہاں ہے؟ اس کو جواب دے کر میں آگے بڑھا تو سانپ نے میرے منہ سے اپنا سر باہر نکال کر کہا: ذرا دیکھنا کیا دشمن چلا گیا؟ میں نے مڑ کر دیکھا تو کوئی آدمی نہیں تھا، میں نے کہا: مجھے کوئی آدمی نظر نہیں آرہا اگر تم نکلنا چاہو تو نکل جاؤ۔ اس نے کہا: کچھ دیر انتظار کرو۔ میں نے صحرا میں نگاہیں دوڑائیں تو مجھے کوئی سایہ، کوئی واضح چیز اور انسان دکھائی نہ دیا، میں نے کہا: اگر تم نکلنا چاہو تو نکل جاؤ کیونکہ مجھے کوئی انسان دکھائی نہیں دے رہا۔ اس نے کہا: اے محمد! ابھی نکلتا ہوں تم دو میں سے ایک بات کو اختیار کر لو۔ میں نے کہا: وہ کیا؟ اس نے کہا: میں تمہارا جگر چاک کر کے تمہارے پیٹ میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں یا تمہیں پھاڑ کر بغیر روح کا جسم کر چھوڑ دوں؟ میں نے کہا: واہ سُبْحٰنَ اللہ! وہ وعدہ کہاں گیا جو تم نے مجھ سے کیا تھا؟ وہ عہد کہاں گیا جو تمہارا مجھ سے ہوا تھا؟ کہاں گئی وہ قسم جو تم نے میرے لئے کھائی تھی؟ تم نے کتنی جلدی اسے بُھلا دیا۔ اس نے کہا: اے محمد! تم نے اس دشمنی کو کیوں بھلا دیا جو میرے اور تمہارے باپ حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) کے مابین تھی جب میں نے انہیں راہ بُھلا کر جنت سے علیحدہ کروایا تھا، پھر میں کیسے اچھا کام کر سکتا ہوں۔ میں نے کہا: کیا ضروری ہے کہ تم مجھے قتل ہی کرو؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! تمہیں قتل کرنا ضروری ہے۔ میں نے کہا: تُو مجھے کچھ مہلت دے تاکہ میں اُس پہاڑ کے نیچے اپنے لئے کسی جگہ قبر کھود لوں۔ اس نے کہا: اپنا کام کر لو۔ پھر میں اپنی زندگی سے مایوس ہو

کر پہاڑ کی طرف چل پڑا، اسی دوران میں نے آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا اور کہا:

یَالَطِیْفُ اُلْطُفْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ یَالَطِیْفُ بِالْقُدْرَةِ الَّتِی اسْتَوَیْتَ بِهَا عَلٰی عَرْشِكَ فَلَمْ یَعْلَمِ الْعَرْشُ اَیْنَ مُسْتَقَرُّكَ مِنْهُ اِلَّا كَفَیْتَنِیْهَا یعنی اے لطیف! مجھ پر اپنا پوشیدہ لطف وکرم فرما، اے لطیف! میں تیری قدرت کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو عرش پر (اپنی شان کے مطابق) استو فرمائے ہوئے ہے اور عرش بھی نہیں جانتا کہ تیرا ٹھکانا کہاں ہے؟ پس اس سانپ سے میری حفاظت فرما۔ پھر میں چلنے لگا تو مجھے ایک نیک شخص ملا جس کا چہرہ روشن، جسم میل کچیل سے پاک اور خوشبو سے مہک رہا تھا، اس نے مجھے سلام کیا، میں نے سلام کا جواب دیا تو اس نے کہا: مجھے آپ کا رنگ بدلا ہوا کیوں دکھائی دے رہا ہے؟ میں نے کہا: اے میرے بھائی ایک دشمن کی وجہ سے جس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اس نے پوچھا: تمہارا دشمن کہاں ہے؟ میں نے کہا: میرے پیٹ میں۔ اس نے کہا: اپنا منہ کھولو، میں نے اپنا منہ کھولا تو اس نے میرے منہ میں زیتون کے پتّے جیسی کوئی سبز چیز رکھ دی اور کہا: اسے چبا کر نگل لو۔ میں نے اسے چبا کر نگل لیا، تھوڑی ہی دیر میں میرے پیٹ میں مروڑ اٹھا اور میرے نیچے کے راستے سے سانپ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرنے لگا، پھر میں اس شخص سے لپٹ گیا اور کہا: اے میرے بھائی! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں جس نے مجھ پر تمہارے ذریعے احسان فرمایا۔ یہ سن کر وہ مسکرایا اور کہا: کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں نے کہا: بخدا! نہیں پہچانتا۔ اس نے کہا: اے محمد بن حمیر! جب تمہارے اور اس سانپ کے مابین معاملہ ہوا اور پھر تم نے وہ دعا کی تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں باآوازِ بلند دعائیں کرنے لگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میری عزت وجلال، میرے جود وکرم اور میری بلند شان کی قسم! میں نے وہ سارا معاملہ دیکھا ہے جو سانپ نے میرے بندے کے ساتھ کیا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا کہ "جنت میں جا اور پتوں کا گُچھا لے کر میرے بندے محمد بن حُمَیر کے پاس پہنچ۔" مجھے نیکی کہا جاتا ہے اور میں چوتھے آسمان میں رہتا ہوں۔ اے ابن حمیر حُسنِ سلوک کو لازم پکڑ لو کیونکہ یہ بُری موت سے بچاتا ہے اور جس کے ساتھ حُسنِ سلوک کیا جائے اگرچہ وہ اسے ضائع کر سکتا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یہ ضائع نہیں ہوتا۔

خیر خواہی کی فضیلت:

﴿10790﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ رازی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر مخلوق کی خیر خواہی کو خود پر لازم کر لو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے وقت تمہارے پاس اس سے افضل عمل ہرگز نہ ہوگا۔ اگر آسمان سے کوئی فرشتہ آکر مجھے یہ خبر دے کہ تمام لوگ جنت میں جائیں گے اور جہنم میں صرف میں جاؤں گا تو میں اس پر بھی راضی ہو جاؤں گا۔

مسائل بتانے میں احتیاط:

﴿10791﴾... حضرت سیِّدُنا مروان بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ میں نہیں جانتا۔ اس نے کہا: ابو محمد! ایسا ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر ہونے والی بات ہو جائے اور مجھے معلوم نہ ہو تو کس پر عمل کیا جائے گا؟

﴿10792﴾... حضرت سیِّدُنا مروان بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پاس بیٹھے ایک ضعیفُ العمر شخص سے فرمایا: اے شیخ! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اپنے شہروں میں فتویٰ دیتے رہتے ہیں۔ اس نے کہا: جی ہاں ابو محمد! آپ نے ٹھیک کہا۔ فرمایا: خدا کی قسم! تم بہت نادان ہو۔

﴿10793﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھی پھر ایک شخص نے آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: "مجھے نہیں معلوم۔" اور ایک مرتبہ ہم مسجدُ الحرام میں حضرت سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا: ابو محمد! ہم جہاد کے لئے روم جائیں تو کیا چکی ساتھ لے جاسکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ سوال شامی علمائے کرام سے کرو کیونکہ وہ اس بارے میں ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔

ترتیبِ احکام اور مسلمانوں کا عمل:

﴿10794﴾... حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عثمان رَقّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی: ابو محمد! ایمان کے گھٹنے بڑھنے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: جتنا اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے ایمان بڑھتا ہے اور گھٹتا اتنا ہے کہ اس میں سے تمہارے پاس کچھ نہ رہے[1] یہ فرماتے ہوئے آپ نے تین انگلیاں بند کر کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے حلقہ بنالیا۔ اس

[1]... اس کے متعلق حاشیہ روایت نمبر: 9456 کے تحت گزر چکا ہے۔

شخص نے عرض کی: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ایمان زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے؟ فرمایا: ان کا قول ایمان کے حدود واحکام نازل ہونے سے پہلے تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھیجا کہ لوگ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' کا اقرار کریں جب انہوں نے اس کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنے خون اور مال کو محفوظ کر لیا سوائے اسلامی حق کے اور ان کا حساب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمے ہے پھر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے دلوں میں ایمان کو پختہ پایا تو اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم فرمایا کہ وہ ان لوگوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دیں پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اس پر عمل کیا، اگر وہ ایسا نہ کرتے تو ان کا پہلے والا اقرار نفع نہ دیتا۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس پر دل سے ثابت قدم پایا تو مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو مدینہ طیبہ ہجرت کرنے کا حکم دیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا تو انہوں نے عمل کیا، اگر وہ نہ کرتے تو ان کا پہلے والا اقرار اور نماز نفع نہ دیتے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس پر دل سے عمل پیرا پایا تو اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں مکۂ مکرمہ واپس جا کر اپنے آباء واجداد اور بیٹوں سے اس وقت تک جہاد کرنے کا حکم دیں کہ وہ بھی ان کی طرح اقرار کریں اور ان جیسی گواہی دیں یہاں تک کہ کوئی شخص ایک سر لے کر آتا اور عرض کرتا کہ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ گمراہ سردار کا سر ہے۔ پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا تو انہوں نے عمل کیا، اگر وہ نہ کرتے تو ان کا پہلے والا اقرار، نماز اور ہجرت نفع نہ دیتے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس پر دل سے عامل پایا تو حکم دیا کہ وہ بطورِ عبادت بیتُ اللہ کا طواف کریں اور عاجزی کے طور پر اپنے سر منڈوائیں۔ چنانچہ انہوں نے عمل کیا، اگر وہ عمل نہ کرتے تو ان کا پہلے والا اقرار، نماز، ہجرت اور مکۂ مکرمہ لوٹنا انہیں نفع نہ دیتا۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ان کاموں پر دل سے ثابت قدم پایا تو رسولِ اکرم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیں چاہے وہ کم بنتی ہو یا زیادہ۔ پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے عمل کیا، اگر وہ نہ کرتے تو ان کا پہلے والا اقرارِ ایمان، نماز، ہجرت، مکۂ مکرمہ لوٹنا، بیتُ اللہ کا طواف اور سر منڈوانا، نفع نہ دیتا۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں پے در پے نازل ہونے ولے فرائض پر عمل کرتے اور ان کا ادب کرتے پایا تو نبی مکرم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا: ان سے فرمادیجئے کہ

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ ترجمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل

عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ (پ۶، المآئدۃ: ۳)

اس کے بعد حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے ان میں سے کسی چیز کو سستی یا لاپروائی کی وجہ سے ترک کیا ہم اسے سزا دیں گے اور وہ ہمارے نزدیک ناقص ایمان والا ہو گا اور جس نے جان بوجھ کر انہیں ترک کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔[1] یہ سنت ہے جو بھی مسلمان تم سے سوال کرے اسے میری طرف سے یہ بات پہنچا دینا۔

دوستوں کے لیے نعمتِ دیدار:

﴿10795﴾... حضرت سیِّدُنا حُمَیدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا کہ (فرقہ جَہمیہ کا سردار) بِشْر مَرِیسی کہتا ہے کہ بروزِ قیامت اللہ تعالٰی کا دیدار نہیں ہو گا۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیڑے کو ہلاک کرے کیا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

کَلَّاۤ اِنَّہُمۡ عَنۡ رَّبِّہِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ﴿ؕ۱۵﴾ ترجمۂ کنز الایمان: ہاں ہاں بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔ (پ۳۰، المطففین: ۱۵)

اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں اور دشمنوں دونوں سے حجاب فرما لے تو دوستوں کو دشمنوں پر کون سی فضیلت حاصل ہو گی؟

گمراہوں سے بچنے کی تلقین:

﴿10796﴾... ابو بکر عبد الرحمٰن بن عفان کا بیان ہے کہ جس سال لوگوں نے منٰی میں بِشْر مَرِیسی کی صحبت اختیار کی تو حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غصہ کرتے ہوئے اپنی مجلس سے اٹھے اور حضرت سیِّدُنا

[1]... یہ امام سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور بعض دیگر بزرگوں کا موقف ہے جبکہ ہمارے نزدیک قطعی فرائض میں سے کسی فرض کا انکار کرنے کے سبب کافر ہو گا اور ترک کے سبب اگرچہ جان بوجھ کر ترک کرے فاسق و گناہ گار ہو گا جیسا کہ سیِّدی اعلٰی حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: نماز روزہ و حج زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا جتنے دنوں ادا نہ کرے گا اس کی قضا اس پر فرض رہے گی۔ (فتاوی رضویہ، ۸/۱۶۳)

اسحاق بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہاتھ پکڑ کر ان لوگوں کے پاس انہیں بُرا بھلا کہتے ہوئے آئے اور فرمایا: بزرگانِ دین قَدرِیوں اور مُعتَزِلیوں کے بارے میں کلام کرچکے ہیں اور ہمیں ایسوں سے بچنے کا حکم ہے ہماری رائے وہی ہے جو ہمارے ان علمائے کرام حضرت سیِّدُنا عَمرو بن دینار، حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر، حضرت سیِّدُنا ایوب بن موسیٰ حضرت سیِّدُنا امام اعمش، حضرت سیِّدُنا منصور اور مِسعَر رَحِمَھُمُ اللّٰہ کی رائے ہے کہ یہ لوگ قرآنِ مجید کو فقط کلامِ الٰہی ہی جانتے مانتے تھے جس نے اس کے بَرخلاف کہا اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔ یہ بات دو مرتبہ دہرائی پھر فرمایا: قدریوں اور معتزلیوں کی بات نصاریٰ کے کلام سے بہت مشابہت رکھتی ہے لہٰذا تم ان گمراہوں کے ساتھ مت بیٹھو۔

زُہد کیا ہے؟

﴿10797﴾... حضرت سیِّدُنا مُسَیَّب بن واضح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: زُہد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنا زہد ہے اور جن چیزوں کو اس نے حلال کیا ہے وہ تمہارے لیے جائز رکھی ہیں، بے شک انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے نکاح، سواری اور کھانے کو اختیار کیا لیکن جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں کسی چیز سے روکا تو وہ اس سے رُک گئے اور اسی وجہ سے وہ بہت بڑے زاہد تھے۔

لذت و سرور کس کام میں ہے؟

﴿10798﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: اب کوئی ایسی چیز بچی ہے جس سے آپ کو لذت و سرور ملے؟ فرمایا: ہاں مسلمان بھائیوں سے ملاقات کرنا اور ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنا۔

﴿10799﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: کوئی ایسا کام باقی بچا ہے جس میں لذت و سرور ہو؟ فرمایا: مسلمان بھائیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا۔

خیر خواہی کا جذبہ:

﴿10800﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مُساوِر وَرَّاق عَلَیْہِ

رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: میں نے جب بھی کسی سے کہا کہ ”میں تم سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت کرتا ہوں“ تو پھر میں نے اسے دنیا کی کسی چیز سے منع نہیں کیا۔

﴿10801﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کے لئے رحمت کی دعا کی، کسی نے عرض کی: آپ فلاں کے لئے رحمت کی دعا کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس بات پر حیا آتی ہے کہ اسے میری طرف سے یہ بات پہنچے کہ میں اس کی رحمت کو اس کی مخلوق میں سے کسی کے لئے عاجز سمجھتا ہوں۔

اصلاح کرنے والے کا شکریہ:

﴿10802﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا حَکَم بَصری عَلَیْہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص میری نماز کی اصلاح کرے تو میں اس پر اس کا شکر گزار رہوں گا۔

احادیث وروایات کی تشریحات:

﴿10803﴾... حضرت سیِّدُنا ابو توبہ ربیع بن نافع رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس حدیثِ مبارک کے بارے میں پوچھا گیا: ”یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَفْضَلُ عِبَادَتِهِمُ التَّلَاوُمُ وَیُقَالُ لَهُمُ النَّتْنَى یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کے نزدیک سب سے افضل عبادت ملامت کرنا ہو گا اور انہیں گندہ کہا جائے گا۔“ تو آپ نے فرمایا: خبر دار! کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں کافر فرمایا ہے بلکہ آپ نے انہیں محض گندہ اور اپنے نفس کو ملامت کرنے والا فرمایا ہے لہٰذا اگر وہ حق کی معرفت حاصل کریں تو یہ اُن پر ان کے بُرے اعمال مزین ہونے سے بہتر ہو گا لیکن وہ ایسے لوگ ہوں گے جو بُرائی کو جان لینے کے باوجود اس سے دور نہیں بھاگیں گے اسی لئے ان کا معاملہ ان جہنمیوں جیسا نہ ہو گا جو کہیں گے:

یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴﴾ (پ۱۷، الانبیآء: ۱۴) ترجمۂ کنز الایمان: ہائے خرابی ہماری بے شک ہم ظالم تھے۔

کیونکہ انہوں نے عذاب دیکھ کر ظلم کا اقرار کیا (جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:)

فَاعۡتَرَفُوۡا بِذَنۡۢبِہِمۡ ۚ فَسُحۡقًا لِّاَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۱﴾ (پ۲۹، الملک:۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اب اپنے گناہ کا اِقرار کیا تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو۔

پتا چلا کہ اُن جہنمیوں کا ظلم شرک ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مزید فرمایا: جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی وہ گندہ ہے کیونکہ معصیت گندگی ہے۔

اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ایک فرمان کے بارے میں پوچھا گیا کہ ”اَلْفَقِیْہُ کُلُّ الْفَقِیْہِ مَنْ لَّمْ یُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ وَلَمْ یُرَخِّصْ لَہُمْ فِیْ مَعَاصِی اللّٰہِ یعنی کامل فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ کرے اور نہ ہی انہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی رُخصت دے۔“ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا کیونکہ رخصت کا تعلق مستقبل سے اور مایوسی کا تعلق ماضی سے ہی ہوتا ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: دو چیزیں نجات دینے والی اور دو چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں۔ نجات دینے والی چیزیں نیت اور پرہیز گاری ہیں۔ نیت سے مراد تمہارا ارادہ مستقبل میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری والے کاموں کا ہو جبکہ پرہیز گاری سے مراد تمہارا خود کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ اشیاء سے بچانا ہے جبکہ ہلاکت میں ڈالنے والی چیزیں خود پسندی اور مایوسی ہیں۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس وناامید ہونا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا ہے پھر آپ نے یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت کیں:

﴿1﴾...

فَلَا یَاۡمَنُ مَکۡرَ اللّٰہِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿٪۹۹﴾ (پ۹، الاعراف:۹۹)

ترجمۂ کنز الایمان: تو **اللہ** کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے۔

﴿2﴾...

اِنَّہٗ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ الۡجَنَّۃَ (پ۶، المآئدۃ:۷۲)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک جو **اللہ** کا شریک ٹھہرائے تو **اللہ** نے اس پر جنت حرام کردی۔

﴿3﴾...

لَا یَایْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ (پ۱۳، یوسف: ۸۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔

﴿4﴾...

وَ مَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ (پ۱۴، الحجر: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے۔

ورع اور اُس کی اقسام:

یوں ہی حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ "پرہیزگاری سے زیادہ مشکل کوئی چیز نہیں۔" اس قول کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: اس کا معنٰی یہ ہے کہ جاہل کے لئے اپنے نفع اور نقصان اور پھر ان کی طرف بڑھنے یا بچنے کا علم حاصل کرنا سب سے زیادہ مشکل ہے۔

اور ورع کی دو قسمیں ہیں: (۱)...خاموش رہنے والے کی ورع جسے سب لوگ جانتے ہیں جب اس سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے جسے وہ نہیں جانتا تو کہتا ہے: "میں نہیں جانتا" وہ صرف اسی کے بارے میں بات کرتا ہے جس کا علم ہو۔ اور (۲)...بولنے والے کی ورع یعنی اس کی ورع بولنے ہی سے ہوگی کیونکہ وہ علم رکھتا ہے لہٰذا وہ بُرائی کو ناپسند جاننے، بھلائی کا حکم دینے، اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا کہنے سے نہیں رُک سکے گا اور اسی ورع کا وعدہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ کتاب سے لیا تھا کہ "وہ ضرور احکامِ الٰہی کو لوگوں سے بیان کریں اور اسے نہ چھپائیں۔" ورع کی یہی قسم زیادہ مشکل اور افضل ہے، عام لوگ صرف خاموش رہنے والے کو ہی متقی سمجھتے ہیں جبکہ بولنا اور بولنے کی جرأت کرنا چاہے عالم کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو لوگ اسے ورع کی کمی سمجھتے ہیں۔

کافر مردے بھی سنتے ہیں:

﴿10804﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بدر کے دن مسلمانوں کو اپنے رشتہ داروں کی لاشیں کھلے میدان میں پڑے رہنے سے حیا آئی تو انہیں اکٹھا کیا اور کنویں میں ڈال دیا پھر حضور نبی کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں

تشریف لائے اور ان مقتولوں کے پاس کھڑے ہو کر ان سب کے یا ان میں سے بعض لوگوں کے نام پکارتے ہوئے فرمایا: اے فلاں، اے فلاں! کیا تھوڑی ہی دیر میں تم نے وہ نہ پالیا جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم سے وعدہ کیا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہ لوگ سنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، جیسے تم سنتے ہو۔[1]

﴿10805﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ شہر میں کیوں نہیں آتے؟ تو انہوں نے فرمایا: شہر میں نعمت پر حسد کرنے والے یا سزا پر خوش ہونے والے ہی باقی رہ گئے ہیں۔

﴿10806﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عورتوں کی خواہش نہ رکھتے تھے کیونکہ آپ کی تخلیق نُطفے سے نہ ہوئی تھی۔

بولنے والا عالم افضل ہے:

﴿10807﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عُمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی نے خبر دی کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پرہیز گاری کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: پرہیز گاری ایسا علم حاصل کرنے کا نام ہے جس سے پرہیز گاری کی حقیقت معلوم ہو جبکہ لوگوں کے نزدیک طویل خاموشی اور کم گوئی کا نام پرہیز گاری ہے حالانکہ ایسا نہیں، میرے نزدیک بولنے والا عالم خاموش رہنے والے جاہل سے افضل اور پرہیز گار ہے۔

عیاش لوگوں کا شربت:

﴿10808﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود بن سابور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر فرماتے ہیں: ایک شخص نے مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا اور بادام کا ستو پینے کے متعلق پوچھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ عیاش لوگوں یعنی اِبنِ فروہ اور اس کے ساتھیوں کا شربت ہے۔

﴿10809﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ایک شخص کی تعریف کی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار

1 ...معجم کبیر، ۷/۱۶۵، حدیث: ۶۷۱۵، عن عبد اللہ بن سیدان، بتغیر

فرمایا: وہ موت کو کیسے یاد کرتا تھا؟ لوگوں نے کہا: وہ موت کو یاد نہیں کرتا تھا۔ ارشاد فرمایا: پھر تو وہ ایسا نہیں ہے جیساتم اس کے بارے میں کہہ رہے تھے۔[1]

نگاہِ نبوت کا اِعجاز:

﴿10810﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن باباہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”گویا میں تمہیں جہنم کے پاس ٹیلے پر گھٹنوں کے بل گرے دیکھ رہا ہوں۔“[2]

حضرت سیِّدُنا ابو معمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا مسعر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بھی مجھ سے ملتے یہ حدیث سنانے کا کہتے۔

سب سے افضل تین چیزیں:

﴿10811﴾... حضرت سیِّدُنا ابن ابو نَجِیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داود عَلَیْہِمَا السَّلَام نے فرمایا: ہمیں وہ نعمتیں ملیں جو لوگوں کو دی گئیں اور وہ بھی جو انہیں نہیں دی گئیں اور ہمیں وہ علم عطا ہوا جو لوگوں کو دیا گیا اور وہ بھی جو انہیں نہیں دیا گیا، ہم نے تین چیزوں سے افضل کچھ نہ پایا: (۱)... غصے اور رضا دونوں حالتوں میں حکمت والی بات کہنا (۲)... غربت اور مالداری دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا اور (۳)... تنہائی میں اور لوگوں کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا۔

بُرا انسان کون؟

﴿10812﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم سے پوچھا گیا: کون سا انسان بُرا ہے؟ فرمایا: جو یہ بھی پروانہ کرے کہ لوگ اسے برا سمجھیں گے۔

﴿10813﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر تمہارے دل پاک ہوتے تو قرآنِ مجید سے کبھی سیر نہ ہوتے اور مجھے کوئی بھی دن یارات قرآنِ مجید کی تلاوت کیے بغیر گزارنا پسند نہیں۔

1... الزھد للامام احمد، ص ۴۵، حدیث: ۹۰

2... الزھد لابن المبارک ویلیہ کتاب الرقائق، صفۃ النار، ص ۱۰۵، حدیث: ۳۶۰

﴿10814﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: علم سیکھو اور سیکھ کر اس پر مہر لگا دو اور اس میں ہنسی کو شامل نہ کرو ورنہ لوگوں کے دل اسے ناپسند کریں گے۔

(اس روایت کے راوی) حضرت سیِّدُنا ابو مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: آپ کے حوالے سے یہ روایت مجھے حضرت جریر بن عبد الحمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کی ہے، آپ نے یہ روایت کس سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ روایت حضرت سیِّدُنا حسن بن حی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کی ہے۔

بیتُ المال کی سات حصوں میں تقسیم:

﴿10815﴾... حضرت سیِّدُنا کُلَیب بن شہاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے بیتُ المال کا مال سات حصوں میں تقسیم کیا پھر ایک روٹی رہ گئی تو اس کے بھی سات ٹکڑے کر دیئے پھر اجناد کے امرا کو بلوا کر ان کے مابین قرعہ اندازی کر کے تقسیم کر دیا۔

حضرت سیِّدُنا سالم بن ابو جَعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بیتُ المال میں ایک بکری نے مینگنیاں کیں تو آپ نے اسے بھی تقسیم فرما دیا۔

اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جب بیتُ المال کا مال تقسیم فرما لیتے تو اس میں پانی چھڑکتے اور پھر وہیں دو رکعت نماز ادا کرتے۔

سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی افضل عبادت:

﴿10816﴾... حضرت سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی افضل عبادت کون سی تھی؟ فرمایا: غور و فکر کرنا اور نصیحت حاصل کرنا۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں علم دیا گیا ہے۔

﴿10817﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بندے کو اس بات سے بچنا چاہیے کہ لاعلمی میں کہیں مسلمانوں کے دلوں میں اس کے لیے نفرت نہ آجائے۔

گورنری سے معزولی کی خواہش:

﴿10818﴾... حضرت سیِّدُنا سالم بن ابو جَعْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا نعمان بن مُقَرِّن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کَسْکَر کا گورنر بنایا تو حضرت سیِّدُنا نعمان بن مُقَرِّن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کو خط لکھا: امیر المؤمنین! مجھے کسکر کی گورنری سے معزول کر کے مسلمانوں کے کسی لشکر میں بھیج دیجئے کیونکہ کسکر والوں کی مثال بنی اسرائیل کی فاحشہ عورت کی سی ہے جو دن میں دو مرتبہ خوشبو لگاتی اور بناؤ سنگھار کیا کرتی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا نعمان بن مُقَرِّن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے بعد ان کا ذکر کرتے تو فرماتے: ہائے! میرا دل نعمان پر غمزدہ ہے۔

﴿10819﴾... حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم نے (دنیا سے بے رغبتی میں) حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کے ساتھ مشابہت رکھنے والا حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

افضل ترین بات:

﴿10820﴾... حضرت سیِّدُنا ابو توبہ ربیع بن نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (۱۶)

(پ۲۱، السجدۃ:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور اُمید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: یہاں "یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ" سے مراد فرض نماز ہے اور "وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (۱۶)" سے مراد قرآن مجید ہے، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا؟

وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾ (پ۱۴، الحجر: ۸۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن۔

اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۳۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور سب سے دیرپا ہے۔

نیز پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَا مِنْ صَدَقَةٍ اَفْضَلُ مِنْ قَوْلٍ یعنی اچھی بات سے افضل کوئی صدقہ نہیں۔" اور قرآن سے افضل کوئی بات نہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" سے افضل کوئی بات نہیں؟ اور شرک سے بڑی اور بری بات کوئی اور نہیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ (پ۱۵، الکھف: ۵)

ترجمۂ کنز الایمان: کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ۙ (پ۱۶، مریم: ۹۰)

ترجمۂ کنز الایمان: قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ (مسمار ہو) کر۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: سچے کی زبان پر جاری ہونے والی سب سے افضل بات "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" ہے۔

﴿10821﴾... حضرت سیِّدُنا ابو توبہ ربیع بن نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس درودِ پاک: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد" کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمَّتِ محمد کو عزت و شرف بخشتے ہوئے ان پر درود بھیجا جیسے اس نے حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر درود بھیجا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ (پ۲۲، الاحزاب: ۴۳)

ترجمۂ کنز الایمان: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے۔

اور حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا:

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۰۳) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔

اور سَكَنٌ سکینہ سے ہے پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمّتِ محمدیہ پر درود نازل فرمایا جیسے حضرت سیِّدُنا ابراہیم، حضرت سیِّدُنا اسماعیل، حضرت سیِّدُنا اسحاق، حضرت سیِّدُنا یعقوب اوران کی اولاد عَلَیۡہِمُ السَّلَام پر نازل کیا اور یہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام میں سے مخصوص ہیں جبکہ اس اُمّت پر درود کو عام فرمایا اور انہیں اس رحمت میں شامل فرمایا جس میں انہیں ان کے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے شامل رکھا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس رحمت میں بھی داخل ہوئے آپ کی اُمّت بھی اس میں داخل ہوئی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۶) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ (پ۲۲، الاحزاب: ۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے۔

اور یہ فرمان ذکر کیا:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ یَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ﴿۴﴾ لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اُتارا تاکہ اُنھیں یقین پر یقین بڑھے اور اللہ ہی کی مِلک ہیں تمام لشکر آسمانوں اور زمین کے اور اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ (پ۲۶، الفتح: ۱تا ۵) لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں۔

ایک دانا کی نصیحت:

﴿10822﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کچھ لوگ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ ایک عقلمند شخص ان کے پاس آیا اور سلام کرنے کے بعد کہا: ایسے لوگوں کی طرح گفتگو کیا کرو جو جانتے ہیں کہ یقیناً اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان کا کلام سنتا ہے اور فرشتے لکھتے ہیں۔

﴿10823﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: عبادت زہد کے بغیر درست نہیں اور زہد فقہ کے بغیر درست نہیں اور فقہ صبر کے بغیر درست نہیں۔

﴿10824﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علمائے کرام نے فرمایا کہ جس نے خود کو پہچان لیا اسے تعریف دھوکا نہیں دیتی۔

آنسو نہ بہانا غم کو بڑھاتا ہے:

﴿10825﴾... حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کا بیان ہے کہ میں نے ایک مجلس میں وعظ کیا جس میں حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ، حضرت فُضَیْل بن عِیاض اور حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی موجود تھے۔ حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوئیں پھر خشک ہو گئیں حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آنسو بہتے رہے جبکہ حضرت فُضَیْل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پھوٹ پھوٹ کر روتے رہے، جب حضرت فُضَیْل بن عِیاض اور حضرت عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا چلے گئے تو میں نے حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ابو محمد! آپ اس طرح کیوں نہ روئے جس طرح آپ کے دوست رو رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: آنسو نہ بہانا غم کو بڑھاتا ہے کیونکہ جب آنسو نکل جاتے ہیں تو دل کو چین آجاتا ہے۔

﴿10826﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا: مجھے بلند مرتبے کی چاہت نے ہلاک کر دیا۔ دوسرے شخص نے اس سے کہا: اگر تو خوفِ خدا رکھتا تو تجھے بلند مرتبہ مل جاتا۔

دین کی بلندی تک پہنچنے کی شرط:

﴿10827﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! تم اس دِین کی بلندی

تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک سب سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والے نہ ہو جاؤ اور جس نے قرآنِ پاک سے محبت کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کی، جو تم سے کہا جائے اسے خوب سمجھ لیا کرو۔

﴿10828﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے فرمایا: انسان گند اڈھیلا اور بدبودار کیڑا ہے پھر یہ کس بات پر اِتراتا ہے!۔

مسلمانوں کی بھلائی پر خوشی:

﴿10829﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کوفہ کا رہنے والا ایک شخص بہت بداخلاق تھا جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بُرے اخلاق سے نجات دی تو اس کے پڑوسی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے لونڈی آزاد کر دی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: مکۂ مکرمہ میں ایک مرتبہ اتنی بارش ہوئی کہ مکانات مُنْہَدِم ہونے لگے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اس سے نجات عطا فرمائی تو حضرت عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی لونڈی آزاد کر دی۔

﴿10830﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جسے قرآن عطا کیا گیا پھر اس نے قرآن سے چھوٹی نعمت کی طرف آنکھیں پھیلائیں تو اس نے قرآن کی مخالفت کی، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

وَ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ﳔ لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى (۱۳۱)

(پ۱۶، طٰہٰ: ۱۳۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی ہے جیتی دنیا کی تازگی کہ ہم انہیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور سب سے دیرپا ہے۔

یعنی قرآنِ پاک۔

سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام تھے یا کوئی ابدال:

﴿10831﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں بَیْتُ الله کا طواف کر رہا تھا کہ میں نے اچھی ہیئت والا ایک شخص دیکھا جو لوگوں میں نمایاں تھا، ہم میں سے ایک شخص نے دوسرے سے کہا: ایسا لگتا ہے کہ یہ شخص اہلِ علم میں سے ہے۔ لہٰذا ہم اس کے پیچھے پیچھے ہو لیے حتّٰی کہ اس نے طواف مکمل کیا اور مقام

ابراہیم پر جاکر دو رکعت نماز ادا کی، سلام پھیرنے کے بعد اس نے قبلے کی طرف منہ کرکے کچھ دعائیں کیں پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ ہم نے کہا: کیا فرمایا ہے؟ اس نے کہا: تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے کہ "میں بادشاہ ہوں اور تمہیں اس طرف بُلاتا ہوں کہ تم بھی بادشاہ بن جاؤ۔" اس کے بعد اس نے قبلے کی طرف منہ کرکے کچھ دعائیں کیں پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر کہا: جانتے ہو تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے کیا فرمایا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے کہا: تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے کہ "میں زندہ ہوں جسے موت نہیں اور تمہیں ایسی زندگی کی طرف بُلاتا ہوں کہ تمہیں کبھی موت نہ آئے۔" اس کے بعد اس نے قبلے کی طرف منہ کرکے کچھ دعائیں کیں پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر کہا: جانتے ہو تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے کیا فرمایا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! ہمیں بیان کیجئے ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ کہا: تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے کہ "میں وہ ہوں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو وہ ہو جاتی ہے اور تمہیں اس حال کی طرف بُلاتا ہوں کہ جب تم کسی چیز کا ارادہ کرو تو وہ تمہارے لئے ہو جائے۔" حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر وہ چلا گیا اس کے بعد ہم نے اسے نہ دیکھا، پھر میری ملاقات حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے ہوئی تو انہیں یہ سارا ماجرا کہہ سنایا، انہوں نے فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ وہ حضرت سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام تھے یا ابدالوں میں سے کوئی بزرگ۔

﴿10832﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: مجھے ایسا شخص پسند ہے جس کی زندگی امیروں کی طرح اور موت فقیروں کی طرح ہو مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نافرمان مردہ ہے:

﴿10833﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے حضرت سیِّدُنا موسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: سب سے پہلے مرنے والا ابلیس ہے کیونکہ سب سے پہلے اِسی نے میری نافرمانی کی اور جو میری نافرمانی کرے میں اسے مردوں میں ہی شمار کرتا ہوں۔

ایک اعرابی کی پیاری دعا:

﴿10834﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں طواف کر رہا تھا اور میرے برابر

میں ایک اعرابی بھی طواف کر رہا تھا جو خاموش تھا، جب اس نے اپنا طواف مکمل کیا تو مقامِ ابراہیم پر آکر دو رکعت نماز ادا کی پھر بَیْتُ اللہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کرنے لگا: اے میرے خدا! مجھ سے بڑھ کر غلطی و کوتاہی کرنے والا کون ہو سکتا ہے حالانکہ تو نے مجھے کمزور پیدا کیا ہے اور تجھ سے زیادہ عفو درگزر کرنے والا کون ہو سکتا ہے حالانکہ تو میرے بارے میں اَزَل سے جانتا ہے اور تیری تقدیر مجھ پر غالب ہے؟ میں نے تیرے حکم سے تیری اطاعت کی اور تو ہی میرا آخری سہارا ہے، میری نافرمانی تیرے علم میں ہے اور تیرے پاس حجت ہے، تو مجھ پر حجت رکھتا ہے جبکہ میرے پاس کوئی حجت نہیں، میں تیرا محتاج ہوں جبکہ تو مجھ سے بے پروا وغنی ہے اسی لئے میں تجھ سے اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ کلمات سن کر مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ مجھے نہیں یاد کہ پہلے کبھی مجھے اتنی خوشی ہوئی ہو۔

﴿10835﴾... حضرت سیِّدُنا زید سُلَمِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب صحابۂ کرام میں کچھ غفلت یا سستی محسوس کرتے تو انہیں بلند آواز سے مخاطب کر کے فرماتے: ”تمہیں موت ضرور آئے گی جو خوش بختی لائے گی یا بدبختی۔[1]“

پکی اینٹوں کا گھر:

﴿10836﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کسی نے بتایا کہ ایک شخص نے پکّی اینٹوں کا گھر بنایا ہے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس اُمّت میں کوئی فرعون جیسا ہو گا۔ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس سے آپ کی مراد (قرآنِ مجید میں مذکور) فرعون کا یہ قول ہے:

اِبْنِ لِیْ صَرْحًا (پ۲۴، المؤمن: ۳۶) ترجمۂ کنزالایمان: میرے لئے اونچا محل بنا۔

اور یہ قول ہے:

فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَى الطِّیْنِ (پ۲۰، القصص: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: تو اے ہامان میرے لیے گارا پکا۔

[1] ...شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۵۶، حدیث: ۱۰۵۶۸

﴾10837﴿ ... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ دجّال پکّی اینٹوں کی عمارتوں کے بارے میں پوچھتا ہے کہ ”کیا ان کا ظہور ہو گیا؟“

اضافی تعمیر پر سرزنش:

﴾10838﴿ ... حضرت سَیِّدُنا راشد بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خبر ملی کہ حِمْص میں حضرت سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (اپنے گھر میں) ایک سائبان بنایا ہے۔ امیر المؤمنین نے انہیں خط لکھا: ”امابعد! اے عُوَیْمر! کیا تمہیں دنیاوی آرائش اور جدّت سے بچنے کے لیے رومیوں کی بنائی ہوئی تعمیر کافی نہ تھی؟ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کو ویران کرنے کا حکم دیا ہے، جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو حِمْص چھوڑ کر دِمَشْق چلے جاؤ۔“ حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خط کے ذریعے انہیں سرزنش کی تھی۔

﴾10839﴿ ... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک دانا کا قول ہے کہ دن تین ہیں: (۱)...ایک گزشتہ کل جو کہ ادب سکھانے والا حکیم تھا وہ تمہارے لیے نصیحت اور عبرت چھوڑ گیا (۲)...دوسرا آج کا دن یہ مہمان ہے جو طویل عرصہ تم سے روپوش رہا اور عنقریب تمہارے پاس سے رخصت ہو جائے گا اور (۳)...تیسرا آنے والا کل جس کے بارے میں معلوم ہی نہیں کہ کون اسے پائے گا۔

تین نصیحتیں، تین فائدے:

﴾10840﴿ ... (الف) حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک شیخ نے حدیث بیان کی کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو تین نصیحتیں کرتے ہوئے فرمایا: (۱)...موت کو کثرت سے یاد کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس کے سوا ہر غم سے بے پروا کر دے گا (۲)...دعا کو لازم پکڑ لو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہاری دعا کب قبول ہو جائے اور (۳)...شکر کو لازم پکڑ لو کیونکہ شکر نعمت میں اضافہ کرتا ہے۔[1]

﴾10840﴿ ...(ب) حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بندوں کو صبر سے افضل کوئی چیز نہیں دی گئی، اسی کے سبب لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

---

1 ...موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، کتاب الشکر للہ، ۱/ ۵۲۰، حدیث: ۱۶۵

علم کی فضیلت:

﴿10841﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے علم کی فضیلت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا جس میں علم ہی سے ابتدا فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (پ۲۶، محمد:۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔

پھر اس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عمل کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ (پ۲۶، محمد:۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں (اور عورتوں) کے گناہوں کی معافی مانگو۔

اور وہ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ“ کی گواہی دینا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بغیر مغفرت نہیں فرمائے گا اور جو اس کا اقرار کرے بخشا جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ (پ۹، الانفال:۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ (پ۹، الانفال:۳۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ انھیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک مانتے ہیں اور فرمایا:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ۙ (پ۲۹، نوح:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔

وہ فرماتا ہے: ”اسے ایک مانو۔“ اور علم عمل سے پہلے ہے، دیکھو فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ ترجمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینھ کی طرح جس کا اگایا سبزہ

فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًاؕ وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ(۲۰) سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ (پ۲۷، الحدید: ۲۱،۲۰)

کسانوں کو بھایا پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہوگیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌۙ (پ۹، الانفال: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے۔

پھر ان کے متعلق بعد میں فرمایا:

فَاحْذَرُوْهُمْۚ (پ۲۸، التغابن: ۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: ان سے احتیاط رکھو۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ (پ۱۰، الانفال: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ (کا ہے)۔

اس کے بعد ہمیں اس پر عمل کا حکم دیا۔

بڑی نعمت کون سی ہے؟

آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے سوال ہوا کہ بڑی نعمت کون سی ہے وہ نعمت جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندے کو عطا کی یا وہ جو اس سے دور رکھی؟ فرمایا: وہ جو اس نے دور رکھی اور بندے کو اس میں مبتلا نہیں فرمایا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نعمت سے بے پروا کرنا نعمت دے کر غنی کرنے سے افضل ہے۔ یہ اس وقت ہے جب بندہ دونوں میں سے کسی کو ترجیح دے ورنہ اگر وہ صاحبِ بصیرت اور سر تسلیم خم کرنے والا ہو تو معاملہ برابر ہی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی حمد کی جائے چاہے وہ دے یا نہ دے اور یہی رضامندی ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے کو ہی محبوب رکھے۔

دنیا سے بے رغبتی یا محبت؟

آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے سوال ہوا کہ دنیا سے نفرت اور دنیا سے محبت کی نشانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دنیا

سے محبت کی نشانی یہ ہے کہ بندہ اس میں زندہ رہنے اور اپنے پاس بے انتہا مال کی موجودگی کو محبوب رکھتا ہو، وہ بس اسی کی فکر میں لگا ہو دنیا کے خاتمے کا کوئی خیال نہ ہو اور دنیا سے بے رغبتی و نفرت کی علامت موت سے محبت ہے کیا تم نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا؟

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ (پ۱، البقرۃ:۹۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر پچھلا گھر اللّٰہ کے نزدیک خالص تمہارے لئے ہو نہ اَوروں کے لئے تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر سچے ہو۔

پھر فرمایا:

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ (پ۱، البقرۃ:۹۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تم ضرور انھیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں۔

پس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بتادیا کہ یہی دنیا کی محبت ہے۔

ہر شے میں عبرت:

﴿10842﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: فکر نور ہے جسے تو اپنے دل میں داخل کرتا ہے۔ اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ یہ شعر بطورِ مثال کہا کرتے تھے:

اِذَا الْمَرْءُ كَانَتْ لَهُ فِكْرَةٌ فَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ لَهُ عِبْرَةٌ

ترجمہ: جب بندہ غور و فکر والا ہو جائے تو اس کے لئے ہر چیز میں عبرت ہوتی ہے۔

مزید فرمایا: غور و فکر رحمت کی چابی ہے کیا نہیں دیکھتے کہ بندہ غور و فکر کرتا ہے تو توبہ کر لیتا ہے؟

آدمی سرپرست کب بنتا ہے؟

﴿10843﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: آدمی گھر والوں کا سرپرست اس وقت ہوتا ہے جب اسے یہ پروانہ رہے کہ اس نے اپنی بھوک کی شدت کس چیز سے دور کی اور کون سا لباس پہن کر پُرانا کیا۔

﴿10844﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ حق کے راستوں پر چلو اور

اس راہ پر چلنے والوں کی کمی سے نہ گھبراؤ۔

دنیا کی حیثیت:

﴾10845﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر سخت پیاس کے وقت تو دنیا کو ایک گھونٹ کے بدلے بیچ سکتا ہے تو پھر دنیا چیز ہی کیا ہے؟ اور فرمایا: جنتی لوگ جنت میں صبر کے سبب ہی داخل ہوں گے۔ مزید فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا لوگوں کے سامنے اتراتی ہوئی آئی تو وہ اس پر جھپٹ پڑے۔

﴾10846﴿... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آسودہ حال شخص کی کوئی نعمت ذِکْرُ اللہ جیسی نہیں۔ حضرت سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: "عبادت گزاروں کے منہ پر تیرا ذکر کتنا میٹھا ہے۔" حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی کی تعریف کی تو سننے والے نے کہا: خدا کی قسم! میرے علم میں نہیں کہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈرنے اور لوگوں سے حیا کرنے والا ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم نے فرمایا: زندہ لوگوں میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو غنی ہے۔ عرض کی گئی: کیا مالی طور پر غنی ہونا مراد ہے؟ فرمایا: نہیں، بلکہ وہ شخص جس کی لوگوں کو حاجت ہو تو نفع دے اور حاجت نہ ہو تب بھی نفع دے۔ پوچھا گیا: کون سا انسان بُرا ہے؟ فرمایا: جسے یہ بھی پروا نہ ہو کہ لوگ اسے برا سمجھتے ہیں۔

سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جمہور تابعین کرام سے روایتیں لیں اور مشہور اور منصب امامت پر فائز 86 تابعین عظام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جن میں سے چند یہ ہیں: حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن دینار، حضرت سیِّدُنا امام زہری، حضرت سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن دینار، حضرت سیِّدُنا زید بن اسلم، حضرت سیِّدُنا ابو حازم اور یحییٰ بن سعید انصاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کوفیوں میں سے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق، حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن عُمَیْر، حضرت سیِّدُنا امام شیبانی، حضرت سیِّدُنا امام اعمش، حضرت سیِّدُنا منصور، حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے

جبکہ بصریوں میں سے حضرت سیِّدُنا ایوب، حضرت سیِّدُنا سلیمان تیمی، حضرت سیِّدُنا داود بن ابو ہند، حضرت سیِّدُنا علی بن زید بن جدعان اور حضرت سیِّدُنا حمید طویل رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

اور ائمہ حدیث میں سے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرت سیِّدُنا شعبہ بن حجاج، حضرت سیِّدُنا امام اعمش اور حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی آپ سے حدیث بیان کرتے ہیں۔

﴿10847﴾... حضرت سیِّدُنا حُمیدی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے 86 تابعین کرام سے ملاقات کی اور آپ فرمایا کرتے تھے: ”میں نے حضرت سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی جیسا کوئی نہ دیکھا۔“

﴿10848﴾... حضرت سیِّدُنا علاء بن حَضْرمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَمْکُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِهٖ بِمَکَّةَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ یعنی (مکہ کے باہر سے آیا ہوا) کوئی مہاجر اپنا حج کرنے کے بعد مکہ معظمہ میں تین دن سے زیادہ نہ ٹھہرے۔“[1]

﴿10849﴾... حضرت سیِّدُنا عُبَیْدُ الله بن عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، حضرت سیِّدُنا ابو بکر اور حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا جنازے کے آگے چلا کرتے تھے[2]۔

﴿10850﴾... حضرت سیِّدُنا جُبیر بن مُطْعِم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔[3]

صحابیٔ رسول کی صحبت اور چند احادیث:

﴿10851﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عاصم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو 197 ہجری میں حضرت سیِّدُنا عاصم بن بَہْدَلہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے حوالے سے فرماتے

1... تاریخ بغداد، ۶/ ۲۶۶، رقم: ۳۲۹۹، اسماعیل بن ابراھیم بن معمر

2... جنازے کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ اور آگے ہو تو جنازے سے دور ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۲۳) جنازے کے ساتھ سواری پر جانا بھی جائز ہے اور پیدل بھی، سوار جنازے سے پیچھے ہی رہے، پیدل آگے پیچھے ہر طرف چل سکتا ہے مگر پیدل جانا اور پیچھے رہنا بہتر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۴۶۵)

3... مسلم، کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها، ص ۱۳۸۴، حدیث: ۲۵۵۶

ہوئے سنا کہ حضرت سیِّدُنا زِر بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا صفوان بن عَسَّال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا: علم کی تلاش میں آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: فرشتے طالب علم کی جستجو سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پَر بچھاتے ہیں۔ میں نے کہا: پیشاب و پاخانے کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے دل میں شُبہ ہے، کیا آپ نے اس بارے میں مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ سنا ہے؟ حضرت سیِّدُنا صفوان بن عسال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہاں، حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ”جب ہم حالتِ سفر میں ہوں تو جنابت کے علاوہ تین دن تین راتیں پیشاب پاخانے اور نیند کی وجہ سے اپنے موزے نہ اُتاریں۔“ حضرت سیِّدُنا زِر بن حُبَیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا محبت کے بارے میں کوئی فرمان سنا ہے؟ تو حضرت سیِّدُنا صفوان بن عسال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہاں، ہم ایک سفر میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی نے بلند آواز میں پکارا: یا محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ نے اسی طرح با آوازِ بلند جواب دیا: میں یہاں ہوں۔ اس نے کہا: اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن وہ ان سے اب تک ملا نہیں؟ ارشاد فرمایا: ”اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی بروزِ قیامت آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔“ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمیں ایک اور حدیث سنانے لگے کہ ”مغرب کی طرف ایک دروازہ ہے جو توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی 40 سال کی مَسافت ہے وہ بند نہ ہو گا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔“[1]

سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا جنتی محل:

﴿10852﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ دو جہاں کے مالک و مختار باذنِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، میں نے اس میں ایک محل یا (فرمایا:) گھر دیکھا، اس میں مجھے آوازیں سنائی دیں تو میں نے کہا: یہ کس کا ہے۔ کہا گیا: ایک قریشی شخص کا۔ تو میں یہ امید کرنے لگا کہ وہ میں ہی ہوں۔ کہا گیا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عمر

[1] ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبۃ والاستغفار... الخ، ٥/٣١٥، حدیث: ٣٥٤٦

بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: اے ابو حفص! اگر تمہاری غیرت کا خیال نہ ہوتا تو میں اس میں داخل ہو جاتا۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رونے لگے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بھلا آپ پر کیونکر غیرت ہوسکتی ہے!!!۔[1]

شوقِ جنت میں جان قربان:

﴿10853﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن ایک شخص مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں لڑتا ہوا قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ ارشاد فرمایا: ''جنت میں۔'' یہ سن کر اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی کھجوریں پھینک دیں اور کفار سے قتال کرنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔[2]

اللہ و رسول سے محبت:

﴿10854﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر قیامت کے بارے میں سوال کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کسی بڑے عمل کا ذکر نہ کیا بس یہ کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔[3]

جان و دل تم پر فدا:

﴿10855﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ترکش کے تمام تیر نکال کر حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے رکھ دیئے اور اپنے گھٹنوں کے بل جھک گئے اور یہ کہنے لگے: میرا چہرہ آپ کے چہرے کے لئے ڈھال ہو جائے اور میری جان آپ کی جان کے لیے قربان ہو جائے تو سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لشکر میں

1... مسند حمیدی، حدیث جابر بن عبد اللہ الانصاری، ۲/۳۲۶، حدیث: ۱۲۷۲

2... مسلم، کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنۃ للشھید، ص ۱۰۵۲، حدیث: ۱۸۹۹

3... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/۵۲۷، حدیث: ۳۶۸۸

ابو طلحہ کی آواز ایک جماعت سے بہتر ہے۔[1]

سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا جنتی رومال:

﴿10856﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: دومہ کے حاکم اُکَیْدِر نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تحفۃً ایک جُبّہ بھیجا، لوگ اس کی خوبصورتی پر تعجب کرنے لگے تو سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں سعد کا رومال اس سے اچھا ہے (یا فرمایا:) اس سے زیادہ حسین ہے۔"[2]

﴿10857﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: (۱)...اس کے گھر والے (۲)...اس کا مال اور (۳)...اس کا عمل۔ پھر دو چیزیں تو لوٹ آتی ہیں اور ایک چیز اس کے ساتھ رہ جاتی ہے گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں مگر اس کا عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔[3]

﴿10858﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے، ہمارے ہاں ابو عُمَیر نامی بچہ تھا اس کے پاس ایک پرندہ تھا جسے نُغَیر کہا جاتا تھا، جب وہ پرندہ مر گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنے لگے: یَا اَبَا عُمَیْرِ مَا فَعَلَ النُّغَیْر؟ یعنی اے ابو عُمیر چڑیا کے بچے کا کیا ہوا؟[4]

ادنیٰ جنتی کا اعلیٰ مقام:

﴿10859﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن احمد بن نافع اور حضرت سیِّدُنا محمد بن یحییٰ ابو عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے اس نے روایت بیان کی جس کی مثل تم نے

1...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۵۱۹، حدیث: ۱۳۷۴۷

2...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۲۳، حدیث: ۱۲۰۹۴

3...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص۱۵۸۳، حدیث: ۲۹۶۰، بتقدم وتاخر

4...مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیک المولود، ص۱۱۸۵، حدیث: ۲۱۵۰

نہیں دیکھا ہوگا۔ ہم نے عرض کی ابو محمد آپ کو کس نے روایت بیان کی؟ فرمایا: نیکو کاروں یعنی حضرت عبد الملک بن سعید بن ابجر اور حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے حضرت سیِّدُنا امام شعبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعْبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ حدیث بیان کی: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ”جنتیوں میں ادنیٰ درجے والا کون ہوگا؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا۔“ اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا: کیسے داخل ہو جاؤں؟ جنتی لوگ تو اپنے اپنے درجوں میں جا کر اپنے حصے پا چکے ہیں۔ ”کہا جائے گا: ”کیا تو اس پر راضی ہے کہ تیرا حصہ کسی دنیاوی بادشاہ کی سلطنت کی مثل ہو؟ عرض کرے گا: ”ہاں میرے رب! میں راضی ہوں۔ ”پھر اس سے کہا جائے گا: ”تیرے لئے اتنی سلطنت اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور اس کی مثل۔“ وہ کہے گا: ”اے پروردگار! میں راضی ہوں۔“ پھر کہا جائے گا: ”تیرے لئے یہ بھی ہے اور اس کی مثل 10 گنا اور بھی۔“ کہے گا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔ پھر کہا جائے گا: ”اس کے علاوہ تیرے لئے وہ بھی ہے جو تیرے نفس کی خواہش ہے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پائیں۔“ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سب سے بلند درجے والا جنتی کون ہوگا؟ ارشاد فرمایا: تمہاری یہی خواہش ہے، تو اب میں تمہیں ان کے بارے میں بتاتا ہوں، بے شک میں نے اپنے دستِ قدرت سے ان کی شان بڑھا کر اس پر مہر ثبت فرمائی ہے، اسے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔ راوی فرماتے ہیں: اس کی تصدیق قرآنِ مجید کی اس آیتِ مبارکہ میں ہے:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ (پ۲۱، السجدۃ: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔[1]

بھلائی بھلائی کو لاتی ہے:

﴿10860﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بر سرِ منبر ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بعد تم پر سب سے زیادہ خوف اس کا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لیے زمین

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنۃ منزلۃ، ص ۱۱۸، حدیث: ۱۸۹

سے نکالے گا یعنی پیداوار اور دنیا کی چمک دمک۔ ایک آدمی نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اچھائی بُرائی کے ساتھ آئے گی؟ آپ خاموش رہے حتّٰی کہ ہمیں آپ پر نُزولِ وحی کے آثار دکھائی دیئے، آپ کا سانس پھولنے لگا اور پسینے میں شرابور ہوگئے۔ اس کے بعد فرمایا: سائل کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں یہاں ہوں، میں تو صرف بھلائی چاہتا تھا۔ تو آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ”اِنَّ الْخَیْرَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِالْخَیْرِ یعنی بھلائی بھلائی کو ہی لاتی ہے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) لیکن دنیا سرسبز و شاداب اور لذیذ ہے اور موسمِ بہار جو اُگاتا ہے وہ یا تو جانوروں کو پیٹ پھلا کر مار دیتا ہے یا پھر مرنے کے قریب کر دیتا ہے سوائے اس جانور کے جو سبزہ کھائے حتّٰی کہ اس کی دونوں کوکھیں بھر جائیں پھر وہ دھوپ میں چلا جائے اور پیشاب و پاخانہ کر کے لوٹ آئے اور پھر چرنے لگے لہٰذا جو شخص مال کو اس کے حق کے ساتھ حاصل کرے اسے اس مال میں برکت دی جاتی ہے اور جو ناحق مال حاصل کرتا ہے اسے اس مال میں برکت نہیں دی جاتی، اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کھانے کے بعد بھی شکم سیر نہیں ہوتا۔“[1]

حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھے یہ حدیث سنانے کے لئے کہا کرتے تھے۔

برکت والا مال:

﴿10861﴾... حضرت سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ حضرت سَیِّدَتُنا خَوْلَہ بنتِ قَیْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا لذیذ اور سرسبز و شاداب ہے جو شخص مال کو اس کے حق کے ساتھ حاصل کرے اسے اس مال میں برکت دی جاتی ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مال میں ناحق تصرُّف کرنے والے بہت سے لوگوں کے لئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات والے دن جہنم کی آگ ہوگی۔

راوی کا بیان ہے: حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھی ”یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی قیامت کے دن“ کے الفاظ بھی کہتے تھے۔[2]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۱۶، حدیث: ۱۱۰۳۵

2 ...مسند حمیدی، احادیث خولۃ بنت قیس، ۱/۳۴۷، حدیث: ۳۵۶

صور پھونکنے والا فرشتہ حکم کا منتظر ہے:

﴿10862﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں حالانکہ صور پھونکنے والا فرشتہ منہ میں صور لئے پیشانی جھکائے کان لگائے انتظار میں ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم دیا جاتا ہے۔"صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ پڑھو "حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللہِ تَوَکَّلْنَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کارساز، ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا[1]۔"[2]

﴿10863﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "روزِ قیامت اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے بُرے نام والا وہ شخص ہوگا جس نے اپنا نام "مَلِكُ الْاَمْلَاك (یعنی شہنشاہ)" رکھا ہوگا۔"[3]

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عاجزی وانکساری:

﴿10864﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غلاموں کی دعوت قبول کیا کرتے، سواری پر اپنے پیچھے دوسروں کو سوار کرلیتے اور آپ کا کھانا زمین پر رکھا جاتا۔

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یا کسی دوسرے راوی نے یہ بھی بیان کیا: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھانا تناوُل فرما کر انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔[4]

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 361** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ کلمات بڑے مبارک ہیں جب حضرت خَلِیْلُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) نمرود کی آگ میں جارہے تھے تو آپ کی زبان شریف پر یہی کلمات تھے اور جب صحابۂ کرام کو خبر پہنچی کہ کفار ہمارے مقابلے کے لئے بڑی تعداد میں جمع ہوئے ہیں تو انہوں نے بھی یہی کلمات کہے یہ کلمات مصیبتوں تکلیفوں میں بہت ہی کام آتے ہیں (مرقات) ہر مصیبت میں یہ کلمات پڑھنے چاہئیں۔

2... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ماجاء فی شان الصور، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۲۴۳۹

3... ابو داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ۴/ ۳۷۸، حدیث: ۴۹۶۱

4... تاریخ ابن عساکر، باب ذکر تواضعہ لربہ، ۴/ ۷۹

جنت کا مژدہ:

﴿10865﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے وقت حاضر رہنے والے ایک شخص نے مجھے خبر دی کہ حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرے سامنے سے خیمے کا پردہ ہٹا دو تا کہ میں تمہیں وہ حدیث سنا سکوں جو میں نے حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی تھی اور وہ میں نے تمہیں اس اندیشے سے نہیں سنائی تھی کہ کہیں تم عمل سے غافل نہ ہو جاؤ، میں نے حضور رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جس نے اخلاص اور دلی یقین کے ساتھ ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ“ کہا وہ جنت میں جائے گا اور اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔[1]

شرابی کو کوڑے لگائے:

﴿10866﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے ارشاد فرمایا: اسے کوڑے لگاؤ، اگر دوبارہ پیئے تو اسے کوڑے لگانا، اگر پھر پیئے تو اسے پھر کوڑے لگانا، پھر اگر یہ چوتھی مرتبہ پیئے تو اسے قتل کر دینا۔ جب (چوتھی مرتبہ) اسے بارگاہِ رسالت میں لایا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے کوڑے لگوائے۔ حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: پس قتل کا حکم اُٹھ گیا اور رخصت ہو گئی۔[2]

مسجد کی تزیین و آرائش:

﴿10867﴾... حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ کون و مکاں، سرورِ ذیشاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے مسجدیں آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔“[3] حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن

1... مسند حمیدی، حدیث معاذ بن جبل، ۱/۳۶۲، حدیث: ۳۷۳

2... ابو داود، کتاب الحدود، باب اذا تتابع فی شرب الخمر، ۴/۲۱۹، حدیث: ۴۴۸۵، بتغیر

3... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 443** پر فرماتے ہیں: اس سے مراد ناجائز آراستگی ہے، جیسے فوٹوؤں اور تصویروں سے سجانا یا فخریہ آرائش مراد ہے جو **اللہ تعالٰی** کے لیے نہ ہو۔ بہر حال جائز زینت جو اخلاص کے ساتھ ہو باعث ثواب ہے۔

عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ ”تم بھی مسجدوں کی تزیین وآرائش کروگے جیسے یہود ونصاریٰ کرتے ہیں۔“[1][2]

﴿10868﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو۔“ ایک اعرابی نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کیا فرما رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”یہ بات تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے نہیں ہے[3]۔“[4]

﴿10869﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے ان سے حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے نہ سنا ہو کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک قوم کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمادے گا۔“[5]

دعا سے پہلے عطا:

﴿10870﴾... حضرت سیِّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی

1... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب فی بناء المسجد، ۱/۱۹۴، حدیث: ۴۴۸

2... یعنی جیسے عیسائی، یہودی اپنی عبادت گاہوں کو فوٹوؤں اور قد آدم آئینوں سے سجاتے ہیں، قیامت کے قریب مسلمان بھی مسجدوں کو ان سے آراستہ کریں گے، ورنہ مسجد کی زینت سنتِ صحابہ ہے۔ چنانچہ عمر فاروق نے مسجد نبوی شریف کو مزین کیا، پھر عثمان غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے اس کی دیواریں چونے گچ سے خوب نقشیں بنائیں، چھت میں ساگوان لکڑی لگائی، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے بیتُ المقدس میں اتنی روشنی کی تھی کہ اس میں عورتیں تین میل تک چرخہ کات لیتی تھیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۴۴۳)

3... علامہ ابن رجب حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: یہاں وتر سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مراد رات کی نماز ہے۔ (فتح الباری لابن رجب، ۹/۱۱۶، تحت الحدیث: ۹۹۱، مکتبۃ الغرباء الاثریہ ۱۴۱۷) علامہ بدر الدین عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اس حدیث کا ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ یہ معاملہ وتر واجب ہونے سے پہلے کا ہے۔ (شرح ابو داود للعینی، ۵/۳۲۴، تحت الحدیث: ۱۳۸۷)۔

علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: ”اے قرآن والو!“ سے مراد ”اے قرآن پر ایمان رکھنے والو“ ہے کیونکہ قرآن والا ہونا عام ہے یہ قرآن پر ایمان رکھنے والے ہر شخص کو شامل ہے چاہے وہ تلاوت کرے یا نہ کرے، اگرچہ ان میں سے کامل ترین وہ ہے جس نے قرآن پڑھا یا حفظ کیا اور اسے سیکھ کر اس پر عمل کیا یعنی قیام کی حالت میں اس کی تلاوت کی اور اس کے حدود واحکام کی پاسداری کی۔ حضرت سیِّدُنا تُورِ بشتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کیونکہ ان کی حالت یہ ہے کہ وہ رضائے الٰہی کے طلبگار رہتے ہیں اور اس کی محبت کو ترجیح دیتے ہیں۔ امام طیبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: شاید اہل قرآن کی تخصیص قرآن والے مقام میں اس لئے ہے کہ نزولِ قرآن کا سبب توحید کو پختہ کرنا ہی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب الوتر، ۳/۳۳۹، تحت الحدیث: ۱۲۶۶)

4... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی الوتر، ۲/۴۶، حدیث: ۱۱۷۰

5... ابن حبان، باب صفۃ النار واھلھا، ۹/۲۸۳، حدیث: ۷۴۴۰، بتغیر قلیل

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”جو میری یاد کی وجہ سے مجھ سے نہ مانگ سکے میں اسے مانگنے سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہوں۔“[1]

اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا (پ۲۰، القصص: ۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ تم طور کے کنارے تھے جب ہم نے ندا فرمائی۔

کی تفسیر میں فرمایا: تمہیں یہ ندا دی گئی تھی کہ ”اے امتِ محمدیہ! ابھی تم نے دعا کی بھی نہ تھی کہ ہم نے قبول کر لی اور تمہارے مانگنے سے پہلے ہی ہم نے تمہیں عطا کر دیا۔“[2]

داخلِ جنت کرنے والا عمل:

﴿10871﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: کیا تمہیں کسی نے ایسا کوئی عمل سکھایا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: رکوع و سجود کی کثرت سے میری مدد کرو۔[3]

﴿10872﴾... حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ لوگ حضور نبی اکرم، شَفِیْعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے رہے یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئیں:

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ (پ۳۰، النّٰزعٰت: ۴۳، ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے۔

حضرت سیِّدُنا حافظ ابو نُعَیْم اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: میرے علم میں نہیں کہ حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ کسی نے حضرت سیِّدُنا امام زہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اسے روایت کیا ہو۔

---

1 ... مسند الفردوس، ۲/۱۳۸، حدیث: ۴۴۷۸

2 ... مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، باب دعاء ابن عمر فی رکوعہ، ۳/۱۷۷، حدیث: ۳۵۸۸، عن ابی هريرة

3 ... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الصلاة، باب الرکوع والسجود افضل ام القیام، ۲/ ۳۶۰، حدیث: ۸ بتغیر عن ابی مصعب الاسلمی

عاشقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ایک دن کے اعمال:

﴿10873﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ راحتُ العاشقین، خاتَمُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں صبح کی؟ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں نے۔ پھر فرمایا: تم میں سے آج کس نے صدقہ کیا؟ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں نے۔ پھر فرمایا: تم میں سے آج مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں نے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں ہوگے۔[1]

﴿10874﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن ہر تعلّق اور نسب منقطع ہو جائے گا سوائے میرے تعلق اور نسب کے۔“[2]

صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا نام:

﴿10875﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبد اللہ بن عثمان تھا پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں ”عَتِیْقًا مِّنَ النَّار (یعنی آتشِ جہنم سے آزاد)“ کا لقب عطا فرمایا۔[3]

﴿10876﴾... حضرت سیِّدُنا شریک بن نُمَلہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مہمان بنا تو انہوں نے اونٹ کی ٹھنڈی سری کے ٹکڑوں سے میری ضیافت کی اور ہمیں زیتون کھلا کر فرمایا: یہی وہ بابرکت زیتون ہے جس کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا ہے۔

﴿10877﴾... حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ...مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، ص۱۳۰۱، حدیث: ۲۳۸۷، بدون بعض الفاظ

2 ...معجم اوسط، ۴/۱۷۰، حدیث: ۵۶۰۶

3 ...معجم کبیر، ۱/۵۳، حدیث: ۷

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گروی رکھنا مرہون چیز کو اس کے گروی رکھنے والے مالک سے نہیں روکتا اُس کے لئے اس مرہون کا نفع ہے اور اس ہی پر مرہون کا تاوان[1]۔[2]

حق آیا اور باطل مٹ گیا:

﴿10878﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکۂ مکرمہ میں داخل ہوئے تو بَیْتُ اللہ کے ارد گرد 360 بت تھے، آپ اپنی چھڑی ان بتوں کو مارتے اور فرماتے: جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا، جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ یعنی حق آگیا اور باطل مٹ گیا اور باطل مٹنے ہی کی چیز تھی، حق آگیا اور باطل اب نہ نئے سرے سے کھڑا ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔[3]

شانِ صدیق اکبر:

﴿10879﴾... حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا یعنی اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو دوست بناتا[4]۔[5]

کمزور کی حق تلفی کا وبال:

﴿10880﴾... حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...یعنی گروی چیز کے منافع مالک کے ہوں گے اور اس کے تمام مصارف مالک ہی کے ہوں گے وہ رہن قرض خواہ کے پاس بطورِ امانت مقبوض (قبضہ میں) رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۸۷)

2 ...مسند امام شافعی، ومن کتاب الرھن، ص۱۴۸

3 ...مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب ازالۃ الاصنام من حول الکعبۃ، ص۹۸۴، حدیث: ۱۷۸۱

4 ...خلیل یا تو بنا ہے خُلت خ کے پیش سے بمعنٰی دلی دوست جس کی محبت دل کی گہرائی میں اُتر جاوے، حضور کا ایسا محبوب صرف اللہ ہی ہے، یا بنا ہے خَلت خ کے فتحہ سے بمعنٰی حاجت یعنی وہ دوست جس پر توکل کیا جاوے اور ضرورت کے وقت اس سے مشکل کشائی حاجت روائی کرائی جاوے، حضور انور کا ایسا کارساز حاجت روا محبوب سواء خدا کے کوئی نہیں ورنہ اصل محبت حضور کو جناب صدیق سے بہت ہی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۳۴۶)

5 ...مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، ص۱۲۹۹، حدیث: ۲۳۸۳

جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین کو یہاں گھر دیئے اور ابن مسعود کو بھی ایک حصہ دیا تو آپ کے صحابہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! انہیں ہم سے الگ رکھیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو پھر مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھیجا کیوں ہے؟ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمّت کو پاک نہیں فرماتا جس میں کمزور کو حق نہ دیا جائے۔[1]

﴿10881﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بیان ہے کہ تمام نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے اس حال میں نکاح فرمایا کہ آپ حالتِ احرام میں نہیں تھے۔

﴿10882﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرت سیِّدُنا ابو بکر، حضرت سیِّدُنا عمر اور حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے پیچھے نماز پڑھی، سب قراءت کی ابتدا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" سے کیا کرتے تھے۔

قبیلہ اسلم و بنو غِفار کی فضیلت:

﴿10883﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبیلہ اسلم کو سلامت رکھا اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرمائی۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے۔[2]

﴿10884﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُری تقدیر، دشمنوں کے طعن و تشنیع، بدبختی کے پہنچنے اور سخت مصیبت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے تھے۔

﴿10885﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم ایسے زمانے میں ہو کہ تم میں سے جس نے اس چیز کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دیا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے تو وہ ہلاک ہو جائے گا پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جو اس چیز میں سے دسویں حصے پر عمل کرے گا جس کا اسے حکم دیا گیا ہو گا تو وہ نجات پا جائے گا۔[3]

---

1 ...معجم اوسط، ۳/۴۰۳، حدیث: ۴۹۴۹

2 ...مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب دعاء النبی لغفار واسلم، ص ۱۳۶۴، حدیث: ۲۵۱۶، عن ابی ھریرۃ

3 ...الکامل لابن عدی، ۸/۲۵۳، رقم: ۱۹۵۹، نعیم بن حماد المروزی خزاعی

﴿10886﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ”جس نے جنابت کی حالت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں“ یہ میں نہیں کہتا بلکہ ربِّ کعبہ کی قسم! یہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے[1]۔[2]

قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ:

﴿10887﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو بُت نہ بنانا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔[3]

﴿10888﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے دو مدّتوں میں سے کون سی مدّت کو پورا کیا؟ عرض کی: جو ان میں کامل و اکمل تھی[4]۔[5]

کم گو کی صحبت اختیار کرو:

﴿10889﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی بندے کو دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی کی نعمت دی گئی ہے

1... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ بات اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ اور اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم احتلام کے بغیر حالتِ جنابت میں صبح کرتے تو روزے رکھتے۔ جب حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اُمُّ المؤمنین کی یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے اپنی بات سے رجوع کیا اور فرمایا: میں نے یہ بات براہِ راست حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نہیں سنی تھی بلکہ حضرت فضل بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتائی تھی۔ (ماخوذ از مسلم، ص ۵۵۹، حدیث: ۱۱۰۹)

2...مسلم، کتاب الصیام، باب صحۃ الصوم... الخ، ص ۵۵۹، حدیث: ۱۱۰۹

3...مسند الفردوس، ۲/۴۱۴، حدیث: ۷۵۳۱

4...(مذکورہ بالا روایت میں دو مدّتوں سے مراد آٹھ اور دس سال ہیں یعنی) شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے جو موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے شرط لگائی تھی کہ تم آٹھ یا دس سال تک میرا کام کرو یہ شرط نکاح سے پہلی تھی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/۳۱)

5...مسند حمیدی، احادیث ابن عباس، ۱/۴۶۲، حدیث: ۵۴۵

تو اس کے نزدیک ہو جاؤ کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔[1]

سب سے بڑی بیماری:

﴿10890﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے بنو سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا: جد بن قیس اور ہم اسے بخیل سمجھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: بخل سے بڑی اور کون سی بیماری ہوگی، بلکہ تمہارے سردار عزت و شرف اور سخاوت والے عَمرو بن جَمُوح ہیں۔[2]

﴿10891﴾... حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو کے دوران اپنی داڑھی کا خلال کیا۔[3]

﴿10892﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ دو جہاں، مالکِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[4]

کافر مسلم کا وارث نہیں:

﴿10893﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ محبوبِ پروردگار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ یعنی مسلمان کافر کا وارث نہیں اور کافر مسلمان کا وارث نہیں۔[5]

سب سے پہلے کسے پیدا کیا؟

﴿10894﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ۴/۴۲۲، حدیث: ۴۱۰۱، عن ابی خلاد

2... شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/۴۳۱، حدیث: ۱۰۸۵۹

3... معجم اوسط، ۲/۳۱، حدیث: ۲۳۹۵

4... مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل... الخ، ۱۰۱۶، حدیث: ۱۸۲۹

5... مسلم، کتاب الفرائض، باب الحقوا الفرائض... الخ، ص ۸۷۱، حدیث: ۱۶۱۴، عن اسامۃ بن زید

معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا فرمایا۔[1] اس سے فرمایا: آگے آ تو وہ آگے آ گئی۔ فرمایا: پیچھے جا تو وہ پیچھے چلی گئی۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں نے تجھے سے زیادہ اچھی کوئی شے نہیں بنائی، میں تیرے ہی سبب پکڑوں گا، تیرے ہی سبب عطا کروں گا۔“[2] پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے اس کے دل کی طرف سے نصیحت کرنے والا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے لئے ایک نگہبان ہوتا ہے[3] اور جو خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کے لئے جھکائے تو وہ ان سے زیادہ عزت و شرف والا ہوتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے عزت پانے کی کوشش کرتے ہیں۔[4] پھر فرمایا: ”میری اُمّت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں رہتے ہیں اور قسم قسم کے کھانے کھاتے، طرح طرح کے کپڑے پہنتے، فضول گوئی کرتے اور باچھیں کھول کھول کر باتیں کرتے ہیں[5] اور میری اُمّت کے بہترین افراد وہ ہیں جن سے بُرائی سرزد ہو جائے تو استغفار کرتے ہیں، جب نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب سفر کرتے ہیں تو نماز میں قصر کرتے اور روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔[6]

سوال: عرش کا طواف کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟ جواب: جو ملائکہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انہیں کرُوبی (کر، رُو، بی) کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحبِ سیادت ہیں۔ (خزائن العرفان، پ ۲۴، المؤمن، تحت الآیۃ: ۷)

1... حضرت سیِّدُنا علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ اولیّت اضافی ہے یعنی عرش، پانی ہوا اور لوحِ محفوظ کی پیدائش کے بعد جو چیز سب سے پہلے پیدا ہوئی وہ قلم (یا عقل) ہے جبکہ وہ روایت کہ سب سے پہلے نورِ محمدی پیدا ہوا، وہاں اولیّت حقیقیہ مراد ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۱/ ۲۹۰، ۲۸۹، تحت الحدیث: ۹۴) ”سیرۃ حلبیہ“ میں ہے کہ ایک روایت میں ہے کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا“ جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ ”سب سے پہلے عقل کو پیدا فرمایا“ حضرت سیِّدُنا شیخ علی خواص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان دونوں سے مراد ایک ہی بات ہے کیونکہ حُضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقت کو کبھی عقلِ اول سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کبھی نور سے۔ (سیرۃ الحلبیۃ، باب بنیان قریش الکعبۃ شرفھا اللہ، ۱/ ۲۱۴)

2... مسند الفردوس، ۱/ ۲۹، حدیث: ۴

3... مسند الفردوس، ۱/ ۲۹، حدیث: ۴

4... جامع صغیر، ص ۵۱۰، حدیث: ۸۳۷۴

5... الکامل لابن عدی، ۷/ ۴، رقم: ۱۴۶۶، عبد الحمید بن جعفر بن الحکم الانصاری، دون قولہ: ”الثرثارون“

6... معجم اوسط، ۵/ ۵۳، حدیث: ۶۵۵۸

حضرت سَیِّدُنا لَیث بن سَعْد رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہ

ان عابد وزاہد بُزرگوں میں سے ایک بزرگ پوشیدہ سخاوت کرنے والے، پائے کے عالِم اور زبردست سخی حضرت سَیِّدُنا ابو حارث لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ عرصہ دراز تک احکام سکھاتے اور مال لٹاتے رہے۔

منقول ہے کہ سخاوت اور وفا کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿10895﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو حفص عَمْرو بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا لیث بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد نے ایک مسئلے میں گفتگو کی تو ایک شخص نے کہا: اے ابو حارث! آپ کی کتاب میں اس کے برعکس ہے۔ آپ نے فرمایا: میری کتاب میں یا ہماری کتابوں میں؟ اور جو بات بھی ہماری نظر سے گزرتی ہے ہم اپنی سمجھ بوجھ اور گفتگو کے ذریعے اس کی اصلاح کر لیتے ہیں۔

﴿10896﴾... حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ احادیث وروایات کی پیروی کرنے والے ہیں۔

سوال سے بڑھ کر سخاوت:

﴿10897﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو صالح عبد اللہ بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر تھے، آپ نے ہمیں اندر داخل ہونے سے منع کیا تو ہم کہنے لگے: یہ ہمارے دوست جیسے نہیں ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہماری گفتگو سنی تو ہمیں اپنے پاس اندر بلا لیا اور پوچھا: تمہارے دوست کون ہیں؟ ہم نے کہا: لیث بن سعد۔ آپ نے فرمایا: تم مجھے اس ہستی سے تشبیہ دے رہے ہو جن کی طرف ہم نے خط لکھا کہ "ہمیں اپنے بچوں کے کپڑے رنگنے کے لئے تھوڑا سا زرد رنگ چاہئے" تو انہوں نے اتنا رنگ بھیجا کہ اس سے ہم نے اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ اپنے کپڑے اور اپنے پڑوسیوں کے کپڑے بھی رنگ لیے اور اتنا باقی بچا کہ اسے ہم نے ایک ہزار دینار میں فروخت کیا۔

﴿10898﴾... حضرت سَیِّدُنا قُتَیْبَہ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سَیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ اسکندریہ سے اس طرح لوٹے کہ ان کے ساتھ تین کشتیاں تھیں، ایک میں آپ کا باورچی خانہ تھا، دوسری میں آپ کے اہل وعیال تھے اور تیسری کشتی میں آپ کے مہمان تھے۔

﴿10899﴾... حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک عورت پیالہ لے کر آئی اور عرض کرنے لگی: ابو حارث! میرے شوہر بیمار ہیں اور ان کے لئے شہد بتایا گیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ابو قسیمہ کے پاس جاکر کہو وہ تمہیں ایک مشکیزہ شہد دے دیں گے پس وہ اٹھ کر گئی ہی تھی کہ ابو قسیمہ آئے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کان میں کچھ کہا، مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ سے کیا کہا پھر آپ نے ان کی طرف سر اٹھا کر کہا: جاؤ اور اسے مشکیزہ بھر شہد دو، اس نے اپنی حیثیت کے مطابق سوال کیا ہے اور ہم اسے اپنی حیثیت کے مطابق دیں گے۔ مشکیزہ فَرَق (ایک پیمانہ) جتنا ہوتا ہے اور فَرَق 120 رطل (تقریباً 47 کلو 239 گرام) کا ہوتا ہے۔

﴿10900-1﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن حماد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آکر کہا: میرے بھائی کے لئے شہد کی تجویز دی گئی ہے لہٰذا آپ مجھے ایک پلیٹ شہد دے دیجئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے لڑکے! اس عورت کی پلیٹ شہد سے بھر دو اور ایک مشک شہد اور بھی دے دو۔ لڑکے نے کہا: اس عورت نے تو ایک پلیٹ شہد مانگا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے اپنی حیثیت کے مطابق مانگا ہے ہم اپنی حیثیت کے مطابق دیں گے اور یہی میری شان کے لائق ہے کیونکہ میں اصبہانی ہوں۔

وعظ کرنے والے پر نوازشات:

﴿10902﴾... حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کا بیان ہے کہ جب شہر میں کوئی وعظ کرتا تو حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی تفتیش کیا کرتے تھے، ایک دن میں نے جامع مسجد میں وعظ کیا تو مسجد کے دروازے سے دو مرد اندر آئے اور شریکِ درس لوگوں کے پاس کھڑے ہو کر پوچھا: وعظ کس نے کیا؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا۔ انہوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابو حارث لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کو بلایا ہے۔ میں نے کھڑے ہو کر کہا: ہائے خرابی! شہر میں مجھے ایسا معاملہ درپیش ہو گیا۔ پھر میں حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور سلام کیا، آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا مسجد میں آپ نے وعظ کیا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نے مجھے سے فرمایا: بیٹھو اور جو وعظ آپ نے کیا تھا وہ میرے

سامنے دہراؤ۔ میں نے آپ کے سامنے وہی وعظ شروع کر دیا، آپ پر رقت طاری ہو گئی اور آپ رونے لگے جبکہ میری پریشانی ختم ہو گئی، پھر میں جنت و دوزخ کے بارے میں وعظ کرنے لگا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنا روئے کہ مجھے آپ پر رحم آگیا پھر آپ نے مجھے اپنے ہاتھ کے اشارے سے رُک جانے کو کہا اور پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: منصور۔ پوچھا: کس کے بیٹے ہو؟ میں نے کہا: عمار کا بیٹا ہوں۔ پوچھا: کیا تم ابوسَرِی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے موت نہ دی حتّٰی کہ میں نے تمہیں دیکھ لیا۔ پھر آواز لگائی: اے لونڈی!۔ وہ آپ کے سامنے آکھڑی ہوئی تو اس سے فرمایا: اس اس طرح کی جو تھیلی رکھی ہے وہ میرے پاس لے آؤ، وہ تھیلی لے آئی، اس میں ایک ہزار دینار تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ابوسری! لیجئے یہ آپ کے لئے ہے، اس وعظ کی حفاظت کرنا کہیں اس کی وجہ سے حکمرانوں کے دروازوں پر کھڑے نہ ہو جانا، تمام جہانوں کے رب کی حمد کرنے کے بعد اب مخلوق میں سے کسی کی بھی مدح سرائی ہرگز نہ کرنا اور آپ کو ہر سال اتنا مال پیش کیا جائے گا۔ میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے انعام واکرام سے نوازا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے جو دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس نہیں کرنا۔ یہ سن کر میں نے وہ مال لیا اور وہاں سے جانے لگا تو آپ نے فرمایا: میرے پاس آنے میں زیادہ عرصہ نہ لگانا۔ جب دوسرا جمعہ آیا تو میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا، آپ نے مجھ سے فرمایا: کچھ بیان کیجئے۔ میں نے وہیں وعظ شروع کر دیا، جسے سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوب روئے، جب میں نے کھڑا ہونا چاہا تو آپ نے فرمایا: دیکھو تکیے کے اندر کیا ہے؟ جب دیکھا تو اس میں پانچ سو دینار تھے، میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، میں پچھلی مرتبہ میں ہی آپ کی خیر خواہی کو جان چکا ہوں۔ فرمایا: میں آپ کو جو دوں اس میں سے کچھ بھی مجھے واپس مت کرنا، یہ بتاؤ اب کب ملنے آؤ گے؟ میں نے کہا: آنے والے جمعے کو۔ فرمایا: تم نے تو گویا میرے جسم کا کوئی ٹکڑا چور چور کر دیا ہے۔ جب اگلا جمعہ آیا تو میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو الوداع کہنے آیا، آپ نے مجھ سے فرمایا: وہ سنائیے جس کے سبب میں تمہیں یاد رکھوں۔ میں نے وعظ کیا تو آپ زارو قطار رونے لگے پھر فرمایا: منصور! دیکھو تکیے میں کیا ہے؟ میں نے دیکھا تو وہاں تین سو دینار تھے، آپ نے فرمایا: ان سے حج کر لینا۔ پھر اپنی لونڈی کو آواز لگائی کہ منصور کے احرام کے لیے کپڑے لے آؤ۔ وہ ایک تہبند لائی جس میں چالیس کپڑے تھے، میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے

میرے لئے دو ہی کپڑے کافی ہیں تو انہوں نے کہا: آپ عزت دار آدمی ہیں، جو لوگ آپ کے ساتھ ہوں انہیں دے دیجئے گا۔ پھر جو لونڈی کپڑے اُٹھائے ہوئے تھی اس کے متعلق فرمایا: یہ لونڈی بھی آپ کی ہوئی۔

﴾10903﴿... حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا ان کے پاس ایک خادم کھڑا تھا آپ نے اسے اشارہ کیا تو وہ چلا گیا پھر آپ نے اپنا ہاتھ مصلے پر مارا اور اس کے نیچے سے ایک تھیلی نکالی جس میں ایک ہزار دینار تھے وہ تھیلی میری طرف بڑھادی اور فرمایا: اے ابو سری! اس کے بارے میں میرے بیٹے کو نہ بتانا کہیں اس کی نظروں میں آپ کی قدر کم نہ ہو جائے۔

کھانا کبھی اکیلے نہ کھایا:

﴾10904﴿... حضرت سیِّدُنا عبْدُ اللہ بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ میں 20 سال تک حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں رہا، آپ صبح وشام کا کوئی بھی کھانا اکیلے نہ کھاتے بلکہ لوگوں کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھاتے تھے اور بیماری کی حالت کے علاوہ گوشت نہیں کھاتے تھے۔

﴾10905﴿... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے کسی دوست نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملکِ فارس (ایران) کے شہر اَصبہان کے رہنے والے تھے۔

﴾10906﴿... حضرت سیِّدُنا ابن زُغبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ہم اصبہان والے ہیں لہٰذا تم اصبہان والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنا۔

جو دے دیا اسے واپس نہ لیا:

﴾10907﴿... (الف) اسد بن موسٰی کا بیان ہے کہ عبْدُ اللہ بن علی بنو امیہ کے لوگوں کو تلاش کرکے قتل کر دیا کرتا تھا، میں خسیس وگھٹیا حالت بنا کر شہر میں داخل ہوا اور حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا جب ان کی مجلس سے فارغ ہو کر واپس نکلتے ہوئے دہلیز تک پہنچا تو ان کے خادم نے پیچھے سے کہا: یہیں بیٹھ جاؤ میں آتا ہوں۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا جب وہ آیا تو میں اکیلا ہی بیٹھا تھا، اس نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں سو دینار تھے، اس نے کہا: یہ آپ کے لئے میرے مالک کی طرف سے ہیں، انہیں اپنی ضرورت میں خرچ کیجئے اور اپنی حالت درست کرلیجئے۔ میرے پاس ایک بٹوا تھا جس میں ہزار دینار تھے میں نے بٹوا نکال کر کہا: اس کے ہوتے ہوئے

مجھے آپ کے مال کی حاجت نہیں، بس حضرت سَیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میرے لئے اجازت لے لو، لہٰذا اس نے میرے لئے اجازت لی تو میں اندر گیا اور اپنے خاندان کے بارے میں بتایا اور ان کا مال واپس کرنے کا عذر بیان کیا اور گزشتہ احوال انہیں بتائے تو انہوں نے فرمایا: یہ خیر خواہی کے طور پر ہے صدقہ نہیں ہے۔ میں نے کہا: مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میں غنی ہوں اور پھر بھی کسی دوسرے سے مال قبول کروں۔ انہوں نے فرمایا: اپنے ساتھ حدیث پڑھنے والے جن ساتھیوں کو آپ مستحق جانیں یہ انہیں دے دینا وہ مجھ سے کہتے ہی رہے حتّٰی کہ میں نے وہ لے کر لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔

﴿10907﴾...(ب) حضرت سَیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب میں ہارون رشید کے پاس آیا تو اس نے مجھ سے کہا: اے لیث! آپ کے شہر کی بہتری کیا ہے؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین! دریائے نیل کا بہنا اور حاکمِ شہر کا درست ہونا، گندگی چشمے کی تہہ سے آتی ہے جب وہ صاف ہو جائے تو اس سے بہنے والی نہریں بھی صاف ہو جاتی ہیں۔ خلیفہ نے کہا: اے ابو حارث! آپ نے سچ فرمایا۔

کبھی زکوٰۃ فرض نہ ہوئی:

﴿10908﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن رُمَیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سالانہ آمدنی 80 ہزار دینار تھی لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کبھی ان پر زکوٰۃ کا ایک درہم بھی فرض نہ ہوا (یعنی ایسا سخاوت کے سبب ہوتا)۔

﴿10909﴾... حضرت سَیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر سال 50 ہزار دینار کا غلہ حاصل کرتے تھے مگر جب سال گزرتا تو آپ پر قرض ہوتا۔

باپ بیٹا دونوں سخی:

﴿10910﴾... حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن عبد اللہ بن بُکَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تین اشخاص کو تین ہزار دینار دیئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ لَہِیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گھر جل گیا تو انہیں ہزار دینار بھیجے، حضرت سَیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حج کیا اور آپ کی طرف ایک تھال میں کھجوریں بھیجیں تو آپ نے اس تھال کو ہزار دینار سے بھر کر واپس بھیجا اور حضرت سَیِّدُنا قاضی منصوبن عمار

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو ہزار دینار دیئے اور فرمایا: اس کے بارے میں میرے بیٹے کو نہ بتانا کہیں اس کی نظروں میں آپ کی قدر کم نہ ہو جائے۔ یہ بات آپ کے بیٹے حضرت سیِّدُنا شعیب بن لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو پتا چلی تو انہوں نے حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو ایک کم ایک ہزار دینار دیئے اور فرمایا: میں نے ایک دینار اس لیے کم کیا تاکہ میں عطیہ دینے میں اپنے والد بزرگوار کے برابر نہ ہو جاؤں۔

﴿10911﴾... حضرت سیِّدُنا قُتَیْبَہ بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر سال 20 ہزار دینار کا غلہ حاصل کرتے تھے اس کے باوجود ان پر کبھی زکوۃ فرض نہ ہوئی اور آپ نے حضرت سیِّدُنا ابنِ لَہِیعَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہزار دینار دیئے، حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہزار دینار دیئے اور حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو ہزار دینار اور ساتھ میں تین ہزار دینار کی ایک لونڈی بھی دی۔

فہم و فراست سے مسئلہ طلاق کا حل:

﴿10912﴾... خلیفہ ہارون رشید کے خادم لؤلؤ کا بیان ہے کہ ہارون رشید اور اس کی چچازاد زبیدہ کے درمیان کسی بات پر تکرار ہو گئی، ہارون رشید نے بے توجہی میں یہ کہہ دیا: ”اگر میں جنتی نہ ہوں تو تجھے طلاق ہے۔“ پھر اسے ندامت ہوئی اور اس قسم کی وجہ سے دونوں ہی غمزدہ ہو گئے اور آنے والی مصیبت کا سوچ کر دونوں ہی پریشان ہو گئے، ہارون رشید نے فقہائے کرام کو جمع کیا اور ان سے اس قسم کے بارے میں پوچھا لیکن اس سے بچ نکلنے کی کوئی راہ نہ ملی پھر اس نے تمام شہروں کے گورنروں کو یہ حکم لکھ بھیجا کہ وہ اپنے اپنے شہروں کے فقہائے کرام کو ہارون رشید کے پاس بھیجیں، جب فقہاء جمع ہو گئے تو خلیفہ نے ان کے لئے مجلس منعقد کی، وہ لوگ اس کے پاس آ گئے، میں خلیفہ کے سامنے ہی کھڑا رہا کہ اگر کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ مجھے حکم دے دیں، چنانچہ خلیفہ نے فقہاء سے اپنی قسم کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس سے خلاصی کی کوئی صورت ہے، میں نے خلیفہ کی بات کی ترجمانی کر کے فقہاء کے سامنے بیان کیا، فقہائے کرام اسے مختلف جوابات دیتے اس وقت ان فقہاء کے درمیان مصر سے بُلائے جانے والوں میں حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تھے جو مجلس کے آخر میں خاموش بیٹھے تھے، خلیفہ فرداً فرداً ہر فقیہ کو توجہ دے رہا تھا کہنے لگا: وہ شیخ رہ گئے جو مجلس کے آخر میں بیٹھے ہیں انہوں نے کوئی

بات نہیں کی۔ میں نے ان سے کہا: امیر المؤمنین آپ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ کلام کیوں نہیں کر رہے جیسے آپ کے ساتھی کلام کر رہے ہیں؟ فرمایا: امیر المؤمنین فقہائے کرام کی باتیں سن چکے ہیں اور ان میں کئی باتیں قابلِ قبول ہیں۔ہارون رشید نے کہا: ان سے کہو کہ امیر المؤمنین کہہ رہے ہیں: اگر ہماری یہی خواہش ہوتی تو اپنے فقہاء سے ہی سن لیتے اور تمہیں تمہارے شہروں سے نہ بلواتے اور نہ ہی آپ کو اس مجلس میں لایا جاتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر امیر المؤمنین اس معاملے میں میری بات سننا چاہیں تو اپنی مجلس کو خالی کر دیں۔ لہٰذا خلیفہ کی مجلس میں جو فقہاء اور دیگر لوگ تھے وہ چلے گئے۔ پھر خلیفہ نے کہا: آپ گفتگو کیجئے۔ حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا امیر المؤمنین مجھے اپنے نزدیک کر سکتے ہیں؟ ہارون رشید نے کہا: اس خادم کے سوا اور کوئی نہیں ہے اور اس کا ہونا آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا۔ آپ نے فرمایا: امیر المؤمنین! کیا میں ان شرائط پر گفتگو کر سکتا ہوں کہ مجھے جان کی امان ملے اور بے تکلُّف و بے خوف رہوں نیز امیر المؤمنین میری ہر بات مانیں؟ خلیفہ نے کہا: آپ کی باتیں پوری ہوں گی۔ آپ نے کہا: امیر المؤمنین! قرآنِ مجید منگوائیے۔ خلیفہ نے مجھے حکم دیا میں نے پیش کر دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین اسے لیں اور اس کے صفحات پلٹ کر سورۂ رحمٰن نکالیے ہارون رشید نے قرآنِ مجید لیا اور صفحات پلٹ کر سورۂ رحمٰن نکال لی پھر آپ نے کہا: امیر المؤمنین اسے پڑھیں تو ہارون رشید اسے پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

(پ۲۷، رحمٰن: ۴۶)

تو حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: امیر المؤمنین! یہیں رُک جائیں۔ وہ رُک گیا، آپ نے کہا: امیر المؤمنین کہیں: خدا کی قسم۔ یہ بات مجھے اور خلیفہ دونوں کو بہت سخت لگی تو خلیفہ ہارون رشید نے ان سے کہا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: اے امیر المؤمنین! میری بات ماننا تو طے ہو چکا تھا۔ یہ سن کر امیر المؤمنین نے اپنا سر جھکا لیا (اور زبیدہ خاتون مجلس کے قریب حجرے میں پردہ کے پیچھے بیٹھی گفتگو سن رہی تھیں) پھر ہارون رشید نے سر اُٹھا کر آپ کی طرف دیکھا اور کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: وہ کہ جس رحمٰن و رحیم کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہاں تک کہ قسم کے آخری الفاظ تک پہنچتے ہوئے فرمایا: امیر المؤمنین! کیا آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے

سے ڈرتے ہیں؟ کہا: میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا: امیر المؤمنین! پھر تو آپ کے لئے ایک نہیں بلکہ دو جنتیں ہیں جیسا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔ اُسی وقت میں نے پردے کے پیچھے سے تالی اور فرحت و سرور کی آواز سنی اور ہارون رشید نے کہا: خدا کی قسم! بہت خوب، اللہ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو برکت عطا فرمائے۔ پھر خلیفہ نے حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے انعامات اور خلعتوں کا حکم دیا اور پھر کہا: شیخ! آپ جو چاہیں لے لیجئے اور جو چاہیں مانگ لیجئے آپ کی مانگ پوری کی جائے گی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین! کیا یہ خادم بھی دیا جائے گا جو آپ کے سرہانے کھڑا ہے؟ اس نے کہا: یہ خادم بھی۔ آپ نے فرمایا: امیر المؤمنین! آپ کی اور آپ کی چچازاد زبیدہ خاتون کی مصر میں موجود جاگیروں پر مجھے مقرر کر کے اسے میرے سپرد کر دیا جائے تا کہ میں اس کے معاملات کی دیکھ بھال کر سکوں؟ خلیفہ نے کہا: بلکہ ہم وہ آپ ہی کو دے دیتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اس میں سے کچھ نہیں لینا چاہتا بلکہ میں چاہتا ہوں کہ امیر المؤمنین کی جائیداد میرے پاس بطور امانت ہو تا کہ مجھ پر کوئی ظلم نہ کرے اور مجھے اس کی وجہ سے مُعَزَّز گردانا جائے۔ خلیفہ نے کہا: یہ آپ کا ہوا پھر خلیفہ نے آپ کے لیے دستاویز لکھنے اور ان باتوں کو رجسٹر میں درج کرنے کا حکم دیا اور امیر المؤمنین کے سامنے تمام انعامات، خلعتیں اور خادمین کو پیش کیا گیا اور زبیدہ خاتون نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس سے دگنا دیا جتنا خلیفہ نے دیا تھا پھر تمام مال آپ کے حوالے کر دیا گیا اور آپ نے مصر لوٹ جانے کی اجازت مانگی تو آپ کو اعزاز و اکرام کے ساتھ روانہ کیا گیا۔

سیِّدُنا لَیث بن سَعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَرویات

حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی بڑے بڑے تابعین کرام سے روایتیں لی ہیں جن میں حضرت سیِّدُنا عطا بن ابو رباح، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُبَیدُ اللہ بن ابو مُلَیکہ اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے غلام حضرت سیِّدُنا نافع رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بھی شامل ہیں۔

منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پچاس سے زائد تابعین اور 150 تبع تابعین و دیگر نفوسِ قدسیہ سے ملاقات کی ہے۔ نیز آپ سے بڑے بڑے بزرگوں نے روایات لی ہیں جن میں حضرت سیِّدُنا ہُشَیم بن بشیر، حضرت سیِّدُنا علی بن غُراب، حضرت سیِّدُنا حَیَّان بن علی عَنَزی، حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک اور مصریوں میں

سے حضرت سیِّدُنا ابنِ لَہِیعہ، حضرت سیِّدُنا ہشام بن سعد اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن وہب رَحِمَہُمُ اللّٰہ تَعَالٰی شامل ہیں۔

﴿10913﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کشمش اور کھجور ملا کر اور خشک و تر کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

خاتونِ جنت کا مقام و مرتبہ:

﴿10914﴾... حضرت سیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبیِ مختار، باذنِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: بنو ہشام بن مغیرہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابو طالب سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگتے ہیں تو کوئی اجازت نہیں ہے، کوئی اجازت نہیں ہے، کوئی اجازت نہیں ہے کیونکہ میری بیٹی فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے بُری لگے وہ مجھے بُری لگتی ہے اور جو چیز اسے ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔[2]

﴿10915﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت حاطب بن ابو بَلْتَعَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ایک غلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور ان کی شکایت کرتے ہوئے کہنے لگا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حاطب ضرور جہنم میں جائیں گے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم جھوٹے ہو، وہ جہنم میں نہیں جائیں گے کیونکہ وہ غزوۂ بدر اور حُدَیْبِیَہ میں حاضر تھے۔[3]

فجر و عصر میں فرشتوں کی حاضری:

﴿10916﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک رات اور دن کے فرشتے باری باری تمہارے درمیان آتے ہیں اور فجر و عصر کی نمازوں میں جمع ہو جاتے ہیں پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضری کے لئے بلند ہو جاتے ہیں، ان سے کہا جاتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے پایا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان سے جُدا ہوئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔[4]

---

1 ...مسلم، کتاب الاشربة، باب کراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين، ص۱۰۹۸، حدیث: ۱۹۸۶

2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمة رضی الله تعالی عنها، ۵/ ۴۶۴، حدیث: ۳۸۹۳

3 ...مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل اهل بدر رضی الله عنهم، ص ۱۳۵۶، حدیث: ۲۴۹۵

4 ...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة، ۲/ ۳۸۵، حدیث: ۳۲۲۳

﴿10917﴾... حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! میں روزانہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں 70 سے زیادہ مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں[1]۔[2]

﴿10918﴾... حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو گھوڑے سے گرنے[3] کے سبب خراش آئی تو آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی[4]۔[5]

﴿10919﴾... حضرت سَیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: کیا ہم میں سے کوئی حالتِ جنابت میں سو سکتا ہے؟ پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں، وہ نماز کا سا وضو کرلے۔[6]

قبلہ رو پیشاب کرنے کی ممانعت:

﴿10920﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن حارث زُبَیدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه کا بیان ہے کہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مُعلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: "لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ یعنی تم میں سے کوئی قبلہ رو ہو کر پیشاب نہ کرے۔" اور انہوں نے ہی سب سے پہلے لوگوں کو یہ حدیث بیان کی ہے۔[7]

﴿10921﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میں نے تمام نبیوں کے

1... توبہ واستغفار روزے نماز کی طرح عبادت بھی ہے اسی لیے حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اس پر عامل تھے یا یہ عمل ہم گنہگاروں کی تعلیم کے لیے ہے ورنہ حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم معصوم ہیں گناہ آپ کے قریب بھی نہیں آتا۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ ہم لوگ گناہ کرکے توبہ کرتے ہیں اور وہ حضرات عبادت کرکے توبہ کرتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۵۳)

2... بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الیوم واللیلۃ، ۴/ ۱۹۰، حدیث: ۶۳۰۷

3... شیخ (عبد الحق محدث دہلوی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی) نے فرمایا کہ یہاں حضور کا گھوڑے سے گر جانا اور کروٹ چھیل جانا بحکمِ بشریت ہے شیخ کا مطلب یہ کہ معراج میں برق رفتار براق پر سوار ہونا اور آسمانوں کی سیر کرنا بہ تقاضائے مَلَکِیَّت تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۰۸)

4... جو رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو، اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کر سکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، ۱/ ۵۷۱)

5... بخاری، کتاب الاذان، باب ایجاب التکبیر و افتتاح الصلاۃ، ۱/ ۲۶۱، حدیث: ۷۳۳

6... مسند امام احمد، مسند عمر بن الخطاب، ۱/ ۱۰۰، حدیث: ۳۰۶

7... ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب النہی عن استقبال القبلۃ بالغائط والبول، ۱/ ۲۰۱، حدیث: ۳۱۷

سرور، محبوبِ ربِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو احرام کے لیے احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے لئے طوافِ زیارت سے پہلے خوشبو لگائی[1]۔[2]

سمندر کے جھاگ برابر گناہوں کی بخشش:

﴿10922﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ اور ایک مرتبہ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ کہا تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔[3]

﴿10923﴾... حضرت سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دوعالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گیہوں سے شراب بنتی ہے، جو سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، کشمش سے شراب بنتی ہے، شہد سے شراب بنتی ہے اور میں ہر نشہ آور سے منع کرتا ہوں[4]۔[5]

﴿10924﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن اُنَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے

1... مفسر شہیر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 102** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: بقر عید کے دن حاجی جمرہ عُقبہ کی رمی کر کے کچھ حلال ہو جاتا ہے، پھر طوافِ زیارت کر کے پورا حلال ہو جاتا ہے کہ اسے اپنی عورت سے صحبت بھی جائز ہو جاتی ہے، (اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) فرماتی ہیں کہ میں ناقص حل پر ہی خوشبو حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو لگا دیتی تھی، اس کے بعد آپ (طوافِ) زیارت کرتے تھے۔

رفیقُ الحرمَین، صفحہ 199 پر **بہار شریعت** کے حوالے سے ہے کہ (حلق یا تقصیر کے بعد) اب عورت سے صحبت کرنے، بشہوت اُسے ہاتھ لگانے، بوسہ لینے، شرم گاہ دیکھنے کے سوا جو کچھ اِحرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہو گیا۔ (بہار شریعت، حصہ ٦، ١/ ١١٤٤)

2... مسلم، کتاب الحج، باب الطیب للمحرم عند الاحرام، ص ٢٠٨، حدیث: ١١٨٩

3... سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب التسبیح والتکبیر... الخ، ٦/ ٤٢، حدیث: ٩٩٧٣

4... ان تمام شرابوں کو خمر فرمانا مجازًا ہے یعنی یہ شرابیں گویا خمر ہی ہیں کہ عقل بگاڑنے بے ہوش و نشہ کر دینے میں خمر کا کام کرتی ہے اور ان کے نشہ پر بھی خمر کے نشہ کے احکام جاری ہیں ورنہ خمر صرف شراب انگوری کو کہا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ٥/ ٣٣٢)

5... مسند امام احمد، حدیث النعمان بن بشیر، ٦/ ٣٨٥، حدیث: ١٨٤٣٥

سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا سب سے بڑے گناہ ہیں اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سچی قسم کھائے اور اس میں مچھر کے پر برابر جھوٹ شامل کر دے تو وہ قسم قیامت تک کے لئے اس کے دل میں سیاہ نکتہ بن جاتی ہے۔[1]

﴿10925﴾... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وضو کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ میں پانی لے کر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔

حضرت سَیِّدُنا علی و حضرت سَیِّدُنا حسن عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ

ان بزرگوں میں سے عبادت گزار اور فقیہ جُڑواں بھائی حضرت سَیِّدُنا علی اور حضرت سَیِّدُنا حسن بن صالح بن حی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بھی ہیں، انہیں علم، عبادت، قناعت اور زہد کی دولت عطا کی گئی۔

رات کو عبادت میں تقسیم کرنے والا گھرانہ:

﴿10926﴾... حضرت سَیِّدُنا وَکیع بن جَرَّاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا علی، حضرت سَیِّدُنا حسن اور ان کی والدہ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم نے رات کے تین حصے کیے ہوئے تھے حضرت سَیِّدُنا علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تہائی رات تک عبادت کرتے پھر سو جاتے پھر حضرت سَیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تہائی رات تک عبادت کرتے اور سو جاتے پھر ان کی والدہ محترمہ تہائی رات تک عبادت کرتیں، جب ان کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا تو دونوں بھائیوں نے رات کو بانٹ لیا پھر وہ اس کے مطابق صبح تک عبادت کرتے پھر حضرت سَیِّدُنا علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو حضرت سَیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پوری رات عبادت کرنے لگے۔

﴿10927﴾... حضرت سَیِّدُنا عبد القُدُّوس بن بکر بن خُنَیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سَیِّدُنا حسن بن صالح کے بھائی حضرت سَیِّدُنا علی تھے جو حضرت سَیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا پر فضیلت رکھتے تھے، وہ دونوں بھائی اور ان کی والدہ محترمہ قرآن کی تلاوت کرتے رہتے اور عبادت پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے، رات عبادت میں اور دن روزے میں گزارتے، جب ان کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ دونوں اپنے اور اپنی والدہ کے وقت

1... ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب سورۃ النساء، ۵/ ۱۸، حدیث: ۳۰۳۱۔ "بر" بدلہ "صبر"

سے بھی رات کی عبادت اور روزے پر ایک دوسرے کی مدد کرنے لگے، جب حضرت سیِّدُنا علی کا انتقال ہوا تو حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اپنے اور ان دونوں کے وقت میں بھی عبادت کرنے لگے، حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "حَیَّۃُ الْوَادِی یعنی رات کو نہ سونے والا" کہا جاتا تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے: مجھے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ میں بتکلّف سونے کی کوشش کروں حالانکہ میں نیند کرچکا ہوں، پس اگر میں سو کر اُٹھنے کے بعد پھر سونے کے لئے جاؤں تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری آنکھوں کو نہ سلائے۔ آپ کسی سے کچھ بھی قبول نہیں کیا کرتے تھے، جب آپ کا بچہ مسجد میں آپ کے پاس آکر کہتا کہ "مجھے بھوک لگی ہے" تو آپ اسے کسی چیز سے بہلانے لگتے یہاں تک کہ خادم بازار جاکر وہ سوت فروخت کرتا جو آپ کی کنیز نے رات کو کاتا ہوتا پھر وہ روئی اور تھوڑے سے جَو خرید کر لاتا اور کنیز اسے پیس کر آٹا گوندتی پھر روٹی بناتی جسے بچے اور خادم کھالیتے جبکہ آپ اور آپ کے اہلِ خانہ کے افطار کے لئے رکھ دیا جاتا، آپ کا یہ معمول ہمیشہ رہا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی آپ پر رحمت ہو۔

خوف وخشیت:

﴿10928﴾... سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: میں نے ایسا کوئی نہیں دیکھا جس کے چہرے پر سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ خوف وخشیت کا ظہور ہو، وہ رات کو قیام کرتے اور عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۚ﴿۱﴾ (سورۂ نبا) کی تلاوت کرتے تو ان پر غشی طاری ہوجاتی اور اسے ختم بھی نہیں کرپاتے کہ فجر کا وقت ہوجاتا۔

خواہش کے باوجود مچھلی نہ کھائی:

﴿10929﴾... حضرت سیِّدُنا سلیمان بن ادریس مُقری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی، جب انہیں پیش کی گئی اور آپ نے اپنا ہاتھ مچھلی کے پیٹ تک بڑھایا تو آپ کا ہاتھ کانپنے لگا، چنانچہ آپ کے حکم پر اسے اُٹھالیا گیا اور آپ نے اس میں سے کچھ نہیں کھایا، کسی نے آپ سے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: جب میں نے مچھلی کے پیٹ پر ہاتھ مارا تو مجھے یاد آگیا کہ انسان کی سب سے پہلے سڑنے والی چیز اس کا پیٹ ہے بس پھر مجھ میں مچھلی چکھنے کی طاقت نہ رہی۔

حقوقُ العباد کی فکر:

﴿10930﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ ایک باغ کے پاس آئے، مٹی کا ایک ڈھیلا لے کر اس سے تیمم کیا پھر باغ والوں کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹا کر ان سے فرمایا: میں نے تمہارے باغ سے مٹی کا ڈھیلا لے کر اس سے تیمم کیا ہے لہٰذا مجھے معاف کر دو۔

﴿10931﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عتبہ عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد نے فرمایا: ہم حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک باندی فرخت کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: لوگوں کو بتا دینا کہ ہمارے ہاں اس کی کھنکھار سے ایک مرتبہ خون نکلا تھا۔

﴿10932﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن خلف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بازار میں داخل ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، آپ نے کسی کو کپڑے سیتے اور کسی کو رنگتے دیکھا تو رونے لگے پھر فرمایا: انہیں دیکھو یہ دنیاوی کاموں میں لگے ہوئے ہیں حتّٰی کہ انہیں موت آجائے گی۔

زبان اور ورع وتقویٰ:

﴿10933﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم نے ورع وتقویٰ کا جائزہ لیا تو زبان سے کم ورع وتقویٰ کسی چیز میں نہ پایا۔

﴿10934﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کبھی کبھی میں اس حال میں صبح کرتا ہوں کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہوتا تو ایسا لگتا ہے گویا ساری دنیا سمیٹ کر میری مٹھی میں رکھ دی گئی ہو۔

﴿10935﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نماز کے وقت جب بھی آپ کے پاس آتا آپ پر غشی طاری ہوتی اور آپ جب بھی قبرستان کو دیکھتے تو چیخ مار کر بیہوش ہو جایا کرتے تھے۔

جان لیوا زخم کا علم بھی نہ ہونے دیا:

﴿10936﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میرے بھائی حضرت علی بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے آسمان کی طرف نظر کی پھر یہ آیت پڑھی:

مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ

ترجمۂ کنز الایمان: (تو اُسے ان کا) ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ (پ۵، النسآء:۶۹) اچھے ساتھی ہیں۔

پھر ان کی روح نکل گئی، جب ہم نے ان کے پہلو کی طرف دیکھا تو وہاں ایک سوراخ تھا جو پیٹ تک جارہا تھا مگر گھر میں سے کسی کو بھی اس کا علم نہیں تھا۔

﴿10937﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا علی بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور لوگوں کو ایک نیکی کے بدلے دس گنا دیا جارہا ہے، میں نے یہ بھی دیکھا کہ گویا ایک دن میں نے نصف درہم صدقہ کیا اور میرے ایک دن کے بارے میں لکھا ہے کہ ”نہ مجھے فائدہ ہے اور نہ ہی نقصان۔“

خوف کی شدت:

﴿10938﴾... حضرت سیِّدُنا حُمید رُواسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا علی اور حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے پاس تھا اور ایک شخص یہ تلاوت کررہا تھا:

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ (پ۱۷، الانبیآء:۱۰۳) ترجمۂ کنزالایمان: انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ۔

تو حضرت سیِّدُنا علی نے حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو دیکھا جن کی رنگت زرد اور سبز ہورہی تھی، فرمایا: اے حسن! یہ تو پے در پے غم ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چیخ نکلنے لگی مگر انہوں نے اپنا کپڑا اکھٹا کر کے دانتوں میں دبایا حتّٰی کہ آپ پرسکون ہو گئے اور چیخ رک گئی مگر آپ کا منہ خشک ہو چکا تھا اور رنگت سبز و زرد ہورہی تھی۔

﴿10939﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا گیا:

ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ (پ۷، المآئدۃ:۱۱۶) ترجمۂ کنزالایمان: کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو اللہ کے سوا۔

تو آپ کا جوڑ جوڑ ملنے لگا۔

﴿10940﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا لقمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنے بیٹے کو یہ آیت سنائی:

اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ (پ۲۱، لقمٰن:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: برائی اگر رائی کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو اللہ اسے لے آئے گا۔

بیٹے نے اس میں غور و فکر کیا تو انتقال کر گیا۔

اچھے اور بُرے عمل کے اثرات:

﴿10941﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اچھا عمل بدن میں قوت، دل میں نور اور آنکھوں میں روشنی پیدا کرتا ہے جبکہ بُرا عمل بدن میں کمزوری، دل میں اندھیرا اور آنکھوں میں اندھا پن لاتا ہے۔

﴿10941﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دن اور رات ہر نئی چیز کو پُرانا کر رہے ہیں، ہر دور والی چیز کو نزدیک کر رہے ہیں اور ہر وعدے اور وعید کو اپنے ساتھ لا رہے ہیں، دن کہتا ہے: اے ابن آدم! مجھ سے فائدہ اُٹھا لے، تجھے نہیں معلوم شاید میرے بعد تجھے کوئی دن نصیب نہ ہو اور رات بھی آدمی سے اسی طرح کہتی ہے۔

﴿10942﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم فقیہ نہیں بن سکتے حتّٰی کہ تم ہر اس شخص سے بے پروا نہ ہو جاؤ جس کے ہاتھ میں دنیا ہے۔

﴿10943﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ شیطان بندے کے لئے خیر کے ننانوے دروازے کھولتا ہے اور اس کے ذریعے وہ بُرائی کے کسی ایک دروازے پر پہنچانا چاہتا ہے۔

﴿10944﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ (پ۲۹، الحاقۃ:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

کے بارے میں فرمایا: ہم نے سُنا ہے کہ وہ روزے ہیں۔

سیِّدُنا علی و سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کی مرویات

حضرت سیِّدُنا علی و حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے متعدد تابعین و تبع تابعین سے روایتیں لی ہیں اور ان دونوں میں کثرتِ حدیث اور زیادہ شہرت والے حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔

﴿10945﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سنے، اسے یاد رکھے حتّٰی کہ اسے اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے تک پہنچادے اور وہ زیادہ یاد رکھنے والا اسے اپنے سے بڑے فقیہ تک پہنچادے کیونکہ بہت سے فقہ اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے۔[1]

دُگنے اجر والے لوگ:

﴿10946﴾... حضرت سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کو دُگنا اجر دیا جائے گا: (۱)...جس کے پاس کوئی لونڈی تھی، اس نے اسے اچھا ادب سکھایا، اچھی تعلیم دی اور (اسے آزاد کرکے) اس سے نکاح کرلیا۔ (۲)...اہلِ کتاب میں سے وہ شخص جو حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لایا اور (۳)...وہ غلام جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کیا۔[2]

﴿10947﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ولاء کی بیع اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے[3]۔[4]

﴿10948﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ حضور صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ قُبا کی زیارت کے لئے کبھی پیدل جاتے اور کبھی سواری پر۔[5]

1...ابو داود، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ۳/۴۵۰، حدیث: ۳۶۶۰۔سنن دارمی، کتاب المقدمۃ، باب الاقتداء بالعلماء، ۱/۸۶، حدیث: ۲۲۹

2...مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۹۰، حدیث: ۱۵۴

3...ولاء ولی سے بنا بمعنی قرب، شریعت میں استحقاق میراث کو ولاء کہتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/۲۸۲)

4...بخاری، کتاب العتق، باب بیع الولاء وھبتہ، ۲/۱۵۵، حدیث: ۲۵۳۵

5...مسلم، کتاب الحج، باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاۃ فیہ وزیارتہ، ص ۷۲۳، حدیث: ۱۳۹۹

اہلِ خانہ کی اصلاح:

﴿10949﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوڑا وہاں لٹکاؤ جہاں گھر والے اسے دیکھ سکیں۔[1]

﴿10949﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھر والوں سے لاٹھی دور نہ کرو اور انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈراتے رہو۔[2][3]

﴿10950﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں رات میں جنبی ہو جاتا ہوں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وضو کرلیا کرو اور عضو دھو کر پھر سو جایا کرو۔[4]

مُہرِ نبوت:

﴿10951﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ میں نے خَاتَمُ النَّبِیِّیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیٹھ پر کبوتری کے انڈے کی مثل مہرِ نبوت دیکھی ہے۔[5]

﴿10952﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصالِ ظاہری سے پہلے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی ہے۔[6]

﴿10953﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو اوفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، ان میں ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔[7]

1...معجم کبیر، ١٠/٢٨٤، حدیث: ١٠٦٦٩، عن ابن عباس

2...یعنی بیوی بچوں کے حالات پر نگاہ رکھو ان کی اصلاح کرتے رہو، چھوٹے بچوں کو تو مار سے اور بڑوں کی زبانی ڈانٹ ڈپٹ سے۔ قیامت میں تم سے ان کا بھی سوال ہوگا، رب فرماتا ہے: "قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (پ٢٨، التحریم: ٦)۔" (مراٰۃ المناجیح، ١/ ٨٠)

3...موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، کتاب العیال، باب تعلیم الرجل اهله، ٨/٧٧، حدیث: ٣٢١، عن ابن عمر

4...بخاری، کتاب الغسل، باب الجنب یتوضأ ثم ینام، ١/١١٨، حدیث: ٢٩٠

5...معجم کبیر، ٢/٢٤١، حدیث: ٢٠٠٩

6...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز النافلة قائما وقاعدا... الخ، ص ٣٧٠، حدیث: ٧٣٤

7...مسند امام احمد، حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی، ٧/٤٧، حدیث: ١٩١٣٤

﴿10954﴾...(الف) حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک نمازِ جنازہ پڑھائی تو اس پر چار تکبیریں کہیں۔[1]

﴿10954﴾...(ب) حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ خلق کے رہبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس غلام نے اپنے آقا یا اس کے گھر والوں کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو وہ زانی ہے[2]۔[3]

عورتوں کو مسجد نہ جانے کا حکم کیوں؟

﴿10955﴾...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اگر میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ نئی نئی باتیں ملاحظہ فرماتے جو آپ کے بعد عورتوں نے کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرما دیتے، جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کر دی گئی تھیں۔[4]

﴿10956﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ نے حالتِ سفر میں موزوں پر مسح کیا۔[5]

امام کے پیچھے تلاوت کی ممانعت:

﴿10957﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی امام ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔[6]

﴿10958﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ...معجم صغیر، جزء ۱، ص ۹۷، حدیث: ۲۷۰

2 ...امام شافعی و احمد کے ہاں غلام کا نکاح بغیر مولیٰ کی اجازت کے منعقد ہی نہیں ہوتا لہٰذا اگر بعد میں مولیٰ اجازت بھی دے دے تب بھی درست نہیں مگر امام اعظم اور امام مالک کے ہاں نکاح مالک کی اجازت پر موقوف رہتا ہے، اگر جائز رکھے تو جائز ورنہ باطل جیسے نکاح فضولی کا حکم ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مالک کے انکار کے باوجود غلام نکاح کرے تو نکاح باطل ہے اور وطی حرام، یا مالک کی اجازت سے پہلے وطی درست نہیں جیسے تمام موقوف نکاحوں کا حکم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۹)

3 ...ابو داود، کتاب النکاح، باب فی نکاح العبد بغیر اذن سیدہ، ۲/ ۳۳۱، حدیث: ۲۰۷۸

4 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب شھود النساء الجماعۃ، ۳/ ۵۷، حدیث: ۵۱۲۷

5 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الطھارۃ، باب فی المسح علی الخفین، ۱/ ۲۰۶، حدیث: ۲۱

6 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب اذا قرا الامام فانصتوا، ۱/ ۴۶۳، حدیث: ۸۵۰

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بالی والے دانے کو کھلے دانے کے عوض، درخت پر لگے پھلوں کو اسی قسم کے اتارے ہوئے پھلوں کے عوض اور درخت پر لگی کھجوروں کو چند سالوں کے ادھار پر بیچنے سے منع فرمایا ہے۔[1]

﴿10959-60﴾... حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کی نماز کے بعد نماز پڑھے وہ چار رکعات پڑھے۔[2]

مال مسلم کی حرمت:

﴿10961﴾... حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔[3]

﴿10962﴾... حضرت سَیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میری ملاقات میرے ماموں جان حضرت سَیِّدُنا ابوبُردہ بن نیار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی ان کے پاس ایک جھنڈا تھا، میں نے کہا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ فرمایا: مجھے حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شخص کی گردن مارنے کے لئے بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کرلیا۔[4]

﴿10963﴾... حضرت سَیِّدُنا عدی بن عمیر کِندِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے صاحبِ جُود وسخا، پیکر شرم وحیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے جو ہمارے کام پر عامل ہو پھر وہ ہم سے ایک سوئی یا اس سے بھی کم چیز چُھپالے تو یہ خیانت ہے جسے وہ قیامت کے دن لے کر آئے گا۔[5]

﴿10964﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔[6]

1... المجالسة وجواهر العلم، الجزء السادس والعشرون، ۳/۲۷۴، حدیث: ۳۶۱۳

2... مسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة الجمعة، ص ۴۳۶، حدیث: ۸۸۱

3... البحر الزخار، الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله، ۵/۱۱۷، حدیث: ۱۶۹۹

4... ترمذی، کتاب الاحکام، باب فیمن تزوج بامرأة ابیه، ۳/۷۸، حدیث: ۱۳۶۶

5... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب السیر، باب ما ذکر فی الغلول، ۷/۷۱۱، حدیث: ۹

6... نسائی، کتاب الطھارة، باب ترک الوضوء بعد الغسل، ص ۴۸، حدیث: ۲۵۲

﴿10965﴾... حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا تو میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ بھول گئے؟ ارشاد فرمایا: بلکہ تم بھول گئے اس کا حکم مجھے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے۔[1]

حضرت سیِّدُنا داود بن نُصَیر طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

عقلمند فقیہ، صاحبِ بصیرت محافظ ابو سلیمان داود بن نصیر طائی بھی انہی بُزرگانِ دین میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبرت کی نگاہ سے دیکھتے، سبقت حاصل کرتے ہوئے آگے نکل گئے، کثرتِ قیام کے سبب دُبلے ہو گئے، گہری فکر میں مبتلا رہے، خوف نے آپ کو لاغر کر دیا، بے چینی واضطراب نے آپ کو ہر چیز سے غافل کر دیا۔

منقول ہے: سبقت حاصل کرنے کے لئے تیز چلنے اور مالکِ حقیقی سے ملنے کے لئے دبلا ہو جانے کا نام تَصَوُّف ہے۔

موت کی فکر:

﴿10966﴾... حضرت سیِّدُنا عبیدُ اللہ بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملا اور آپ سے ایک حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو! کیونکہ مجھے جلدی ہے کہ کہیں میری جان نہ نکل جائے۔

حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن جب بھی آپ کا ذکر کرتے تو فرماتے: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے معاملے پر خوب نظر رکھی۔

﴿10967﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دین داری تو وہ ہے جس پر حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عمل پیرا رہے۔

﴿10968﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: عبادت گزار مجھ پر سبقت لے گئے، ہائے افسوس! میری امید ٹوٹ گئی۔

﴿10969﴾... حضرت سیِّدُنا ظفر بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود

[1]... معجم کبیر، ۲۰/ ۴۱۶، حدیث: ۱۰۰۱

طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ابو سلیمان! تیر اندازی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ میں اسے سیکھنا پسند کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تیر اندازی کرنا بلاشبہ اچھا عمل ہے لیکن وہ بھی تمہاری زندگی کے دن ہیں غور کرلینا کہ انہیں کس کام میں گزار رہے ہو۔

پہلے فقیہ پھر عالم پھر عابد:

﴿10970﴾... حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان لوگوں میں سے تھے جو فقیہ بنے پھر عالم بنے پھر عابد بن گئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امام الفقہاء حضرت سَیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے، ایک دن آپ نے ایک آدمی کو کاٹا تو حضرت سَیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے فرمایا: ابو سلیمان! آپ کے ہاتھ اور زبان لمبے ہوگئے ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آتے جاتے تھے لیکن گفتگو نہیں کیا کرتے تھے۔ جب آپ نے جان لیا کہ آپ بقدرِ کفایت علم حاصل کرچکے ہیں تو اپنی کتابیں نہرِ فرات میں بہادیں اور عبادت کی طرف متوجہ ہو کر خلوت نشیں ہوگئے، حضرت سَیِّدُنا زائدہ بن قدامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے دوست تھے، ایک مرتبہ آپ کے پاس آئے اور کہا: ابو سلیمان!

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ﴿۲﴾ (پ۲۱، الروم: ۱، ۲) ترجمۂ کنزالایمان: رومی مغلوب ہوئے۔

حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے بارے میں پوچھنے پر جواب دیا کرتے تھے لیکن آپ نے فرمایا: ابو صلت! جواب کا وقت گزر گیا۔ یہ کہہ کر آپ اپنے گھر چلے گئے۔

داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عظمتوں کا اعتراف:

﴿10971﴾... مقامِ جزیرہ میں رہنے والے حضرت سَیِّدُنا وکیع بن جَرَّاح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چچازاد بھائی حضرت سَیِّدُنا ابو سفیان عبد الرحیم بن مُطَرِّف رُواسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں کہ جب حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو حضرت سَیِّدُنا ابو عباس محمد بن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کا زہد بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”اے لوگو! دنیا والے تیزی سے دل کے غموں، نفسانی خواہشات اور بدن کو تھکا دینے میں جلدی کر رہے ہیں حالانکہ حساب سخت ہے، اہلِ رغبت کے لیے رغبتِ دنیا و آخرت میں فائدہ مند ہے اور زاہدین کے لیے زہد دنیا و آخرت میں راحت ہے، بے شک حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے دل سے اپنے آگے کے معاملے

کو دیکھا تو آپ کے دل کی بصیرت نے آنکھوں کی بصارت کو ڈھانپ دیا گویا جو تم دیکھتے ہو اسے وہ نہیں دیکھتے اور جسے وہ دیکھتے ہیں اسے تم نہیں دیکھتے، تم ان پر تعجب کرتے تھے اور وہ تم پر، جب انہوں نے دیکھا کہ تم دنیا کی محبت اور اس کے دھوکے میں ایسے ڈوبے ہو کہ تمہاری عقلیں دنیا پر فدا ہو گئیں، دنیا سے محبت کے سبب تمہارے دل مردہ ہو چکے، تم دل وجان سے اس پر فریفتہ ہو گئے اور تمہاری نظریں دنیا کی طرف پھیل گئیں تو وہ زاہد تم سے نامانوس ہو گیا۔ اگر تم انہیں دیکھتے تو جان لیتے کہ وہ دنیا والوں سے خوفزدہ ہیں کیونکہ وہ مُردوں کے درمیان زندہ تھے۔

پھر حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے داود! آپ کی شان بڑی نرالی ہے، آپ کی خوبی میں مزید اضافہ اس بات سے ہوا کہ آپ نے اپنے اہلِ زمانہ میں اپنے نفس پر خاموشی لازم کر لی حتّٰی کہ اپنے نفس کو عدل پر قائم کر دیا، آپ نے اس کی توہین کی تو اسے عزت دینے کی نیت سے، اسے ذلیل کیا تو اسے اعزاز اکرام دینے کے ارادے سے، اسے جھکایا تو اسے بلند کرنے کے ارادے سے، اسے تھکا دیا تاکہ اسے راحت نصیب ہو، اسے بھوکا رکھا تاکہ وہ سیر ہو جائے، اسے پیاسا رکھا تاکہ وہ خوب سیراب ہو جائے، اسے کھردرا لباس پہنایا تاکہ وہ نرم لباس پہن سکے، اسے معمولی کھانا کھلایا تاکہ عمدہ و پاکیزہ کھانے کھا سکے، آپ نے مرنے سے پہلے ہی اسے مار دیا، تدفین سے پہلے ہی اسے دفن کر دیا، اس کو عذاب ہونے سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا، اسے لوگوں سے چھپائے رکھا کہیں اسے شُہرت نہ مل جائے، آپ نے اِسے دنیا سے دور رکھ کر دنیا کو کوئی قدر و اہمیت نہ دی اور آپ نے اُخروی بیویوں، اخروی لباس، موٹے و باریک ریشم کی خاطر اپنے نفس کو دنیوی بیویوں، کھانوں اور لباس سے دور رکھا۔

میرا یہی گمان ہے کہ آپ نے جس کی رغبت کی اور جسے طلب کیا اُسے پانے میں کامیاب ہو گئے، آپ کی پہچان چہرہ اور ظاہر کے بجائے آپ کا عمل اور باطن تھا، آپ نے اپنے دین میں فقاہت حاصل کی پھر لوگوں کو اس حال میں چھوڑ دیا کہ وہ فتوٰی دینے اور فقہ سیکھنے میں لگے ہیں، آپ نے احادیث کی سماعت کی اور لوگوں کو حدیثیں بیان کرتا اور روایات کرتا چھوڑ دیا، آپ بولنے سے گونگے ہو گئے اور لوگوں کو باتیں کرتا چھوڑ دیا، آپ نے نیک لوگوں سے حسد کیا نہ شریر لوگوں کو بُرا بھلا کہا، خلیفہ کا عطیہ قبول کیا نہ امیروں کا ہدیہ، حرص و لالچ نے آپ کو ذلت میں ڈالا نہ آپ نے لوگوں کے معاملات میں دلچسپی لی، بارگاہِ الٰہی میں خلوت نشین رہتے تو مانوس رہتے، لوگوں میں بیٹھتے تو گھبراہٹ کا شکار رہتے، جس سے آپ گھبراتے اس سے لوگ اُنسیت پاتے تھے اور جس سے

آپ اُنسیت پاتے اس سے لوگ گھبراتے تھے، آپ سفر میں رہنے والے مسافروں کی حد کو پار کر گئے اور اس حد سے بھی بڑھ گئے جو قید خانے میں قیدیوں کی ہوتی ہے۔

مسافر تو اپنا کھانا اور مٹھائی اٹھائے ہوتے جبکہ آپ کے پاس مہینہ بھر کے لیے ایک یا دو روٹیاں ہوتیں جنہیں آپ اپنے مٹکے میں ڈال دیا کرتے، جب روزہ افطار کرتے تو اس میں سے اپنی حاجت کے مطابق روٹی لے کر اسے اپنے وضو کے برتن میں ڈالتے پھر اس پر بقدرِ حاجت پانی ڈالتے اور نرم کرنے کے لئے اسے ملا لیتے تو یہ آپ کا سالن، آپ کا میٹھا اور آپ کی راحت کا کُل سامان ہوتا، تو کوئی ہے جس نے آپ کے صبر جیسا صبر اور آپ کے عزم جیسا عزم کرنے والی کسی ہستی کے بارے میں سنا ہو؟ میرا گمان یہی ہے کہ آپ اسلاف میں شامل اور بعد والوں پر فضیلت رکھنے والے ہیں، آپ نے عبادت گزاروں کو مشقت میں ڈال دیا ہے۔ اے داود! آپ بعد والوں میں زندہ رہے اور پہلے والوں سے جا ملے اور یقیناً آپ نے دنیا کے متوالوں کے دور میں رہتے ہوئے زاہدوں کے اعلیٰ ترین مقام و مرتبے کو حاصل کیا۔

اور قیدی تو لوگوں کے ساتھ قید ہوتا ہے اور ان سے اُنسیت حاصل کرتا ہے کیونکہ ایک قیدی کے ساتھ بہت سے اور قیدی بھی ہوتے ہیں لیکن آپ نے خود کو اپنے گھر میں تنہا قید رکھا جہاں آپ کا کوئی ہم نشین تھا نہ کوئی بات کرنے والا۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان دو معاملوں میں سے کونسا آپ پر زیادہ سخت تھا: (١)...گھر میں خلوت نشینی جس میں کئی مہینے اور سال گزر گئے یا (٢)...آپ کا طرح طرح کے کھانوں اور مشروبات سے منہ موڑنا کہ نہ آپ نے ان سے کچھ کھایا اور نہ کسی چیز سے راحت حاصل کی، آپ کے دروازے پر کوئی پردہ نہ ہوتا، آپ کے نیچے کوئی بچھونا نہ ہوتا، آپ کے پاس کوئی ایسا مٹکا نہ تھا جس میں آپ کے لئے پانی ٹھنڈا ہوتا اور نہ ہی الگ سے کوئی ایسا پیالہ جس میں آپ کا ناشتہ یا رات کا کھانا ہوتا، پاکی حاصل کرنے کے لئے آپ کے پاس صراحی اور پانی پینے کے لئے ایک پیالہ تھا۔

اے داود! آپ کا ہر معاملہ حیرانی میں ڈالنے والا ہے، کیا آپ کو ٹھنڈے پانی، عمدہ کھانے اور نرم لباس کی خواہش نہیں ہوئی؟ ضرور ہوئی ہو گی لیکن آپ نے ان چیزوں میں زہد اختیار کیا کیونکہ آپ کے مدِ نظر وہ معاملہ تھا جس کی طرف آپ کو بلایا گیا اور جس میں آپ رغبت رکھتے تھے پس آپ نے جو خرچ کیا وہ کوئی چھوٹی شے نہیں اور آپ نے جو چھوڑا وہ کوئی معمولی و حقیر چیز نہیں اور اپنی امید یا طلب کے سلسلے میں آپ نے جو کیا وہ آسان نہ تھا، بہر حال آپ جلد ملنے والی راحت میں کامیاب ہو گئے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ دائمی زندگی میں بھی

کامیاب ہوں گے، آپ نے ہر حال میں اپنی خواہش کو مارا کہ کہیں اس کی محبت اور اس کا فتنہ آپ کو گھیر نہ لے، جب آپ وصال فرما چکے تو آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی موت کے سبب آپ کو مشہور کر دیا اور آپ کو آپ کے عمل کی چادر سے ڈھانپ دیا، جو عمل آپ نے چھپ کر کیا اور اس کا چرچا نہیں کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آج اسے ظاہر فرما دیا اور آپ کے نفع کو بڑھایا، آپ لوگوں سے وحشت زدہ رہے پس اگر آج آپ اپنے پیروکاروں کی کثرت دیکھتے تو جان لیتے کہ آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عزت و شرف سے نواز دیا ہے، آج آپ ہی اپنے قبیلے والوں کو بتایئے کہ آپ ان کی زبان میں گفتگو کرتے ہیں، آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ اس قبیلے کی فضیلت ظاہر کر رہا ہے کیونکہ آپ کا اس سے تعلق ہے، لہٰذا آپ کو اپنی نیکی کے سبب اس اچھی شُہرت اور کثیر پیروکاروں کے اس حسین اجتماع کی صورت میں راحت مل رہی ہے، بے شک آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ کسی اطاعت گزار کو ضائع نہیں کرتا نہ کسی عمل کرنے والے کو بھولتا ہے، وہ اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے والی اپنی مخلوق کو ان کے شکر سے بھی بڑھ کر بدلہ عطا فرماتا ہے، پاک ہے وہ ذات جو صلہ دیتی، جزا عطا فرماتی اور ثواب سے نوازتی ہے۔

عظیم شان کے مالک:

﴾10972﴿... حضرت سیِّدُنا محمد بن صباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابو عباس محمد بن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازے میں فرمایا: آپ کی شان بڑی نرالی ہے، ہمارے تعجب میں اس بات سے اور بھی اضافہ ہو گیا کہ آپ نے اپنی تدفین سے پہلے ہی اپنے زمانے والوں سے اپنے نفس کو دفن کر دیا، آپ نے موت آنے سے پہلے ہے اسے مار دیا، آپ ایک یا دو روٹیوں کا قصد فرماتے اور اسے اپنے مٹکے میں ڈال دیا کرتے، جب رات کا وقت ہوتا تو وضو کے برتن کو اپنے قریب کرتے، مٹکے سے روٹی نکال کر اس پر پانی ڈالتے پھر اسے ملا لیتے تو یہی آپ کا سالن ہوتا اور یہی میٹھا بھی، آپ کو عمدہ کھانے کی خواہش ہوئی تو سادہ کھانا کھایا، نرم لباس کی خواہش ہوئی تو کھردرا لباس پہنا، آپ نے جو چھوڑا اُسے بڑا نہیں سمجھا، لوگ جس چیز سے مانوس ہوتے آپ اس سے گھبراتے تھے اور جس سے لوگ گھبراتے آپ اس سے مانوس ہوتے تھے، آپ نے اپنے لئے فقہ حاصل کر کے لوگوں کو فقہ حاصل کرتا چھوڑ دیا اور اپنے لئے علم حاصل کر کے لوگوں کو علم حاصل کرتا چھوڑ دیا، تو کوئی ہے جس نے سنا ہو کہ آپ کے عزم کی طرح کسی کا عزم تھا یا پھر آپ کے عمل جیسا کسی کا عمل تھا؟ آپ نے

ساری زندگی اپنی خواہش کو مارا تاکہ وہ آپ کو فتنے میں مبتلانہ کردے، جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے رب تعالیٰ نے آپ کو مشہور کر دیا، آپ کو آپ کے عمل کی چادر سے ڈھانپ دیا اور آپ کے لئے لوگوں کو جمع فرما دیا، اگر آج آپ اپنے پیروکاروں کو دیکھتے تو جان لیتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عزت و شرف عطا فرمایا ہے، اگر قبیلہ طے والے اپنے منہ سے آپ کے سبب اپنی بڑائی بیان کریں تو یقیناً وہ اس کے حقدار ہیں کیونکہ ابو سلیمان! آپ ان ہی میں سے ہیں۔

کنگھی کرنے کی فرصت نہ ہوتی:

﴿10973﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک شخص نے پوچھا: ابو سلیمان! کیا آپ اپنی داڑھی میں کنگھی نہیں کرتے؟ فرمایا: مجھے اس کی فرصت نہیں۔

﴿10974﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو داود خُرَیبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: آپ اپنی داڑھی میں کنگھی کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: اگر میں کنگھی میں مشغول ہو جاؤں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں فارغ ہوں۔

﴿10975﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن عمر جُعْفِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے فرمایا: آپ اپنی داڑھی میں کنگھی کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: دنیا سوگ کا گھر ہے۔

فضائل پر لوگوں کی گواہی:

﴿10976﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن خلف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا اسحاق بن منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے بغداد میں سن 205 ہجری میں فرمایا: جب حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو لوگ آپ کے جنازے کے ساتھ گئے، جب آپ کی تدفین ہو گئی تو حضرت سیِّدُنا ابو عباس ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے داود! آپ ساری رات جاگتے رہتے جبکہ لوگ سو رہے ہوتے تھے۔ تمام حاضرین نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ انہوں نے فرمایا: آپ اس وقت نفع اُٹھا رہے تھے جب لوگ نقصان اٹھا رہے تھے۔ سب لوگوں نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ انہوں نے فرمایا: آپ بُرائیوں سے دور رہے جب لوگ ان میں پڑے ہوئے تھے۔ تمام حاضرین نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ حتّٰی کہ انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تمام فضائل گنوائے، جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت سیِّدُنا ابو بکر نَہْشَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے کھڑے ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی حمد کی پھر فرمایا: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! لوگ جتنا جانتے تھے کہہ چکے، اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی رحمت سے ان کی مغفرت فرما اور انہیں ان کے عمل کے سپرد نہ فرما۔

تذکرۂ جہنم سے بیماری و موت:

﴿10977-78﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن عمر جعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کئی روز بیمار رہے، آپ کی بیماری کا سبب یہ تھا کہ آپ نے جہنم کے تذکرے پر مبنی ایک آیت پڑھی تورات میں اس کی تکرار کرنے کی وجہ سے بیمار ہوگئے۔ لوگوں نے جب آپ کو دیکھا تو آپ وصال فرما چکے تھے اور آپ کا سر اینٹ پر تھا، آپ کے بھائی اور پڑوسی آپ کے گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے، ان کے ساتھ حضرت سیِّدُنا ابو عباس ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تھے، جب انہوں نے آپ کے سر کو دیکھا تو کہنے لگے: اے داود! آپ نے تو قاریوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، جب آپ کو قبر تک لے جایا گیا تو آپ کے جنازے میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی حتّٰی کہ پردہ نشین عورتیں بھی گھروں سے باہر نکل آئیں، حضرت سیِّدُنا ابو عباس ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے داود! آپ نے قید ہونے سے پہلے اپنے نفس کو قید کیا اور اپنے محاسبے سے قبل اپنے نفس کا محاسبہ کیا لہٰذا آج آپ وہ ثواب دیکھ رہے ہیں جس کی آپ کو امید تھی، اسی ثواب کے لئے آپ محنت و مشقت اور عمل کرتے رہے۔ پھر آپ کی قبر کے کنارے کھڑے حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! داود کو اس کے عمل کے سپرد نہ فرما۔ ان کے کلام پر لوگ متعجب ہوگئے۔

﴿10979﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عباس ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے دن ان کے پاس گیا تو وہ اپنے گھر میں مٹی پر لیٹے تھے اور سر کے نیچے اینٹ رکھی تھی، میں ان کا حال دیکھ کر رو پڑا، پھر مجھے وہ انعامات یاد آئے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اولیائے کرام کے لئے تیار کر رکھے ہیں، میں نے کہا: اے داود! آپ نے قید ہونے سے پہلے اپنے نفس کو قید کیا اور عذاب دیئے جانے سے قبل ہی اپنے نفس کو مبتلائے عذاب کیا لہٰذا آج آپ وہ ثواب دیکھیں گے جس کے لیے عمل کیا کرتے تھے۔

﴿10980﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عیسٰی رابشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا لوگ تین راتوں سے یہاں آرہے ہیں صرف اس خوف سے کہ کہیں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نماز جنازہ فوت نہ ہو

جائے، میں نے تمام لوگوں کو آپ کے لئے روتا دیکھا، مجھے وہ قیامت کا دن لگ رہا تھا۔

نزع کی شدت:

﴿10981﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داود طیالسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے جنازے میں حاضر تھا اور ان کے وصال کے وقت بھی ان کے پاس موجود تھا، میں نے نَزع کی سختی ان سے زیادہ کسی کی نہیں دیکھی، ہم رات کو آپ کے پاس آئے تو اندر جانے سے پہلے ہی آپ کے دم نکلنے کی آواز آرہی تھی، پھر ہم اگلی صبح آپ کے پاس آئے تو آپ ابھی حالت نزع میں ہی تھے، پھر ہم ان کا دم نکلنے تک وہیں ٹھہرے رہے۔

جنازے میں لوگوں کی کثرت:

﴿10982﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن بِشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازے میں حاضر تھا، آپ کے وصال کی خبر وقفے وقفے سے دی جارہی تھی، ہمارے دل اسے قبول نہیں کر رہے تھے، آپ کو دو یا تین چارپائیوں پر رکھا گیا کیونکہ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے چارپائی ٹوٹ جاتی تو پھر چارپائی بدل دی جاتی، آپ کی نمازِ جنازہ کئی دفعہ پڑھی گئی، میں نے دیکھا کہ آپ کی چارپائی کو قبر پر رکھا جاتا پھر کچھ لوگ آکر اسے اُٹھا کر لے جاتے پھر واپس ان کی قبر کے مقام پر لے آتے۔

﴿10983﴾... حضرت سیِّدُنا ابو داود طیالسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے وقت کوفہ آیا، میں نے آپ سے زیادہ سخت موت کے غرغرے کسی کے نہیں دیکھے، میں ان کی ایسی آواز سن رہا تھا جیسے بیل کی آواز نکلتی ہے۔

﴿10984﴾... حضرت سیِّدُنا یونس بن عُروہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازے میں لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے میری چپل ٹوٹی اور ضائع ہو گئی اور میرے کاندھوں سے چادر اتری اور وہ بھی گم ہو گئی۔

عمل کب کرے گا؟

﴿10985﴾... حضرت سیِّدُنا حَفص بن حُمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: جب کوئی جنگ کا ارادہ کرتا ہے تو کیا وہ اپنے لئے سامانِ جنگ جمع

نہیں کرتا؟ پھر اگر وہ اپنی عمر سامان جمع کرنے میں گزار دے تو جنگ کب کرے گا؟ بے شک علم عمل کا آلہ ہے لہٰذا اگر کوئی اپنی عمر حصولِ علم میں ہی گزار دے تو عمل کب کرے گا؟

سال بھر گفتگو میں حصہ نہ لیا:

﴿10986﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کو ان کے کسی ساتھی نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گوشہ نشین ہونے کا سبب یہ تھا کہ آپ حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے، ایک مرتبہ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ سے فرمایا: ابو سلیمان! ہم ہتھیار مُسْتَحْکَم کر چکے ہیں۔ آپ نے کہا: پھر کون سی چیز رہ گئی؟ فرمایا: اس پر عمل کرنا باقی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میرا نفس گوشہ نشینی اور اکیلے رہنے کے معاملے میں مجھ سے جھگڑنے لگا، میں نے اس سے کہا: جب تک تو شرکائے مجلس میں رہے کسی سوال کا جواب نہ دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ گوشہ نشینی اختیار کرنے سے پہلے آپ لوگوں میں ایک سال تک بیٹھتے رہے، آپ فرماتے ہیں: جب مجلس میں کوئی مسئلہ آتا تو مجھے جواب دینے کی خواہش پیاسے کو پانی کی خواہش سے بھی زیادہ ہوتی مگر میں اس کا جواب نہ دیتا، پھر میں نے ان سے علیحدہ ہو کر گوشہ نشینی اختیار کر لی۔

لوگوں سے دوری میں شدت:

﴿10987﴾... حضرت سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گوشہ نشینی میں انتہائی سخت تھے وہ اپنے نفس کا علاج خاموشی کے ذریعے کیا کرتے تھے جبکہ اس سے قبل آپ زیادہ گفتگو کرنے والے تھے اس کا علاج یہ تھا کہ آپ بولنا چھوڑ دیں، اس علاج نے آپ کو فکر آخرت میں مبتلا کیا اور اس فکر کی بدولت آپ نے اپنے نفس پر قابو پا لیا، میں ایک دن نماز کے وقت آپ کے یہاں آیا اور آپ کا انتظار کرنے لگا جب آپ نماز کے لئے نکلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا، مسجد آپ کے قریب ہی تھی، آپ مسجد کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلے تو میں نے پوچھا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ پس آپ میرے ساتھ خالی گلیوں میں چلتے رہے حتّٰی کہ ہم مسجد کی طرف نکل آئے۔ میں نے کہا: آپ کے لئے قریبی راستہ تو وہاں سے ہے؟ تو آپ نے فرمایا: سعید! لوگوں سے ایسے بھاگو جیسے درندے سے بھاگتے ہو، جو بھی لوگوں میں گھل مل کر رہا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عہد بُھلا دیا۔

﴿10988﴾... حضرت سیِّدُنا لُوَین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نفس کو آزمانا چاہا کہ یہ گوشہ نشینی پر پختہ رہ سکے گا یا نہیں؟ چنانچہ آپ حضرت سیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی مجلس میں ایک سال اس طرح بیٹھے کہ کوئی کلام نہیں کیا پھر لوگوں سے کنارہ کش ہو گئے۔

﴿10989﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اُسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: آپ دونوں ایک مرتبہ میرے پاس آچکے ہیں لہٰذا اب دوبارہ نہ آیئے گا۔

گوشہ نشینی کے ساتھ پابندیٔ جماعت:

﴿10990﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ربیع اَعرَج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا، آپ اپنے گھر سے تب ہی نکلتے تھے جب مؤذن ”قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ“ کہتا، آپ گھر سے نکل کر نماز ادا کرتے اور جب امام سلام پھیرتا تو آپ اپنی چپل پہنتے اور اپنے گھر چلے جاتے، میرے ساتھ یہ معاملہ کافی عرصے رہا ایک دن میں نے انہیں پا لیا اور کہا: ابو سلیمان! ذرا ٹھہریے۔ وہ میرے لئے رُک گئے، میں نے کہا: ابو سلیمان! مجھے نصیحت کیجئے۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور اگر تمہارے والدین زندہ ہیں تو ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ یہ بات تین دفعہ کہی پھر چوتھی مرتبہ فرمایا: تمہارا بھلا ہو! دنیا سے روزہ رکھو اور اپنی موت کو اِفطار بنا لو، لوگوں سے کنارہ کش رہو مگر ان کی جماعت نہ چھوڑو۔

﴿10991﴾... حضرت سیِّدُنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سلام کرنے ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اندر آنے کی اجازت دے دی، میں کمرے کے دروازے پر ہی بیٹھ گیا اور کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ یہاں اکیلے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر بھی رحم فرمائے! کیا تنہائی اور گوشہ نشینی کے علاوہ بھی اب کسی چیز میں انسیت ہے؟ کوئی آپ کے لیے دکھاوا کرے یا آپ کسی کے لیے تکلُّف کرو تو پھر بھلائی کس میں ہے؟

﴿10992﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ادریس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کم رکھو۔ میں نے کہا: مزید نصیحت کیجئے۔ فرمایا:

دین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑی دنیا پر راضی رہو جیسے دنیا والے دین میں خرابی کے باوجود دنیا پر راضی ہوگئے۔ میں نے کہا: اور نصیحت کیجئے۔ فرمایا: دنیا کو اس دن کی طرح بنالو جس کا تم نے روزہ رکھا ہوا ہے اور پھر موت پر افطار کرو۔

وحشت دور کرنے والی وحشت:

﴿10993﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یحییٰ احمد بن ضرار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا، آپ بڑے رقبے والے کھنڈر مکان میں رہتے تھے جس میں فقط ایک ہی کمرہ تھا اور اس کا بھی دروازہ نہیں لگا ہوا تھا، کچھ لوگوں نے آپ سے کہا: آپ ویران گھر میں رہتے ہیں، کیا ہی بہتر ہو کہ آپ اس کمرے میں ایک دروازہ لگوالیں، آپ کو وحشت نہیں ہوتی؟ فرمایا: میرے اور دنیاوی وحشت کے درمیان قبر کی وحشت حائل ہو چکی ہے۔

تین کے لیے تین کافی:

﴿10994﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا سے یوں گھبراؤ جیسے درندوں سے گھبراتے ہو۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے: زہد کے لیے یقین، عبادت کے لیے علم اور مصروفیت کے لیے عبادت کافی ہے۔

﴿10995﴾... حضرت سیِّدُنا عمیر بن صدقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے دوست تھے اور ہم دونوں حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں بھی ساتھ بیٹھا کرتے تھے حتّٰی کہ آپ گوشہ نشیں ہو کر عبادت میں مصروف ہوگئے تو میں آپ کے پاس آیا اور کہا: ابو سلیمان! آپ نے تو ہم سے منہ موڑ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ابو محمد! تمہاری یہ مجلس اُخروی معاملے سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ پھر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہتے ہوئے کھڑے ہوگئے اور مجھے چھوڑ دیا۔

﴿10996﴾... حضرت سیِّدُنا شعیب بن حرب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کس کی ہم نشینی اختیار کی جائے اس کی جو تمہاری لغزش کو یاد رکھتا ہو؟ یا اس لڑکے کی جو تمہیں مشقت میں ڈال دے؟

﴿10997﴾... حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری گفتگو ہوئی، میں نے ان سے کہا: کیا ہی اچھا ہو کہ آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھا کریں۔ آپ نے فرمایا: تم دو

قسم کے لوگوں کے درمیان ہو گے: (۱)...بچوں کے جو تمہاری عزت نہیں کریں گے اور (۲)...بڑوں کے جو تمہیں تمہارے عیب گنوائیں گے۔

زاہدین کی نشانی:

﴿10998﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دنیا میں زہد کا ارادہ رکھنے والوں کی نشانی ایسے شخص کی ہم نشینی کو چھوڑنا ہے جو ان جیسا ارادہ نہیں رکھتا۔

﴿10999﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن عمر جُعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک ہوشیار آدمی حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملنے آیا مگر آپ نے اسے ملاقات کا کوئی موقع ہاتھ نہ آنے دیا، آپ اپنے کپڑے میں لپٹے ہوئے نکلتے گویا خوفزدہ ہیں اور جیسے ہی امام سلام پھیرتا آپ تیزی سے روانہ ہو جاتے گویا بھاگ رہے ہیں حتّٰی کہ اپنے گھر میں داخل ہو جاتے۔

زاہد کون؟

﴿11000﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن منصور سَلُولی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے، آپ مٹی پر تشریف فرما تھے، میں نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ دنیا سے بے رغبت شخص ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: زاہد تو وہ ہے جو قدرت کے باوجود دنیا ترک کر دے۔

﴿11001﴾... حضرت سیِّدُنا حسن بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفہ آئے، آپ کوئی مسئلہ پوچھنا چاہتے تھے لٰہذا طالب علموں میں سے کسی شخص کے ذریعے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پہنچے جبکہ وہ طالبِ علموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ پس حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن سے مسئلہ پوچھنے لگے مگر آپ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا، جب انہوں نے کئی مرتبہ وہ مسئلہ دُہرایا اور آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا تو وہ اُٹھ کر چلے گئے اور آپ وہیں بیٹھے رہے۔ کسی نے عرض کی: آپ کے چچازاد آپ سے مسئلہ پوچھنے آئے تھے مگر آپ نے انہیں جواب ہی نہیں دیا؟ جب آپ سے بہت زیادہ پوچھا گیا تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جب صُور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

﴿11002﴾... اسماعیل بن احمد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے چچازاد بھائیوں کو احادیث بیان کر رہے تھے کہ اُن میں سے ایک نے آپ سے کوئی بات کی مگر آپ نے اُس سے بات نہ کی، اُس نے بات بڑھائی مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ غصہ میں آگیا اور آپ کو بہت باتیں سنائیں، پھر چلا گیا تو حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ (پ۱۸، المؤمنون:۱۰۱)

ترجمۂ کنز الایمان: تو جب صُور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

﴿11003﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: لوگوں سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

ایک رات داود طائی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے ساتھ:

﴿11004﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ اَعْرَج یا کسی اور بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور آپ کے ہمراہ نمازِ مغرب ادا کی، آپ نوافل مسجد میں ادا نہیں کرتے تھے لہٰذا میں آپ کے پیچھے چلنے لگا، آپ نے مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھا، میں نے کہا: کیا میں آج رات آپ کا مہمان بن سکتا ہوں؟ آپ اپنے کمرے میں چلے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ اندر آگیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جتنا چاہا آپ نے نماز پڑھی پھر دو خشک روٹیاں نکالیں اور مجھ سے فرمایا: قریب آؤ اور کھاؤ، مجھے اس بات پر رحم آیا کہ میں ان کے ساتھ کھانا کھاؤں، کھانا کھانے کے بعد آپ مشکیزے کے پاس آئے جو گرم موسم کے باوجود کمرے میں رکھا ہوا تھا آپ اس سے پانی پینے لگے۔ میں نے کہا: ابو سلیمان! بہتر ہوتا اگر آپ کسی کو کہہ دیتے جو آپ کے لئے اس پانی کو ٹھنڈا کر دیتا؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ موسمِ گرما میں جس کے لیے پانی ٹھنڈا کیا جائے اور موسمِ سرما میں گرم کیا جائے ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے؟ میں نے کہا: مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا: دنیا سے روزہ رکھو اور آخرت میں اس سے افطار کرنا۔ میں نے کہا: مزید نصیحت کیجئے۔ فرمایا: کراماً کاتبین ہی تم سے بات کریں (یعنی خلوت اختیار کرو)۔ میں نے کہا: اور نصیحت کیجئے۔ فرمایا: اپنے والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو۔ میں نے کہا: مزید نصیحت کیجئے۔ فرمایا: لوگوں سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو مگر ان کی جماعت سے الگ نہیں ہونا۔ اس کے بعد میں چلا آیا۔

ہر دن سامانِ آخرت تیار کرو:

﴿11005﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن اِشکاب صفَّار علَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کا بیان ہے: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر کے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ میں نے ایک دن حضرت سے کہا: ابو سلیمان! آپ اپنے اور میرے درمیان رشتے سے واقف ہیں لہٰذا مجھے نصیحت کیجئے۔ یہ سن کر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے پھر مجھ سے فرمایا: اے میرے بھائی! دن اور رات تو سفر کی منزلیں ہیں، جو لوگوں کے پاس ایک ایک کر کے آتی رہیں گی حتّٰی کہ لوگوں کے آخری سفر پر ان کا اختتام ہو جائے گا لہٰذا اگر ہر دن اپنی آخرت کے لیے زادِ راہ آگے بھیج سکو تو ایسا کرو کیونکہ سفر چاہے جیسا بھی ہو عنقریب منقطع ہو جائے گا جبکہ موت اس سے بھی پہلے آنے والی ہے پس تم اپنے سفر کے لئے زادِ راہ لو اور جو عمل کرنا ہے کر لو، گویا موت تمہیں اچانک آنے والی ہے، یہ نصیحت میں کر رہا ہوں حالانکہ مجھ سے زیادہ اس نصیحت کو ضائع کرنے والا اور کوئی نہیں۔ یہ فرما کر آپ چلے گئے۔

متقین کی صحبت کا فائدہ:

﴿11006﴾... صالح بن موسٰی کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: مجھے نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: متقی لوگوں کی صحبت اختیار کرو کیونکہ یہ تم پر دنیا والوں سے کم بوجھ ڈالیں گے اور دنیا والوں سے زیادہ مدد کریں گے۔

﴿11007﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہا کرتے تھے: بے شک خوف کی کچھ علامتیں ہیں جو خوف والوں میں دکھائی دیتی ہیں اور اُس کے کچھ مقامات ہیں جنہیں محبت والے جانتے ہیں اور کچھ بے قراریاں ہیں جن کی بدولت شوق والے کامیاب ہوتے ہیں اور کہاں ہیں وہ لوگ؟ وہی لوگ کامیاب ہیں۔ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے فرمایا: جب تم ٹھنڈا پانی پیو گے، لذت سے بھرپور عمدہ کھانا کھاؤ گے اور گھنے سائے میں چلو گے تو موت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضری کو کب محبوب رکھو گے؟ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی رو پڑے۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے معاشی معاملات:

﴿11008﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن عمر جُعْفی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اپنی والدہ کے ترکہ سے چار سو درہم کے وارث ہوئے تو 30 سال تک اسے کھا کر گزارہ کرتے رہے جب وہ ختم ہوگئے تو مکان کی چھت توڑ توڑ کر بیچنے لگے یہاں تک کہ لکڑیاں، چٹائیاں اور اینٹیں بھی بیچ ڈالیں حتّٰی کہ آدھی چھت باقی رہ گئی اور آپ کے گھر کی دیواریں ان معمولی عرزمی اینٹوں کی تھیں جن سے کوڑے خانے بنائے جاتے تھے اور گھر کا دروازہ درمیانے درجے سے بھی اتنا چھوٹا تھا کہ اگر کوئی لڑکا چھلانگ لگائے اندر پہنچ جائے، ایک مرتبہ آپ کے ایک دوست نے آکر کہا: ابو سلیمان! اگر آپ یہ اینٹیں مجھے دے دیں تو میں آپ کے لئے انہیں بیچ دوں؟ شاید ہم آپ کے لئے اس میں کچھ زیادہ منافع حاصل کریں جس سے آپ کو بھی فائدہ ہو۔ وہ اصرار کرتا رہا حتّٰی کہ آپ نے اینٹیں اسے دے دیں پھر اس معاملے میں غور کیا تو اگلے روز عشا کی نماز میں اس سے ملے اور فرمایا: مجھ وہ واپس لوٹا دیجئے۔ اس نے کہا: میرے بھائی! آخر کیوں؟ فرمایا: مجھے ان میں نجاست شامل ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے وہ اینٹیں لے لیں۔

﴿11009﴾... حضرت سیِّدُنا حَفْص بن غِیاث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ کے پاس اپنے غلام کی قیمت میں سے کتنی رقم باقی بچی ہے؟ آپ نے کہا: اتنے اتنے دینار۔ اس واقعہ کے ایک راوی حضرت ابو نُعَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے خیال سے وہ بارہ یا تیرہ دینار تھے۔ حضرت سیِّدُنا حفص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: وہ رقم دے دیجئے، ہم آپ کے لئے اسے ایسے کام میں لگا دیں گے جس سے آپ کو نفع ملتا رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو عافیت میں رکھے، بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا، اس مال کو آپ نہ لیجئے کیونکہ آپ اسے اپنے گھر میں رکھ کر مجھ پر خرچ کرتے رہیں گے۔

﴿11010﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء بن مسلم حَلَبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 20 سال 300 درہم پر گزارہ کیا، اس رقم کو وہ اپنی ذات پر خرچ کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ ان کے بھتیجے نے ان کے پاس آکر کہا: چچا! کیا آپ کو تجارت ناپسند ہے؟ فرمایا: ایسا نہیں ہے۔ اس نے کہا: مجھے کچھ رقم دیجئے میں اس سے تجارت کروں گا۔ آپ نے اسے 60 درہم دے دیئے، وہ ایک مہینے کے بعد آپ کے پاس 120 درہم لایا اور کہنے لگا: یہ اس کا منافع ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم پورا مہینہ درہم کا نفع درہم سے حاصل کرتے رہے؟ تمہارے پاس تو مال سے بھرا گھر ہونا چاہئے تم نے مجھے دھوکے میں ڈالنا چاہا۔ یہ کہہ کر آپ نے وہ دراہم

پھینک دیئے اور فرمایا: مجھے میرا اصل مال واپس کر دو۔

گھر کی مرمت نہ کرواتے:

﴿11011﴾... حضرت سیِّدُنا عثمان بن زُفَر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے چچازاد نے مجھے بتایا کہ آپ کو اپنے والد سے وراثت میں 20 دینار ملے جو آپ نے 20 سال میں کھائے، ہر سال ایک دینار خرچ کرتے، اسی سے کھانا کھاتے اور اسی سے صدقہ کرتے اور ایک گھر وراثت میں ملا، آپ اس میں کوئی تعمیر نہیں کرواتے تھے جب بھی کوئی گوشہ ٹوٹ پھوٹ جاتا آپ اسے چھوڑ کر دوسرے گوشے میں منتقل ہو جاتے حتّٰی کہ جس کونے میں آپ رہ رہے تھے اس کے سوا سارا گھر ٹوٹ پھوٹ گیا۔

﴿11012﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو اپنی والدہ سے وراثت میں گھر اور کچھ دینار ملے، آپ گھر کے کمروں میں منتقل ہوتے رہے جب بھی کوئی کمرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتا آپ دوسرے کمرے میں منتقل ہو جاتے اور اس کی تعمیر نہیں کرواتے۔ یہاں تک کہ گھر کے سب ہی کمروں میں رہے اور اپنے والد کی جانب سے بھی کچھ دیناروں کے وارث ہوئے تو انہی میں سے خرچ کرتے رہے حتّٰی کہ آخری دینار سے آپ کو کفن دیا گیا۔

20 سالوں کے لیے 20 دینار:

﴿11013﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن زکریا رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو ان کے کسی ساتھی نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو اپنی لونڈی کی وراثت میں 20 دینار ملے جو 20 سال کے لیے آپ کو کافی ہو گئے حتّٰی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔

﴿11014﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عَمرو رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا بیان ہے کہ حضرت محمد بن عامر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے مجھ سے تجارت چھوڑ دینے کے متعلق مشورہ کیا تو میں نے اور حضرت محمد بن نعمان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے انہیں اپنی ذات کے لئے اسے جاری رکھنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے ہمارا دیا ہوا مشورہ بغداد میں اپنے بھائی کو لکھ کر بھیجا، اس نے جواب میں لکھا: تمہارے دونوں ساتھیوں نے تمہیں نصیحت نہیں کی، حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے اپنا مال واسباب بیچ دیا تو کسی نے ان سے کہا: آپ اسے تجارت میں لگا دیتے تو آپ کو اس سے کچھ نہ کچھ نفع ملتا۔ آپ نے

فرمایا: نہیں، وہ مال یا مجھ سے آگے نکل جائے گا یا میں اس سے آگے نکل جاؤں گا۔ لہٰذا وہ اپنے مال کو ایک ایک دینار کر کے خرچ کرتے رہے، جب ان کا انتقال ہوا تو صرف ایک دینار بچا ہوا تھا جس سے آپ کے کفن کا انتظام کیا گیا۔

مختصر سازوسامان:

﴿11015﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن صالح بن مسلم عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرضِ وفات میں ان کے پاس آیا، ان کے گھر میں فقط یہ چیزیں تھیں: ایک تار کول ملا ہوا مٹکا جس میں خشک روٹی ہوتی تھی، ایک لوٹا اور مٹی پر پڑی ایک بڑی شاہجہانی اینٹ تھی جسے آپ تکیہ بناتے تھے، اسی سے ٹیک لگاتے اور اسی پر گال رکھتے، آپ کے گھر میں کوئی چٹائی نہ تھی نہ چھوٹی نہ بڑی۔

نحیف و کمزور ہونا:

﴿11016﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مُصْعَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پشت میں ریڑھ کی ہڈی کو اس اخروٹ والے تھیلے سے تشبیہ دیتا ہوں جس سے اخروٹ ظاہر ہو رہے ہوں (کمزوری کے سبب) آپ کی ریڑھ کی ہڈی بھی اسی طرح اُبھری ہوئی تھی۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا جود و کرم:

﴿11017﴾... حضرت سیِّدُنا قَبِیصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک ساتھی نے ہمیں بتایا کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاندان کی ایک عورت نے گھی سے ثرید بنا کر افطار کے وقت ایک لونڈی کے ساتھ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف بھیجا، آپ کے اہلِ خانہ اور اس عورت کے درمیان رضاعی رشتہ تھا۔ وہ لونڈی ایک بڑے پیالے میں اسے لے کر آئی اور حجرے میں اسے آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے اس میں سے کھانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ دروازے پر ایک سائل آکر کھڑا ہوا، آپ اُٹھے اور وہ پیالہ اس سائل کو دیا اور اس کے ساتھ ہی دروازے پر بیٹھ گئے، جب وہ کھا کر فارغ ہو گیا تو آپ اندر آئے، پیالے کو دھویا پھر اپنے سامنے موجود چھوہارے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس لونڈی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے اسے رات کے کھانے کے لئے رکھا تھا۔ آپ نے وہ چھوہارے پیالے میں ڈالے اور پیالہ میری طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا: اپنی مالکن کو میرا اسلام کہنا۔ اس لونڈی کا بیان ہے کہ جو ہم لائے وہ آپ نے سائل کو

دے دیا اور جس سے آپ افطار کرنا چاہتے تھے وہ ہمیں دے دیا، شاید آپ نے بھوکے پیٹ ہی رات گزار دی۔ حضرت سیِّدُنا قَبِیصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں آپ کو دیکھا کرتا تھا آپ انتہائی کمزور ہو چکے تھے۔

کھانے پینے میں سادگی:

﴿11018﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روٹی تین حالتوں میں کھایا کرتے تھے، اولاً وہ روٹی تازہ گرم ہوتی پھر باسی ہو جاتی اور آخر میں ایسی خشک ہو جاتی تھی کہ آپ اسے اپنے مٹکے میں بھگویا کرتے، آپ کے پاس دو مٹکے تھے ایک پانی کا مٹکا اور دوسرا روٹی کا مٹکا، پانی کے مٹکے کو آپ نے زمین میں گاڑا ہوا تھا کہ کہیں اسے ہوا لگ کر وہ ٹھنڈا نہ ہو جائے۔

64سال عورتوں سے صبر:

﴿11019﴾... حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 64 سال کنوارے رہے۔ کسی نے آپ سے کہا: آپ نے عورتوں سے کیسے صبر کیا؟ فرمایا: میں نے اپنی بلوغت کے وقت سے ایک سال تک ان کی خواہش کو برداشت کیا پھر ان کی خواہش میرے دل سے چلی گئی۔ حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: ہماری رائے یہ ہے کہ جس نے اپنی بلوغت کے بعد ایک سال تک عورتوں سے یوں صبر کیا کہ حلال اور حرام کے اعتبار سے ان کی پہچان نہ رکھی اسے ان سے قربت کی خواہش نہیں رہتی۔

نفس کے زبردست محاسب:

﴿11020﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے 60روٹیاں پکائی جاتیں، جنہیں وہ ایک تھیلے میں ڈال کر لٹکا دیتے تھے، ہر رات پانی اور نمک کے ساتھ دو روٹیوں سے افطار کرتے تھے ایک رات آپ نے اپنی افطاری لی اور اس کی طرف دیکھنے لگے۔ آپ کی سیاہ فام لونڈی آپ کو دیکھ رہی تھی وہ اُٹھی اور ایک طَباق میں چند کھجوریں لے آئی، آپ نے اس سے افطار کیا پھر ساری رات عبادت کی اور صبح روزہ رکھا، جب افطار کا وقت آیا تو آپ نے اپنی روٹی، نمک اور پانی لیا۔ حضرت سیِّدُنا ولید بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ آپ کے پڑوسی نے مجھے بتایا کہ میں نے سنا کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: تو نے کل کھجور کھانے کی خواہش کی تو میں نے تجھے وہ کھلا

دی، آج رات بھی تو نے کھجور کی تمنا کی ہے، سن لے! داود جب تک دنیا میں ہے کھجور چکھے گا بھی نہیں۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ نے اپنے وصال تک کبھی کھجور نہیں چکھی۔

اپنے وصال تک نمک نہیں چکھا:

﴿11021﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن بِشر رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا تو ان کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے گھر لے گئے، پھر ایک بڑے مٹکے کے پاس آئے، اس سے ایک خشک روٹی نکالی اور اسے پانی میں ڈبو دیا، پھر فرمایا: آیئے کھانا کھایئے۔ میں نے کہا: "بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکت عطا فرمائے۔" پھر آپ نے اسے کھایا تو میں نے کہا: ابو سلیمان! آپ کچھ نمک بھی لے لیتے۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: میرا نفس نمک کے لئے مجھ سے جھگڑ رہا ہے اور اب داود جب تک دنیا میں ہے نمک نہیں چکھے گا۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن بشر رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے وصال تک نمک نہیں چکھا۔

گاجر اور کھجور نہ کھانے کی قسم:

﴿11022﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا تو دروازہ بند تھا، میں نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ تو نے گاجر کی خواہش کی تو میں نے تجھے کھلا دی، اب تجھے گاجر اور کھجور کی خواہش ہو گئی ہے، میں قسم کھاتا ہوں کہ تو اسے کبھی نہیں کھائے گا۔ چنانچہ میں نے ان سے اجازت لی اور سلام کر کے گھر میں داخل ہوا تو پتا چلا کہ وہ اپنے نفس پر عتاب کر رہے تھے۔

﴿11023﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن حَسَّان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر آیا، جیسے ہی اندر جانے لگا تو میں نے اندر سے ان کی آواز سنی وہ اپنے نفس سے مخاطب تھے مگر میں سمجھا ان کے پاس کوئی شخص ہے جس سے وہ گفتگو کر رہے ہیں لہٰذا میں کچھ دیر دروازے پر کھڑا رہا پھر میں نے اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا: آجاؤ۔ جب میں اندر آیا تو آپ نے فرمایا: میرے پاس آنے کے لئے اجازت کیوں لی؟ میں نے کہا: میں نے آپ کو گفتگو کرتے سنا تو سمجھا آپ کے پاس کوئی شخص ہے جس سے آپ جھگڑ رہے ہیں۔ فرمایا: نہیں بلکہ میں تو اپنے نفس سے جھگڑ رہا تھا، کل مجھے کھجور کھانے کی خواہش ہوئی تو

میں کھجور خریدنے نکلا جب میں کھجور لے آیا تو مجھے گاجر کی خواہش ہوئی چنانچہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وعدہ کیا کہ میں کھجور اور گاجر نہیں کھاؤں گا حتّٰی کہ اس سے جا ملوں۔

کبھی کھجور نہیں کھاؤں گا:

﴿11024﴾... حضرت سیِّدُنا مُصعَب بن مِقدام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے درہم دے کر بھیجا کہ میں اس سے آپ کے لئے کھجوریں خرید لوں، پھر جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ میرے ساتھ آکر بیٹھ گئے اور فرمایا: تم نے کھجوریں کہاں سے خریدی تھیں؟ میں سمجھا آپ ان کا عیب بیان کریں گے، میں نے کہا: ابو سلیمان! ان میں کیا خرابی تھی؟ خدا کی قسم! میں نے آپ کے لیے سب سے اچھی کھجوریں خریدیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ مجھے اچھی لگیں لہٰذا میں نے قسم کھالی کہ آئندہ کبھی کھجور نہیں کھاؤں گا۔

روٹی گھول کر پینے کی حکمت:

﴿11025﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن رَیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دایہ نے کہا: ابو سلیمان! کیا تمہیں روٹی کھانے کا جی نہیں کرتا؟ آپ نے کہا: روٹی کھانے کے بجائے گھول کر پینے سے 50 آیات پڑھنے کا وقت مل جاتا ہے۔

﴿11026﴾... حضرت سیِّدُنا عامر بن اسماعیل اَحْمَسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: مجھے کسی نے بتایا ہے کہ آپ یہ باسی روٹیاں سخت کر کے کھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: سُبْحٰنَ اللہ! بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میں آزما چکا ہوں کہ سخت کے بجائے نرم روٹی کھانے سے مجھے 200 آیات کی تلاوت کا وقت مل جاتا ہے۔ لیکن میرے لئے پکانے والا کوئی نہیں ہے اسی لئے میری روٹیاں اکثر باسی ہو جاتی ہیں۔

یتیموں سے خیر خواہی:

﴿11027﴾... حضرت سیِّدُنا حماد بن ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی لونڈی نے آپ سے کہا: کیا میں آپ کے لئے چربی والا گوشت پکا دوں؟ آپ نے فرمایا: پکا دو۔ چنانچہ وہ پکا کر آپ کے پاس لائی تو آپ نے اس سے پوچھا: بنو فلاں کے یتیموں کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: وہ اپنی اسی حالت پر ہیں۔ فرمایا: یہ جا کر انہیں دے دو۔ لونڈی نے کہا: میں نے یہ کھانا آپ کو اس لئے دیا ہے کہ آپ یہ روٹی پانی میں

ڈبو کر نہ کھائیں۔ آپ نے فرمایا: اگر میں اسے کھاؤں گا تو یہ بیتُ الخلاء میں جائے گا اور اگر وہ یتیم کھائیں گے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ذخیرہ ہو گا۔

﴿11028﴾... حضرت سیِّدُنا حفص بن عمر جُعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا اور کہا: ابو سلیمان! آپ نے اپنے گھر کی ہر چیز حتّٰی کہ مٹی بھی فروخت کر دی ہے اور آدھی چھت کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں اگر آپ اس چھت کو ٹھیک کر لیں تو یہ آپ کو گرمی، بارش اور ٹھنڈ سے محفوظ رکھے گی۔ آپ نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف فرمائے! بزرگانِ دین فضول گفتگو کو ناپسند کرتے تھے، اے اللہ کے بندے! یہاں سے چلے جاؤ، تم نے میرے دل کو غافل کر دیا ہے، مجھے جلدی ہے کہ کہیں قلم خشک نہ ہو جائے اور نامۂ اعمال لپیٹ نہ لیا جائے۔ اس نے کہا: ابو سلیمان! مجھے پیاس لگی ہے۔ فرمایا: جاؤ پانی پیو۔ وہ گھر میں گھومنے لگا، اسے پانی نہیں ملا تو آپ کے پاس آ کر کہنے لگا: ابو سلیمان! گھر میں کوئی گھڑا ہے نہ مٹکا۔ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ معاف فرمائے! (پھر اشارہ کر کے فرمایا:) پانی وہاں ہے۔ وہ پانی تلاش کرنے لگا تو وہاں اس گملے کو مٹکا بنایا ہوا تھا جس میں مٹی بھری جاتی ہے، اور پیالے کی تہہ میں کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا، اس نے وہ کپڑا لے کر اس کے ذریعے پانی لیا، پانی اتنا گرم تھا گویا جوش مار رہا ہو، وہ اسے حلق سے نہ اتار سکا تو آپ کے پاس واپس آ کر کہا: ابو سلیمان! یہ گرمی ایسی ہے کہ اس کی شدت کی وجہ سے لوگوں کی کھالیں اتر جائیں اور آپ کا مٹکا زمین میں دفن ہے اور پیالہ بھی ٹوٹا ہوا ہے۔ کاش! چھوٹا مٹکا اور صراحی ہوتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حیرہ شہر کا ٹھنڈا کنواں، کچا گھڑا، انگور کی بیل کا سجا ہوا سائبان، حسین لونڈیاں، دنیاوی ساز و سامان، درہم و دینار اور اضافی اشیا بھی ہوتیں؟ اگر میں دل کو مشغول کرنے والی ان چیزوں کو اختیار کرتا تو خود کو یہاں قید نہ کرتا میں نے اپنے نفس کو ان شہوات سے آزاد کر کے خود کو قید کر لیا ہے تاکہ میرا مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ مجھے دنیا کی قید سے نکال کر آخرت کی راحت کی طرف لے جائے۔ اس شخص نے کہا: ابو سلیمان! اس گرمی میں آپ کہاں سوتے ہیں، آپ کے پاس تو سونے کے قابل چھت ہی نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ وہ مجھے دنیا میں اپنے نفس کی راحت کے لئے ایک قدم بھی اُٹھاتا ہوا دیکھے حتّٰی کہ میرا مولیٰ تبارک و تعالیٰ دنیا اور دنیا والوں سے مجھے راحت دے دے۔ میں نے کہا: مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ فرمایا: دنیا سے روزہ رکھو اور اپنی موت پر افطار کرو حتّٰی کہ موت کے

وقت جب خازنِ جنت حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام تمہارے پاس جنتی مشروب لائیں گے تو تم اسے اپنے بستر پر پیو گے تو دنیا سے تروتازہ ہو کر جاؤ گے اور تمہیں حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے حوضوں میں سے کسی حوض کی محتاجی نہ رہے گی یہاں تک کہ تروتازہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی اور حضرت سیِّدُنا محمد بن نصر حارثی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اس کی اطاعت کرنے اور عبادت میں خود کو تھکا دینے والوں میں سے تھے، جب آپ کا وصال ہوا تو حضرت محمد بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نامی کوفہ کی عبادت گزار شخصیت جن کی فضیلت لوگوں میں مشہور ہے نے خواب میں کسی منادی کو یہ ندا کرتے سنا: سنو! داود طائی اور محمد بن نصر حارثی نے اپنی مراد پالی ہے۔

فضول نظری سے اجتناب:

﴿11029﴾... حضرت سیِّدُنا عُباءہ بن کُلَیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: اگر آپ حکم کریں تو کمرے کی چھت میں مکڑی کے بُنے ہوئے جالے صاف کر دیئے جائیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں فضول دیکھنا ناپسندیدہ چیز ہے۔ پھر فرمایا: مجھے کسی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے گھر میں زندگی بسر کی اور کئی سال اسے دیکھا نہ اس کی طرف توجہ کی۔

﴿11030﴾... حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 13 دینار کے وارث ہوئے تو اس سے 20 سال تک کھایا، نہ کبھی عمدہ کھانا کھایا اور نہ ہی نرم لباس پہنا۔

﴿11031﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مُصْعَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر پھٹا ہوا جبہ دیکھا گیا تو ایک شخص نے ان سے کہا: آپ اسے سی کیوں نہیں لیتے؟ فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فضول دیکھنے کی ممانعت ہے۔

﴿11032﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن محمد عابد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ دن بھر میں ایک روٹی کھاتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں اور دو بھی کھالیتا ہوں۔ میں نے کہا: کیا آپ کا پیٹ بھر جاتا ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔

﴿11033﴾... حضرت سیِّدُنا حَمَّاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ابو سلیمان!

آپ تھوڑی سی دنیا پر راضی ہو گئے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے بھی کم پر راضی ہوا ہے؟ وہ شخص جو آخرت کے بدلے پوری دنیا ملنے پر راضی ہو گیا۔ حضرت سیِّدُنا حماد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد نے آپ سے کہا: آپ میرے اور اپنے درمیان رشتہ اُخوت سے واقف ہیں، آپ مجھ سے اپنی کسی خواہش کا اظہار کیجئے تو مجھے خوشی ہو گی۔ آپ نے فرمایا: مجھے برنی کھجوروں کی خواہش ہے۔ انہوں نے برنی کھجور کی کئی ٹوکریاں لا کر آپ کے گھر کے ایک کونے میں رکھ دیں، آپ نے اس میں سے ایک کھجور بھی نہیں کھائی حتّٰی کہ ان میں کیڑے پڑ گئے۔

آپ کے ساتھ گھر میں آپ کی لونڈی رہتی تھی، ایک دن آپ نے اس سے کہا: میرا دودھ پینے کا جی کر رہا ہے، روٹی لو اور اس سے دوکاندار کے پاس جا کر دودھ خرید لو اور دوکاندار کو یہ نہ بتانا کہ کس نے منگوایا ہے۔ وہ گئی اور دودھ لے آئی، وہ لونڈی آپ کے لئے ہر پندرہ دن میں ایک مرتبہ روٹی پکایا کرتی تھی، آپ نے دودھ نوش فرما لیا، بعد میں دوکاندار بھانپ گیا کہ یہ لونڈی حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے دودھ لیتی ہے لہٰذا اس نے آپ کے لئے بلا عوض دودھ دے دیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس لونڈی سے فرمایا: کیا دوکاندار کو معلوم ہو گیا کہ تم کس کے لئے دودھ لیتی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں نے کہہ دیا کہ ابو سُلیمان کے لئے لیتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: اسے اُٹھا لو۔ پھر آپ نے اسے نہیں پیا۔

ایک دن حضرت سیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کے پاس آئے لیکن آپ نے دروازہ نہ کھولا تو وہ دروازے کے باہر بیٹھ گئے اور آپ اندر اور یہ باہر بیٹھے روتے رہے مگر دروازہ نہیں کھولا۔ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن بشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دروازہ کیوں نہیں کھولا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کے لئے دروازہ کھول دیا کرتے تھے تو پھر بہت زیادہ لوگ آپ کے پاس آتے اور آپ کو گھیر لیتے تھے چنانچہ آپ نے ان سب کو روک دیا، اب جو کوئی آتا تو آپ دروازے کے پیچھے سے ہی اس سے بات کرتے۔

آپ کی والدہ نے آپ سے کہا: اگر تمہیں کسی چیز کی خواہش ہو تو میں بنا دوں؟ آپ نے کہا: امی جان! بہت اچھا کر کے کچھ بنایئے، میں چاہتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کی دعوت کروں۔ چنانچہ ان کی والدہ نے ان کے لیے

بہت اچھا کھانا بنایا اور وہ خود دروازے پر بیٹھ گئے، جو بھی مانگنے والا وہاں سے گزرتا اسے اندر بلا لیتے، پھر انہیں کھانا پیش کر دیا تو والدہ نے کہا: اگر تم اسے کھا لیتے تو بہتر تھا۔ عرض کی: بھلا میرے سوا کس نے کھایا ہے؟ آپ نے بہت مجاہدہ کیا، والدہ کے انتقال کے بعد ان کا چھوڑا ہوا سارا مال تقسیم کر دیا حتّٰی کہ آپ کے پاس کچھ نہ بچا حالانکہ آپ کی والدہ کافی مالدار تھیں۔

﴿11034﴾... حضرت سیِّدُنا سُوَید بن عَمْرو کَلْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ساتھی آپ کے پاس دو ہزار درہم لے کر آیا اور کہا: ابو سلیمان! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بن مانگے اور بغیر چاہت کے یہ چیز آپ تک پہنچائی ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ان ہی لوگوں کے زیادہ لائق ہے جو اسے لیتے ہیں اس نے کہا: آپ اسے کیوں نہیں لیتے؟ آپ نے فرمایا: شاید اس کو نہ لینے میں ہی زیادہ نجات ہو۔

﴿11035﴾... حضرت سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان ایک آدمی کے ہمراہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے، حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی خرابی صحت کا ذکر کیا تو حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: آپ پچھنے لگوا لیجئے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس حجام کو بھیج دو۔ وہ دونوں وہاں سے نکل کر میدانِ بِشر میں آئے اور حجام سے کہا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جاؤ، ہم یہاں تمہارا انتظار کر رہے ہیں، حجام حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور آپ کو پچھنے لگا کر واپس چلا گیا، ان دونوں نے حجام سے پوچھا تو اس نے کہا: میں نے انہیں پچھنے لگائے تو وہ اُٹھے اور یہ دینار لا کر مجھے دے دیا۔ ان دونوں میں سے کسی نے کہا: ان کے پاس اس دینار کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی، آپ کے پاس یہ دینار آپ کی زر خرید لونڈی کی قیمت سے بچ گیا تھا۔

غیرت مندی کا زبردست مظاہرہ:

﴿11036﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ جنید حجام کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا، آپ کی زبان پر ایک چھالہ نکل آیا تھا، میں نے اسے پھاڑا اور تھوڑی سی دوا نکال کر ایک کپڑے میں ڈالی اور کہا: یہ دوا رات کو پھوڑے والی جگہ پر رکھ لینا۔ آپ نے فرمایا: وہ گدا اُٹھاؤ۔ میں نے اسے اُٹھایا تو وہاں دینار رکھا تھا، آپ نے فرمایا: اسے لے لو۔ میں نے کہا: ابو سلیمان! اس دوا کی

قیمت اتنی نہیں بلکہ ایک دانق ہے۔ چنانچہ میں وہ دوا روشندان میں رکھ کر چلا گیا، پھر میں دو دن بعد واپس آیا تو دوا جوں کی توں رکھی تھی، میں نے کہا: سبحٰن اللہ، ابو سلیمان! آپ نے اس دوا سے اپنا علاج کیوں نہیں کیا؟ فرمایا: تم دینار نہیں لوگے تو میں بھی اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔

حضرت سیِّدُنا احمد بن سعید رِباطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”اگر تم دینار نہیں لوگے تو ہم بھی اس کا علاج نہیں کریں گے۔“

بلا عوض خدمت قبول نہ کی:

﴿11037﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یعقوب یوسف قَواریری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ جنید حجام نے کہا: میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پچھنے لگانے گیا انہوں نے مجھے دینار دیا اور کہا: اسے لے لو ورنہ پچھنے مت لگانا۔ یونہی میں حضرت سیِّدُنا مسعر بن کدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے روٹی دی اور فرمایا: یہ لے لو ورنہ پچھنے مت لگانا۔

﴿11038﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ریَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ ایک حجام نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پچھنے لگائے تو آپ نے اسے ایک دینار دے دیا حالانکہ آپ کے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

بے مروت عابد نہیں ہوتا:

﴿11039﴾... (الف) حضرت سیِّدُنا ابو سعید سُکَّری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو ایک دینار دیا، آپ سے کسی نے کہا: یہ اسراف ہے۔ آپ نے فرمایا: جس میں مروت نہیں اس کی کوئی عبادت نہیں۔

﴿11039﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ مجھے جنید حجام نے بتایا: میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی داڑھ نکالی تو آپ نے مجھے ایک درہم دیا، میں نے کہا: اس کی اجرت تو صرف دو دانق ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے رکھ لو۔

راحت کے لئے دھوپ لینا پسند نہیں:

﴿11040﴾... حضرت سیِّدُنا ولید بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سرد دن میں حضرت سیِّدُنا داود

طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: آپ دھوپ میں آجائیں تو بہتر رہے گا۔ آپ نے فرمایا: میں دھوپ میں آنا تو چاہتا ہوں لیکن یہ ایسا قدم ہے جسے میں کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ چنانچہ آپ دھوپ میں نہیں آئے۔

﴿11041﴾... حضرت سیِّدُنا جَبْر بن مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہوئے تو ان سے کسی نے کہا: اگر آپ صبح کی ہوا میں نکلیں تو آپ کے دل کو راحت ملے گی۔ آپ نے فرمایا: مجھے اپنے ربّ سے حیا آتی ہے کہ میں اس طرف قدم بڑھاؤں جس میں میرے جسم کی راحت ہو۔

﴿11042﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مُصْعَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہوئے، لوگ آپ کی عیادت کرنے آئے تو بولے: ابو سلیمان! اگر آپ گھر کے صحن میں آجائیں تو آپ کو زیادہ راحت ملے گی۔ آپ نے فرمایا: مجھے ایسا کوئی قدم اٹھانا پسند نہیں جو میری بدنی راحت کی طلب میں لکھا جائے۔

﴿11043﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن خُبَیْق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا فُضَیْل بن عِیاض حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے پاس عیادت کرنے آئے تو آپ نے حضرت سیِّدُنا فُضَیْل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: مجھ سے کم ملا کرو کیونکہ میں لوگوں سے تعلقات ختم کرچکا ہوں۔

دنیا قید خانہ اور موت رہائی ہے:

﴿11044﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن فَرَج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ آپ حیرہ کے صحرا میں دوڑے چلے جارہے ہیں۔ کسی نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: ابھی قید سے چھوٹا ہوں۔ لوگوں نے غور کیا تو پتا چلا کہ آپ کے انتقال کا وقت وہی تھا۔

﴿11045﴾... حضرت سیِّدُنا حَفْص بن غِیاث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں شریک ہوئے، ہمارے ساتھ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تھے، جب ہم نے نمازِ جنازہ ادا کرلی تو میت کو قبر میں رکھنے کے لئے لایا گیا، کپڑا اُٹھایا گیا اور اس کا کفن ظاہر ہوا تو حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

﴿11046﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کو گناہوں کی ذلت سے نکال کر تقوٰی کی عزت تک لے جاتا ہے تو اسے مال کے بغیر غنی کرتا، خاندان کے بغیر عزت عطا فرماتا اور

انسیت دینے والے کے بغیر انسیت عطا فرماتا ہے۔

مردے منتظر ہیں:

﴿11047﴾... حضرت سیِّدُنا بکر بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: مُردوں کا لشکر تمہارا انتظار کر رہا ہے۔

﴿11048﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہر نفس کو اس کی خواہش کی طرف پھیر دیا جاتا ہے تو کبھی بھلائی کی خواہش ہوتی ہے اور کبھی برائی کی۔

نکاح نہ کرنے کی وجہ:

﴿11049﴾... حضرت سیِّدُنا یعلیٰ بن عُبَید کے بھائی حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نکاح کے معاملے میں ملامت کی گئی، ان سے کہا گیا: آپ نکاح کیوں نہیں کرلیتے؟ آپ نے فرمایا: میرا کمزور دل جو ایک فکر کو سنبھال نہ سکے اس پر دو فکریں کیسے جمع ہو سکتی ہیں؟

﴿11050﴾... حضرت سیِّدُنا قاسم بن ضحاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دن اپنے دوست حضرت عقبہ بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: عقبہ! وہ شخص غم سے کیسے رہائی پا سکتا ہے جس کی مصیبتیں ہر وقت تازہ ہو رہی ہوں؟ یہ سنتے ہی حضرت سیِّدُنا عقبہ بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے ہوش ہو کر گر گئے۔

﴿11051﴾... حضرت سیِّدُنا عبد الاعلیٰ بن زیاد اَسلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نہرِ فرات کے کنارے حیرانگی کی حالت میں کھڑے دیکھا تو پوچھا: ابو سلیمان! آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں کشتی کو دیکھ رہا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی اطاعت میں دریا میں کیسے چل رہی ہے۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی شب بیداری:

﴿11052﴾... نخع قبیلے سے تعلق رکھنے والے عبادت گزار بزرگ حضرت سیِّدُنا سعید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سعید بن علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا جن کا تعلق قبیلہ طے سے تھا فرماتی ہیں: ہمارے اور حضرت

سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے درمیان ایک چھوٹی سی دیوار تھی، میں اکثر رات میں آپ کی نہ تھمنے والی رونے کی آواز سنتی تھی اور کبھی کبھی رات کے درمیانی حصے میں آپ کو یہ کہتے ہوئے سنتی: ”اے میرے مولیٰ! تیری یاد نے میرے غم ختم کر دیئے، میری شب بیداری سے دوستی کروا دی اور تیرے دیدار کے شوق نے لذتوں وخواہشوں کو مجھ سے دور کر دیا ہے، اے کرم فرمانے والے محبوب ومطلوب! میں تیری قید میں ہوں۔“ جب صبح کے وقت آپ خوش الحانی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تو مجھے لگتا گویا اس گھڑی دنیا کی تمام نعمتیں آپ کی سُریلی آواز میں سما گئی ہیں۔ آپ گھر میں اکیلے رہنے کے باوجود چراغ روشن نہیں کرتے تھے۔

﴿11053﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حسنِ ظن پر ہی اعتماد کیا جاتا ہے جبکہ غفلت نے اجسام پر قبضہ کر رکھا ہے۔

﴿11054﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد العزیز تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ اس آیت کی قراءت کس طرح کرتے ہیں ”فَلَمَّا تَرَآءَى الْجَمْعٰنِ“ یا ”تَرَی الْجَمْعٰنِ“؟ آپ نے فرمایا: ”اس کے علاوہ کوئی اور بات کرنا زیادہ فائدہ مند ہے۔“

تیری اوقات ایک درہم کے برابر بھی نہیں:

﴿11055﴾... حضرت سیِّدُنا بُشَین طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی گلی سے گزرے تو آپ نے وہاں ترتیب سے رکھی پکی ہوئی تازہ کھجوریں دیکھیں تو آپ کا دل کھجور کی خواہش کرنے لگا لہٰذا آپ نے ایک کھجور فروش کے پاس جا کر کہا: مجھ ایک درہم کی کھجور دے دو۔ اس نے کہا: درہم کہاں ہے؟ آپ نے کہا: کل دے دوں گا۔ اس نے کہا: چلے جاؤ۔ آپ کے کسی جاننے والے نے آپ کو دیکھا تو کھجور فروش کے پاس گیا اور اسے آپ کے بارے میں بتایا اور 100 درہم سے بھری ایک تھیلی نکال کر کہا: جاؤ ان سے ملو اگر وہ تم سے ایک درہم کی کھجور لے لیں تو یہ سب تمہارے ہیں۔ چنانچہ کھجور فروش آپ کے پاس پہنچا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نفس سے فرما رہے تھے: تیری اوقات اس دنیا میں ایک درہم کے برابر بھی نہیں اور تو جنت میں جانا چاہتا ہے؟ اس کھجور والے نے بہت کوشش کی کہ آپ واپس آکر کھجوریں لے لیں مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انکار کر دیا۔

دنیا والے قبر والوں کی طرح ہیں:

﴿11056﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد صدقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم کوفہ میں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے، تدفین کے وقت آپ ایک کونے میں بیٹھ گئے، دیگر لوگ بھی آپ کے پاس آکر بیٹھ گئے، آپ نے فرمایا: جو وعدۂ عذاب کا خوف رکھتا ہے اس کے لیے دور بھی نزدیک ہوتا ہے، جس کی امیدیں زیادہ ہوں اس کا عمل کمزور ہو جاتا ہے، پیش آنے والا ہر معاملہ قریب ہی ہے، اے میرے بھائی! یاد رکھو جو چیز تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل کرے وہ تمہارے لئے منحوس ہے، جان لو! دنیا والے قبر والوں کی طرح ہیں کہ جو کچھ آگے کے لئے جمع کر کے رکھتے ہیں اس پر خوش ہوتے ہیں اور جو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اس پر افسوس کرتے ہیں۔ البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ جس چیز پر قبر والے افسوس کرتے ہیں دنیا والے اس کی خاطر باہم قتل و غارت گری کرتے، ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے اور اس کے لیے قاضیوں (ججوں) کے ہاں مقدمہ بازی کرتے ہیں۔

﴿11057﴾... حضرت سیِّدُنا اسحاق بن خَلَف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاندنی رات میں غور و فکر میں مشغول تھے، اِسی حالت میں اٹھے اور چھت پر چلنے لگے حتّٰی کہ پڑوسی کے گھر میں جا گرے حالانکہ آپ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ پڑوسی بنا کپڑوں ہی کے بستر سے اٹھ کھڑا ہوا اور آپ کو چور سمجھ کر تلوار تھام لی۔ جب اس نے آپ کو دیکھا تو واپس پلٹا، کپڑے پہنے، تلوار رکھی اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو آپ کے گھر پہنچا دیا۔ جب حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مجھے پتا ہی نہیں چلا۔ یا (فرمایا:) احساس نہیں ہوا۔

عظیم نصیحت:

﴿11058﴾... حضرت سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ نصیحت کی: اس بات کا خیال رکھنا کہ کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس جگہ نہ دیکھے جس سے تمہیں منع کیا ہے اور وہاں سے غیر حاضر نہ پائے جہاں کا تمہیں حکم دیا ہے اور اس سے حیا کرو کہ وہ تم سے قریب اور تم پر قدرت رکھنے والا ہے۔

حُکّام کی قربت کے خطرات:

﴿11059﴾... حضرت سیِّدُنا سَنْدَوَیہ قَتَّال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ اُس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو حکمرانوں کے پاس جاکر انہیں بھلائی کا حکم دیتا اور بُرائی سے منع کرتا ہے؟ فرمایا: مجھے اس پر کوڑے کا خوف ہے۔ سائل نے کہا: وہ طاقتور ہے۔ فرمایا: مجھے اس پر تلوار کا خوف ہے۔ سائل نے کہا: وہ طاقتور ہے۔ فرمایا: مجھے اس پر خود پسندی کے پوشیدہ مرض کا خوف ہے۔

نماز میں یکسوئی:

﴿11060﴾... حضرت سیِّدُنا ابو خالد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں اور میرے والد کسی کام سے یا پھر بغرضِ سلام حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گئے، میں نے دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے، نماز والی جگہ کے اوپر سے چھجے کا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر آپ کے قریب آگرا لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے بچنے کی کوشش کی نہ ہی آپ گھبرائے بلکہ اپنی نماز میں ہی متوجہ رہے۔

غیبی چراغ:

﴿11061﴾... احمد بن شُراعہ نامی شخص کا بیان ہے: میں رات کے وقت زمین میں پانی لگا رہا تھا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر کے پاس ایک چراغ دیکھا، میں اسے قریب سے دیکھنے گیا تو وہ اچانک غائب ہو گیا، میں دوبارہ پانی لگانے میں مصروف ہو گیا تو پھر چراغ نظر آیا، میں آگے بڑھا تو وہ غائب ہو گیا، تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر میں جاکر سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے: ”قبر کے پاس پانی مت لگانا اور نہ ہی اس کے قریب جانا۔“ پھر میں نے وہاں کا رُخ نہیں کیا اور بیمار پڑ گیا۔ سیف بن ہَناس طائی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ احمد بن شراعہ کو تپ دق کا مرض ہو گیا حتّٰی کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

﴿11062﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عَبلہ عبد العزیز بن محبوب بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا دواد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا تو عبادت خانے کے صحن میں ان کے لیے ایک پیالہ رکھا ہوا تھا، میں نے وہ اٹھا کر پی لیا، آپ نے مجھ سے فرمایا: بھتیجے! آئندہ بغیر اجازت ہرگز نہ پینا۔

ایک بار کسی شخص نے اپنا کھجور کا درخت کاٹا تو لوگ اس کا ایک خوشہ لے آئے، آپ نے پوچھا: یہ کیا! بتایا گیا کہ ایک شخص نے اپنا کھجور کا درخت کاٹا ہے۔ اس پر فرمایا: کھجوریں تیار ہونے کے باوجود کاٹ دیا!!!۔

تعریف پر ردِّ عمل:

﴿11063﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو خبر ملی کہ کسی حاکم کے پاس آپ کا تذکرہ ہوا تو اس نے آپ کی تعریف کی ہے۔ آپ نے فرمایا: لوگوں کے درمیان پردہ رکھا گیا ہے، اگر ہمارے اندر پائی جانے والی برائیوں سے تھوڑا بھی لوگوں کو معلوم ہو جائے تو کبھی بھی کوئی زبان ہمیں بھلائی کے ساتھ یاد نہ کرے۔

﴿11064﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: گناہوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے کیونکہ ہمیں لوگوں میں زیادہ بیٹھنے سے حیا آتی ہے۔

﴿11065﴾ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ہمارے ان اعمال کا راستہ تو مایوسی ہے لیکن دل امیدِ رحمت کے مشتاق ہیں۔

﴿11066﴾... حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: بے شک غم کے اثرات ہوتے ہیں۔

غلطی آگے نہ بڑھائی جائے:

﴿11067﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ادریس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے میرے سامنے تلاوت کی تو ایک قراءت میں غلطی واقع ہوئی، میں نے وہ قراءت حضرت قاسم بن معن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے اسی طرح ذکر کی تو انہوں نے اسے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی طرف منسوب کیا، پھر جب میں آپ سے ملا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: تم نے اس غلطی کو آگے بیان کیوں کیا؟

﴿11068﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن بشر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه ہمارے پاس شہر سے متصل گاؤں سے آئے تھے، ہم آپ کا مذاق اُڑایا کرتے تھے اور آپ اپنے وصال سے پہلے ہم پر برتری و فوقیت لے گئے۔

﴿11069﴾... حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن محمد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: کون حاضر ہو گا؟ کون حاضر ہو گا؟ میں اس کے پاس گیا تو اس نے مجھ سے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میں تمہاری

بات کا مطلب جاننے آیا ہوں۔ اس نے کہا: کیا تمہیں وہ شخص نظر نہیں آرہا جو کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کر رہا ہے اور انہیں اولیاء اللہ کے بلند مرتبوں کے بارے میں بتا رہا ہے؟ اس کے پاس جاؤ شاید تم اس کے لوٹنے سے پہلے اس سے مل کر اس کی گفتگو سن سکو۔ میں اس کے پاس آیا تو لوگ اس کے ارد گرد کھڑے تھے اور وہ یہ شعر کہہ رہا تھا:

مَا نَالَ عَبْدٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ مَنْزِلَةً　　　اَعْلٰى مِنَ الشَّوْقِ اِنَّ الشَّوْقَ مَحْمُوْدُ

ترجمہ: کسی بندے نے شوق سے بڑا مرتبہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ سے حاصل نہیں کیا، بے شک شوق قابلِ ستائش ہے۔

پھر وہ خطاب کرنے والے سلام کر کے نیچے اُتر آئے، میں نے اپنے برابر والے سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: کیا تم انہیں نہیں جانتے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: یہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ میں بڑا متعجب ہوا تو اس نے کہا: کیا تم اس پر متعجب ہو جو تم نے دیکھا ہے؟ خدا کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اس سے بڑا مرتبہ اور اس سے زیادہ اجر ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اصل اشتیاق کسی غائب ہی کا ہوتا ہے۔

شدّتِ غم:

﴿11070﴾... حضرت سیِّدُنا ابو نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک چیونٹی حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہرے پر اوپر نیچے دائیں بائیں چکر لگا رہی تھی لیکن غم کی وجہ سے آپ کو اس کا احساس ہی نہیں تھا۔

﴿11071﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کسی کو ایک درہم دے کر بھیجا اور فرمایا: ایک دانق سے یہ خرید لینا، ایک دانق سے یہ خرید لینا حتّٰی کہ پورے درہم سے چیزیں خریدنے کو کہا، جب وہ شخص جانے لگا تو آپ نے فرمایا: واپس آجاؤ اور ہمارا درہم ہمیں واپس کر دو، ہمیں دین میں لطف اندوزی مناسب نہیں۔

فضولیات سے احتیاط:

﴿11072﴾... حضرت سیِّدُنا معاویہ بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھے کہ روشن دان سے دھوپ آنے لگی، حاضرین میں سے کسی نے کہا: اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ روشن دان بند کر دوں۔ آپ نے فرمایا: ہمارے اسلاف فضول نظری کو ناپسند کرتے تھے۔

یونہی ایک اور دن ہم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھے، وہاں ایک پوستین تھی جو پھٹ چکی تھی اور اس کے ریشے نکل رہے تھے، حاضرین میں سے کسی نے کہا: اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے سی دوں؟ آپ نے فرمایا: ہمارے اسلاف فضول گفتگو کو ناپسند کرتے تھے۔

ادب یاد دلانے والے کو دُعا:

﴿11073﴾... حضرت سیِّدُنا سعید طحّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ابو سلیمان! کیا آپ اپنی چپلیں اپنی دائیں جانب نہیں دیکھ رہے، مناسب ہو گا کہ آپ انہیں اپنے سامنے یا اپنی بائیں جانب رکھ دیں۔ آپ نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہاری فقاہت میں برکت عطا فرمائے۔

﴿11074﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن ادریس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عُبَیْدُ اللہ بن عبدُ اللہ کے یہ اشعار پڑھتے سنا:

اَلَا اَبْلِغَا عَنِّیْ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ وَلَا تَدَعَا اَنْ تُثْنِیَا بِاَبِیْ بَكْرٍ

فَقَدْ جَعَلَتْ تَبْدُو شَوَاكِلُ مِنْكُمَا كَاَنَّكُمَا لِیْ مُوْقَرَانِ مِنَ الصَّخْرِ

فَلَا تَدَعَا اَنْ تَسْاَلَا وَتُسَلِّمَا فَمَا حُشِیَ الْاِنْسَانُ شَرًّا مِنَ الْكِبْرِ

وَمَسَّا تُرَابَ الْاَرْضِ مِنْهَا خُلِقْتُمَا فَفِیْهَا الْمَعَادُ وَالْمَصِیْرُ اِلَی الْحَشْرِ

وَلَوْ شِئْتُ اَدْلَی فِیْكُمَا غَیْرُ وَاحِدٍ عَلَانِیَةً اَوْ قَالَ عِنْدِیْ فِی السِّرِّ

فَاِنْ اَنَا لَمْ اٰمُرْهُ وَلَمْ اَنْهَهُ عَنْكُمَا ضَحِكْتُ لَهُ حَتّٰی یَلِجَّ وَیَسْتَشْرِیْ

ترجمہ:(۱)... حضرت عِراک بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق کو میرا پیغام پہنچا دینا اور حضرت ابو بکر بن سُلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی تعریف کیے بغیر نہ چھوڑنا۔(۲)... تمہاری شاخیں نکل چکی ہیں، تم پتھریلی زمین میں میرے لئے پھلدار درخت کی طرح ہو۔(۳)... لہٰذا طلب اور اطاعت کو نہ چھوڑنا کیونکہ انسان میں آنے والی کوئی بُرائی تکبُّر سے بڑی نہیں۔(۴)... اور زمین کی مٹی چھوؤ اس سے تمہاری تخلیق ہوئی اور اسی میں لوٹنا اور محشر کی طرف جانا ہے۔(۵)... اگر میں چاہتا تو میرے پاس کئی لوگ اعلانیہ یا پوشیدہ تمہاری بُرائیاں کرتے۔(۶)... اگر میں نے انہیں حکم نہ دیا ہوتا اور تمہاری بُرائی سے نہ روکا ہوتا تو میں ان کے لئے مسکراتا حتّٰی کہ وہ جھگڑا و فساد کرتے اور اس پر اَڑے رہتے۔

سیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرت سیِّدُنا داود بن نُصَیر طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تابعین کی ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَیر، حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد، حضرت سیِّدُنا امام اعمش، حضرت سیِّدُنا حُمَید طویل رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی شامل ہیں اور آپ کی اکثر روایات حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہیں نیز حضرت سیِّدُنا مِصعَب بن مِقْدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سب سے زیادہ روایات آپ سے مروی ہیں۔

حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن عُلَیَّہ اور حضرت سیِّدُنا زافر بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا آپ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کا وصال سِنہ ١٦٦ھ اور ایک قول کے مطابق سِنہ ١٦٥ھ میں ہوا۔

﴿11075﴾... حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ کوفہ کے کچھ لوگ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت حاضر ہوئے اور حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شکایت کرتے ہوئے بولے: خدا کی قسم! سعد بن ابی وقاص اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے۔ آپ نے فرمایا: ابو اسحاق (یعنی حضرت سعد) کو میرے پاس بُلاؤ۔ جب وہ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: ان لوگوں کا گمان ہے کہ آپ انہیں اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے؟ حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: میں تو انہیں رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، پہلی دو رکعتوں میں قیام کو طویل کرتا ہوں اور آخری دو میں تخفیف کرتا ہوں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ابو اسحاق! میرا آپ کے بارے میں یہی خیال تھا۔

بلاضرورت سوال کی مذمت:

﴿11076﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن عُقْبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حَجّاج بن یوسف نے کہا: آپ مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے؟ میں نے کہا: حضرت سیِّدُنا سَمُرہ بن جُندُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سوال ایک طرح کی خراش ہے کہ آدمی اس سے اپنا منہ نوچتا ہے، جو چاہے اسے اپنے منہ پر باقی رکھے اور جو چاہے نہ رکھے سوائے یہ کہ آدمی صاحبِ سلطنت سے اپنا حق مانگے یا ایسے امر میں سوال کرے کہ اُس سے چارہ نہ ہو۔" حجاج نے کہا: میں سلطنت والا ہوں لہٰذا آپ اپنی حاجت

بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ حجاج نے کہا: ہم نے اس کے لئے سو دینار مقرر کئے۔[1]

بہترین علاج:

﴿11077﴾... حضرت سیِّدُنا سمرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ بنو فزارہ کا ایک اعرابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حجامہ کرنے والا حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سینگ سے پچھنے لگانے کے لئے استرے سے زخم لگا رہا تھا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیا ہے؟ آپ نے اسے اپنی کھال کاٹنے کی اجازت کیوں دی ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ حجامہ ہے اور یہ لوگوں کے طریقۂ علاج میں سب سے بہتر ہے۔[2]

حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی یہ حدیث صحیح ہے، اسے حضرت سیِّدُنا امام شُعبہ، حضرت سیِّدُنا شیبان، حضرت سیِّدُنا زُہیر، حضرت سیِّدُنا زائدہ، حضرت سیِّدُنا ابو عَوانہ اور حضرت سیِّدُنا جریر نے حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن عُمَیر رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے اسی طرح روایت کیا۔ حضرت سیِّدُنا عبد الملک بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفہ کے بڑے تابعین میں سے ہیں، آپ نے 30 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، ان میں سے بعض سے حدیثیں سنیں اور بعض کی فقط زیارت سے فیض یاب ہوئے۔

﴿11078﴾... حضرت سیِّدُنا جَریر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ لَا یَرْحَمُہُ اللّٰہُ یعنی جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم نہیں فرماتا۔[3]

قابلِ رشک لوگ:

﴿11079﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو افراد کے سوا کسی پر رشک جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ مال دے کر نیک کاموں میں خرچ کرنے پر لگا دے، دوسرا وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ علم دے تو وہ اس کے مطابق عمل کرے اور لوگوں کو سکھائے۔[4]

1... موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، کتاب القناعۃ والتعفف، باب ذم المسالۃ... الخ، ۲/ ۲۴۴، حدیث: ۲۱

2... مسند امام احمد، حدیث سمرۃ بن جندب، ۷/ ۲۵۲، حدیث: ۲۰۱۱۷

3... مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان... الخ، ص ۱۲۶۸، حدیث: ۲۳۱۹

4... معجم اوسط، ۱/ ۴۶۵، حدیث: ۱۷۱۲

یہ حدیث پاک صحیح ہے اور حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے ثابت ہے، اس حدیث کو آپ سے حضرت سیِّدُنا شعبہ، حضرت سیِّدُنا ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اور دیگر لوگوں نے روایت کیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے 12 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی، جن میں کچھ سے آپ نے حدیث کا سماع کیا اور کچھ کی فقط زیارت کی۔

اہلِ یمن کی فضیلت:

﴿11080﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس اہلِ یمن آئے وہ ملائم طبیعت اور نرم دل ہیں، پیارا ایمان یمن والوں کا ہے اور حکمت تو یمنی ہے البتہ بے رحمی اور سنگدلی شور مچانے والے ان اونٹ والوں میں ہے جو جانبِ مشرق واقع قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مُضَر سے تعلق رکھتے ہیں۔[1]

اُمّت کے لئے خاص دعا:

﴿11081﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی خصوصاً ایک مقبول دعا ہے اور میں نے اپنی وہ دعا اپنی اُمّت کی شفاعت کے لئے بچا رکھی ہے۔[2]

﴿11082﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نماز کو مختصر رکھا کرو کیونکہ تمہارے پیچھے کمزور، بوڑھے اور حاجت والے بھی ہوتے ہیں۔[3]

ممنوع سرگوشی:

﴿11083-84﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم تین افراد ہو تو اپنے ساتھی کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ

1... معجم اوسط، ١/٤٦٩، حدیث: ١٧٢٩

2... مسلم، کتاب الایمان، باب اختباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ الشفاعۃ لامتہ، ص١٢٨، حدیث: ١٩٨

3... مسند امام احمد، مسند ابی هریرة، ٣/٦١٢، حدیث: ١٠٧٩٧

کریں کیونکہ یہ بات اسے غمگین کرے گی[1]۔[2]

سب سے زیادہ خسارہ پانے والے:

﴿11085﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَعْبَۃُ اللہ کے سائے میں تشریف فرما تھے اور ارشاد فرما رہے تھے: ربِّ کعبہ کی قسم! وہ سب سے زیادہ خسارہ پانے والے ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ زیادہ مال والے ہیں (پھر دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:) سوائے ان کے جو اس طرح، اس طرح اور اس طرح مال خرچ کرتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو بھی ایسے اونٹ یا گائے یا بکریاں چھوڑ کر مرا جن کی اس نے زکوٰۃ نہ دی تھی تو یہ جانور قیامت کے دن پہلے سے زیادہ بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے اور اپنے مالک کو سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے روند ڈالیں گے اور جب ایک گزرے گا تو پہلے والا پھر روندنے کے لئے آجائے گا اور لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک اسے یونہی عذاب ہوتا رہے گا۔[3]

تقدیر ہمیشہ غالب رہتی ہے:

﴿11086﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ صادق و مَصْدُوق نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا مادۂ پیدائش 40 دن یا 40 رات اپنی ماں کے پیٹ میں جمع رکھا جاتا ہے پھر اتنے ہی دن وہ جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے، پھر اتنے ہی وقت تک وہ گوشت کا لوتھڑا بن کر رہتا ہے پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے، پھر اسے چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ ”وہ اس کا عمل، موت، رزق اور خوش بخت یا بد بخت ہونا لکھ دے۔“ اور بے شک کوئی شخص جنتیوں

1... خیال رہے کہ یہ ممانعت وہاں ہے جہاں تیسرے کو اپنے متعلق یہ شبہ ہو سکتا ہو اگر یہ شبہ نہ ہو سکے تو بلا کراہت یہ عمل جائز ہے لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ فاطمہ زہرا حاضر ہوئیں حضور نے انہیں مرحبا کہا اور ان سے کچھ سرگوشی فرمائی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۵۷)

2... مسلم، کتاب السلام، باب تحریم مناجاۃ الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ، ص ۱۲۰۱، حدیث: ۲۱۸۴

3... مسلم، کتاب الزکوۃ، باب تغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکاۃ، ص ۴۹۵، حدیث: ۹۹۰

والے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر تقدیر غالب آجاتی ہے اور وہ جہنمیوں والے کام کرتے ہوئے جہنم میں چلا جاتا ہے اور کوئی شخص جہنمیوں والے کام کرتا ہے حتّٰی کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر تقدیر غالب آتی ہے اور وہ جنتیوں والے اعمال کرتا ہوا جنت میں چلا جاتا ہے۔[1]

افضل مسلمان:

﴿11087﴾... حضرت سیِّدُنا عبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو لوگوں سے میل جول رکھے اور اُن کے تکلیف دینے پر صبر کرے وہ اُس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے میل جول رکھے نہ اُن کے تکلیف پہنچانے پر صبر کرے۔[2]

سجدے میں اعتدال:

﴿11088﴾... حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کرے اور کُتّے کی طرح اپنی کلائیاں نہ بچھائے۔[3]

اہلِ جنت کا کھانا پینا:

﴿11089﴾... حضرت سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابو القاسم! کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ جنتی جنت میں کھائیں اور پئیں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جنتیوں میں سے ہر ایک کو 100 مردوں کے برابر کھانے، پینے اور جماع کی طاقت اور شہوت عطا کی جائے گی۔ وہ بولا: تو جو شخص کھاتا ہے اسے (پاخانہ اور پیشاب) کی حاجت بھی ہوتی ہے جبکہ جنت تو پاکیزہ جگہ ہے اس میں کوئی گندگی نہیں؟ ارشاد فرمایا: ان کی حاجت پسینہ ہو

1 ...بخاری، کتاب التوحید، باب قولہ تعالٰی: ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین، ۴/۵۶۰، حدیث: ۷۴۵۴
مسلم، کتاب القدر، باب کیفیۃ خلق الآدمی... الخ، ص۱۴۲۱، حدیث: ۲۶۴۳

2 ...سنن کبری للبیہقی، آداب القاضی، باب فضل المؤمن القوی الذی... الخ، ۱۰/۱۵۳، حدیث: ۲۰۱۷۴

3 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب الاعتدال فی السجود، ۱/۴۸۱، حدیث: ۸۹۱

گا جو ان (کی جلدوں) سے کستوری کی طرح مہکتا ہوا نکلے گا تو پیٹ خالی ہو جائے گا۔[1]

﴿11090﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حج و عمرہ کا تلبیہ ایک ساتھ کہتے ہوئے سنا ہے۔[2]

﴿11091﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لعاب شریف اپنے کپڑے میں ڈالا۔[3]

﴿11092﴾... حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے مگر دیکھ لیتے تھے اور آپ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے مگر دیکھ لیتے تھے۔ (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام بھی فرماتے اور نماز بھی ادا کرتے۔)[4]

کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کریمانہ زندگی:

﴿11093﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی اپنی زوجہ یا خادم کو نہیں مارا اور راہِ خدا میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نیز آپ نے اپنی ذات کو پہنچنے والی تکلیف کا کبھی بدلہ نہیں لیا البتہ! جب حُدُودُ اللہ کو پامال کیا جاتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے بدلہ لیتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب بھی دو چیزوں میں اختیار دیا جاتا تو ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو، اگر اس میں کوئی گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ آپ اس سے دور رہتے۔[5]

﴿11094﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ خلق کے رہبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خربوزہ کھجور کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔[6]

---

1 ...معجم اوسط، ۱/۴۶۷، حدیث: ۱۷۲۲، دون قولہ: والجنۃ طیبۃ لیس فیہا اذی

2 ...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۳۶۶، حدیث: ۱۲۸۹۷، بتغیرٍ قلیل

3 ...ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب المصلی یتنخم، ۱/۵۳۹، حدیث: ۱۰۲۴

4 ...نسائی، کتاب قیام اللیل، باب ذکر صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل، ص ۲۸۴، حدیث: ۱۶۲۴

5 ...معجم اوسط، ۵/۳۷۳، حدیث: ۷۶۵۱

6 ...ابو داود، کتاب الاطعمۃ، باب فی الجمع بین لونین فی الاکل، ۳/۵۰۸، حدیث: ۳۸۳۶

زیارتِ قبور کی اجازت:

﴿11095﴾... حضرت سیِّدُنا ابو بردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تمام نبیوں کے سرور، محبوب ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اپنی والدہ کی زیارتِ قبر کا اذن دے دیا گیا ہے۔[1]

﴿11096﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ دو جہاں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا ارْتَفَعَتِ النُّجُوْمُ ارْتَفَعَتِ الْعَاهَةُ عَنْ كُلِّ بَلَدٍ یعنی جب ثریا ستارے طلوع ہوتے ہیں تو ہر شہر سے آفت اُٹھ جاتی ہے۔[2]

﴿11097﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حج و عمرہ کا تلبیہ کہتے سنا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً مَعًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں ایک ساتھ عمرہ اور حج کے لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔“[3]

﴿11098﴾... حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ساتھ حج و عمرہ کا تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔

حضرت سیِّدُنا ابراھیم بن ادھم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم

ان بُزرگانِ دین میں سے ایک انتہائی محتاط و دور اندیش اور پختہ ارادے والے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بھی ہیں، آپ کو معرفتوں پر مدد ملی تو آپ نے انہیں پالیا، آپ کو اسرار و رموز کی راہوں پر ڈالا گیا تو آپ عبادت گزار بن گئے، آپ ہاتھ سے نکل جانے والی اور ہر اعلیٰ و گھٹیا شے سے بے نیاز تھے، حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت آپ کا راستہ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسند

1 ...ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الرخصة فی زیارة القبور، ٢/٣٣٠، حدیث: ١٠٥٦

2 ...طب النبوی لابی نعیم، باب توقی الحرکة...الخ، جزء اول، ص ٢٥٠، حدیث: ١٤٠

3 ...ابن ماجه، کتاب المناسک، باب الاحرام، ٣/٤٢٠، حدیث: ٢٩١٧ بتغیر قلیل

آپ کا مرجع تھا، آپ جوڑنے والے مبارک شخص کو پسند کرتے تھے اور فتنہ پرور جھگڑالو کو ناپسند کرتے تھے۔

منقول ہے کہ دوسروں کی عزت کرنے، خود کو خدا عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر دینے، ہر وقت نگاہ باری تعالیٰ کی طرف رکھنے اور بندوں کے ساتھ نرمی رکھنے کا نام **تَصَوُّف** ہے۔

بادشاہی سے درویشی تک:

﴿11099-100﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خادم حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن بَشَّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ابو اسحاق! آپ کے معاملے کی ابتدا کیسی تھی یہاں تک کہ آپ اس بلند مقام تک پہنچ گئے۔ آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کوئی اور بات کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کا فرمان بجا ہے لیکن مجھے اس بارے میں بتایئے شاید کسی دن اس کے سبب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفع دے۔ میں نے آپ سے دوسری بار سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس! ذِکْرُ اللہ میں مشغول ہو جاؤ۔ میں نے آپ سے تیسری بار پوچھا اور کہا: ابو اسحاق، کاش! آپ بتا دیتے۔ آپ نے فرمایا: میرے والد کا تعلق بلخ سے تھا اور وہ خراسان کے بادشاہ اور بہت مال و دولت والے تھے، ہمیں شکار کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلا اور میرے ساتھ میرا کتا بھی تھا، میں شکار کو تلاش کر رہا تھا کہ اسی دوران ایک خرگوش یا لومڑی نے چھلانگ ماری، میں نے اپنے گھوڑے کو حرکت دی تو مجھے اپنے پیچھے سے یہ آواز سنائی دی: ”تجھے اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا اور نہ ہی تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔“ یہ سن کر میں رُکا اور اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگا لیکن مجھے کوئی نظر نہیں آیا، میں نے کہا: ابلیس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔ میں نے پھر اپنے گھوڑے کو حرکت دی تو اس سے زیادہ اونچی آواز سنی کہ ”اے ابراہیم! تجھے اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا اور نہ ہی تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔“ میں رُک گیا اور اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگا لیکن مجھے کوئی دکھائی نہیں دیا، میں نے کہا: ابلیس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔ پھر میں نے اپنے گھوڑے کو حرکت دی تو میری زین کے اُبھرے ہوئے کنارے سے آواز آئی: ”اے ابراہیم! تجھے اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا اور نہ ہی تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔“ میں رُکا اور کہا: میں باز آیا، میں باز آیا، میرے پاس تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے ڈر سنانے والا آیا ہے۔ خدا کی قسم! میرے رب کی حفاظت کی بدولت میں نے اس دن کے بعد **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کی۔ پھر میں واپس اپنے گھر آیا گھوڑے سے اترا اور پھر اپنے والد کے چرواہوں کے پاس گیا ان میں سے ایک سے جبّہ اور چادر لے کر اپنے کپڑے اسے دے دیئے اور عراق کا رُخ کیا اور مختلف راستوں سے ہوتا ہوا عراق پہنچ گیا وہاں چند روز کام کیا مگر مجھے کوئی خالص حلال چیز نہ ملی تو میں نے بعض مشائخ سے حلال کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: اگر تم حلال چاہتے ہو تو شام کے شہروں میں چلے جاؤ۔ لہٰذا میں نے شام کے شہروں کی راہ لی اور منصورہ نامی شہر چلا گیا اسے مِصِّیْصَہ بھی کہا جاتا ہے، میں نے وہاں چند روز کام کیا لیکن وہاں بھی خالص حلال چیز نہ پائی تو میں نے بعض مشائخ سے پوچھا تو انہوں نے مجھے فرمایا: اگر تم خالص حلال چاہتے ہو تو طَرسُوس چلے جاؤ۔ کیونکہ وہاں جائز اشیاء اور کثیر روزگار ہے، میں نے طَرسُوس کا رُخ کیا اور وہاں کچھ دن کام کیا۔ میں باغات کی دیکھ بھال کرتا اور کھیتی کاٹتا تھا۔

ایک دفعہ میں بابُ الْبَحْر (جگہ کا نام) میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے اپنے باغ کی دیکھ بھال کرنے کی بات طے کی۔ چنانچہ میں کئی باغوں میں کام کرتا، ایک مرتبہ باغ کا نگران اپنے ساتھیوں سمیت آیا اور اپنی نشست پر آکر بیٹھتے ہی بلند آواز سے پکارا: او باغبان!۔ میں نے کہا: میں یہاں ہوں۔ اس نے کہا: جاؤ اور تمہاری نظر میں جو بڑے اور عمدہ انار ہوں وہ ہمارے لئے لے آؤ۔ میں گیا اور بڑے بڑے انار لے آیا، نگران نے ایک انار لے کر چیرا تو اسے کھٹا پایا تو مجھ سے کہنے لگا: باغبان! تم ہمارے باغ میں اتنے عرصے سے کام کر رہے ہو، ہمارے پھل اور انار کھاتے رہے ہو اس کے باوجود تمہیں کھٹے میٹھے کی پہچان نہیں ہے؟ میں نے کہا: بخدا! میں نے تمہارے پھلوں میں سے کچھ نہیں کھایا اور نہ ہی مجھے کھٹے میٹھے کی پہچان ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا: کیا تم اس کی گفتگو نہیں سن رہے؟ پھر مجھ سے کہنے لگا: کیا تو خود کو ابراہیم بن ادہم سمجھتا ہے؟ بس اتنا کہنے کے بعد وہ چلا گیا۔ دوسرے دن جب اس نے مسجد میں لوگوں کو میرا یہ واقعہ بتایا تو کچھ لوگوں نے مجھے پہچان لیا پھر وہ بہت سارے لوگوں کے ساتھ میری طرف آنے لگا تو انہیں دیکھ کر میں ایک درخت کے پیچھے چھپ گیا اور لوگ باغ میں داخل ہونے لگے میں اُس بھیڑ میں شامل ہو کر وہاں سے نکل گیا۔ یہ میرا ابتدائی معاملہ اور طَرسُوس سے نکل کر رِمال کے شہروں کی طرف آنے کا واقعہ تھا۔

حضرت سیِّدُنا یونس بن سُلَیمان بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اس قصے میں مزید یہ بھی بیان کیا کہ ”جب حضرت

سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اپنے گھوڑے کو ایڑ لگانے لگے تو اچانک آپ نے اوپر سے ایک آواز سنی: اے ابراہیم! یہ کیا بے کار کام میں پڑے ہو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف لوٹنا نہیں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور محتاجی والے دن کے لئے زادِ راہ لو۔" یہ سن کر آپ گھوڑے سے اُترے اور دنیا چھوڑ کر آخرت کے لیے عمل میں مشغول ہو گئے۔

﴿11101﴾... حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم خراسان سے 60 نوجوانوں کے ہمراہ حصولِ علم کی خاطر نکلے میرے سوا ان میں سے کوئی بھی تعلیم مکمل نہ کر سکا۔

حلال روزی کا اہتمام:

﴿11102﴾... حضرت سیِّدُنا شقیق بلخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے ملکِ شام میں ملاقات کی تو ان سے کہا: اے ابراہیم! کیا آپ نے خُراسان کو چھوڑ دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے جینے کا مزا ملکِ شام میں ہی ملا ہے۔ میں اپنے دین کی خاطر ایک چوٹی سے دوسری چوٹی اور ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ فرار ہوتا رہتا ہوں، مجھے دیکھنے والوں میں سے کوئی مجھے دیوانہ کہتا ہے تو کوئی سامان اٹھانے والا قُلی کہتا ہے۔ پھر فرمایا: اے شقیق! ہمارے نزدیک حج یا جہاد کے سبب فضیلت پانے والا بلند مرتبہ نہیں بلکہ ہمارے نزدیک بلند رتبہ تو وہ شخص ہے جو یہ سمجھ بوجھ رکھتا ہے کہ جو دو روٹیاں وہ اپنے پیٹ میں داخل کرتا ہے وہ حلال کی ہیں یا نہیں؟ پھر فرمایا: اے شقیق! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فقرا پر کیسا انعام فرمایا ہے کہ بروزِ قیامت وہ ان سے زکوٰۃ، حج، جہاد اور صلہ رحمی کے بارے میں کوئی حساب نہیں لے گا، سوال تو ان بے چاروں یعنی مالداروں سے ہو گا۔

ایک رات ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے ساتھ:

﴿11103﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے خادم حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشَّار خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ ایک رات ایسی گزاری کہ ہمارے پاس روزہ افطار کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی اور نہ ہم کوئی اور تدبیر کر سکتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے پریشان و غمزدہ دیکھا تو فرمایا: اے ابراہیم بن بشار! اللہ تعالٰی نے دنیا و آخرت کی راحتوں اور نعمتوں

میں سے فقرا اور مساکین کو کیسا انعام دیا ہے، بروز قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ زکوٰۃ، حج، صدقہ، صلہ رحمی اور غمخواری کے بارے میں ان کا محاسبہ نہیں فرمائے گا بلکہ ان چیزوں کے بارے میں سوال اور محاسبہ تو ان بے چاروں سے ہو گا جو دنیا میں مالدار رہیں جبکہ آخرت میں فقیر ہوں گے، دنیا میں عزت دار رہیں جبکہ قیامت کے دن ذلیل وخوار ہوں گے، غم کرو نہ پریشان ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رزق کی ضمانت ہے عنقریب وہ تمہارے پاس آجائے گا، خدا کی قسم! بادشاہ اور مالدار تو ہم ہیں، ہم ہی تو ہیں جنہیں دنیا میں ہی بہت جلد راحت و سرور میسر ہے، جب ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں ہوں تو ہمیں کچھ پروا نہیں ہوتی کہ ہم کس حال میں صبح وشام کر رہے ہیں۔ پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، میں بھی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک شخص ہمارے پاس آٹھ روٹیاں اور بہت ساری کھجوریں لے کر آیا اور ہمارے سامنے رکھ کر کہنے لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، اسے کھالیجئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے سلام پھیرا اور فرمایا: اے غمزدہ! کھانا کھاؤ۔ اتنے میں ایک سائل آگیا اور کہنے لگا: مجھے کچھ کھلاؤ۔ آپ نے تین روٹیاں اور کچھ کھجوریں سائل کو دے دیں اور تین روٹیاں مجھے عطا فرمائیں جبکہ خود دو روٹیاں کھائیں اور فرمایا: غمخواری و بھلائی اہلِ ایمان کے اخلاق میں سے ہے۔

اصل راحت تو اللہ والوں کی ہے:

﴿11104﴾... حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن بشار رطابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ میں، حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم، حضرت سَیِّدُنا ابو یوسف غَسولی اور حضرت سَیِّدُنا ابوعبدُ اللہ سنجاری رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اسکندریہ جا رہے تھے، جب ہم نہرِ اردن سے گزرے تو آرام کی خاطر بیٹھ گئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خشک روٹیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہمارے سامنے رکھ دیئے، ہم نے وہ کھائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا، ہم میں سے ایک شخص حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو پانی پلانے کے لئے کھڑا ہوا مگر آپ اس سے پہلے نہر میں داخل ہو گئے حتّٰی کہ پانی آپ کے گھٹنوں تک پہنچ گیا پھر آپ نے بِسْمِ اللہ پڑھ کر پانی پیا اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا پھر آپ نے دوسری مرتبہ بھی بِسْمِ اللہ کہتے ہوئے پانی پیا اور پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر نہر سے باہر تشریف لائے اور پاؤں پھیلا کر بیٹھ گئے اور فرمایا: "اے ابو یوسف! اگر بادشاہ اور ان کے شہزادے ہماری نعمتوں اور لذتوں کو جان لیں تو وہ ہماری کم تھکاوٹ اور زندگی کے مزے دیکھ کر ہم سے اپنی تلواروں کے ساتھ

ساری زندگی لڑتے رہیں۔“

حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ میں نے عرض کی: ابو اسحاق! لوگ راحت وسکون اور نعمتوں کی چاہت میں سیدھے راستے سے ہٹ گئے ہیں۔ میری اس بات پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسکرا دیئے اور فرمایا: تم نے ایسی باتیں کہاں سے سیکھ لیں؟

جنت میں عمدہ مقام کے طالب:

﴾11105﴿... عباس بن فضل مَرعَشِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو رَوَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد سے میری ملاقات ہوئی تو ہم دونوں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے بارے میں گفتگو کرنے لگے، حضرت سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم پر رحم فرمائے! میں نے انہیں خراسان میں دیکھا کہ جب آپ سوار ہوتے تو سامنے بیس بیس خدمت گار موجود ہوتے تھے لیکن آپ نے وسط جنت کا عمدہ مقام طلب کیا۔

بُزرگوں کی دعا سے حسن ظن:

﴾11106﴿... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن شَمَّاس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (میرے والد) حضرت سیِّدُنا ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اچھے انسان تھے، مکۂ مکرمہ میں ان کے ہاں ابراہیم کی (یعنی میری) ولادت ہوئی تو انہوں نے ایک کپڑے میں اسے اُٹھایا اور اس وقت کے عبادت گزاروں اور زاہدوں کو تلاش کر کے ان سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس بچے کے لئے دعا کیجئے۔ لگتا ہے کہ ابراہیم کے حق میں ان میں سے کسی کی دعا قبول ہوگئی ہے۔

﴾11107﴿... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے مجھ سے فرمایا: میں ایک ساحل پر رہتا تھا، لوگ مجھ سے خدمت لیتے اور اپنے کاموں کے لئے بھیجا کرتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ بچے میرے پیچھے پڑ جاتے یہاں تک کہ میری پنڈلیوں پر پتھر مارتے، ایک مرتبہ میرے چند ساتھی آگئے تو انہوں نے مجھے گھیر لیا اور میری عزت کی، جب وہاں کے لوگوں نے انہیں میری عزت کرتے دیکھا تو وہ بھی میری عزت کرنے لگے، کاش! تم مجھے بچوں کے ہاتھوں پتھر کھاتا

دیکھتے، ان کا پتھر مارنا میرے ساتھیوں کے مجھے گھیر لینے سے زیادہ میٹھا لگتا تھا۔

تقویٰ سے شخصیت کی پہچان:

﴿11108﴾... حضرت سیِّدُنا رواد بن جراح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم غزّہ کے علاقے میں انگوروں کی باغبانی کیا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ باغ کا مالک اپنے دوستوں کے ساتھ آیا اور بولا: ہمارے کھانے کے لئے انگور لے آؤ۔ آپ نے اسے خافونی نامی انگور لا کر دیئے، تو وہ کھٹے نکلے۔ وہ بولا: کیا تم نے ان انگوروں میں سے کچھ کھایا ہے؟ آپ نے کہا: نہ میں نے ان میں سے کچھ کھایا ہے اور نہ ہی اوروں میں سے۔ وہ بولا: کیوں نہیں کھایا؟ آپ نے کہا: کیونکہ آپ نے مجھے کسی انگور کا مالک نہیں بنایا۔ وہ بولا: اچھا مجھے انار لا دو۔ آپ نے اسے انار لا کر دیا تو وہ بھی کھٹا نکلا، مالک بولا: کیا تم نے اس میں سے کچھ کھایا ہے؟ آپ نے کہا: نہ میں نے ان میں سے کچھ کھایا ہے اور نہ ہی اوروں میں سے، میں نے اسے خوب لال سرخ دیکھا تو سمجھا کہ یہ میٹھا ہوگا۔ مالک بولا: اگر تم ابراہیم بن ادہم ہو تو یہ بات غلط نہیں۔ جب آپ نے دیکھا کہ لوگ آپ کو پہچان چکے ہیں تو آپ اپنی اُجرت لئے بغیر ہی وہاں سے روانہ ہوگئے۔

کام میں ذمہ داری کا مظاہرہ:

﴿11109﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن سالم عَکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کھیتی باڑی اور باغبانی کرتے تھے، آپ نے عسقلان میں ایک نصرانی کے باغ کی دیکھ بھال کا کام کیا اس باغ میں انواع واقسام کے درخت تھے، ایک مرتبہ نصرانی کی بیوی بولی: سُنیے! اس شخص کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا، میرا گمان ہے کہ یہ وہی نیک شخص ہے جس کا لوگوں میں چرچا ہے۔ اس کے شوہر نے کہا: تو نے اسے کیسے پہچانا؟ وہ بولی: میں انہیں صبح کا کھانا دیتی ہوں تو رات کو بھی ان کے پاس موجود پاتی ہوں اور رات کا کھانا دوں تو صبح تک ان کے پاس موجود ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتہائی ذمہ داری سے کھیتی باڑی کرتے تھے۔

﴿11110﴾... حضرت سیِّدُنا فضیل بن سالم عَکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ پہرہ دینے کی غرض سے عَکّہ قبیلے کی دیوار پر چڑھا آپ دو کنگوروں کے

درمیان دیوار پر یوں بیٹھ گئے جیسے کوئی اپنی سواری پر بیٹھتا ہے پھر مجھے ڈانٹنے والے کے انداز میں لیٹنے کو کہا۔ میں لیٹ تو گیا مگر مجھے نیند نہیں آئی، پھر میں دھیرے دھیرے آگے بڑھنے لگا تاکہ آپ کے منہ سے نکلنے والے کلمات سن سکوں مگر مجھے آپ کے پیٹ سے شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناہٹ ہی سنائی دی۔ آپ جمعہ کی رات پہرہ نہیں دیا کرتے تھے، میں نے عرض کی: آپ جمعے کی رات پہرہ کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا: لوگ شبِ جمعہ کی فضیلت پانے میں رغبت رکھتے ہیں لہٰذا وہ اپنا پہرہ خود ہی دیتے ہیں پس جب وہ اپنا پہرہ خود دیتے ہیں تو ہم سو جاتے ہیں اور جب وہ سو رہے ہوتے ہیں تو ہم پہرہ دیتے ہیں۔

کام کاج میں لوگوں کی مدد:

﴿11111﴾ ... حضرت سیِّدُنا سہل بن بِشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم میرے پاس سے گزرے، میں سوکھی لکڑیوں کے ٹکڑے کر رہا تھا اور اس کام نے مجھے تھکا دیا تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا اس کام نے آپ کو تھکا دیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تو آپ یہ کام ہمیں کرنے کا حکم دیجئے؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا آپ ہمیں کلہاڑی دیں گے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے لکڑیاں اپنی گردن پر رکھیں اور کلہاڑی لے کر چلے گئے۔ میں اسی حال پر تھا کہ اچانک دروازہ کھلا کیا دیکھتا ہوں کہ لکڑیاں دروازے پر ٹکڑے ٹکڑے ہوئی پڑی ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کلہاڑی رکھی، دروازہ بند کیا اور روانہ ہو گئے۔

حضرت سیِّدُنا سہل بن بِشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو لوگوں کے گھروں کے سامنے کھڑے ہو کر باآوازِ بلند فرماتے: کیا کوئی غلّہ پسوانا چاہتا ہے؟ تو کوئی عورت یا بوڑھا ٹوکری نکال کر رکھ دیتا، آپ اپنے دونوں پاؤں کے درمیان چکی رکھ لیتے اور اس وقت تک نہ سوتے جب تک وہ غلہ بلا اجرت پیس کر نہ دے دیتے، پھر اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ آتے۔

﴿11112﴾ ... حضرت سیِّدُنا علی بن بَکَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم زمین سے خوشے اُٹھانے کے بجائے کھیت کی کٹائی کرنا پسند کرتے تھا جبکہ حضرت سیِّدُنا سلیمان خواص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زمین سے خوشے اٹھانے میں کوئی حرج نہیں جانتے اور اُٹھا لیا کرتے تھے، دونوں حضرات

تقریباً ہم عمر تھے، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم زیادہ فقیہ تھے اور عرب کے قبیلے بنو عجل سے تعلق رکھتے تھے اور اعلیٰ حسب والے تھے، آپ جب کوئی کام کر لیتے تو رجزیہ نظم پڑھتے اور فرماتے:

اِتَّخِذِ اللّٰہَ صَاحِبًا وَدَعِ النَّاسَ جَانِبًا

ترجمہ: لوگوں کو ایک طرف کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو دوست بنالو۔

آپ سردی کے موسم میں چمڑے کی عبا(جُبّہ) پہنتے جس کے نیچے کوئی قمیص نہ ہوتی تھی اس کے علاوہ موزے اور عمامہ بھی نہیں پہنتے تھے اور گرمیوں میں چار درہم مالیت والے دو کپڑے پہنتے جن میں سے ایک کو تہبند بنالیتے اور دوسرا اوڑھ لیتے تھے، سفر و حضر ہر حال میں روزے سے ہوتے، رات کو نہ سوتے اور غور و فکر میں مشغول رہتے، جب کھیتی کی کٹائی سے فارغ ہوتے تو اپنے ساتھی کو بھیجتے وہ کھیت کے مالک سے حساب کتاب کرتا پھر وہ درہم لے کر آتا تو آپ اسے ہاتھ تک نہ لگاتے بلکہ اپنے ساتھیوں سے فرماتے: ”یہ درہم لے جاؤ اور جو دل چاہے کھاؤ۔“ اگر کھیت کی کٹائی کا کام نہ ہوتا تو باغات اور کھیتوں کی دیکھ بھال پر مزدوری کرتے تھے اور آپ بیٹھ کر ایک ہی ہاتھ سے دو مد گندم پیستے تھے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن محمد رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دو مُد سے مراد دو قفیز ہیں (مد اور قفیز دو پیمانوں کے نام ہیں)۔

رزقِ حلال کے لئے ہجرت:

﴿11113﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے عرض کی: آپ ملکِ شام میں کتنے عرصے سے قیام پزیر ہیں؟ آپ نے فرمایا: 24 سال سے، میں یہاں جہاد کے لئے آیا تھا نہ ہی سرحد کی حفاظت کے لیے۔ میں نے پوچھا: پھر آپ کس لئے آئے تھے؟ فرمایا: حلال روٹی سے پیٹ بھرنے کے لئے۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے ساتھ سفر کی روداد:

﴿11114﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بکار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے دوست نے بتایا کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے ساتھ بیت المقدس سے روانہ ہوا، راستے میں ہمارا توشہ ختم ہو گیا تو ہم کانٹے دار درخت کیرب اور دوسرے درختوں کی شاخیں کھانے لگے

حتّٰی کہ ہمارے حلق کُھردرے ہوگئے اور ہم مشقت میں پڑ گئے تو میں نے کہا: ہم بستی میں جاتے ہیں ہوسکتا ہے ہمیں کوئی کام مل جائے گا، جب ہم بستی میں گئے تو وہاں ایک نہر دیکھی، آپ نے وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہوگئے جبکہ میں کام تلاش کرنے لگا، میں نے لوگوں سے چار درہم کی اُجرت پر گری ہوئی دیوار کی مرمت کی ذمہ داری لے لی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جا کر کہا: میں نے کام کی ہامی بھر لی ہے۔ چنانچہ وہ تو جوانوں کی طرح کام میں لگ گئے جبکہ میں بوڑھے شخص کی طرح کام کرنے لگا۔ وہ لوگ ہمارے لئے ناشتہ لے کر آئے، میں نے کھانے کے لیے جلدی سے ہاتھ دھوئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا دن طلوع ہوتے ہی یہ کھانا بھی تمہاری اجرت میں طے تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: صبر کرو یہاں تک کہ تم اپنی اُجرت لے کر اس سے کھانا خریدو۔ لہٰذا جب ہم کام سے فارغ ہوئے تو درہم لئے اور خرید کر کھانا کھایا پھر ہم وہاں سے آگے بڑھ گئے، راستے میں ہمیں بھوک لگی تو ہم حِمْص شہر کی ایک بستی میں آئے، وہاں چھوٹی نہر گزر رہی تھی، آپ نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ ہمارے ایک طرف ایک گھر تھا جس میں ایک کمرہ تھا، کمرے میں رہنے والا ہمیں دیکھ رہا تھا کہ جب سے ہم آئے ہیں کھانا نہیں کھایا ہے لہٰذا اس نے ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ بھیجا جس میں ثرید اور بھیگی ہوئی روٹیاں تھیں، وہ ہمارے سامنے رکھ دیا گیا، آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کس نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: گھر والے نے۔ فرمایا: اس کا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: فلاں بن فلاں۔ پھر ہم دونوں نے کھانا کھایا اس کے بعد ہم انطاکیہ کی ایک وادی میں پہنچے، فصل کاٹنے کا وقت آچکا تھا لہٰذا ہم نے تقریباً 80 درہم کے عوض فصل کاٹی پھر میں نے سوچا کہ میں اس میں سے آدھی رقم (اپنا حصہ) لے کر واپس چلا جاتا ہوں کیونکہ مجھ میں ان کے ساتھ رہنے کی طاقت نہیں ہے لہٰذا میں نے کہا: میں بیت المقدس واپس جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے اب میرے ساتھ نہیں رہنا۔ یہ فرما کر آپ انطاکیہ میں داخل ہوئے اور ان درہموں سے دو بڑی چادریں خریدیں اور مجھ سے فرمایا: جب تم اس بستی میں جاؤ جہاں ہم نے کھانا کھایا تھا تو فلاں بن فلاں کے بارے میں معلوم کر کے اسے یہ چادریں دے دینا۔ یہ فرما کر آپ نے بقیہ درہم بھی میرے حوالے کر دیئے اور خود خالی ہاتھ ہوگئے۔ جب میں نے وہ چادریں اس شخص کے حوالے کیں تو اس نے پوچھا: یہ کس نے بھیجی ہیں؟ میں نے کہا: حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے۔ اس نے کہا: کون ابراہیم

بن ادہم ؟ تو میں نے اسے بتایا کہ جن دو شخصوں کے لئے کھانا بھیجا گیا تھا ان میں سے ایک حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم تھے تو اس نے وہ چادریں لے لیں اور میں بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گیا، وہاں کچھ عرصہ رہ کر لوٹا اور اس شخص کے بارے میں معلوم کیا تو کسی نے مجھے بتایا: اس کا انتقال ہو چکا ہے اور اسے انہی دو چادروں میں کفن دیا گیا ہے۔

کمزور کسانوں سے تعاون:

﴿11115﴾... حضرت سیِّدُنا فُضَیل بن سالم عَکِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو دیکھا جب آپ فصل کاٹتے تو آپ کے ساتھ کام کرنے والے کمزور لوگ آپ سے مدد مانگتے، آپ ان کے حصے کی کٹائی کرتے پھر بھی اپنی جگہ میں ان سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ چنانچہ آپ کھیتی کاٹ لینے کے بعد اپنے ساتھیوں کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے اور خود کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے پھر جو کچھ کھیتی ساتھیوں کے سامنے بچی ہوتی اُسے کاٹنے لگ جاتے جبکہ ساتھی بیٹھے رہتے، پھر دو رکعت نماز ادا کر کے واپس اپنی جگہ آ کر فصل کاٹتے۔

توکل وغنا کی داستان:

﴿11116﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن محمد مُعَلِّم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم یہاں غار میں رہا کرتے تھے، ایک دن بازار گئے، بازار کی کشادہ جگہ میں خراسان کے ایک بوڑھے شخص کا ایک باغیچہ تھا جن کی کنیت ابو سلیمان تھی، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے ان سے پوچھا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: بیتُ المقدس۔ آپ نے فرمایا: ابو سلیمان! بخدا! میرا ارادہ بھی بیتُ المقدس جانے کا ہے۔ انہوں نے کہا: ابو اسحاق! کیا ہم ساتھ ہی چلیں؟ آپ نے فرمایا: جی ٹھیک ہے۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے ساتھ اپنے گھر گئے اور ایک صراحی نکالی جس کا سرا بندھا ہوا تھا اور اس میں روٹیوں کے ٹکڑے تھے، انہوں نے وہ ٹکڑے اپنے تھیلے میں رکھے اور صراحی کو واپس رکھ کر دروازہ بند کیا اور ساتھ چلنے کو کہا۔ بیان کرتے ہیں: ہم چل پڑے اور بازار سے نکلنے ہی والے تھے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: ابو سلیمان! میں پچھنے لگوانا چاہتا ہوں۔ پھر آپ نے پچھنے لگوائے، جب پچھنے لگانے والا فارغ ہو گیا تو آپ نے حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے فرمایا: کیا آپ کے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پوچھا: کیا ہے؟ تو انہوں نے ایک تھیلی نکالی جس میں اٹھارہ درہم تھے، آپ نے فرمایا: یہ پچھنے لگانے والے کو دے دو۔ میں نے کہا: ابو اسحاق! کیا یہ تمام درہم اِسے دے دوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں میرے کہنے کے مطابق سارے دے دو۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی عادت تھی کہ جو کہہ دیتے اس سے پھرتے نہیں تھے۔ چنانچہ میں نے وہ درہم دے دیئے اور ہم وہاں سے نکل گئے، جب ہم نے ایک یا دو میل کا فاصلہ طے کر لیا تو میں نے کہا: ابو اسحاق! وہ درہم ہم نے اس لیے اپنے پاس رکھے تھے کہ اپنے بچوں اور گھر والوں کے لئے بیتُ المقدس سے کچھ خرید کر لے جائیں گے مگر آپ کے کہنے پر ہم نے وہ سارے درہم پچھنے لگانے والے کو دے دیئے، میں آپ سے گھبرا گیا تھا، بخدا! ان دراہم کے علاوہ میرے پاس اور کوئی شے نہیں۔ مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا، میں نے ایک مرتبہ پھر دراہم کا ذکر کیا مگر آپ بدستور خاموش رہے اور جواب نہ دیا۔

ہمیں راستے کی ایک جانب بستی دکھائی دی تو آپ نے فرمایا: ابو سلیمان! میرے خیال میں اس بستی میں رات گزارنی چاہیے۔ مجھے یہ رائے پسند آئی لہٰذا ہم اس کی طرف چل پڑے جب ہم بستی میں داخل ہوئے تو سورج ڈوب چکا تھا اور مُؤَذِّن اذان دینے کے ارادے سے بیٹھا ہوا تھا، ہم اسے سلام کر کے مسجد میں داخل ہو گئے، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ کیا تم یہیں کے رہنے والے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ہمیں یہاں کی ایسی فصل کے بارے میں بتاؤ جسے ہم کاٹ سکیں۔ حالانکہ لوگ فصلوں کی کٹائی کر چکے تھے، بوڑھے مُؤَذِّن نے کہا: بستی والے کٹائی کر چکے ہیں اور میری معلومات کے مطابق ایک نصرانی کے دو بڑے کھیت ہی باقی رہتے ہیں۔ آپ نے اس سے فرمایا: اگر **اللہ** نے چاہا تو نماز کے بعد تم ہمیں اس کے پاس لے جانا، تم دیکھ رہے ہو کہ ہم دونوں بوڑھے ہیں اور کٹائی کرتے ہیں اور اچھا کام کرتے ہیں۔ اس نے کہا: جو **اللہ** تعالیٰ نے چاہا ہو گا۔ جب اس بوڑھے شخص نے نمازِ مغرب ادا کر لی اور ہم نے بھی اس کے ساتھ نماز پڑھ لی تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اس کے پاس گئے اور فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو اچھا بدلہ دے! ہمیں اس نصرانی کے پاس لے چلو اور اس سے ہمارے بارے میں گفتگو کرو۔ اس نے کہا: سبحٰن اللہ، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں عافیت عطا فرمائے! ہمیں کچھ اور بھی نماز پڑھنے دو، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم

خاموش ہوگئے اور پھر دونوں نے کچھ نماز پڑھی، نماز کے بعد آپ نے دوبارہ اس کے پاس جا کر کہا: چلو۔ چنانچہ،

ہم اس کے ساتھ نصرانی کے گھر پہنچے، اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، نصرانی باہر آیا تو اس نے کہا: یہ دونوں بوڑھے مسافر ہیں اور فصل کی کٹائی بڑی اچھی کرتے ہیں۔ میں نے تمہارے کھیتوں کا ذکر ان سے کیا تھا، ان دونوں کھیتوں کے معاملے میں بستی والے تمہیں انکار کر چکے ہیں، مجھ امید ہے کہ یہ دونوں بوڑھے تمہاری مرضی کے مطابق فصل کاٹ دیں گے لہٰذا تم ان دونوں کو اپنے کھیت دکھا دو اور ان دونوں سے کام لے لو۔ اس نے کہا: جیسے تمہاری مرضی۔ پھر جب ہم اس نصرانی کے ساتھ اس کے کھیت کی طرف جانے لگے تو وہ ضعیف مُؤَذِّن اپنے گھر یا مسجد کو واپس ہونے لگا، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے اس سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو تمہیں بھی اُجرت مل جائے گی۔ تو وہ بھی ہمارے ساتھ ہولیا، چاندنی رات تھی، نصرانی نے اپنے کھیت دکھائے تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے اس سے کہا: ہم نے دیکھ لیا ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم تمہارا یہ کام اچھی طرح کریں گے، تم ہمیں اپنی مرضی کے مطابق اُجرت دے دینا۔ اس نے کہا: بولو! کیا لوگے؟ آپ نے فرمایا: ہم کچھ نہیں کہیں گے تم خود سوچ کر جو چاہے رکھ لو اور جو بھی اجرت دینی ہو وہ اس بوڑھے مُؤَذِّن صاحب کو دے دو وہ اس کے پاس رہے گی، اگر تم دیکھو کہ ہم نے تمہاری پسند کا کام کیا ہے تو تم مؤذن صاحب کو کہہ دینا یہ ہمیں ہمارا حق دے دیں گے اور اگر تمہیں کام پسند نہ آئے تو تمہیں اختیار ہو گا اور تمہارا حق تمہارے پاس ہو گا۔ نصرانی بولا: میں تمہیں ایک دینار دوں گا۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے کہا: ہمیں منظور ہے، تم وہ دینار بوڑھے مؤذن صاحب کو دے دو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم آج رات ہی تمہارے کام کا آغاز کر دیں گے۔ نصرانی نے دینار لا کر بوڑھے کو دے دیا اور ہم اس کے ساتھ مسجد آ گئے، جب ہم عشاء کی نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے بوڑھے سے فرمایا: ہم تو بھول ہی گئے ہمارے پاس درانتیاں نہیں ہیں، اس نصرانی کے پاس یہ پیغام بھیج دو کہ وہ ہمیں دو درانتیاں دے دے۔ بوڑھے نے کہا: میرے پاس درانتیاں ہیں میں تمہیں دے دوں گا۔ پھر اس نے کسی کو اپنے گھر بھیجا وہ دو نئی درانتیاں لے آیا۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے مجھ سے فرمایا: کھیت کی طرف چلتے ہیں۔ ہم وہاں آئے

اور کھیت میں داخل ہوئے تو اس میں ایک جگہ کچھ پانی بھی تھا، آپ نے کھیت میں چار رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا: ابو سلیمان! مسلمانوں میں ہم دونوں کتنے بُرے ہوں گے کہ ہماری رات نصرانی کے کام میں گزر رہی ہو اور ہم یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے نماز نہ پڑھ سکیں؟ میرا نہیں خیال کہ یہاں کبھی کسی نے نماز پڑھی ہو گی، ابو سلیمان! تمہیں دو میں سے کون سی بات زیادہ پسند ہے: تم یہاں اس جگہ نماز پڑھو اور میں جا کر فصل کاٹتا ہوں یا تم جا کر فصل کاٹو اور میں اپنی طاقت کے مطابق نماز میں رہوں؟ مجھے ان کی بات اچھی لگی اور میں نے کہا: میں یہاں نماز پڑھتا ہوں آپ جا کر فصل کاٹیے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اپنے کپڑے اوپر چڑھا کر کمر سے باندھے اور درانتی لے کر چلے گئے، میں نے وہیں کچھ نماز پڑھی اور پھر سر رکھ کر سو گیا، رات کے آخری حصے میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم میرے پاس آئے اور مجھ سے فرمایا: ابو سلیمان! میں تمہیں سوتا ہوا دیکھ رہا ہوں اٹھو صبح ہو چکی ہے اور ابھی فجر طلوع ہو رہی ہے، میں نصرانی کا کام پورا کر چکا ہوں۔ میں نے کہا: کیا آپ نے دونوں کھیتوں کی تمام فصل کاٹ لی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہماری مدد فرمائی ہے۔ پھر ہم نے وہاں پانی سے وضو کیا اور کچھ دیر بیٹھ گئے حتّٰی کہ جب صبحِ صادق کا وقت ہوا تو ہم نے جا کر اس بوڑھے مُؤَذِّن کے ساتھ نماز ادا کی، جب اس نے سلام پھیر لیا تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اس کے پاس جا کر کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ۔ اس نے کہا: وَعَلَیْكَ السَّلَام۔

آپ نے فرمایا: ہم نصرانی کے کام سے فارغ ہو گئے ہیں اور ہم نے ساری فصل کاٹ دی ہے اور مناسب طریقے سے اس کے بنڈل بنا دیئے ہیں۔ اس نے کچھ دیر سر جھکانے کے بعد سر اُٹھایا اور کہا: شیخ! میرے خیال میں آپ نے نصرانی کو، خود کو اور اپنے ساتھی کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے کیونکہ یہ کام پانچ دن اور پانچ راتوں میں بھی مکمل نہیں ہو سکتا اور آپ کہہ رہے ہو کہ ہم نے یہ کام ایک رات میں ہی کر لیا ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: سُبْحٰنَ اللہ! جھوٹ بہت بُری شے ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں عافیت عطا فرمائے! اگر تم مناسب سمجھو تو ہمارے ساتھ اس نصرانی کے پاس چلو تاکہ وہ اپنے کھیتوں میں جائے۔ اگر وہ دیکھے کہ کام اسی طرح ٹھیک ہوا ہے جس کی وجہ سے ہمارا حق دینا تم پر لازم ہوتا ہے تو ہمارا حق دے دینا اور اگر اس میں خرابی ہو تو ہمیں ہمارا حق نہ دینا اور اگر ہم پر تاوان لازم ہو گا تو ہم تاوان بھی دیں گے۔

بوڑھے نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر ہمارے ساتھ چلو۔

ہم نصرانی کے پاس پہنچے، وہ اپنے گھر سے نکلا تو مؤذن نے کہا: یہ بوڑھے سمجھتے ہیں کہ یہ تمہارا کام مکمل کر چکے ہیں اور انہوں نے اچھی طرح فصل کی کٹائی کر دی ہے اور مناسب طریقے سے اس کے بنڈل بنا دیئے ہیں۔ یہ سن کر نصرانی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور اپنی مٹھی میں خاک لے کر اپنے سر پر ڈالنے لگا اُس نے ایک مٹھی مٹی لے کر سر پر ڈالی اور اپنی داڑھی نوچتے ہوئے اس بوڑھے کو ملامت کرتے ہوئے کہنے لگا: تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اس سے فرمایا: اے نصرانی! ایسے نہ کر، ہمارے ساتھ چل اور ملامت اور بُرا بھلا کہنے میں جلدی نہ کر، اگر تو اسے اپنی پسند کے مطابق پائے تو ہمارا حق دے ورنہ تجھے اپنے معاملے کا اختیار ہے۔ آپ کی گفتگو سن کر وہ اور زیادہ رونے اور اپنی داڑھی نوچنے لگا اور بیٹھ کر کہنے لگا: یہ تم کیا کہہ رہے ہو، تم نے مجھے اور میرے اہل وعیال کو برباد کر دیا۔ اِسی دوران اس بستی کا ایک شخص وہاں سے گزرا تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: اس شخص کو میری طرف سے ایک درہم دے کر تفتیش کروالو، یہ کھیت میں جا کر دیکھ آئے گا کیونکہ مجھے یہ کسان لگ رہا ہے، اگر یہ کٹائی میں خرابی یا اچھائی دیکھے گا تو تجھے آکر بتا دے گا۔ بوڑھے مُؤَذِّن نے کہا: میرے خیال میں تم نے مُنصِفانہ بات کی ہے ہمارے ساتھ چلو۔ یہ کہتے ہوئے اس نے نصرانی کو ہاتھ سے پکڑ کر کھڑا کیا، ہم سب گئے اور پہلے کھیت پر آئے تو دیکھا کہ فصل کو اچھی طرح کاٹا گیا اور بڑے ہی عمدہ بنڈل بنا کر ترتیب سے رکھا گیا ہے۔ پھر ہم دوسری طرف والے کھیت میں داخل ہوئے تو وہاں بھی یہی معاملہ تھا۔ بوڑھا مُؤَذِّن اور نصرانی دونوں حیران ہو گئے، نصرانی نے بوڑھے سے کہا: ان دونوں کو دینار دے دو اور میں انہیں ایک دینار اور دیتا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: کیا تمہیں کچھ بُرا لگا؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہمیں تمہاری اضافی رقم کی حاجت نہیں، ہمیں ایک ہی دینار دو۔ اس نے آپ کو دینار دے دیا۔

حضرت سیِّدُنا ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے مجھ سے فرمایا: ابو سلیمان! یہ دینار رکھو اور جان لو کہ اب تم بیتُ المقدس میرے ساتھ نہیں جاؤ گے یا میں عَسقلان لوٹ جاتا ہوں اور تم بیتُ المقدس چلے جاؤ یا میں بیتُ المقدس جاتا ہوں اور تم عَسقلان لوٹ جاؤ۔ یہ

سن کر میں رونے لگا اور کہا: ابو اسحاق! مجھے آپ کے ساتھ ہی جانا ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں، تم میرے سامنے بار بار دراہم کا ذکر کرتے رہے، یہ دینار لو اور اپنے گھر جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت عطا فرمائے۔ میں دینار لے کر عسقلان لوٹ آیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گئے۔

پورا رمضان نہ سوئے:

﴿11117﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم رمضان کے مہینے میں دن کے وقت فصل کی کٹائی کرتے اور رات میں نمازیں ادا کرتے تھے، آپ نے 30 دن یوں گزارے کہ نہ رات کو سوئے نہ دن کو۔

ہر رات لیلۃ القدر:

﴿11118﴾... حضرت سیِّدُنا ابو یوسف یعقوب بن مُغیرہ غَسُولی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ ہم رمضان کے مبارک مہینے میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ کھیتی کاٹنے میں مشغول تھے، کسی نے آپ سے کہا: ابو اسحاق! اگر آپ ہمیں شہر لے چلیں اور ہم آخری دس روزے وہاں رکھیں تو ہو سکتا ہے ہم لیلۃ القدر پالیں؟ آپ نے فرمایا: یہیں رہو اور اچھی طرح کام کرو تمہارے لئے ہر رات لیلۃ القدر ہے۔

دُگنا کام، آدھی اجرت:

﴿11119﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے پوچھا: آپ یہاں سرزمینِ شام میں کتنے عرصے سے ہیں؟ فرمایا: 24 سال سے ہوں، ایک مرتبہ مجھے کھیت کی کٹائی کرنے والے عربی جوانوں کی طرف بھیجا گیا، وہ اپنے خیمے لگائے بیٹھے تھے، مجھے کہنے لگے: نوجوان! آؤ، ہمارے ساتھ فصل کاٹو۔ میں ان کے ساتھ فصل کاٹنے لگ گیا، وہ لوگ مجھے کٹائی کی اجرت اتنی دیا کرتے جتنی وہ اپنے کسی ماہر شخص کو دیتے تھے، میں نے دل میں سوچا: یہ ٹھیک نہیں کہ یہ ماہر لوگ مجھے گنجائش دیں جبکہ میں اچھی طرح کٹائی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں ان سے الگ ہو جاتا حتّٰی کہ جب وہ اپنے بستروں پر جا کر سو جاتے تو میں درانتی لے کر فصل کی کٹائی کرتا اور صبح ہوتی تو میں مناسب کٹائی کر چکا ہوتا، میں انہیں

آپس میں سرگوشیاں کرتے ہوئے سنتا، وہ کہہ رہے ہوتے: کیا یہ کھیتی کل کھڑی نہ تھی؟ اسے کس نے کاٹ دیا؟ ان میں سے کچھ نے کہا: ہم نے اسے رات کے وقت فصل کاٹتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے انہیں یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ ہم اتنے کام کی طاقت نہیں رکھتے یہ تو دن، رات کٹائی کرتا ہے جبکہ اجرت ایک آدمی کے برابر ہی لیتا ہے۔

﴿11120﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے رفیق حضرت سیِّدُنا ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم غزہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ فصلوں کی کٹائی کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: ہارون! چلو اس جگہ سے دور چلتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک چھوٹا لشکر افریقہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ میں نے کہا: آپ کو اس لشکر سے کیا خوف ہے؟ فرمایا: انہوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ ہم سے قریب ہے اور ہم اس بات سے محفوظ نہیں رہ سکتے کہ ان میں سے کوئی ہمارے پاس آکر یہ پوچھے: "ہم فلاں جگہ کس طرح پہنچیں؟" کیا ہم اس کی رہنمائی کریں گے؟ ہمارے لئے بہتر یہی ہے کہ ہم دور رہیں، ہم انہیں دیکھیں نہ وہ ہمیں۔

ظالموں کو راستہ نہ بتایا:

﴿11121﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بکار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فِلَسْطِیْن میں اجرت پر کام کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ آبپاشی کر رہے تھے کہ ایک لشکر مصر کو جاتے ہوئے آپ کے پاس سے گزرا، آپ نے ڈول کی رسی کاٹ کر اسے کنویں میں ڈال دیا تاکہ ان لوگوں کو پانی نہ پلا سکیں، وہ لوگ آپ کے سر پر چوٹیں مارتے ہوئے راستے کے بارے میں پوچھتے رہے مگر آپ ان کے سامنے گونگے بن گئے تاکہ انہیں راستہ نہ بتانا پڑے۔ حضرت سیِّدُنا علی بن بکار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: یہ ورع و پرہیزگاری نہ میرے پاس ہے نہ تمہارے پاس۔

﴿11122﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یزید نامی ایک شخص حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس سے گزرا جبکہ آپ انگور کے باغ کی نگرانی کر رہے تھے، یزید بولا: ہمیں ان انگوروں میں سے کچھ دو۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس کے مالک نے اجازت نہیں دی۔ یہ سن کر اس نے اپنے چابک کو پلٹا مارا اور آپ کے سفید بالوں سے پکڑ کر آپ کے سر کو جھنجھوڑنے لگا تو آپ نے اپنا سر جھکا کر

فرمایا: مارو اس سر پر جو لمبے عرصے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نافرمان ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص بے بس ہو گیا۔

شجاعت وبہادری:

﴿11123﴾... حضرت سیِّدُنا اشعث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیِّدُنا ابرہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کسی ساتھی نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے جب دشمنوں کو دیکھا تو دریا میں کود گئے اور ان کی جانب تیرنے لگے، آپ کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا، جب دشمنوں نے یہ منظر دیکھا تو بھاگ کھڑے ہوئے۔

اعلیٰ درجے کی احتیاط:

﴿11124﴾... حضرت سیِّدُنا بقیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ایک ساتھی سے پوچھا: مجھے بتاؤ کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی صحبت میں رہتے وقت تم پر سب سے زیادہ سخت معاملہ کون سا گزرا؟ اس نے کہا: ایک دن ہم روزے کی حالت میں تھے مگر ہمارے پاس افطار کے لئے کوئی چیز نہیں تھی، میں نے ان سے عرض کی: ابو اسحاق! آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ ہم بابِ رُستن پر جائیں اور وہاں فصل کاٹنے والوں کے ساتھ مزدوری کریں؟ انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ لہٰذا ہم بابِ رُستن گئے تو ایک شخص نے آکر مجھے ایک درہم اُجرت پر مزدور رکھ لیا، میں نے اس سے کہا: میرے ساتھی کو بھی مزدوری پر رکھ لو۔ اس نے کہا: تمہارا ساتھی کمزور ہے، میں اسے مزدوری پر نہیں رکھنا چاہتا۔ میں اس سے اصرار کرتا رہا بالآخر اس نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو چار دانق مزدوری پر رکھ لیا، ہم روزے سے تھے، جب شام ہوئی تو میں اس شخص سے مزدوری لے کر بازار گیا اور اپنی ضرورت کی چیزیں خرید کر باقی رقم صدقہ کر دی۔ اُس وقت آپ نے فرمایا: ہم نے اپنی اجرت تو پوری لے لی، کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ ہم نے اپنا کام بھی مکمل کیا ہے یا نہیں؟ مجھے اس بات پر غصہ آگیا، جب آپ نے مجھے غصے میں دیکھا تو فرمایا: غصہ مت کرو، تم مجھے ضمانت دے دو کہ ہم نے اس کا کام پورا کیا ہے۔ جب میں نے یہ بات سنی تو آپ سے کھانا لے لیا اور وہ بھی صدقہ کر دیا۔ جب سے میں نے ان کی صحبت اختیار کی یہ بات مجھ پر سب سے زیادہ سخت گزری۔

کوئی تمہیں فقیر نہ سمجھے:

﴿11125﴾... حضرت سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ کے ساتھ شام کے ساحلی شہر صور میں آپ کی رہائش گاہ پر تھے، آپ فصل کی کٹائی کیا کرتے تھے، حضرت سیِّدُنا ابو الیاس سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن دروازے پر اون کا جُبّہ پہنے بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے ان سے فرمایا: سلیمان! اندر چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ یہاں سے گزرنے والا تمہیں فقیر سمجھ کر کچھ نہ کچھ دے جائے۔

وطن کی محبت:

﴿11126﴾... حضرت سیِّدُنا بقیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے مسلسل عبادت کی تو میں نے اپنے لئے سب سے سخت نفس کی وطن جانے کی خواہش کو پایا۔

﴿11127﴾... حضرت سیِّدُنا مَضاء بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: میں نے وطن چھوڑنے سے زیادہ سخت تکلیف کسی شے کے چھوڑنے میں نہ پائی۔

گزشتہ وآئندہ پر افسوس نہیں:

﴿11128﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: میں نے اپنے نفس سے زیادہ سخت دنیا کا کوئی معاملہ نہیں جھیلا کبھی وہ میرے خلاف ہوتا ہے اور کبھی میرے حق میں اور خدا کی قسم! میں نے اپنی خواہشات کے خلاف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مدد مانگی تو اس نے میری مدد فرمائی اور میں نے بارگاہِ الٰہی میں نفس کے بُرے غلبے سے بچاؤ کا سوال کیا تو اس نے میرا سوال پورا کر دیا، پس خدا کی قسم! دنیا کا جو کچھ آگے آنے والا ہے اور جو کچھ پیچھے گزر چکا مجھے کسی پر کچھ افسوس نہیں۔

آپ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی عاجزی:

﴿11129﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: میں نے ایک معاملے کے سوا کبھی اپنے ساتھیوں اور دوسرے لوگوں پر بوجھ نہیں ڈالا۔ میں نے پوچھا: ابو اسحاق! وہ کون سا معاملہ تھا؟ آپ نے فرمایا: میں کٹائی کرنے والوں میں اپنی مزدوری اچھی طرح طے نہیں کر سکتا تھا لہٰذا وہ لوگ مجھے مزدوری پر رکھوا کر میرے لیے اجرت لیتے تھے، بس میری طرف سے ان پر یہی بوجھ تھا۔

مٹی کھا کر گزارہ کرنے والے:

﴾11130﴿ ... حضرت سیِّدُنا سعید بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکۂ مکرمہ آئے اور حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو رَوَّاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ٹھہرے آپ کے پاس ہرنی کی کھال کا تھیلا تھا، آپ نے اسے کھونٹے پر لٹکایا اور طواف کے لئے چلے گئے، پھر حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے گھر میں آئے تو پوچھا: یہ تھیلا کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ کے بھائی حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم کا۔ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: شاید اس میں ملکِ شام کا کوئی پھل ہو گا، آپ نے اسے اُتار کر کھولا تو وہ مٹی سے بھرا ہوا تھا، آپ نے وہ تھیلا باندھ کر واپس کھونٹے پر لٹکا دیا اور چلے گئے، پھر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم آئے اور حضرت سیِّدُنا عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر نے انہیں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عمل کے بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: میں ایک مہینے سے یہی کھا رہا ہوں۔

﴾32-11131﴿ ... حضرت سیِّدُنا عطاء بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ مکۂ مکرمہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کا زادِ راہ گُم ہو گیا تو آپ نے پندرہ دن مٹی پھانک کر گزارہ کیا۔

﴾34-11133﴿ ... حضرت سیِّدُنا ابو معاویہ اَسْوَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم 20 دن تک مٹی کھاتے رہے پھر فرمایا: ابو معاویہ! اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ میری ٹوہ میں پڑیں گے تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات تک یا پھر اس وقت تک مٹی کھا کر گزارہ کرتا جب تک میرے لئے حلال اس طرح واضح نہ ہو جاتا کہ وہ کہاں ہے؟

﴾11135﴿ ... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے مجھے بتایا کہ جب وہ قحط سالی میں مبتلا ہوئے تو چند دن تک ریت کو پانی میں بھگو کر کھاتے رہے۔

عظیمُ الشان خیر خواہی:

﴾11136﴿ ... حضرت سیِّدُنا سہل بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ تھا، آپ نے اپنا تمام زادِ راہ مجھ پر خرچ کر دیا، پھر میں بیمار ہو گیا تو

مجھے کسی چیز کی خواہش ہوئی تو آپ نے اپنا گدھا لے جا کر فروخت کر دیا اور میری پسند کی چیز خرید لائے، میں نے عرض کی: ابراہیم! گدھا کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: بھائی! میں نے اسے فروخت کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی: میرے بھائی! ہم کس پر سوار ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: میرے بھائی! میری گردن پر۔ پھر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم انہیں اپنی گردن پر اُٹھا کر تین منزل تک لے کر گئے۔

حضرت سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ان علمائے کرام میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے افضل کوئی نہیں کیونکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی ہیں۔

لوگوں کی مدد کا جذبہ:

﴿11137﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن فضل عَکِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے والد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے قیساریہ میں باغبانی کی پیشگی اُجرت میں دینار حاصل کیا پھر آپ کو ایک عورت کی چیخ سنائی دی تو دریافت فرمایا: اس عورت کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ زچگی کے درد میں مبتلا ہے۔ آپ نے پوچھا: اس حالت میں اسے کن چیزوں کی حاجت ہے؟ وہ بولے: اس کے لئے آٹا، زیتون، گوشت اور شہد خریدا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا دینار اس طرح خرچ کیا کہ ایک ٹوکری خرید کر اسے آٹے سے بھرا پھر زیتون، گھی، شہد اور گوشت خریدا اور یہ تمام سامان اپنی گردن پر اُٹھا کر اس کے دروازے تک لائے اور اُس کے گھر والوں سے کہا: یہ لے لو۔ جب آپ نے اُن گھر والوں کو دیکھا تو اہلِ قیساریہ میں سب سے زیادہ محتاج اور سب سے زیادہ عبادت گزار پایا۔

ادھار لے کر مدد فرمائی:

﴿11138﴾... حضرت سیِّدُنا شقیق بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس تھے کہ ایک مزدور وہاں سے گزرا تو آپ نے فرمایا: کیا یہ فلاں نہیں ہے؟ کسی نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے ایک شخص سے کہا کہ اس کے پاس جا کر کہو: ابراہیم بن ادہم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم) نے پوچھا ہے کہ تم نے سلام کیوں نہیں کیا؟ اس شخص نے کہا: خدا کی قسم! ایسی کوئی بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ میری بیوی نے بچہ جنا ہے اور میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے پس میں پاگل کی سی کیفیت میں گھر سے نکلا ہوں۔ اس شخص نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو جا کر ساری بات بتائی تو آپ نے فرمایا: اِنَّا لِلّٰہِ وَ

اِنَّا اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡن ہم اپنے ساتھی کے معاملے سے کیسے بے خبر رہ گئے اور اسے یہ پریشانی لاحق ہوگئی؟ پھر فرمایا: اے فلاں! جاکر باغ کے مالک سے دو دینار اُدھار لے لو اور بازار جاکر ایک دینار سے وہ چیزیں خرید و جن سے اس کے حالات بہتر ہو جائیں اور دوسرا دینار اسے دے دینا۔ راوی کہتے ہیں: میں بازار گیا، ایک دینار سے تمام اشیائے ضرورت خریدیں پھر انہیں لاد کر اس شخص کے گھر چلا گیا، جب اس کے دروازے پر دستک دی تو اس کی بیوی نے پوچھا: کون ہے؟ تو میں نے کہا: میں فلاں سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: وہ موجود نہیں ہے۔ میں نے کہا: دروازہ کھولنے کی اجازت دو اور خود ایک طرف ہو جاؤ۔ پھر میں نے دروازہ کھولا اور اونٹ پر لدا تمام سامان گھر میں لے جاکر صحن میں رکھ دیا اور دینار اس عورت کو دے دیا۔ اس نے کہا: یہ سب کس نے دیا ہے؟ میں نے کہا: اپنے شوہر سے کہہ دینا کہ تمہارے بھائی حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡاَکۡرَم نے دیا ہے اس عورت نے کہا: اے اللہ! حضرت ابراہیم بن ادہم کو آج کے دن کی خاص جزا عطا فرما۔

اپنی حقیقت چھپانے کا اہتمام:

﴿11139﴾... حضرت سیِّدُنا علی بن بکار عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡغَفَّار فرماتے ہیں کہ ہم مِصِّیصَہ شہر کی جامع مسجد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہمارے درمیان حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡاَکۡرَم بھی موجود تھے اتنے میں خراسان سے ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا: تم میں سے ابراہیم بن ادہم کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ ہیں (یا شاید آپ نے خود فرمایا: میں ہوں۔) اس نے کہا: آپ کے بھائیوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ آپ نے جیسے ہی اپنے بھائیوں کا سنا تو کھڑے ہو گئے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ایک طرف کو لے گئے اور پوچھا: کیوں آئے ہو؟ اس نے کہا: انہوں نے مجھ غلام سمیت گھوڑا، خچر اور 10 ہزار درہم آپ کے لئے بھیجے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو آزاد ہو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب تمہارا ہے، جاؤ اور کسی کو مت بتانا۔ چنانچہ وہ شخص چلا گیا۔

حضرت سیِّدُنا علی بن بکار عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللهِ الۡاَکۡرَم جب غلّہ پیستے تو ایک پاؤں پھیلا کر اور دوسرا سمیٹ کر بیٹھتے اور پھیلائے ہوئے پاؤں کو نہ سمیٹتے اور نہ ہی سمیٹے ہوئے کو پھیلاتے تھے حتّٰی کہ دو مُد غلّہ پیس لیتے۔ دو مُد سے فارغ ہو کر سمیٹے ہوئے پاؤں کو پھیلاتے اور پھیلائے ہوئے کو سمیٹ لیتے اور پھر دو مُد غلّہ مزید پیستے۔

دنیا سے بے رغبتی:

﴿11140﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کھیت کی کٹائی کر رہے تھے آپ نے کچھ ہی فصل کاٹی تھی کہ دو شخص آپ کے پاس آکر کھڑے ہوئے، ان دونوں کے پاس کچھ سامان، نرم بستر اور زادِ راہ تھا، ان دونوں نے آپ کو سلام کیا اور پوچھا: کیا آپ ابراہیم بن ادہم ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ وہ بولے: ہم دونوں آپ کے والد کے غلام ہیں اور ہمارے پاس مال اور بستر ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم تم کیا کہہ رہے ہو اگر تم سچے ہو تو آزاد ہو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ تمہارا ہے، مجھے میرا کام کرنے دو۔

تحفے کے بدلے تحفہ:

﴿11141﴾... حضرت سیِّدُنا عیسٰی بن حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عسقلان میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے ازہر نامی بھائی رہتے تھے، انہوں نے لوگوں سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا تو انہیں بتایا گیا کہ آپ ساحلِ سمندر پر واقع ایک پناہ گاہ میں ہیں اور بیمار ہیں، ازہر نے اونی چادر اپنی گردن پر ڈالی، پھر ساحل سمندر پر چلتے رہے یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے آپ کو بیماری کی حالت میں صرف ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے پایا تو کہا: ابو اسحاق! میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ چادر لے لیں اور آدھی اپنے نیچے بچھا لیں اور آدھی اپنے اوپر اوڑھ لیں۔ آپ نے فرمایا: میں یہ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا: اگر آپ ایسا کریں گے تو مجھے خوشی ہوگی کیونکہ آپ کی اس حالت نے مجھے غمگین کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم غمگین ہو گئے ہو؟ اچھا ٹھیک ہے اسے رکھ دو۔ ازہر کا بیان ہے کہ میں چادر رکھ کر اس ڈر سے چلا گیا کہ آپ اس کے بارے میں کوئی اور بات نہ کریں۔ کچھ دنوں بعد آپ آئے، آپ نے میری چادر کو اُٹھایا اور اس کے نیچے کوئی چیز رکھ کر چلے گئے، جب میں نے اپنی چادر اُٹھائی تو اس کے نیچے بالکل نئی چپلوں پر لپٹا ہوا روئی کا نیا عمامہ تھا پھر میں چل پڑا یہاں تک کہ شہر سے باہر آپ سے ملاقات ہو گئی، آپ نے فرمایا: میں نے لوگوں کا یہ معمول دیکھا ہے کہ وہ کچھ لیتے ہیں اور کچھ دیتے ہیں جو چیز تمہارے پاس ہے اسے لے کر واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ میں واپس آ گیا۔

﴿11142﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی محمد نے مجھے

بتایا کہ حضرت سیِّدُنا داود رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بغیر زین والے بار بردار عجمی گھوڑے پر رملہ شہر میں داخل ہوئے تو کسی نے کہا: آپ کی زین کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: ابراہیم بن ادہم کی سخاوت اسے لے گئی۔

حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم کو انجیر اور انگور سے بھرا تھال تحفے میں دیا گیا تو بدلے میں آپ نے گھوڑے کی زین تھال میں رکھ دی اور ایک بار ٹوکری میں روٹیاں رکھ کر تحفہ دیا گیا تو بدلے میں آپ نے تیر رکھنے کا تھیلا اتار کر ٹوکری میں رکھ دیا۔

﴿11143﴾... حضرت سیِّدُنا محمد بن خلف عسقلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ سیِّدُنا رَوَّاد بن جَرَّاح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا، میرے گھوڑے کی زین گم ہوگئی تو میں نے پوچھا: میری زین کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم کے پاس تحفہ لایا گیا، اس کا بدلہ دینے کے لیے انہیں کوئی چیز نہیں ملی تو انہوں نے آپ کے گھوڑے کی زین لے کر اسے دے دی۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا رَوَّاد بن جَرَّاح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو اس بات پر خوش ہوتے دیکھا اور آپ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میں اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم ایک لحاف میں ہیں اور آپ نے مجھے اس لحاف میں ڈھانپ لیا ہے۔ کچھ عرصے بعد میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا کہ یہ تہبند آپ پہن لیں۔ میں نے تہبند لے لیا اور مجھے اپنا خواب یاد آگیا۔

﴿11144﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی فرماتے ہیں کہ میں نے مروان سے کہا: مجھے حضرت سیِّدُنا مضاء بن عیسٰی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم کو بلند مرتبہ سچائی اور سخاوت کے ذریعے ہی ملا ہے۔ مروان نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَکْرَم بہت زبردست سخی تھے۔

جذبۂ ایثار و خدمتِ خلق:

﴿11145﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم

بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے ساتھی حضرت سیِّدُنا ابو ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد یا کسی اور سے سنا کہ جب تھیلے میں کچھ آٹا رہ جاتا تو آپ وہ تھیلا اپنے ساتھیوں کے لئے چھوڑ دیتے اور دیوار کے بنانے میں مشغول ہو جاتے۔ مزید فرماتے ہیں: مجھے اتنا معلوم ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابو ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے ساتھیوں نے کہا: آؤ! ہم برتن میں موجود ساری روٹیاں کھالیتے ہیں تاکہ جب ابراہیم بن ادہم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) آئیں اور انہیں کچھ نہ ملے تو اگلی رات جلدی آجائیں، یعنی روٹیاں ختم ہونے سے پہلے لوٹ آئیں گے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عشاء کے بعد دیر سے آیا کرتے تھے۔ لہٰذا ان لوگوں نے برتن میں موجود تمام روٹیاں کھائیں اور چراغ بجھا کر سو گئے جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے آکر خالی برتن دیکھا تو فرمایا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن یہ لوگ بغیر کھائے سو گئے؟ چنانچہ آپ نے پتھر رگڑ کر چراغ روشن کیا اور آٹا گوندھ کر ان کے لئے ٹوکری بھر کر روٹیاں بنائیں پھر انہیں جگاتے ہوئے کہنے لگے: اُٹھ جاؤ، اُٹھ جاؤ! کیا تم رات کو سونے سے پہلے رات کے کھانے کا بندوبست نہیں کرتے تھے؟ ان لوگوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کہنے لگے: دیکھو ہم نے ان کے ساتھ کیا کرنے کا سوچا تھا اور انہوں نے کیا کر دکھایا؟

﴿11146﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ بسا اوقات حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیٹھ جاتے اور ہمیں کھلانے کے لیے صبح سے شام تک چلغوزے چھیلتے رہتے تھے۔ آپ اور آپ کا ایک ساتھی غلہ پیستے تھے اور چکی میں لگی لکڑی میں ایک گانٹھ تھی تو آپ اس گانٹھ والی جگہ پر ہاتھ رکھتے اور اپنے ساتھی کے لئے ہموار جگہ چھوڑ دیتے تھے، پیستے وقت اپنا ایک پاؤں پھیلا دیتے اور جب تک پیس نہ لیتے اس پاؤں کو نہ سمیٹتے۔

لذیذ کھانا نہ کھایا:

﴿11147﴾... حضرت سیِّدُنا جامع بن اعین فراء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی نے ستو اور کھجور سے بھرا تھیلا اور بھنا ہوا گوشت دے کر مجھے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی طرف بھیجا جو چراہ گاہ میں گھوڑے چرا رہے تھے۔ اور کہا: یہ ابراہیم بن ادہم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم) کو دے دینا اور انہیں میرا سلام کہنا۔ لہٰذا میں نمازِ عصر کے بعد آپ کے پاس گیا اس وقت آپ جنگل میں تھے، میں نے وہاں اپنے گھوڑے کو دیکھا اور بیٹھ گیا، جب سورج زرد ہوا تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم باہر آئے، آپ کے

کاندھوں پر عبا تھی اور آپ صوف کا جُبّہ زیبِ تن کیے ہوئے تسبیح پڑھ رہے تھے، ساتھیوں نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم تشریف لا چکے ہیں۔ انہوں نے آپ کے لئے ایک مٹھی جَو اور عجوہ کھجور کو پکا کر ان سے تین ٹکیاں تیار کی ہوئی تھیں۔ میں نے کھڑے ہو کر سلام کیا اور اپنے بھائی کا سلام بھی پہنچایا تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: انہیں ان کے بھائی کا گھوڑا دکھاؤ کہ یہ خوش ہو جائیں۔ میں نے کہا: میں اسے دیکھ چکا ہوں۔ پھر میں نے ان کے سامنے تھیلا رکھتے ہوئے کہا: میرے بھائی نے آپ کے لئے یہ تحفہ بھیجا ہے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: یہ کب سے آئیں ہیں؟ انہوں نے کہا: عصر کے بعد۔ آپ نے فرمایا: تو تم نے اسے کھا کیوں نہیں لیا؟ پھر فرمایا: چادر بچھاؤ۔ چادر بچھ جانے کے بعد آپ نے تھیلا اس پر اُلٹ دیا اور فرمانے لگے: فلاں کو بُلاؤ، فلاں کو بُلاؤ۔ پھر ان سے فرمایا: کھاؤ۔ اور خود کھڑے ہو کر انہیں بار بار کھانے کو کہتے رہے۔ میں نے ان کے ساتھیوں سے کہا: میرے بھائی نے یہ تحفہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے کھانے کے لئے بھیجا تھا اور تم نے ان کے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ وہ بولے: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم ملکے کوٹے ہوئے نمک کے ہمراہ فقط جَو کی تین ٹکیاں کھاتے ہیں پھر ہمیں نمازِ عشا پڑھا کر صبح تک رکوع و سجود اور فکرِ آخرت میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ ہمیں فجر کی نماز بھی عشا کے وضو سے پڑھاتے ہیں۔

خیر خواہی اور خود داری:

﴿11148﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ایک ساتھی نے مجھے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے سمندری جہاد کیا تو آپ کو مالِ غنیمت سے اپنے حصے کے تین دینار ملے، آپ نے دینار لانے والے شخص سے کہا: انہیں اس چٹائی پر رکھ دو۔ اس نے رکھ دیئے تو مجھ سے فرمایا: یہ دینار لے جاؤ اور ابو محمد خیاط کو دے دو اور ان سے کہنا کہ میں نے آپ کو اپنے اوپر قرض کا تذکرہ کرتے سنا تھا ان دیناروں سے اپنا قرض ادا کر دو۔ میں وہ دینار لے کر گیا اور ان سے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے مجھے یہ دینار دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ ان سے اپنا قرض ادا کر دیں۔ حضرت سیِّدُنا محمد خیاط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ دینار انہیں واپس کر دینا کیونکہ مجھے ان سے ہمدردی ہے کہ ان کے کپڑوں میں پائی جانے والی جوئیں انہیں کھا گئی ہیں، کیا میں ایسے

دینار لے لوں جو میرے پاس باقی نہیں رہیں گے ؟ میں وہ دینار لے کر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی خدمت میں آیا اور آپ سے کہا: انہوں نے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: انہیں چٹائی پر رکھ دو۔ آپ کے ساتھیوں میں سے ایک بوڑھے شخص نے کہا: ابو اسحاق! میں بال بچوں والا ہوں۔ یا کہا: مجھے ان کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا: وہاں سے اُٹھالو۔ لہٰذا وہ دینار اس بوڑھے نے لے لئے۔

﴿11149﴾... حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم مرعش جارہے تھے، میں بھی آپ کے ہمراہ تھا، میں نے اپنا زادِ راہ ان کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے گمان نہیں تھا کہ تم میرے ساتھ یہ کروگے اگر یہ کام تمہارے علاوہ بھی کوئی کرتا تو تمہیں چاہئے تھا کہ تم مجھے اس سے روکتے۔ پھر آپ نے اپنا دراز آستین والا جبہ اور جسم پر موجود قمیص اُتاری پھر جُبّہ پہن کر قمیص مجھے دے دی اور فرمایا: یہ فلاں کو پہنچا دینا کیونکہ وہ ہم سے زیادہ حُسنِ سلوک کا حقدار ہے۔

رقم گم ہو جانے پر شکر:

﴿11150﴾... حضرت سیِّدُنا عطاء بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھی کا بیان ہے: ہم ایک پہاڑ کی طرف گئے تو ہمیں اُن لوگوں نے مزدوری پر رکھ لیا جو لکڑی کاٹ کر اُس سے پیالے اور تیر بناتے تھے۔ پس ہم سامان اُٹھا کر سُلَیۃ کے بازار لے آئے پھر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بستی میں چلے گئے اور میں نے سامان اُٹھایا اور اسے 30 دینار میں فروخت کر دیا، وہ دینار میری آستین سے کہیں گر گئے پھر عُبَیْدُ اللہ بن صالح کی زوجہ اسماء کا غلام مجھے ملا تو اس نے مجھے پہچان لیا اور بولا: یہاں کیا کر رہے ہیں؟ میں نے اسے پوری بات بتائی تو وہ گیا اور 200 دینار لے کر آیا اور کہنے لگا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کہاں ہیں؟ میں نے کہا: بستی میں۔ وہ بولا: ان کے پاس چلو۔ جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو آپ کا سر سائے میں تھا اور پاؤں دھوپ میں۔ میں نے کہا: دینار گم ہو گئے ہیں۔ آپ نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانَا مِنْھَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں ان دیناروں سے عافیت عطا فرمائی۔ پھر غلام نے عرض کی: یہ 200 دینار اسماء خاتون نے آپ کے لئے بھیجے ہیں۔ آپ نے اسے ڈانٹا اور سر اٹھا کر فرمایا: خدا کی قسم! ان دیناروں کا کھو جانا مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے۔

طویل سفر کے باوجود پاؤں کو آرام نہ دیا:

﴿11151﴾... حضرت سیِّدُنا ابو ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ ایک جنگ میں شرکت کی، میرے پاس دو گھوڑے تھے جبکہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم پیدل تھے، میں نے آپ کو سوار کرنا چاہا تو آپ نے انکار کر دیا، میں نے قسم کھائی تو آپ سوار ہو کر زین پر بیٹھ گئے پھر یہ کہتے ہوئے اُتر گئے کہ میں نے تمہاری قسم پوری کر دی ہے۔ پھر ہم اس لشکر میں 36 میل تک چلے اور آپ پیدل ہی چلتے رہے، جب ہم نے پڑاؤ ڈالا تو آپ سمندر پر گئے اور اپنے پاؤں بھگو کر آئے پھر چت لیٹے اور اپنے دونوں پاؤں اُٹھا کر دیوار سے ٹکا دیئے۔ یہ سخت ترین عمل تھا جو میں نے آپ کو کرتے دیکھا۔

برف باری میں نفس کو سزا:

﴿11152﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: ہمارے ایک دوست نے بتایا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اور آپ کے ساتھی روم کی سرزمین میں تھے، وہاں برف باری ہوئی تو آپ کے ساتھی خیموں میں چلے گئے جبکہ آپ باہر ہی رہے، ساتھیوں نے آپ کو اندر بُلانا چاہا لیکن آپ نے انکار کر دیا، آپ نے اپنا سر اپنے اوپر موجود بالوں والے چمڑے میں کر لیا، جب بھی برف باری تیز ہوتی آپ اسے اُتار دیتے، جب صبح ہوئی اور سورج طلوع ہوا تو آپ کے ساتھی خیموں سے نکل آئے اور کہنے لگے: ابو اسحاق! یہ کیسی رات ہم پر گزری ہے؟ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دوبارہ ایسی رات میں مبتلا نہ فرمائے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: بھلا اس جیسی رات اب کہاں نصیب ہو سکتی ہے؟

ایک رات میں 50 بیگھہ زمین کی کٹائی:

﴿11153﴾... حضرت سیِّدُنا ابو قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم، حضرت سیِّدُنا ابو عثمان مَرجی، حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط اور حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ مَرْعَشی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے میرے پاس چند روز قیام کیا اور فرمایا: ہمارے لئے کوئی کھیت دیکھو جس کی ہم کٹائی کریں۔ میں جاگیر دار کے پاس گیا اور اُس سے اِن کے لئے 50 بیگھہ زمین کی کٹائی 50 درہم کے عوض قبول کی پھر میں ان سے ایک طرف ہٹ کر بیٹھ

گیا حتّٰی کہ سورج غروب ہو گیا، میں نے چاہا کہ ان کے ساتھ ہی رات گزاروں مگر انہوں نے مجھے منع کر دیا، میں انہیں کھیتوں میں چھوڑ کر لوٹ آیا، اگلی صبح جب میں ان کے پاس گیا تو تمام کھیت کی کٹائی ہو چکی تھی اور وہاں ایک بالی بھی کھڑی نہیں تھی، جاگیر دار آیا تو اس نے کہا: تم نے بہت اچھا کام کیا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے، کیا تم ایک اور کھیت کی کٹائی کرو گے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر ان بزرگوں نے مجھے 40 درہم دیئے اور خود 10 درہم رکھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے کہ اگر انہوں نے ایک بالی بھی اپنے ہاتھ سے کاٹی ہو۔

شاہوں کو نہ ملا ہمیں مل گیا:

﴿11154﴾... حضرت سیِّدُنا سالم خواص رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں کہ میں بارش والے دن انطاکیہ میں ایک سڑک کے کنارے جا رہا تھا کہ وہاں مجھے ایک شخص سوتا ہوا نظر آیا، جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا، دیکھا تو وہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْرَم تھے جو ایک چوغے میں تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے: ابو محمد! بادشاہوں نے ایک چیز طلب کی مگر وہ انہیں نہ ملی جبکہ ہم نے اسے مانگا تو پا لیا اور وہ یہ (یعنی راحت) ہے جسے میری اس چادر کی حدود نے گھیر رکھا ہے۔

تارکِ دنیا کے ساتھ لوگوں کا برتاؤ:

﴿11155﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْكَرِيْم کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْرَم نے فرمایا: ایک شخص میرے پاس کچھ دینار لا کر کہتا ہے: یہ لے لو۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے ان کی حاجت نہیں ہے۔ کوئی گھوڑے پر زین رکھ کر اسے لگام لگا کر میرے پاس لاتا ہے اور کہتا ہے: میں آپ کو اس پر سوار کرنا چاہتا ہوں۔ میں کہہ دیتا ہوں کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے اور کوئی شخص جسے میں جانتا ہوں کہ وہ قریشی یا عربی ہے وہ مجھ سے آ کر کہتا ہے: مجھے اپنی خدمت کا موقع دیجئے۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ میں ان کی دنیا میں ان سے مقابلہ نہیں کرتا تو وہ مجھے غور سے دیکھنے لگے گویا میں زمین کا کوئی چوپایا ہوں یا ان کے پاس کوئی نشانی ہوں اور اگر میں ان سے کچھ لے لیتا تو وہ ضرور مجھے ناپسند جانتے اور میں ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو ان فضولیات کو چھوڑنے پر تعریف نہیں کرتے۔ پس اِن زمانے والوں کے نزدیک دنیا سے کچھ چھوڑنے والا ایسا ہو گیا ہے گویا اُس نے سب کچھ چھوڑ دیا۔

زہد سے بھرپور جہاد:

﴿11156﴾... حضرت سیِّدُنا احمد بن بکار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے ہمارے ساتھ دو جنگوں میں شرکت کی، ہر ایک دوسرے سے زیادہ سخت تھی۔ (۱)...جنگِ عباس اَنطاکی اور (۲)...جنگِ محکاف۔ لیکن دونوں جنگوں میں آپ نے اپنا حصہ لیا نہ مالِ غنیمت، آپ رومیوں کے مال سے کچھ نہ کھاتے تھے، ہم عمدہ چیزیں، شہد اور مرغیاں لاتے مگر آپ کچھ نہ کھاتے اور فرماتے: یہ حلال ہے لیکن میں اس سے دور رہتا ہوں، آپ اپنے زادِ راہ سے ہی کھاتے اور روزے سے رہتے تھے۔ آپ نے ایک غیر عربی گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کیا جس کی قیمت ایک دینار ہو گی، آپ نے اپنے گدھے کے بدلے وہ گھوڑا لیا تھا، اگر تم انہیں سونے یا چاندی کا گھوڑا بھی دیتے تو وہ ہر گز نہ لیتے بلکہ پانی کا گھونٹ بھی قبول نہ کرتے۔ یوں ہی آپ نے دو سمندری جنگیں لڑیں مگر نہ ہی اپنا حصہ لیا اور نہ ہی تنخواہ لی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: غازی کو اِسی صفت پر ہونا چاہیے۔ حضرت سیِّدُنا علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کا وصال موسمِ گرما میں دورانِ سفر پیٹ کی بیماری کے سبب ہوا۔

﴿11157﴾... حضرت سیِّدُنا اشعث بن شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں گئے، ہمارے ساتھ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بھی تھے، ہمیں اور ہمارے جانوروں کو بھوک نے ستایا تو مِصِّیصہ والوں کو یہ خبر ملی، انہوں نے اشیائے خورد و نوش سے لدے خچر راستے پر بھیج دیئے، میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو فرماتے سنا کہ ''کون ایسا تکلیف زدہ ہے جس نے لوگوں کو ہمارے حال کی اطلاع دی'' گویا آپ یہ چاہتے تھے کہ ہم مصیصہ میں داخل ہونے تک اسی حالت میں رہیں، جب لشکر داخل ہوا تو آپ جہاں سے آئے تھے وہیں چلے گئے اور مصیصہ نہیں گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے مجھ سے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو تلاش کرو۔ میں نے انہیں تلاش کیا مگر وہ جا چکے تھے۔ حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے مجھے کچھ زادِ راہ دے کر فرمایا: جاؤ یہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو دے دو۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے میری ملاقات انطاکیہ میں ہوئی، آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا: تم آگئے؟ میں نے کہا: جی ہاں، ابو اسحاق نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ کہتے

ہوئے میں نے زادِ راہ ان کو دیا تو انہوں نے لے لیا، جب میں لوٹنے لگا تو انہوں نے مجھے ایک تہبند دیتے ہوئے فرمایا: یہ ابو اسحاق کو دے دینا۔ میں نے کہا: آپ نے مصیصہ میں قیام کیوں نہیں کیا؟ فرمایا: میں کس کے پاس ٹھہرتا؟ پھر آپ نے مصیصہ والوں کا ذکر کیا حتّٰی کہ حضرت سیِّدُنا شریک بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کیا تو فرمایا: اگر پانچ درہم راستے میں تقسیم کئے جائیں تو شریک آکر اس میں بھی آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔

کمزوروں اور فقرا سے اچھا سلوک کرو:

﴾11158﴿... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن بشار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: سخاوت، جود و کرم، بھائی چارہ اور باہمی محبت سب جاچکا ہے۔ جو شخص لوگوں کو اپنا مال اور کھانا پینا نہ دے سکے اسے چاہئے کہ اُن کے ساتھ خندہ پیشانی اور حسنِ اخلاق سے پیش آئے۔ کثرتِ مال کے سبب ایسے نہ ہو جانا کہ اپنے فقرا کے سامنے تکبر کرو، اپنے کمزوروں کی طرف مائل ہی نہ ہو اور اپنے مسکینوں کے ساتھ کشادگی نہ کرو۔

ایک مرتبہ فرمایا: حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: تین چیزوں کا پتا تین موقعوں پر ہی لگتا ہے: (۱)... بردباری کا غصے کے وقت (۲)... بہادری کا جنگ میں دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت اور (۳)... بھائی چارے کا ضرورت کے وقت۔

﴾11159﴿... حضرت سیِّدُنا ابو عثمان صَیّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دعوت دی، دعوت میں حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک اور حضرت سیِّدُنا مَخْلَد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بھی شریک تھے، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم تھوڑا تھوڑا کھانے لگے، جب سب لوگ چلے گئے تو دعوت دینے والا آپ کے گھر آیا، اس نے دیکھا کہ آپ بیٹھے ثرید کھا رہے ہیں، اس نے کہا: ابو اسحاق! آپ کھانا کم کیوں کھا رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: تم نے تو کھانا تیار کیا مگر وہاں تھوڑے ہاتھ زیادہ ہو گئے تھے۔

دعوت میں احتیاط و دانشمندی:

﴾11160﴿... حضرت سیِّدُنا علی بن بَکَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہِ الْاَکْرَم نے مجھے، حضرت سیِّدُنا مخلد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور کچھ لوگوں کو کھانے کی دعوت دی، میں اسے ان کی دانشمندی سمجھتا ہوں کہ انہوں نے یہ اچھا نہیں سمجھا کہ ہمیں دن کے وقت یا عشاء کے بعد بلائیں لہٰذا آپ نے ہمیں نمازِ مغرب کے بعد ہی بُلا لیا تاکہ ہم اپنی نماز سے غافل نہ ہوں، دعوت میں آپ نے ہمارے سامنے دو پیالے رکھے جن میں موٹی موٹی بوٹیاں تھیں۔ اس دوران آپ اور آپ کے ساتھی ہمارے پاس کھڑے ہوکر ہمیں پانی پلاتے رہے پھر آپ نے ہمارے سامنے تربوز رکھا۔

حضرت سیِّدُنا علی بن بَکَّار بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ دعوت بَکْر بن خُنَیْس کے گھر میں ہوئی، میں پوری دنیا مل جانے سے زیادہ اِس دعوت سے خوش ہوں اور مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس کھانے کی بدولت جنت میں داخل فرمائے گا۔

﴿11161﴾... شعیب بن واقد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اذنہ سے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کو کہلوایا: ”ہم سے مل کر زادِ راہ ساتھ لے جاؤ۔“

دعوت میں کم کھایا:

﴿11162﴾... حضرت سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آتا اور انہیں سلام کر کے بیٹھ جاتا تھا لیکن آپ ہم سے گفتگو نہیں کرتے تھے، ایک دن مجھے اس بات کا ملال ہوا تو میں نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی سے عرض کی: ابو اسحاق! ہم حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس آتے ہیں مگر یہ ہم سے گفتگو نہیں کرتے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اِن کے دوست ہیں، آپ ہی انہیں کہہ دیجئے کہ میرے لیے کچھ کشادگی فرمائیں اور مجھ سے گفتگو کر لیا کریں۔ حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے مجھ سے فرمایا: کیا تم ان کے پاس جاتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: میں اور حضرت مَخْلَد (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) بھی ان کے پاس جاتے ہیں اور ان سے آداب اور اخلاق سیکھتے ہیں تم بھی ان کے پاس یہی سیکھنے جایا کرو۔ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس جا کر کہا: میں چاہتا ہوں کہ آج رات آپ اور ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی میرے پاس روزہ افطار کریں۔ جب میں نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کا ذکر کیا تو آپ مجھ سے

خوش ہوئے اور فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کے پاس جا کر کہا: میں نے آج رات حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو اپنے ہاں آپ کے ساتھ افطار کی دعوت دی ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد انہیں ہاتھ سے پکڑ کر میرے گھر لے آئیں۔ آپ نے حامی بھرلی۔ میں نے جا کر مزید 10 کے قریب دوستوں کو دعوت دے دی جن میں شعیب بن واقد بھی تھے۔ چنانچہ جب حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم اور حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا تشریف لے آئے تو میں نے ان کے سامنے ایک بڑا پیالہ رکھا جس میں ثرید اور تھوڑا تھوڑا گوشت لگی ہڈیاں تھیں، حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم تھوڑا تھوڑا لے کر یہ ظاہر کرنے لگے گویا آپ کھانا کھا رہے ہیں، مجھے ان کا ایسا کرنا اچھا نہیں لگا، جب پیالہ اُٹھالیا گیا تو میں نے غلام سے کہا: وہ طباق لاؤ جس میں کشمش، انجیر اور چھوہارے ہیں۔ میں نے وہ تھال رکھا مزید کوئی کھانا پیش نہیں کیا، چنانچہ سب کھانا کھا کر چلے گئے تو چند دن بعد شعیب بن واقد نے مجھ سے کہا: کیا تمہیں اس پر تعجب نہیں ہوتا کہ جب حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم تنہا بُکَر بن خُنَیْس کے گھر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو وہ لوگ کھانا کھا چکے تھے، برتن میں بچا کچا سرکہ اور روغنِ زیتون تھا، آپ آگے بڑھ کر دو زانو بیٹھے اور برتن اُٹھا کر نوش فرمالیا تو میں نے کہا: آپ مجھے یہ بتائیے کہ ایک شخص نے آپ کو ثرید اور گوشت کی دعوت دی تو آپ نے تھوڑا کھایا اور اب یہاں آکر سرکہ و زیتون کھا رہے ہیں؟

حضرت سَیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: چند دن بعد جب میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ بے تکلف اور مانوس ہو گیا تو میں نے کہا: مجھے اپنے بارے میں کچھ بتائیے کیونکہ شعیب بن واقد نے مجھے بتایا ہے: اس رات آپ میرے یہاں سے اپنے ساتھیوں کے پاس گئے، وہ کھانا کھا چکے تھے پھر آپ نے وہ برتن اٹھایا جس میں سرکہ اور روغنِ زیتون بچا ہوا تھا تو آپ نے اسی کو نوش فرمالیا جبکہ آپ نے میرے ہاں زیادہ نہیں کھایا؟ اس پر آپ نے فرمایا: تم اپنے بارے میں بتاؤ! جب تم نے اپنے ہاں لوگوں کو جمع کیا تھا تو کیا تم نے دو درہم کا تھوڑا سا گوشت نہیں خریدا تھا؟ اس وقت لوگوں کے لئے گوشت ختم ہو گیا تھا جبکہ اس دن 15 یا 20 رطل (5.905 کلو گرام یا 7.877 کلو گرام) گوشت کی قیمت ایک درہم تھی۔

حضرت سَیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت سَیِّدُنا ابو الاحوص اور حضرت

سیِّدُنا عمار بن سیف ضبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو بتائی پھر میرے گھر پر ان دونوں کی دعوت کا وقت طے ہوا گوشت اور ثرید لایا گیا تو انہوں نے کھالیا پھر ایک بڑی کڑاہی لائی گئی جس میں گھی اور شکر ملے چاول تھے۔ جب حضرت سیِّدُنا ابو الاحوص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے دیکھا تو فرمایا: یہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کا ادب ہے۔

کھانے کے آداب:

﴿11163﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: آدمی کی کم ظرفی یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے قبل کھانے سے ہاتھ اُٹھالے۔

﴿11164﴾... حضرت سیِّدُنا ضَمْرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے صور شہر میں اپنے ساتھیوں کی دعوت کی اور خَلَّاد صَیقلی نامی شخص کو بھی بُلایا۔ اس نے کھانا کھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا، اس پر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: اس نے دو بُرے کام کیے: (۱)...بغیر اجازت کھڑا ہوا اور (۲)...اپنے ساتھیوں کو شرمندہ کیا۔

﴿11165﴾... حضرت سیِّدُنا مَضاء بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اپنے ساتھیوں پر روزے نماز کی وجہ سے نہیں بلکہ صدق وسخاوت کی وجہ سے بلند تھے۔

درسِ مُساوات:

﴿11166﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن قُدَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس گھر میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص اندر آیا اور بولا: ابراہیم! فِی اَمَانِ اللہ۔ آپ نے فرمایا: کہاں جارہے ہو؟ اس نے کہا: فلاں ساحل پر۔ آپ نے فرمایا: ابن قدید کا تھیلا لے لو اور اس میں اپنا سامان رکھ لو۔ میں نے کہا: ابو اسحاق! یہ میرے ساتھی کا تھیلا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم ایسے کی صحبت چاہو گے جو اِس شخص سے زیادہ اپنی چیز کا حق دار نہیں۔

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن قُدَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک دن میں آپ کے پاس گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کو تحفے میں مٹھائی دی گئی، گھر میں ہم کافی لوگ تھے۔ آپ نے فرمایا: اے ابن قدید! اسے چھوڑ دو، میں اس میں سے کچھ نہیں کھاؤں گا نہ تم کچھ کھانا، اسے ہمارے ساتھی کھالیں گے۔ چنانچہ ہمارے ساتھیوں نے

اسے کھایا اور ہم نے اسے چکھا بھی نہیں۔

فضول نظری سے اجتناب:

﴿11167﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم کے دوست حضرت سیِّدُنا ابو یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں کہ ہم ایک گھر میں ٹھہرے تو میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے گھر کی چھت کے متعلق سوال کیا: یہ کس چیز کی بنی ہے پتھر کی یا لکڑی کی؟ آپ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ پھر میں نے اس کنیز کے بارے میں پوچھا جو ہماری خدمت پر مامور تھی کہ وہ کالی ہے یا گوری؟ آپ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔

کرامت: جانوروں کا اطاعت کرنا

﴿11168﴾... حضرت سیِّدُنا ابو محمد نصر بن منصور مِصِّیْصِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم مِصِّیْصَہ آئے اور حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے گھر آکر انہیں بلایا تو بتایا گیا کہ وہ باہر ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب وہ آئیں تو کہنا کہ آپ کے بھائی ابراہیم نے آپ کو بلایا ہے، وہ فلاں چراگاہ میں اپنے گھوڑے کو چرانے گئے ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اس چراگاہ کی طرف چل پڑے، وہاں لوگ اپنے جانور چرا رہے تھے، آپ بھی اپنا گھوڑا چرانے لگے حتّٰی کہ شام ہو گئی، لوگوں نے کہا: اپنے گھوڑے کو ہمارے چوپائیوں کے ساتھ ملا دو کیونکہ یہاں درندے آتے ہیں۔ آپ نے انکار کیا اور ایک کونے میں ہو گئے۔ لوگوں نے اپنے گرد آگ جلا لی، پھر وہ اپنے بدکے ہوئے گھوڑے کی لگام پکڑ کر آپ کے پاس لائے جسے دو بیڑیاں ڈالی ہوئی تھیں، وہ کہنے لگے: ہمارے جانوروں میں بچے جننے والی عجمی گھوڑیاں یا دیگر گھوڑیاں ہیں، آپ اسے عاریۃً اپنے پاس رکھ لیجئے۔ آپ نے فرمایا: ان بیڑیوں کا کیا کام؟ پھر آپ نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اس کی اگلی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہاتھ رکھا تو وہ سکون سے کھڑا ہو گیا، لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کیونکہ یہ ناممکن تھا۔ آپ نے ان سے فرمایا: جاؤ۔ وہ لوگ گھوڑے والے معاملے اور درندوں سے بے خوفی پر آپ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے اور حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے جبکہ وہ لوگ دیکھتے رہے۔ رات کا کچھ حصہ گزرا تو ایک ایک کر کے تین شیر آپ کے پاس آئے، ان میں سے ایک شیر نے آگے بڑھ کر آپ کو سونگھا پھر آپ کے گرد چکر لگانے کے بعد ایک طرف جا کر بیٹھ گیا،

دوسرے اور تیسرے شیر نے بھی پہلے شیر کی طرح کیا لیکن حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم پوری رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے۔ جب سحری کا وقت ہوا تو آپ نے شیروں سے فرمایا: یہاں کیوں آئے ہو؟ مجھے کھانا چاہتے ہو؟ جاؤ یہاں سے۔ شیر وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے، اگلے دن حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے ان لوگوں کے پاس آکر پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی شخص آیا تھا؟ وہ بولے: ہمارے پاس ایک دیوانہ آیا تھا پھر انہوں نے پورا واقعہ سنا کر حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے ان سے فرمایا: جانتے ہو وہ کون ہیں؟ بولے: نہیں۔ فرمایا: وہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم ہیں۔ پھر وہ لوگ حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کے ہمراہ آپ کے پاس گئے اور سب لوگوں نے آپ کو سلام کیا، پھر حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی انہیں اپنے ساتھ لے کر گھر کی طرف چل پڑے۔ ایک لگام فروش کے پاس سے گزرے تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے اس سے لگام کے بارے میں پوچھ کر ایک درہم اور دو دانق (یعنی کل آٹھ دانق) میں سودا طے کیا اور حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے فرمایا: ہمیں یہ لگام چاہئے۔ آپ نے لگام والے سے فرمایا: یہ کتنے کی ہے؟ اس نے کہا: چار دانق کی۔ آپ نے اسے چار دانق دیئے اور لگام لے لی۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق فزاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: چار دانق کس کے حساب میں ہیں؟

مال دار بھی فقیر:

﴿1169﴾... مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم دمشق میں ایک بلند جگہ بیٹھے تھے کہ ایک خچر سوار نے آپ کے پاس آکر کہا: ابو اسحاق! مجھے آپ سے ایک کام ہے، میں چاہتا ہوں آپ وہ کام کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ہو سکا تو کر دوں گا ورنہ اپنا عذر بیان کر دوں گا۔ اس نے کہا: ملکِ شام میں سردی شدید ہے میں آپ کے یہ دو کپڑے نئے کپڑوں سے بدلنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مالدار ہو تو مجھے تمہاری بات قبول ہے اور اگر تم فقیر ہو تو مجھے قبول نہیں۔ اس شخص نے کہا: بخدا! میں بڑا مالدار اور بہت خرچ کرنے والا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو میں صبح و شام تمہیں خچر پر سوار کیوں دیکھتا ہوں؟ اس نے کہا: مجھے کسی سے لینا کسی کو دینا ہوتا ہے اور کسی سے حساب برابر کرنا ہوتا ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: اُٹھ جاؤ! تم فقیر ہو تم اپنی محنت و کوشش سے زیادہ کے طلبگار ہو۔

دین کے عوض انجیر نہیں خریدتے:

﴿11170﴾... حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن حبیب زَیَّات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عبدُ اللہ نامی شخص نے بیان کیا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم ایک غلام کے پاس سے گزرے جس کے گریبان میں انجیریں لٹکی ہوئی تھیں، آپ نے اس سے فرمایا: اس میں سے ہمیں ایک دانق کی انجیر دے دو۔ اس نے انکار کر دیا تو آپ آگے بڑھ گئے ایک شخص نے انجیر والے کو دیکھا تو اس سے پوچھا: انہوں نے تم سے کیا کہا تھا؟ وہ بولا: انہوں نے کہا تھا کہ مجھے اس میں سے ایک دانق کی انجیر دے دو۔ اس شخص نے انجیر والے سے کہا: ان کے پاس جاؤ اور وہ جتنی انجیر چاہیں دے دو اور قیمت مجھ سے لے لینا۔ اس نے آپ سے مل کر کہا: چچا جان! ان میں سے جتنی انجیر لینا چاہتے ہیں لے لیں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: لَا نَبْتَاعُ التِّیْنَ بِالدِّیْنِ یعنی ہم دین کے عوض انجیر نہیں خریدتے۔

جو کہا وہ ہو گیا:

﴿11171﴾... حضرت سیِّدُنا ابو عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم، حضرت سیِّدُنا حذیفہ مرعشی، حضرت سیِّدُنا یوسف بن اسباط رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور اسحاق بن نَجِیح کہیں جا رہے تھے، ایک شہر کے پاس سے گزرے تو سب نے اسحاق بن نَجِیح سے کہا: اس شہر سے ہمارے لئے کچھ سامان خرید لاؤ۔ انہوں نے جا کر کچھ سامان اور زرد رنگ کا نمک خریدا، جب آپ آئے اور سامان کے ساتھ زرد نمک رکھا تو ان حضرات نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اسحاق بن نَجِیح نے کہا: میں وہاں سے گزرا، اس کی خواہش ہوئی تو خرید لیا۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے ان سے فرمایا: تم اپنی خواہش نہیں چھوڑو گے حتّٰی کہ تم پر ایسی مصیبت آئے گی جس کی تمہیں طاقت نہ ہو گی۔ حضرت سیِّدُنا ابو عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بعد میں اسحاق بن نَجِیح کو حُرّان میں دیکھا وہ بھاری بھر کم اور انتہائی موٹی گردن والا ہو چکا تھا۔

چار چیزوں سے اجتناب:

﴿11172﴾... حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دوست حضرت سیِّدُنا ابو ولید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اور ان کے ساتھی چار چیزوں سے بچتے تھے:

(۱)...پانی کی لذت سے (۲)...حمام سے (۳)...جوتے سے اور (۴)...وہ نمک میں مصالحے نہیں ڈالتے تھے۔

حکایت: پُراسرار ساتھی کا پُراسرار تھیلا

﴿11173﴾... حضرت سیِّدُنا ابو حفص عمر بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس کے والد نے بتایا کہ میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ہمراہ مکہ مکرمہ گیا، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم جب مکہ مکرمہ جاتے تو عوامی راستہ اختیار نہیں کرتے تھے۔ ہم چار ساتھی تھے، ہم راستے سے ہٹ کر سفر کرتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے۔ ہم نے کرائے پر ایک گھر لیا اور اس میں ٹھہر گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: ہم چار افراد ہیں، روزانہ ہم میں سے ایک شخص گھر کے کام کاج، سامان کی درستی، افطار اور دیگر ضروریات کے انتظام کا ذمہ دار ہوگا اور باقی تین افراد مسجد جائیں گے اور پھر اپنی حاجتوں کے لئے قُبا اور شہدا کے قبرستان جائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دن ہم گھر میں بیٹھے تھے کہ گندمی رنگت والا ایک شخص نئی قمیص، پاؤں میں موزے، سر پر عمامہ سجائے اور سامان کا تھیلا اٹھائے ہمارے پاس آیا اور سلام کر کے بولا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کہاں ہیں؟ ہم نے کہا: وہ اسی گھر میں رہتے ہیں، کسی کام سے گئے ہوئے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ شخص ہم سے کوئی بات کیے بغیر چلا گیا، کچھ دیر بعد حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم واپس آئے تو وہ شخص بھی ان کے ساتھ تھا اور سامان کا تھیلا اس کی گردن پر تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ ہمارے گھر میں چند روز رہے گا۔

جب ہم صبح یا شام کا کھانا کھانے لگتے تو وہ شخص اپنا سامان لے کر ایک طرف ہو جاتا، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کسی بھی وقت اسے کھانے کی دعوت نہ دیتے اور نہ ہی یہ پوچھتے کہ ہمارے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟ تین دن بعد اس نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے کہا: میں جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کس وقت جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: آج رات کو۔ پھر وہ باہر نکلا تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بھی اس کے ساتھ گئے۔ ہمارے ایک ساتھی نے کہا: اس شخص کا کوئی تو قصہ ہے جبھی حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نہ اُسے کھانے کی دعوت دیتے اور نہ ہی وہ ہمارے ساتھ کھاتا، بس اس تھیلے کی طرف ہی متوجہ رہتا ہے، خدا کی قسم! میں اسے ضرور کھول کر دیکھوں گا کہ اس میں کیا چیز ہے؟ اس نے کھولا تو اس میں ہڈیاں تھیں، اس نے تھیلے کو واپس باندھ دیا، اس شخص نے آکر تھیلا لیا اور اُس پر بندھی

رسی کو ناپسندیدگی سے دیکھا پھر ہمارے چہروں کا جائزہ لیتا ہوا چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد ہمارے ایک ساتھی نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے کہا: ابو اسحاق! یہ شخص جو ہمارے ساتھ تھا اس کا معاملہ بڑا ہی عجیب تھا: یہ ہمارے ساتھ کھانا کھاتا تھا نہ آپ اسے کھانے پر بُلاتے تھے، فلاں نے جا کر اس کے تھیلے میں دیکھا تو اس میں ہڈیاں تھیں۔ یہ سن کر آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور اِس حرکت پر اس شخص سے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ اس کے بعد کسی سفر میں تم میرے ساتھ رہ سکو گے، تم نے اس کے تھیلے میں کیوں دیکھا؟ وہ جنات میں سے ہے اور ہمارا دینی بھائی ہے۔ میں جس شہر میں جاتا ہوں یہ آکر میرے ساتھ رہتا ہے، مجھے انسیت پہنچاتا ہے اور میری مدد کر کے چلا جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے تھیلے میں دیکھنے والا شخص مدینہ شریف ہی میں فوت ہو گیا۔

ہر سال صحابی جن سے ملاقات:

﴿11174﴾... حضرت سیِّدُنا جَسْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے ساتھ 150ھ ہجری میں حج پر گیا تو قمیص وچادر میں ملبوس کاندھے پر ڈنڈے کے ساتھ تھیلا لٹکائے ایک دراز قد ضعیفُ العمر صاحب نے آپ سے مل کر آپ کو سلام کیا پھر راستے کی ایک جانب ہو کر ہمارے ساتھ چلنے لگے، جب ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو انہوں نے بھی ہماری ایک جانب پڑاؤ ڈالا، حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے ہم سے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ان سے کلام کرے نہ کچھ مانگے، نہ ان سے کسی چیز کے متعلق پوچھے اور نہ ہی یہ پوچھے کہ وہ کون ہیں؟ جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو ایک گھر میں گئے، وہ ضعیفُ العمر صاحب گھر کے آخری حصے میں واقع کمرے میں چلے گئے، انہوں نے اپنا عصا روشندان میں رکھا اور اپنا تھیلا اس پر لٹکا دیا، جب ہم اندر جاتے تو وہ باہر آجاتے اور جب ہم باہر نکلتے تو وہ اندر چلے جاتے۔ ایک مرتبہ میرے پیٹ میں تکلیف ہوئی تو میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ گیا، میں بیت الخلا میں تھا جو کھجور کی شاخوں سے ڈھکا ہوا تھا کہ اچانک وہ صاحب آگئے انہوں نے نظر گھما کر دیکھا تو انہیں کوئی نظر نہ آیا، پھر اپنا تھیلا لے کر اسے کھولا تو اس میں مینگنیاں تھیں وہ اس میں سے کھانے لگے[1]، میں نے کھنکھارا تو انہوں نے میری طرف دیکھا

[1]... جنات کے وفود آنے کی رات حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ...

اور اپنا تھیلا اور عصا لے کر چلے گئے۔ رات کو جب حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو ان کی قراءت کی آواز نہ آئی تو وہ سمجھے ہم میں سے کسی نے ان سے بات کی ہے۔ چنانچہ میں نے انہیں اصل بات بتائی تو انہوں نے فرمایا: یہ ان جنات میں سے تھے جو حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں وفد کی صورت میں آئے تھے اور وہ سات قاری تھے، تین کا تعلق نصیبین سے جبکہ چار کا نینویٰ سے تھا، جن کو تم نے دیکھا ہے ان کے سوا ان جنات میں سے کوئی نہیں رہا اور یہ مجھ سے ہر سال ملاقات کرتے اور میری واپسی تک میرے ساتھ ہی رہتے ہیں۔

تَصَوُّف کی تعریفات

اِمام حافظ ابو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کی عادتِ کریمہ ہے کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء میں کسی بزرگ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر ان کی سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تَصَوُّف کی ایک تعریف بیان کرتے ہیں ساتویں جلد میں بیان کردہ تمام تعریفات کو یہاں ایک فہرست میں یکجا کر دیا گیا ہے

نمبر شمار	تعریف	صفحہ نمبر
01	بقدرِ ضرورت پر اکتفا کرنے اور پاکدامنی سے مزین ہونے کا نام تصوف ہے۔	189
02	سخاوت اور وفا کا نام تصوف ہے۔	394
03	سبقت حاصل کرنے کے لئے تیز چلنے اور مالک حقیقی سے ملنے کے لئے دبلا ہو جانے کا نام تصوُّف ہے۔	414
04	دوسروں کی عزت کرنے، خود کو خدا عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر دینے، ہر وقت نگاہ باری تعالیٰ کی طرف رکھنے اور بندوں کے ساتھ نرمی رکھنے کا نام تصوُّف ہے۔	454

......سے ارشاد فرمایا: یہ علاقہ نصیبین کے جنات تھے، انہوں نے مجھ سے اپنے توشہ کا سوال کیا تو میں نے انہیں توشہ دے دیا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے انہیں کیا توشہ دیا؟ ارشاد فرمایا: میں نے ہر ہڈی، گوبر اور لید کو ان کا توشہ بنا دیا ہے، وہ جو بھی ہڈی پائیں گے پہلے کی طرح گوشت سے بھرپور ہو گی اور جو بھی گوبر پائیں گے اس میں وہ اناج پائیں گے جو اس پر اس وقت تھا جب اسے کھایا گیا تھا۔ پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع فرمادیا۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/ ۱۸۱، حدیث: ۴۳۸۱)

مُبلِّغِین کے لئے فہرست

متروکہ عربی عبارت

﴿10628﴾... حدثنا محمد بن الحسين اليقطيني ثنا ابو الطيب الرسغني ثنا سعيد بن زنبيق ثنا اسماعيل بن يحيى عن مسعر وحدثنا ابو احمد محمد بن احمد الحافظ ثنا ابو العباس ابراهيم بن محمد الفرائضي ثنا سعيد بن محمد بن زنبيق ثنا اسماعيل بن يحيى التيمي ثنا مسعر عن القاسم بن عبد الرحمن عن سعيد بن المسيب عن زيد بن ثابت قال نام رسول الله صلى الله عليه وسلم على حصير فاثر في جنبه فقالت له عائشة رضي الله تعالى عنها يا رسول الله هذا كسرى وقيصر في ملك عظيم وانت رسول الله لا شيء لك تنام على الحصير وتلبس الثوب الرديء فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة لو شئت ان تسير معي الجبال ذهبا لسارت ولقد اتاني جبريل بمفاتيح خزائن الدنيا فلم اردها ارفعي الحصير فرفعته فاذا تحت كل زاوية منها قضيب من ذهب مايحمله الرجل فقال انظري اليها يا عائشة ان الدنيا لا تعدل عند الله من الخير قدر جناح بعوضة ثم غارت القضبان غريب من حديث اسماعيل تفرد به اسماعيل بن يحيى.

﴿10331﴾... حدثنا محمد بن ابراهيم ثنا ابو عروبة الحراني ثنا اسماعيل بن احمد بن داود السليمي ثنا ابو قتادة ثنا شعبة عن عطاء بن السائب عن البختري قال خطب علي فقال الا ان خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر وعمر فقام رجل فقال وانت يا امير المؤمنين فقال نحن اهل بيت لا يوازينا احد. غريب من حديث شعبة عن عطاء تفرد به أبو قتادة.

تفصیلی فہرست

ماٰخذومراجع

قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	✤⋯✤⋯✤
نام کتاب	**مصنف/مؤلف**	**مطبوعہ**
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
تفسیر طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
تفسیر القرطبی	علامہ ابوعبداللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر ابن ابی حاتم	حافظ ابومحمد عبدالرحمن بن ابی حاتم رازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۷ھ	مکتبۃ نزار مصطفی الباز ریاض
صراط الجنان	ابوالصالح مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
سنن کبریٰ	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
سنن الدارمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
المسند	امام ابویعلیٰ احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	امام حافظ حارث بن ابی اسامہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۳ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
المسند	ابوالحسن علی بن الجعد بن عبید الجوھری البغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	مؤسسۃ نادر ۱۴۱۰ھ
المسند	امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت

المسند	امام جلیل ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۶ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسند الشھاب	حافظ ابوعبد اللہ محمد بن سلامۃ بن جعفر قضاعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ
المسند	امام حافظ ابومحمد عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۹ھ	عالم الکتب بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوعبد الرحمن عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	مکتبۃ المعارف ریاض ۱۴۰۷ھ
المسند	امام ابوبکر عبد اللہ بن زبیر قریشی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۹ھ	دار السقاء دمشق ۱۹۹۶ء
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
البعث والنشور	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	مرکز الخدمات والابحاث الثقافیۃ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۵ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
معرفۃ السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
المصنف	حافظ عبد اللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبد الرزاق بن ھمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المعجم الصغیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
مکارم الاخلاق	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مشکاۃ المصابیح	ولی الدین ابوعبد اللہ بن محمد الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
الموسوعۃ	ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
التاریخ الکبیر	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
الزھد	امام ابوعبد الرحمن عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزھد	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار المشکاۃ حلوان مصر ۱۴۱۴ھ
الزھد	امام احمد بن ابوبکر بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۸ھ
ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
السنن الکبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ

مسند فردوس	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
فتح الباری	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۵ھ
فتح الباری	حافظ زین الدین ابی الفرج ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۳۶ھ	مکتبۃ الغرباء الاثریۃ ۱۴۱۷ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
حدیث ابی الفضل الزہری	ابو محمد حسن بن علی جوہری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	اضواء السلف ریاض ۱۴۱۸ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
شرح صحیح مسلم	محیی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۱ھ
ابن عساکر	حافظ ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
تہذیب التہذیب	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
تاریخ بغداد	حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
تاریخ المدینۃ المنورۃ	ابو زید عمر بن شبہ نمیری بصری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی بعد ۲۶۲ھ	دار الفکر ۱۴۱۰ھ
الخیرات الحسان	ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
الرسالۃ القشیریۃ	ابو القاسم عبد الکریم ہوازن قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
احیاء العلوم	حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
کتاب صفۃ الجنۃ	ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد حنبلی مقدسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۴۳ھ	دار بلنسیۃ ریاض ۱۴۲۳ھ
الاحادیث المختارۃ	ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد حنبلی مقدسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۴۳ھ	دار خضر بیروت ۱۴۲۱ھ
معرفۃ الصحابۃ	امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سنن الدار قطنی	امام ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۸ھ	ملتان پاکستان
اخلاق النبی وآدابہ	عبد اللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۸ھ
الثقات	امام حافظ ابو حاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
المتفق والمفترق	حافظ احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار القادری ۱۴۱۷ھ
تاریخ اصبہان	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۰ھ
شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
شرح مسند ابی حنیفۃ	علامہ قاری علی بن سلطان حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت

تمہید الفرش	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	مشکاۃ الاسلامیۃ
شرح سنن ابی داود	ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشید ریاض ۱۴۲۰ھ
المجالسۃ وجواہر العلم	علامہ ابوبکر احمد بن مروان دینوری مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۳۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
البحر الزخار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق عتکی بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
طب النبوی	حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۲۷ھ
سیرۃ الحلبیۃ	ابوالفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
شرح الطیبی	امام شرف الدین حسین بن محمد بن عبد اللہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
جامع الاصول	امام مجد الدین مبارک بن محمد ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
قوت القلوب	امام ابوطالب محمد بن علی مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
شرح مشکل الآثار	ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامۃ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۱ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۱۵ھ
المقدمۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	مکتبۃ المدینہ پاکستان
الموضوعات	امام ابوالفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
بشارۃ المحبوب بتکفیر الذنوب	وجیہ الدین عبد الرحمن بن خلیل اوزاعی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۶۹ھ	المکتبۃ القرآن قاہرہ مصر
حاشیۃ السندی علی ابن ماجۃ	امام ابوحسن حنفی المعروف بسندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۳۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	امام مجد الدین مبارک بن محمد ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۱۱ء
شرح الزرقانی علی الموطا	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی مصری مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۲۲ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۷ھ
الفوائد	امام ابوالقاسم تمام بن محمد رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۱۴ھ	مکتبۃ الرشید ۱۴۱۲ھ
میزان الاعتدال	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
بحر الکلام	امام میمون بن محمد نسفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۸ھ	مکتبۃ دار الفرفور ۱۴۲۱ھ
المنتقی من منہاج الاعتدال	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	الرئاسۃ العامۃ ۱۴۱۳ھ
شرح عقائد نسفیۃ	سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۹۳ھ	مکتبۃ المدینہ پاکستان
الدر المختار	علامہ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	علامہ سید محمد امین بن عمر ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
الفتاوی الہندیۃ	علامہ شیخ نظام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۶۱ھ وجماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاوی خانیہ	علامہ قاضی حسن بن منصور بن محمود اوزجندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۲ھ	پشاور پاکستان
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان

نزہۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۰ھ	برکاتی پبلشرز کھارادر کراچی
بہارِ شریعت	صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
فتاویٰ فیض الرسول	فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز لاہور
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تعارف فقہ وتصوف	شرفِ اہل سنت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ	الممتاز پبلی کیشنز لاہور ۱۴۲۰ھ
رفیق الحرمین	شیخ طریقت امیر اہلسنت ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ

چھ انمول اقوال

حضرت سیِّدُنا یزید ابن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (۱)...جب کوئی شخص منہ پر تمہاری تعریف کرے تو اسے تسلیم نہ کرو بلکہ غصے کے ساتھ ناپسندیدگی کا اظہار کرو اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کرو کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کچھ لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں اس پر میری پکڑ نہ فرما اور جو کچھ لوگ میرے بارے میں نہیں جانتے اس کی بخشش فرمادے۔ (۲)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تم پر جو حق ہے پہلے اسے پورا کرو اور جو تمہارے لئے مناسب نہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جاننے کی کوشش مت کرو۔ (۳)...اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے دلوں میں اپنا خوف پیدا فرما، موت کا ذکر ہمارے دلوں میں راسخ فرما۔ (۴)...اے لوگو! غور کرو کہ آج تم کہاں ہو اور کل کہاں ہوگے؟ آج تم گھروں میں باتیں کرتے ہو اور کل قبروں میں خاموش پڑے ہوگے، شکرگزار اور نیک لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔ (۵)...اے غافلو! تم مُردوں کو قبروں میں اتارتے ہو اور وہ کہتے جاتے ہیں: ''ہلاکت ہو تمہاری، کل تم بھی ہماری طرح ہوگے۔'' (۶)...اے نفس! تو نے دنیا میں جو دیکھا اور جو نہیں دیکھا وہ روحوں کی طرح ہے جو چلی جاتی ہیں اور اپنا اثر نہیں چھوڑتیں یا کولھو کے بیل کی طرح ہے جو ایک دائرے کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳۲۰۔یزید بن میسرۃ، ۵/ ۲۷۲، رقم: ۷۰۹۶)

مجلس المدینۃ العلمیہ اور دیگر مجالس کی طرف سے پیش کردہ 451 کُتُب و رسائل

﴿شعبہ فیضانِ قراٰن﴾

01... تفسیر صراط الجنان جلد:1 (کل صفحات:524)
02... تفسیر صراط الجنان جلد:2 (کل صفحات:495)
03... تفسیر صراط الجنان جلد:3 (کل صفحات:573)
04... تفسیر صراط الجنان جلد:4 (کل صفحات:592)
05... تفسیر صراط الجنان جلد:5 (کل صفحات:617)
06... تفسیر صراط الجنان جلد:6 (کل صفحات:717)
07... تفسیر صراط الجنان جلد:7 (کل صفحات:619)
08... تفسیر صراط الجنان جلد:8 (کل صفحات:674)
09... تفسیر صراط الجنان جلد:9 (کل صفحات:619)
10... تفسیر صراط الجنان جلد:10 (کل صفحات:899)
11... معرفۃ القراٰن جلد:1 (پارہ 1 تا 5، کل صفحات:404)
12... معرفۃ القراٰن جلد:2 (پارہ 6 تا 10، کل صفحات:376)
13... معرفۃ القراٰن جلد:3 (پارہ 11 تا 15، کل صفحات:407)
14... معرفۃ القراٰن جلد:4 (پارہ 16 تا 20، کل صفحات:404)

﴿شعبہ فیضانِ حدیث﴾

01... فیضان ریاض الصالحین جلد:1 (کل صفحات:656)
02... فیضان ریاض الصالحین جلد:2 (کل صفحات:688)

﴿شعبہ کُتُب اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَ مُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)
02... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِم) (کل صفحات:199)
03... فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاء لِاٰدَابِ الدُّعَاء مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)
04... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْد) (کل صفحات:55)
05... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)
06... حدائق بخشش (کل صفحات:446)
07... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات:41)
08... اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ (کل صفحات:46)
09... الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)
10... فیضانِ خطبات رضویہ (کل صفحات:24)
11... شریعت و طریقت (مَقَالُ عُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاء) (کل صفحات:57)
12... بیاض پاک حُجَّۃُ الْاِسْلَام (کل صفحات:37)
13... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِی) (کل صفحات:100)
14... اعتقاد الاحباب (دس عقیدے) (کل صفحات:200)
15... ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃ) (کل صفحات:60)
16... کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)
17... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)
18... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان) (کل صفحات:74)
19... ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَال) (کل صفحات:63)
20... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات:31)

عربی کُتُب:

21... جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (سات جلدیں) (کل صفحات:4000)
22... اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃ (کل صفحات:93)
23... اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

﴿شعبہ تراجم کُتب﴾

﴿شعبہ درسی کُتب﴾

45...صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات:64)
46...المرقاۃ مع حاشیۃ المشکاۃ (کل صفحات:106)
47...نحو میر مع حاشیۃ نحو منیر (کل صفحات:205)

﴿شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ﴾

01... قسط2: مقدس تحریرات کے آداب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:48)
02... قسط8: سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ تبلیغِ دین (کل صفحات:32)
03... قسط16: نیکیاں چھپاؤ (کل صفحات:108)
04... قسط5: گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:25)
05... قسط6: جنتیوں کی زبان (کل صفحات:31)
06... قسط18: تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا آسان طریقہ (کل صفحات:27)
07... قسط10: وَلِیُّ اللہ کی پہچان (کل صفحات:36)
08... قسط1: وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)
09... قسط12: مساجد کے آداب (کل صفحات:36)
10... قسط7: اصلاحِ امت میں دعوتِ اسلامی کا کردار (کل صفحات:28)
11... قسط17: یتیم کسے کہتے ہیں؟ (کل صفحات:28)
12... قسط4: بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)
13... قسط9: یقین کامل کی برکتیں (کل صفحات:32)
14... قسط3: پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)
15... قسط21: سفرِ مدینہ (کل صفحات:37)
16... قسط19: پیری مریدی کی شرعی حیثیت (کل صفحات:32)
17... قسط14: تمام دنوں کا سردار (کل صفحات:32)
18... قسط20: قطب عالم کی عجیب کرامت (کل صفحات:40)
19... قسط11: نام کیسے رکھے جائیں؟ (کل صفحات:44)
20... قسط15: اپنے لئے کفن تیار رکھنا کیسا؟ (کل صفحات:32)
21... قسط13: ساداتِ کرام کی تعظیم (کل صفحات:30)

﴿شعبہ تخریج﴾

01... صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عشقِ رسول (کل صفحات:274)
02... فیضان یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم (کل صفحات:20)
03... تحقیقات (کل صفحات:142)
04... بہار شریعت جلد سوم (حصہ 14 تا 20) (کل صفحات:1332)
05... فیضانِ نماز (کل صفحات:49)
06... جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات:470)
07... جنتی زیور (کل صفحات:679)
08... بہار شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات:1304)
09... آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
10... بہار شریعت جلد اول (حصہ 1 تا 6) (کل صفحات:1360)
11... علم القرآن (کل صفحات:244)
12... اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُن (کل صفحات:59)
13... آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)
14... عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)
15... اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
16... بہار شریعت (سولہواں حصہ) (کل صفحات:312)
17... سوانح کربلا (کل صفحات:192)
18... گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات:244)
19... منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)
20... سیرتِ رسولِ عربی (کل صفحات:758)
21... کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)
22... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
23... اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
24... جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
25... 19 دُرود و سلام (کل صفحات:16)

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

﴿شعبہ اصلاحی کُتُب﴾

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

﴿شعبہ اولیا و علما﴾

﴿شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی﴾

01...باطنی بیماریوں کی معلومات (کل صفحات:352) 02...گلدستۂ درود وسلام (کل صفحات:660)

مجلس المدینۃ العلمیہ کی معاونت سے دیگر مجالس کی کُتُب

﴿مجلسِ افتاء﴾

01...ویلنٹائن ڈے (قرآن وحدیث کی روشنی میں) (کل صفحات:34) 02تا09...فتاوٰی اہلسنّت (آٹھ حصے)

10... فتاوٰی اہلسنّت احکام روزہ واعتکاف (کل صفحات:34) 11...عقیدۂ آخرت (کل صفحات:41)

12...مالِ وراثت میں خیانت مت کیجئے (کل صفحات:42) 13... فتاوٰی اہلسنّت احکامِ زکوٰۃ (کل صفحات:612)

14...بنیادی عقائد ومعمولات اہلسنت (کل صفحات:135) 15... کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام (کل صفحات:34)

﴿مرکزی مجلسِ شُوریٰ﴾

01...اجتماعی سنتِ اعتکاف کا جدول (کل صفحات:195) 02...کامل مرید (کل صفحات:48) 03...وقفِ مدینہ (کل صفحات:86)

04...مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (کل صفحات:73) 05...12 مدنی کام (کل صفحات:72) 06... عشقِ رسول (کل صفحات:54)

07...گستاخِ رسول کا عملی بائیکاٹ (کل صفحات:52) 08...مقصدِ حیات (کل صفحات:60) 09...جنت کا راستہ (کل صفحات:56)

10...اللہ والوں کا اندازِ تجارت (کل صفحات:68) 11...فیضانِ مرشد (کل صفحات:46) 12...موت کا تصور (کل صفحات:44)

13... فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (کل صفحات:56) 14...بیٹی کی پرورش (کل صفحات:72) 15...موت کا تصور (کل صفحات:44)

16...صحابی کی انفرادی کوشش (کل صفحات:124) 17...پیارے مرشد (کل صفحات:48) 18...صدائے مدینہ (کل صفحات:32)

19...یہ وقت بھی گزر جائے گا (کل صفحات:39) 20...چوک درس (کل صفحات:36) 21...برائیوں کی ماں (کل صفحات:112)

22...رسائل دعوت اسلامی (کل صفحات:422) 23...علم وعلما کی شان (کل صفحات:51) 24...غیرت مند شوہر (کل صفحات:47)

25...شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟ (کل صفحات:47) 26...جامع شرائط پیر (کل صفحات:87) 27... صدقے کا انعام (کل صفحات:60)

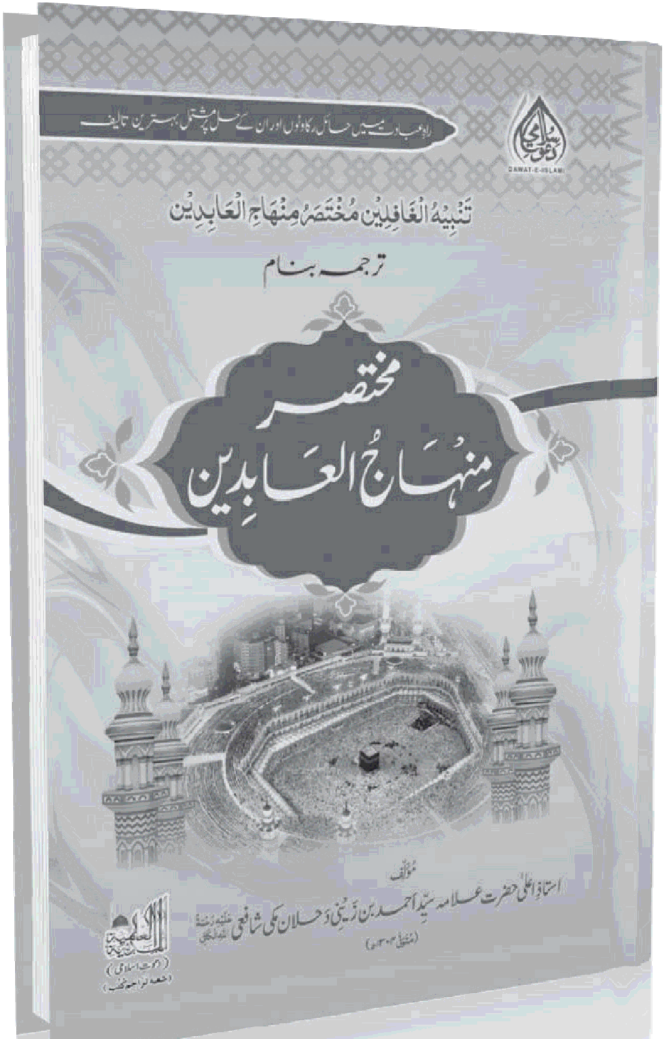
28...پیر پر اعتراض منع ہے (کل صفحات:59) 29...علما پر اعتراض منع ہے (کل صفحات:34)

30...احساسِ ذمہ داری (کل صفحات:50) 31... تنظیمی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:50)

32...ایک زمانہ ایسا آئے گا (کل صفحات:51) 33...ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ (کل صفحات:116)

34...گناہوں کی نحوست (کل صفحات:112) 35...سود اور اس کا علاج (کل صفحات:92)

36...ایک آنکھ والا آدمی (کل صفحات:48) 37...سیرتِ ابو درداء (کل صفحات:75)


راہِ عبادت میں حائل رکاوٹوں اور ان کے حل پر مشتمل بہترین تالیف
DAWAT-E-ISLAMI
تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن مُخْتَصَرُ مِنْہَاجِ الْعَابِدِیْن
ترجمہ بنام
مختصر
مِنہاجُ العَابِدین
مؤلف
استاذِ اعلیٰ حضرت علامہ سیّد احمد بن زَینی دحلان مکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی
(متوفی ۱۳۰۴ھ)
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
(شعبہ تراجم کتب)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-954-2
0126292

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net